۲۲۷۵ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف

عربی اردو مترجم

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد اوّل

اردو ترجمہ۔ فوائد وتشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم وتکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی واستاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارۂ اسلامیات

لاہور۔ کراچی

پاکستان

تقریظ

ازمولانا محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی واستاذ الحدیث۔ جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

بحمد للہ ادارہ اسلامیات کو اللہ تعالیٰ نے اکابر علماء کی مستند دینی کتابوں کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور مستند اسلامی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ بحمد للہ ادارہ کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے۔ ادارہ کے خدام کی عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ احادیث شریفہ کا مستند اردو ترجمہ شایانِ شان طریقہ سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔ لیکن خالی ترجمہ بعض اوقات شکوک وشبہات پیدا کرنے کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ایسے مختصر تشریحی فوائد ہمراہ ہوں جن کے ذریعہ شکوک وشبہات دور ہوں اور حدیث کا صحیح مفہوم قارئین کے سامنے آسکے۔ نیز اگر اس حدیث سے متعلق کچھ مباحث ہوں اور وہ جملہ مباحث یہاں بیان کرنا مشکل ہوں تو ان مباحث سے رجوع کرنے کے لئے مناسب تحقیقی حوالے شامل کر لئے جائیں تا کہ بوقتِ ضرورت ان حوالہ جات کی طرف مراجعت کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ عزیز گرامی مولانا محمد عبداللہ صاحب استاد جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کو جزاء خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے یہ اہم کام بہت حکمت اور محنت سے انجام دیا ہے۔ اس سے قبل وہ صحیح بخاری شریف مترجم عربی اردو تین جلدوں پر یہ خدمت سرانجام دے چکے تھے۔ جسے احقر بھی بحمد للہ دیکھتا رہا ہے۔ اب انہوں نے اسی جیسی خدمت صحیح مسلم شریف (مترجم عربی اردو تین جلد) پر کی ہے جو اس وقت آپ حضرات کے سامنے ہے۔ احقر اپنی معروفیت اور پھر اپنی علالت کی وجہ سے صحیح مسلم کی یہ خدمت تفصیل سے نہ دیکھ سکا لیکن امید ہے کہ صحیح بخاری شریف کی طرح صحیح مسلم شریف کی خدمت بھی مفید محتاط اور مقبول ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں، اور اس ترجمہ اور مختصر تشریحی فوائد کو عوام وخواص کے لئے نافع بنادیں۔ آمین

احقر محمود اشرف غفراللہ لہٗ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

یکم اپریل ۲۰۰۷ء

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اُردو جلد اوّل

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	مقدمہ از مترجم	۱۴
	مقدمہ کتاب از امام مسلم	۲۳
	کتاب الایمان	۶۴
۱	نمازوں کا بیان جو اسلام کے رکن ہیں۔	۶۹
۲	ارکان اسلام اور ان کی تحقیق۔	۷۰
۳	کونسے ایمان کے بعد دخول جنت کا مستحق ہے۔	۷۲
۴	ارکان اسلام۔	۷۵
۵	اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا اور دین کے احکاموں کی تبلیغ کرنا۔	۷۶
۶	شہادتین کی تبلیغ اور ارکان اسلام۔	۸۱
۷	شہادت ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کے قائل ہونے سے پہلے پہلے قتال واجب ہے۔	۸۲
۸	نزع سے پہلے پہلے اسلام قابل قبول ہے اور مشرک کے لئے دعا کرنا درست نہیں، شرک پر مرتیوالا جہنمی ہے۔	۸۵
۹	جوشخص توحید کی حالت پر انتقال کرے گا وہ بہرصورت جنت میں داخل ہوگا۔	۸۷
۱۰	جوشخص توحید الٰہی دین اسلام اور رسالت نبویؐ پر راضی ہو جائے وہ مومن ہے۔	۹۶
۱۱	ایمان کے شعبے اور حیا کی فضیلت۔	۹۷
۱۲	اسلام کے جامع اوصاف۔	۹۹
۱۳	اسلام کی فضیلت اور اس کے مراتب۔	۹۹
۱۴	کن خصلتوں کے بعد ایمان میں حلاوت حاصل ہوتی ہے	۱۰۱
۱۵	مومن وہی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا و مافیہا سے زائد محبت ہو۔	۱۰۲
۱۶	ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے لئے جو پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے منتخب کرے۔	۱۰۲
۱۷	ہمسایہ کو ایذا دینے کی حرمت۔	۱۰۳
۱۸	ہمسایہ اور مہمان کی خاطر امور خیر کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت اور ان تمام باتوں کا ایمان میں داخل ہونا۔	۱۰۳
۱۹	نہی عن المنکر ایمان میں داخل ہے اور کیفیت ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔	۱۰۴
۲۰	ایمان کے مراتب اور یمن والوں کے ایمان کی خوبی۔	۱۰۷
۲۱	جنت میں مومن ہی جائیں گے، مومنوں سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور بکثرت سلام کرنا باہمی محبت کا باعث ہے۔	۱۱۰
۲۲	دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔	۱۱۱
۲۳	معاصی کی بنا پر ایمان میں نقص پیدا ہو جانا اور بوقت معصیت کمال ایمان نہ ہونا۔	۱۱۲
۲۴	خصال منافق۔	۱۱۵
۲۵	مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کی ایمانی حالت۔	۱۱۶
۲۶	دانستہ اپنے والد کے باپ ہونے سے انکار کرنے والے کی ایمانی حالت۔	۱۱۷
۲۷	مسلمان کو برا کہنا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔	۱۱۸
۲۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔	۱۱۹
۲۹	نسب میں طعن کرنے والے اور میت پر نوحہ کرنے والے پر کفر کا اطلاق۔	۱۲۰
۳۰	غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا کفر کے برابر ہے۔	۱۲۰
۳۱	جوشخص بارش ہونے میں ستاروں کی تاثیر کا قائل ہوتو وہ کافر ہے۔	۱۲۱
۳۲	انصار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔	۱۲۳

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۳	طاعات کی کمی سے ایمان میں نقص پیدا ہونا اور ناشکری وکفرانِ نعمت پر کفر کا اطلاق۔	۱۲۴
۳۴	تارک صلوٰۃ پر کفر کا اطلاق۔	۱۲۵
۳۵	خدائے واحد پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔	۱۲۶
۳۶	شرک کی تمام گناہوں پر فوقیت اور اس سے چھوٹے گناہ.	۱۲۹
۳۷	اکبر کبائر کا بیان۔	۱۳۰
۳۸	کبر کی حرمت۔	۱۳۱
۳۹	جس شخص کا ایمان کی حالت میں انتقال ہو وہ جنت میں جائے گا اور جو حالت شرک میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔	۱۳۲
۴۰	کافر جب کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو جائے تو پھر اس کا قتل حرام ہے۔	۱۳۴
۴۱	جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ مسلمان نہیں۔	۱۳۸
۴۲	جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ مسلمان نہیں۔	۱۳۹
۴۳	منہ پیٹنا، گریبان چاک کرنا اور جاہلیت کی ہر قسم کی باتیں کرنا حرام ہے۔	۱۴۰
۴۴	چغل خوری کی شدید حرمت۔	۱۴۱
۴۵	پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرنے کی حرمت اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔	۱۴۲
۴۶	خودکشی کی شدید حرمت اور اس کی وجہ سے عذاب جہنم میں مبتلا ہونا اور جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔	۱۴۴
۴۷	مال غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت اور جنت میں صرف ایماندار ہی داخل ہوں گے۔	۱۴۹
۴۸	خودکشی کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔	۱۵۰
۴۹	وہ ہوا جو قیامت کے قریب چلے گی اور جس کے دل میں رتی بھر بھی ایمان ہوگا اسے سلب کر لے گی۔	۱۵۱
۵۰	فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت۔	۱۵۱
۵۱	مومن کو اپنے اعمال کے حبط ہو جانے سے ڈرنا چاہئے۔	۱۵۲
۵۲	کیا اعمال جاہلیت پر بھی مواخذہ ہوگا۔	۱۵۳
۵۳	اسلام، حج اور ہجرت سے سابقہ گناہوں کی معافی۔	۱۵۴
۵۴	کافر کے ان اعمال صالحہ کا حکم جن کے بعد وہ مشرف بہ اسلام ہو جائے۔	۱۵۶
۵۵	ایمان کی سچائی اور اخلاص۔	۱۵۸
۵۶	قلب میں جو وسوسے آتے ہیں جب تک وہ راسخ نہ ہوں ان پر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی تکلیف دی ہے جتنی انسان میں طاقت ہے اور نیکی و برائی کا ارادہ کیا حکم رکھتا ہے۔	۱۵۹
۵۷	حالت ایمان میں وسوسوں کا آنا اور ان کے آنے پر کیا کہنا چاہئے۔	۱۶۵
۵۸	جو شخص جھوٹی قسم کھا کر حق دبا لے اس کی سزا جہنم کے علاوہ اور کچھ نہیں۔	۱۶۸
۵۹	جو شخص دوسرے کا مال لینا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر وہ مارا جائے تو دوزخ میں جائے گا اور جو شخص اپنا مال بچانے میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔	۱۷۲
۶۰	جو حاکم اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرے تو اس کے لئے جہنم ہے۔	۱۷۳
۶۱	بعض دلوں سے امانت کا مرتفع ہونا اور فتنوں کا ان پر طاری ہونا۔	۱۷۵
۶۲	اسلام کی ابتداء مسافرت کی حالت میں ہوئی ہے اور اسی حالت میں پھر واپس ہو جائے گا اور یہ کہ سمٹ کر دونوں مسجدوں یعنی مسجد حرام اور مسجد نبویؐ کے درمیان آ جائے گا.	۱۷۸
۶۳	اخیر زمانہ میں ایمان کا ختم ہو جانا۔	۱۷۹
۶۴	خوف زدہ کو ایمان پوشیدہ رکھنے کی اجازت۔	۱۷۹
۶۵	کمزور ایمان والے کی تالیف قلبی کرنا اور بغیر دلیل قطعی کے کسی کو مومن نہ کہنا چاہئے۔	۱۸۰

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۶۶	کثرت دلائل سے قلب کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔	۱۸۲
۶۷	ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور تمام شریعتوں کو آپ کی شریعت سے منسوخ ماننا واجب اور ضروری ہے۔	۱۸۳
۶۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمانا۔	۱۸۵
۶۹	وہ زمانہ جس میں ایمان قبول نہ ہوگا۔	۱۸۷
۷۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کس طرح ہوئی۔	۱۹۰
۷۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا۔	۱۹۵
۷۲	وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی کا کیا مطلب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج دیدارِ الٰہی ہوا یا نہیں۔	۲۱۱
۷۳	آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا۔	۲۱۶
۷۴	شفاعت کا ثبوت اور موحدین کا دوزخ سے نکالا جانا۔	۲۲۶
۷۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے دعا کرنا اور ان کے حال پر بطور شفقت کے رونا۔	۲۵۱
۷۶	جو شخص کفر کی حالت میں مر جائے وہ جہنمی ہے اسے شفاعت اور بزرگوں کی عزیز داری کچھ سودمند نہ ہوگی۔	۲۵۲
۷۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف۔	۲۵۵
۷۸	حالت کفر پر مرنے والے کو اس کا کوئی عمل سودمند نہ ہوگا۔	۲۵۸
۷۹	مومن سے دوستی رکھنا اور غیر مومن سے قطع تعلقات کرنا۔	۲۵۸
۸۰	مسلمانوں کی جماعت کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونا۔	۲۵۸
۸۱	آدھے جنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونگے۔	۲۶۳
	کتاب الطّہارت	۲۶۶
۸۲	وضو کی فضیلت۔	۲۶۶
۸۳	نماز کے لئے پاکی ضروری ہے۔	۲۶۶
۸۴	وضو کا طریقہ اور اس کا کمال۔	۲۶۷
۸۵	وضو اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۲۶۸
۸۶	وضو کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے۔	۲۷۳
۸۷	طریقہ وضو پر دوبارہ نظر۔	۲۷۴
۸۸	طاق مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور طاق مرتبہ استنجا کرنا بہتر ہے۔	۲۷۵
۸۹	وضو میں پیروں کا اچھی طرح دھونا ضروری ہے۔	۲۷۷
۹۰	وضو میں تمام اعضاء کو پورے طریقہ پر دھونا واجب ہے۔	۲۷۹
۹۱	وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا۔	۲۷۹
۹۲	اپنی پیشانی کی نورانیت اور ہاتھ پیر کے منور کرنے کے لئے وضو میں زیادتی کرنا۔	۲۸۰
۹۳	شدت اور ہنگامی حالت میں کامل وضو کرنے کی فضیلت۔	۲۸۴
۹۴	مسواک کی فضیلت اور اس کا اہتمام۔	۲۸۵
۹۵	دین کی مسنون باتیں۔	۲۸۶
۹۶	استنجا کا طریقہ۔	۲۸۹
۹۷	موزوں پر مسح کرنے کا ثبوت۔	۲۹۳
۹۸	موزوں پر مسح کرنے کی مدت۔	۲۹۸
۹۹	ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔	۲۹۹
۱۰۰	تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا مکروہ ہے۔	۳۰۰
۱۰۱	کتے کا جھوٹا اور اس کا حکم	۳۰۱
۱۰۲	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۳۰۳
۱۰۳	ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت۔	۳۰۴
۱۰۴	مسجد میں نجاست لگے تو اس کا دھونا ضروری ہے زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔	۳۰۴
۱۰۵	شیر خوار بچے کے پیشاب کو کس طرح دھونا چاہئے۔	۳۰۵
۱۰۶	منی کا حکم۔	۳۰۷
۱۰۷	خون نجس ہے اور اسے کس طرح دھونا چاہئے۔	۳۰۹
۱۰۸	پیشاب ناپاک ہے اور اس کی چھینٹوں سے بچنا ضروری ہے۔	۳۰۹

کتاب الحیض

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۹	ازار کے ساتھ حائضہ عورت سے مباشرت کرنا۔	۳۰۹
۱۱۰	حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا۔	۳۱۱
۱۱۱	حائضہ عورت اپنے شوہر کا سر دھو سکتی اور کنگھا کر سکتی ہے اس کا جھوٹا پاک ہے اس کی گود میں تکیہ لگا کر بیٹھنا اور قرآن پڑھنا درست ہے۔	۳۱۲
۱۱۲	مذی کا حکم۔	۳۱۵
۱۱۳	نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھ اور چہرہ کا دھونا۔	۳۱۶
۱۱۴	جنبی کو بغیر غسل کے سونا جائز ہے مگر کھاتے پیتے اور صحبت کرتے ہوئے شرمگاہ کا دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے۔	۳۱۶
۱۱۵	عورت پر منی نکلنے کے بعد غسل واجب ہے۔	۳۱۹
۱۱۶	عورت اور مرد کی منی کا بیان، بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔	۳۲۱
۱۱۷	غسل جنابت کا طریقہ۔	۳۲۲
۱۱۸	غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے، مرد و عورت کا ایک ساتھ اور ایک حالت میں اور ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا۔	۳۲۵
۱۱۹	سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا استحباب۔	۳۲۸
۱۲۰	حالت غسل میں چوٹیوں کا حکم۔	۳۲۹
۱۲۱	حیض کا غسل کر لینے کے بعد خون کے مقام پر مشک وغیرہ لگانے کا استحباب۔	۳۳۱
۱۲۲	مستحاضہ اور اس کے غسل و نماز کا حال۔	۳۳۲
۱۲۳	حائضہ عورت پر صرف روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی قضا نہیں۔	۳۳۵
۱۲۴	غسل کرنے والے کو کپڑے وغیرہ سے پردہ کرنا چاہئے۔	۳۳۶
۱۲۵	کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔	۳۳۷
۱۲۶	تنہائی میں ننگے نہانا جائز ہے۔	۳۳۸
۱۲۷	ستر کی حفاظت میں کوشش کرنا۔	۳۳۸
۱۲۸	پیشاب کرتے وقت پردہ کرنا۔	۳۴۰
۱۲۹	ابتداء اسلام میں بدون اخراج منی محض جماع سے غسل واجب نہ تھا وہ حکم منسوخ ہو گیا، صرف جماع سے غسل واجب ہے۔	۳۴۰
۱۳۰	جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کے متعلق وضو اور عدم وضو کا حکم۔	۳۴۴
۱۳۱	اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا بیان۔	۳۴۷
۱۳۲	جس شخص کو باوضو ہونے کا یقین ہو پھر شک ہو جائے تو ایسے وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔	۳۴۸
۱۳۳	مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔	۳۴۹
۱۳۴	تیمم کے احکام۔	۳۵۲
۱۳۵	مسلمان نجس نہیں ہوتا۔	۳۵۵
۱۳۶	حالت جنابت میں صرف ذکر اللہ کا جواز۔	۳۵۶
۱۳۷	بے وضو کھانا کھانا درست ہے۔	۳۵۷
۱۳۸	بیت الخلاء جاتے وقت کیا دعا پڑھنا چاہئے۔	۳۵۸
۱۳۹	بیٹھنے کی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۳۵۸

کتاب الصلوٰۃ ۳۶۰

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۰	اذان کی ابتداء۔	۳۶۰
۱۴۱	اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور کلمات اقامت۔	۳۶۱
۱۴۲	اذان کا طریقہ۔	۳۶۲
۱۴۳	ایک مسجد کے لئے دو مؤذن ہو سکتے ہیں۔	۳۶۲
۱۴۴	اندھا اذان دے سکتا ہے جبکہ بینا اس کے ساتھ ہو۔	۳۶۳
۱۴۵	دار الکفر میں اگر اذان ہوتی ہو تو وہاں لوٹ مار نہ کرے۔	۳۶۳
۱۴۶	اذان سننے والا وہی کلمات ادا کرے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ پر درود بھیجے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے۔	۳۶۳
۱۴۷	اذان کی فضیلت اور اذان سنتے ہی شیطان کا بھاگ جانا۔	۳۶۵
۱۴۸	تکبیر تحریمہ رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ہاتھوں کا شانوں تک اٹھانا اور سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا نہ اٹھانا۔	۳۶۸
۱۴۹	نماز میں ہر ایک رفع و خفض پر تکبیر کہے، رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔	۳۷۰

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۵۰	نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی نہ پڑھ سکے تو اور کوئی سورت پڑھ لے۔	۳۷۲
۱۵۱	مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنے کی ممانعت۔	۳۷۶
۱۵۲	بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے والوں کے دلائل۔	۳۷۷
۱۵۳	سورۃ براءت کے علاوہ بسم اللہ کو ہر ایک سورت کا جزء کہنے والوں کی دلیل۔	۳۷۸
۱۵۴	تکبیر تحریمہ کے بعد سینے کے نیچے ہاتھ باندھنا اور ہاتھوں کو زمین پر مونڈھوں کے برابر رکھنا۔	۳۷۹
۱۵۵	نماز میں تشہد پڑھنا۔	۳۸۰
۱۵۶	تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا مسنون ہے۔	۳۸۴
۱۵۷	سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا بیان۔	۳۸۶
۱۵۸	مقتدی کو امام کی اتباع ضروری ہے۔	۳۸۷
۱۵۹	امام عذر کے وقت کسی اور کو خلیفہ بنا سکتا ہے، امام قیام نہ کر سکے۔ مقتدی قیام پر قادر ہوں تو کھڑا ہونا واجب ہے۔	۳۹۲
۱۶۰	امام کے آنے میں دیر ہو اور فساد کا خدشہ نہ ہو تو کسی اور کو امام بنا سکتے ہیں۔	۳۹۹
۱۶۱	جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔	۴۰۲
۱۶۲	نماز کو کمال حضوری اور خشوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم۔	۴۰۳
۱۶۳	امام سے پہلے رکوع سجدہ کرنا حرام ہے۔	۴۰۴
۱۶۴	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔	۴۰۵
۱۶۵	نماز سکون کے ساتھ پڑھنے کا حکم، ہاتھ وغیرہ اٹھانے کی ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنے کا حکم۔	۴۰۶
۱۶۶	صفوں کو برابر اور سیدھا رکھنے کا حکم۔ پہلی صفوں اور امام سے قریب ہونے کی فضیلت۔	۴۰۷
۱۶۷	عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو ان سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔	۴۱۱
۱۶۸	فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو عورتوں کو نماز کے لئے جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت۔	۴۱۱
۱۶۹	جہری نماز میں درمیانی آواز سے قرآن پڑھنا اور جس وقت فتنہ کا خدشہ ہو تو پھر آہستہ پڑھنا۔	۴۱۴
۱۷۰	قرآن سننے کا حکم۔	۴۱۵
۱۷۱	صبح کی نماز میں زور سے قرآن پڑھنا اور جنوں کے سامنے تلاوت قرآن۔	۴۱۶
۱۷۲	ظہر اور عصر کی قرأت۔	۴۱۹
۱۷۳	صبح کی نماز میں قرأت کا بیان	۴۲۲
۱۷۴	عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان۔	۴۲۶
۱۷۵	اماموں کو نماز کامل اور ہلکی پڑھانے کا حکم۔	۴۲۸
۱۷۶	نماز میں تمام ارکان کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنا۔	۴۳۱
۱۷۷	امام کی اقتداء کرنا اور ہر رکن کو اس کے بعد ادا کرنا۔	۴۳۳
۱۷۸	رکوع سے سر اٹھائے تو کیا دعا پڑھے۔	۴۳۴
۱۷۹	رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت۔	۴۳۶
۱۸۰	رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہئے۔	۴۳۹
۱۸۱	سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۴۴۳
۱۸۲	اعضاء سجود، بالوں اور کپڑوں کے سمیٹنے اور سر پر جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت۔	۴۴۴
۱۸۳	سجدہ کی حالت میں اعتدال، دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور کہنیوں کو پہلو سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان۔	۴۴۵
۱۸۴	نماز کی صفت جامعیت آغاز و اختتام، رکوع اور سجدہ کا طریقہ، چار رکعت والی نماز میں دو کے بعد تشہد سجدوں کے درمیان اور تشہد میں بیٹھنا۔	۴۴۷
۱۸۵	سترہ قائم کرنے کا استحباب، نماز کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنا، نماز کے آگے لیٹنے کا جواز وغیرہ۔	۴۴۸
۱۸۶	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کے پہننے کا طریقہ۔	۴۵۹
	كتاب المساجد	۴۶۲
۱۸۷	بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ کا بدل جانا۔	۴۶۶

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸۸	قبروں پر مسجد بنانے، ان میں مرنے والوں کی تصویریں رکھنے اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت۔	۴۶۸
۱۸۹	مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۴۷۱
۱۹۰	حالت رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا۔	۴۷۲
۱۹۱	نماز میں ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا۔	۴۷۴
۱۹۲	نماز میں کلام کی حرمت اور اباحت کلام کی تنسیخ۔	۴۷۴
۱۹۳	نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کا جواز۔	۴۷۸
۱۹۴	نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے، نجاست کا جب تک تحقق نہ ہو ان کے کپڑے پاک ہیں، عمل قلیل اور متفرق سے نماز باطل نہیں ہوتی۔	۴۸۰
۱۹۵	نماز میں دو ایک قدم چلنا اور امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا۔	۴۸۱
۱۹۶	نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔	۴۸۲
۱۹۷	نماز میں کنکریاں صاف کرنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت۔	۴۸۳
۱۹۸	مسجد میں نماز کی حالت میں تھوکنے کی ممانعت۔	۴۸۳
۱۹۹	جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔	۴۸۷
۲۰۰	بیل بوٹے والے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۴۸۷
۲۰۱	جب کھانا سامنے آجائے اور قلب اس کا مشتاق ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۴۸۸
۲۰۲	لہسن پیاز یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا تاوقتیکہ اس کی بدبو منہ سے نہ جائے ممنوع ہے۔	۴۹۰
۲۰۳	مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت اور تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہئے۔	۴۹۵
۲۰۴	نماز میں بھولنے اور سجدۂ سہو کرنے کا بیان۔	۴۹۶
۲۰۵	سجدہ تلاوت اور اس کے احکام۔	۵۰۵
۲۰۶	نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ۔	۵۰۹
۲۰۷	نماز کے اختتام پر سلام کس طرح پھیرنا چاہئے۔	۵۱۱
۲۰۸	نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہئے۔	۵۱۱
۲۰۹	تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا استحباب۔	۵۱۲
۲۱۰	نماز کے بعد ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا طریقہ۔	۵۱۷
۲۱۱	تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی دعائیں۔	۵۲۳
۲۱۲	نماز میں وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کا استحباب اور دوڑ کر آنے کی ممانعت۔	۵۲۵
۲۱۳	نمازی نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں۔	۵۲۷
۲۱۴	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے اس نماز کو پالیا۔	۵۲۹
۲۱۵	پانچوں نمازوں کے اوقات۔	۵۳۱
۲۱۶	گرمی میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا استحباب۔	۵۳۷
۲۱۷	جب گرمی نہ ہو تو ظہر اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔	۵۴۰
۲۱۸	عصر اوّل وقت پڑھنے کا استحباب۔	۵۴۱
۲۱۹	عصر کی نماز فوت کر دینے پر عذاب کی وعید۔	۵۴۴
۲۲۰	نماز وسطیٰ نمازِ عصر ہے۔	۵۴۴
۲۲۱	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس پر محافظت کا حکم۔	۵۴۸
۲۲۲	مغرب کا اوّل وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد ہے۔	۵۵۰
۲۲۳	نماز عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر۔	۵۵۱
۲۲۴	صبح کی نماز کے لئے جلدی جانا اور اس میں قرأت کرنے کی مقدار۔	۵۵۶
۲۲۵	وقت مستحب سے نماز کو موخر کرنا مکروہ ہے اور امام جب ایسا کرے تو مقتدی کیا کریں۔	۵۵۹
۲۲۶	نماز کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ترک کی شدید مخالفت اور اس کا فرض کفایہ ہونا۔	۵۶۲
۲۲۷	کسی خاص عذر کی وجہ سے جماعت ترک کرنے کی گنجائش۔	۵۶۸
۲۲۸	نفل نماز باجماعت اور چٹائی وغیرہ پر پڑھنے کا جواز۔	۵۷۱
۲۲۹	فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مسجدوں کی طرف بکثرت آنے کی فضیلت۔	۵۷۳

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۰	صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت۔	۵۷۹
۲۳۱	امامت کا کون زائد مستحق ہے۔	۵۸۰
۲۳۲	جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں قنوت پڑھنا اور اللہ سے پناہ مانگنا مستحب ہے اور صبح کی نماز میں اس کا محل دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے۔	۵۸۲
۲۳۳	قضاء نماز اور اس کی جلدی ادائیگی کا استحباب۔	۵۸۸
۲۳۴	كتاب صلوة المسافرين وقصرها	۵۹۶
۲۳۵	بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا جواز۔	۶۰۵
۲۳۶	سفر میں سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہو نفل نماز پڑھنے کا جواز۔	۶۰۷
۲۳۷	سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا۔	۶۱۰
۲۳۸	نماز پڑھنے کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرنے کا بیان۔	۶۱۴
۲۳۹	امام کی داہنی طرف کھڑے ہونے کا استحباب۔	۶۱۵
۲۴۰	فرض نماز شروع ہو جانے کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت۔	۶۱۶
۲۴۱	مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھے۔	۶۱۸
۲۴۲	تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنے کا استحباب اور یہ ہمہ وقت مشروع ہے۔	۶۱۹
۲۴۳	مسافر کو پہلے مسجد میں آ کر دو رکعت پڑھنے کا استحباب۔	۶۱۹
۲۴۴	نماز چاشت اور اس کی تعداد کا بیان۔	۶۲۱
۲۴۵	سنت فجر کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۶۲۵
۲۴۶	سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان کی تعداد۔	۶۲۹
۲۴۷	نفل کھڑے اور بیٹھ کر پڑھنے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھ کر پڑھنے کا جواز۔	۶۳۱
۲۴۸	تہجد کی نماز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعداد اور وتر پڑھنا۔	۶۳۶
۲۴۹	تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۶۵۴
۲۵۰	شب قدر میں نماز پڑھنے کی تاکید اور ستائیسویں رات کو شب قدر ہونے کی دلیل۔	۶۵۷
۲۵۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دعائے شب کا بیان۔	۶۵۸
۲۵۲	تہجد کی نماز میں لمبی قرأت کا استحباب۔	۶۷۰
۲۵۳	تہجد کی ترغیب اگرچہ کم ہی ہو۔	۶۷۱
۲۵۴	نفل نماز کا گھر میں استحباب۔	۶۷۲
۲۵۵	عمل دائم کی فضیلت۔	۶۷۴
۲۵۶	نماز یا تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی حالت میں اونگھ اور سستی کے غلبہ پر اس کے زائل ہونے تک بیٹھ جانا یا سو جانا۔	۶۷۶
	كتاب فضائل القرآن	۶۷۷
۲۵۷	قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے یاد رکھنے کا حکم اور یہ کہنے کی ممانعت کہ میں فلاں آیت بھول گیا۔	۶۷۷
۲۵۸	خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کا استحباب۔	۶۷۹
۲۵۹	قرآن کریم کی قرأت پر سکینت کا نازل ہونا۔	۶۸۲
۲۶۰	حافظ قرآن کی فضیلت۔	۶۸۴
۲۶۱	افضل کا اپنے سے کم مرتبہ والے کے سامنے قرآن کریم پڑھنے کا استحباب۔	۶۸۵
۲۶۲	حافظ سے قرآن کریم سننے کی درخواست کرنا اور بوقت قرأت رونا اور اس کے معانی پر غور کرنا۔	۶۸۵
۲۶۳	نماز میں قرآن کریم پڑھنے اور اس کے سیکھنے کی فضیلت۔	۶۸۷
۲۶۴	قرأت قرآن اور سورۂ بقرہ کی فضیلت۔	۶۸۸
۲۶۵	سورۂ فاتحہ اور خاتمہ سورۂ بقرہ اور بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت۔	۶۸۹
۲۶۶	سورۂ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت۔	۶۹۰
۲۶۷	سورۂ قل ھو اللہ احد کی فضیلت۔	۶۹۲
۲۶۸	معوذتین پڑھنے کی فضیلت۔	۶۹۴

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۶۹	قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت۔	۶۹۴
۲۷۰	قرآن کریم کا سات حرفوں پر نازل ہونا اور اس کا مطلب۔	۶۹۶
۲۷۱	قرآن کریم ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان۔	۷۰۰
۲۷۲	قرأت کے متعلقات۔	۷۰۳
۲۷۳	ان اوقات کا بیان کہ جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔	۷۰۵
۲۷۴	مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کا بیان۔	۷۱۳
۲۷۵	نماز خوف کا بیان۔	۷۱۴
	کتاب الجمعة	۷۱۹
	کتاب صلوة العیدین	۷۴۶
	کتاب صلوة الاستسقاء	۷۵۵
	کتاب الخسوف	۷۶۲
	کتاب الجنائز	۷۷۷
	کتاب الزّکوة	۸۲۴
۲۷۶	صدقہ فطر اور اس کا وجوب۔	۸۲۸
۲۷۷	زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔	۸۳۲
۲۷۸	عمال زکوٰۃ کو راضی رکھنا۔	۸۳۸
۲۷۹	زکوٰۃ نہ دینے والے پر سخت عذاب۔	۸۳۸
۲۸۰	صدقہ کی فضیلت اور خرچ کرنے والے کیلئے بشارت۔	۸۴۳
۲۸۱	اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان پر تنگی کرنے کی ممانعت اور اس کا گناہ۔	۸۴۴
۲۸۲	پہلے اپنی ذات اور پھر گھر والوں اور اس کے بعد رشتہ داروں پر خرچ کرنا۔	۸۴۵
۲۸۳	اقرباء، شوہر، اولاد اور ماں باپ پر اگرچہ وہ مشرک ہوں خرچ اور صدقہ کرنے کی فضیلت۔	۸۴۶
۲۸۴	میت کی طرف سے صدقہ دینے کا ثواب اس کو پہنچ جاتا ہے۔	۸۵۰
۲۸۵	اس چیز کا بیان کہ ہر ایک قسم کی نیکی صدقہ ہے۔	۸۵۱
۲۸۶	صدقہ اور خیرات کی ترغیب اگرچہ ایک کھجور یا اچھی بات ہی کیوں نہ ہو اور یہ کہ صدقہ جہنم سے روکتا ہے۔	۸۵۷
۲۸۷	محنت و مزدوری کر کے صدقہ دینا اور صدقہ کم دینے والے کی برائی کرنے کی ممانعت۔	۸۶۰
۲۸۸	دودھ کے جانور مانگنے پر دینے کی ممانعت۔	۸۶۱
۲۸۹	سخی اور بخیل کی مثال۔	۸۶۱
۲۹۰	صدقہ دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اگرچہ صدقہ کسی فاسق وغیرہ کو دیا جائے۔	۸۶۳
۲۹۱	خازن امین اور اس عورت کا ثواب جو کہ اپنے شوہر کے مکان سے شوہر کی کسی بھی اجازت کے بعد صدقہ دے۔	۸۶۴
۲۹۲	جو صدقہ کے ساتھ اور دیگر امور خیر کرے اس کی فضیلت۔	۸۶۶
۲۹۳	خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی ممانعت۔	۸۶۸
۲۹۴	تھوڑے صدقہ کی ترغیب اور اس کی کمی کی وجہ سے دینے سے رکنا نہ چاہئے۔	۸۶۹
۲۹۵	پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت۔	۸۶۹
۲۹۶	سب سے افضل صدقہ حریص تندرست انسان کا ہے۔	۸۷۰
۲۹۷	اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نچلا ہاتھ لینے والا ہے۔	۸۷۱
۲۹۸	سوال کرنے کی ممانعت۔	۸۷۲
۲۹۹	سوال کرنا کس کے لئے جائز ہے۔	۸۷۶
۳۰۰	بغیر سوال اور اطلاع کے اگر کوئی چیز آجائے تو اس کا حکم۔	۸۷۷
۳۰۱	حرص دنیا کی مذمت۔	۸۷۹
۳۰۲	قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب، دنیا کی زینت اور وسعت پر مغرور ہونے کی ممانعت۔	۸۸۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۰۳	صفت صبر وقناعت کی فضیلت اوراس کی ترغیب۔	۸۸۲
۳۰۴	تعفّف صبر وقناعت کی فضیلت اوراس کی ترغیب۔	۸۸۴
۳۰۵	مؤلفۃ قلوب (یعنی وہ لوگ جن کو اسلام کی طرف رغبت دلانے کے لئے دیا جائے) اور جن لوگوں کو نہ دینے میں ان کے ایمان کا خدشہ ہو اور خوارج اور ان کے احکام۔	۸۸۵
۳۰۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک یعنی بنی ہاشم وبنو المطلب پر زکوٰۃ کا حرام ہونا۔	۹۰۸
۳۰۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کیلئے ہدایا کا حلال ہونا اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ کے طریقہ سے مالک ہوا ہو اور صدقہ لینے والا جب اس پر قبضہ کرے تو وہ ہر ایک کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔	۹۱۲
۳۰۸	صدقہ لانے والے کو دعا دینا۔	۹۱۴
۳۰۹	زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنا تاوقتیکہ وہ مال حرام طلب نہ کرے۔	۹۱۵

مقدمہ ازمترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْد علم حدیث کی خدمت اور اپنے قیمتی اوقات کو اس مبارک مشغلہ میں صرف کرنا یہ بارگاہ الٰہی میں رسائی کی قبولیت کا پیش خیمہ اور نبی ہاشمی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب بننے کا وسیلہ ہے۔

حضرات علماء حدیث ہی دراصل مشکوٰۃ نبوت سے فیض پانے والے ہیں اگرچہ انہیں اپنے جسموں کے ساتھ شرف صحبت نبویؐ حاصل نہیں، لیکن ان کے قلوب ہمہ وقت بارگاہِ الٰہی کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آدمی جو احول اختیار کرتا ہے اور جس پیشہ کو پسند کرتا ہے اس کے اثرات اس پر نمایاں اور ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی زندگی کے طور وطریق بھی وہی ہوتے ہیں جس میں اس نے نشوونما پائی ہے۔

ٹھیک اسی طرح جو اللہ کے بندے دین اور علم دین کی خدمت میں رات دن مشغول ہیں اور شب وروز ان کا مشغلۂ حیات ہی اللہ کی برحق کتاب اور اس کے برگزیدہ نبیؐ کی سنت ہے۔ ان کی زندگیوں پر بھی ان کے پیشہ کے آثار نمایاں رہتے ہیں۔ جزئی بات اُن سے پوشیدہ نہ رہی ہو تو ضروری ہے کہ وہ بھی مشرف صحبت نبویؐ سے ممتاز سمجھے جائیں۔ اس کوشش کا نتیجہ کتاب صحیح مسلم شریف ہے جو امام العلم والحدیث اور راس العلم مسلم بن حجاج بن حجاج قشیری کی تصنیف ہے۔

جس کا مقام علماء وعوام کے اندر یہ ہے کہ اس کا ذکر ہوتے ہی نظریں اس جانب متوجہ ہو جاتی ہیں اور کان اس کی تعریف سننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ امام مسلم کے متعلق تو ہم جیسے ناکارہ لوگوں کو کچھ لکھنا ہی گستاخی ہے۔ سورج کو چراغ دکھانا کونسی عقلمندی ہے۔ امام مسلم کی تالیف صحیح مسلم ہی ان کی شرافت و بزرگی کے لئے کافی ہے۔ اسی نظریہ کے تحت بندہ مترجم کو اس کی برکت کی بناء پر فلاح دارین کی امید ہے مگر پھر بھی تبرکاً بزرگان دین وعلماء کرام کے اقوال ہی کو نقل کرنا دولت عظیم ہے اگر ان تمام اقوال کو جو امام کی منقبت اور شان کے متعلق منقول ہیں، جمع کیا جائے تو جمع کرنا ہی دشوار اور مشکل ہے اس لئے چند نقول ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

سوانح حجۃ الاسلام امام مسلم بن حجاج قشیریؒ

خاندان وولادت

امام مسلمؒ ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بعضوں نے کہا ۲۰۴ ہجری اور بعض ۲۰۶ ہجری بیان کرتے ہیں۔ ابن الاثیر نے جامع الاصول کے مقدمہ میں اسی چیز کو اختیار کیا ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں مشہور یہ ہے کہ ان کی ولادت ۲۰۴ ہجری میں ہوئی ہے البتہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت ۲۰۰ ہجری کے بعد ہوئی۔

ابوالحسین کنیت، عساکر الدین لقب اور مسلم ان کا اسم گرامی تھا۔ بنی قشیر عرب کے مشہور قبیلہ کی طرف منسوب تھے۔ نیشاپور خراسان میں ایک بہت بڑا اور مشہور شہر ہے۔ اسی بنا پر نیشاپوری بھی کہے جاتے ہیں۔

(منہاج، فتح الملہم، مقدمہ تحفۃ الاحوذی، بستان المحدثین)

تعلیم وتربیت

امام مسلم نے والدین کی نگرانی میں بہترین تربیت حاصل کی جس کا اثر یہ ہوا کہ ابتداء عمر سے اخیر سانس تک آپ نے پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی بسر کی۔ کبھی کسی کو اپنی زبان سے برا نہ کہا یہاں تک کہ کسی کی غیبت بھی نہیں کی اور نہ کسی کو اپنے ہاتھوں سے مارا پیٹا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے نیشاپور میں حاصل کی۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذکاوت، ذہانت اور قوت حافظہ عطا کی تھی۔ بہت تھوڑے عرصہ میں آپ نے رسمی علوم وفنون کو حاصل کر لیا اور پھر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحصیل کی جانب متوجہ ہوئے۔

علم حدیث کی تعلیم وتحصیل

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت امام مسلمؒ نے حدیث کی تعلیم محمد بن یحییٰ ذہلی اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری سے حاصل کی۔ یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے آئمہ حدیث تھے ان کا حلقہ درس بہت وسیع تھا حتیٰ کہ امام بخاری وغیرہ اکابر محدثین نے ان ہی سے تحصیل علم کی ہے۔

مگر اس کے علاوہ آپ نے یحییٰ التمیمی، قعنبی، احمد بن یونس، یربوعی، اسماعیل ابن ابی اویس، سعید بن منصور، قتیبہ، عون بن سلام، احمد بن حنبل وغیرہ جلیل القدر محدثین کرام سے علم حاصل کیا۔ حدیث کی تلاش میں عراق، حجاز، مصر، شام، بغداد وغیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین کرام سے احادیث حاصل کیں۔ ابتداء میں امام بخاری سے کچھ مانوس نہ تھے لیکن جب آخر عمر میں امام بخاریؒ نیشاپور پہنچے اور امام مسلمؒ نے ان کی جلالت حدیث اپنی آنکھوں سے دیکھی تو ان کے تمام پہلے خیالات عقیدت ومحبت میں بدل گئے۔ امام کی آنکھوں کو بوسہ دیا اور قدموں کو بوسہ دینے کی خواہش ظاہر کی۔ استاد الاستاذین سید المحدثین کے خطابات سے یاد کیا۔ خلق قرآن کے مسئلہ میں محمد بن

یحییٰ ذہلی اور امام بخاریؒ کا اختلاف جب حد سے بڑھ گیا حتیٰ کہ ذہلی نے اعلان کر دیا جو بخاری کا ہم خیال ہو وہ ہمارے حلقۂ درس میں شرکت نہ کرے، اس طرح اکثر لوگ امام بخاریؒ سے کٹ گئے، لیکن ایک امام مسلم تھے جو علوم بخاری سے کچھ ایسے مخمور ہو چکے تھے کہ انہیں اب کسی دوسرے محدث کے علوم میں اور کوئی ذائقہ ہی نہیں آتا تھا، فوراً چادر سنبھال، عمامہ سر پر رکھ ذہلی کی مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے علوم کا جو ذخیرہ اب تک حاصل کیا تھا وہ بھی ایک خادم کے سر پر رکھ کر ان کے مکان پر واپس کر دیا اور امام بخاریؒ کے مقابلہ میں اپنے استاذ محمد بن یحییٰ ذہلی کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔ بہرحال امام مسلم حدیث کے علماء اعلام میں سے ہیں اور اس فن کے جسے علماء حدیث نے تسلیم کیا ہے امام اور مقتدی ہیں۔ طلب حدیث میں اطراف واکناف میں پھرے۔ محمد بن مہران، ابوغسان عمر بن سوار، جزیہ بن یحییٰ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

صحیح مسلم کی ترتیب

ممالک اسلام کے طویل دورہ کے بعد امام مسلم نے چار لاکھ حدیثیں جمع وفراہم کیں اور ان میں سے ایک لاکھ مکرر احادیث کو ترک کر کے تین لاکھ کو ایک جگہ جمع کیا اور پھر ان تین لاکھ احادیث کی کافی عرصہ تک جانچ پڑتال کی۔ اور ان میں جو احادیث ہر اعتبار سے مستند ثابت ہوئیں ان کا انتخاب کر کے صحیح مسلم کو مرتب فرمایا۔ امام مسلمؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تین لاکھ احادیث سے مرتب فرمایا اگر کوئی تمام دنیا میں دو سو سال تک احادیث جمع کرے آخر میں اس کا مدار اسی کتاب پر رہے گا۔ روایت میں آپ کا ورع اور احتیاط اس قدر ہے کہ آپ شرائط عدالت کے علاوہ شرائط شہادت کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔

احمد بن مسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمؒ کے ساتھ اس کتاب کی تدوین میں پندرہ برس تک رہا اور اس میں بارہ ہزار حدیثیں ہیں۔

مکی بن عبدان بیان کرتے ہیں میں نے مسلمؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اس کتاب کو ابوزرعہ کے سامنے پیش کیا انہوں نے جس حدیث میں کوئی علت نکالی اسے خارج کر دیا اور جس کی خوبی ظاہر کی اسے رہنے دیا۔

خلاصہ یہ کہ مسلمؒ نے نہایت تورع اور احتیاط کے ساتھ اپنی صحیح کو مدون فرمایا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں امام مسلم نے اس کتاب کے ابواب بھی خود قائم کئے تھے مگر طوالت کی وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس کے بعد دیگر محدثین اپنے اپنے مذاق کے مطابق صحیح مسلم کے ابواب قائم کرتے رہے۔ میں نے ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ایک عمدہ طریقہ پر ابواب کی ترتیب قائم کی ہے مگر انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ آج تک کماحقہ صحیح مسلم کے ابواب کی ترتیب نہ ہو سکی۔ ۱۲ منہاج فتح الملہم۔

تالیفات امام مسلمؒ

صحیح مسلم کے علاوہ امام مسلمؒ نے چند اور نہایت مفید ومعتمد کتابیں لکھی ہیں۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ کی اور تصانیف میں کتاب المسند الکبیر علی الرجال، جامع کبیر، کتاب الاسماء والکنیٰ، کتاب العلل، کتاب الوجدان، کتاب حدیث، عمرو بن شعیب، کتاب مشائخ مالک، کتاب مشائخ ثوری، کتاب ذکر اوہام المحدثین اور کتاب طبقات التابعین، کتاب التمییز، کتاب الافراد، کتاب الاقران، کتاب المخضرمین اور کتاب اولاد الصحابہ، کتاب الطبقات افراد الشامیین، کتاب رواۃ الاعتبار وغیرہ ہیں۔ ابن شرقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمؒ سے سنا فرماتے تھے میں نے اپنی کتاب میں کوئی بات بغیر حجت اور دلیل کے ذکر نہیں کی اور ایسے ہی جس چیز کو ترک کیا وہ

بھی کسی حجت و دلیل کے ماتحت ترک کیا ہے۔ (فتح الملہم، منہاج بستان المحدثین)

تلامذۂ امام مسلمؒ

امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ سے ان کے زمانہ کے اکابر محدثین اور حفاظ اعلام نے احادیث روایت کی ہیں جیسے ابوحاتم رازی، موسیٰ بن ہارون، احمد بن سلمہ، ابوعیسیٰ ترمذی، ابوبکر بن خزیمہ، یحییٰ بن مساعد، ابوعوانۃ الاسفرائینی، ابراہیم بن ابی طالب، سراج، ابوحامد بن الشرق، ابوحامد الاعمشی، حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے تلامذہ کے مندرجہ ذیل اسماء اور گنائے ہیں۔ ابراہیم بن محمد بن سفیان الفقیہ، مکی بن عبدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن مخلد العطار اور ان کے علاوہ اور دیگر حضرات نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے جن کا شمار بہت مشکل ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۵۰ و منہاج شرح مسلم)

مذاہب اصحاب ستہ اور مذہب امام مسلمؒ

جہاں تک ارباب صحاح ستہ کے مذہب کا تعلق ہے تو کہا گیا ہے کہ بخاری کسی کے مقلد نہ تھے مجتہد وقت تھے۔ امام مسلمؒ کے متعلق صحیح طور سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ائمہ اربعہ میں سے کس کے مقلد تھے۔ ابن ماجہ اور ترمذی شافعی المذہب تھے ایسے ہی ابوداؤد اور نسائی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بھی شافعی تھے مگر حق یہ ہے کہ ابوداؤد اور نسائی حنبلی تھے۔ (العرف الشذی)

بعض علماء حدیث کا یہ قول ہے کہ بخاری اور ابوداؤد کسی کے مقلد نہ تھے بلکہ مجتہد تھے اور مسلم و نسائی اور ابن ماجہ اہل حدیث کے مذہب پر تھے، علماء اہل حدیث میں جس کے قول کو راجح سمجھا اسی کو اختیار کر لیتے تھے۔ باقی امام مسلمؒ کے جو شاگرد ابواسحاق ہیں جنہوں نے مسلمؒ کو روایت کیا ہے وہ حنفی المذہب تھے۔

رباعیات مسلمؒ

اعلیٰ سے اعلیٰ امام مسلم کی وہ سند ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چار واسطے ہوں۔ صحیح مسلم میں اس قسم کی احادیث اسی سے زائد ہیں۔ اور ثلاثیات جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین واسطے ہیں بخاری میں تقریباً ۲۲ ہیں۔ علماء کرام نے بخاری کی ثلاثیات ہی کے ساتھ　　کیا ہے　اور اس کی شرحیں لکھیں ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی موجود ہے۔ سنن ابن ماجہ میں چند ایک ثلاثیات ہیں البتہ دارمی کی ثلاثیات بخاری سے زائد ہیں اور مسند احمد میں تین سو سے زائد ثلاثیات موجود ہیں۔ صحیح مسلم، ابوداؤد اور سنن نسائی میں کوئی ثلاثی موجود نہیں ہے۔

حلیہ امام مسلمؒ اور ان کا پیشہ

امام حاکمؒ فرماتے ہیں آپ دراز قامت، حسین و جمیل انسان تھے، داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے، عمامہ کا سرا اپنے شانوں کے درمیان لٹکائے رکھا کرتے تھے۔ آپ کے بارے میں آپ کے استاد محمد بن عبدالوہاب فراء فرماتے ہیں مسلم کا شمار علماء اور علم کے چشموں میں سے ہے میں نے ان میں خیر اور بھلائی کے علاوہ اور کوئی چیز دیکھی ہی نہیں اور آپ حقیقت میں بزاز تھے۔

(مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

وفات امام مسلمؒ

امام مسلمؒ کی وفات پر علماء امت کا اتفاق ہے کہ ان کا انتقال یک شنبہ کی شام کو ہوا اور ۲۵ رجب ۲۶۱ ہجری میں دوشنبہ کے دن دفن کئے گئے۔ امام حاکمؒ کی ایک کتاب میں یہ تحریر ہے کہ آپ کی عمر ۵۵ سال کی ہوئی ہے اس سے آپ کا سنہ ولادت متعین ہو جاتا ہے کہ اس حساب سے آپ کی ولادت ۲۰۶ میں ہوئی۔ اسی چیز کی ابن الاثیر نے تصریح کی ہے۔

امام مسلمؒ کی وفات کا سبب بھی عجیب وغریب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز مجلس مذاکرۂ حدیث میں آپ سے کوئی حدیث دریافت کی گئی آپ اسے نہ پہچان سکے اپنے مکان پر تشریف لائے اور کتابوں میں اسے تلاش کرنے لگے۔ کھجوروں کا ایک ٹوکرا ان کے قریب رکھا تھا آپ اسی حالت میں ایک ایک کھجور اس میں سے کھاتے رہے، امام مسلمؒ حدیث کی فکر وجستجو میں کچھ ایسے مستغرق رہے کہ حدیث کے ملنے تک تمام کھجوروں کو تناول فرما گئے اور کچھ احساس نہ ہوا بس یہی زائد کھجوریں کھالینا ان کی موت کا سبب بنا۔

امام مسلمؒ کی جلالت علم

امام مسلمؒ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہر قرن اور زمانہ میں علماء اور محدثین آپ کی ذات گرامی اور تصانیف سے محظوظ ہوتے اور آپ کے اسم گرامی کو باعث خیر وفلاح اور موجب برکت سمجھتے رہے۔ امام مسلمؒ اپنے زمانہ کے پیشوائے امت حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ فن حدیث کے اکابرین میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ ابوزرعہ رازی اور ابو حاتم جیسے جلیل القدر محدثین نے آپ کی امامت کی گواہی دی ہے اور آپ کو محدثین کا پیشوا تسلیم کیا ہے۔ ترمذی جیسے جلیل القدر امام اور اس زمانہ کے دیگر اکابر محدثین آپ سے روایت کرنے والوں کی فہرست میں داخل ہیں۔ ابن عقدہ فرماتے ہیں امام بخاری کی اکثر روایات اہل شام سے بطریقہ مناولہ ہیں یعنی ان کی کتابوں سے لی گئی ہیں خود ان کے مولفین سے نہیں سنیں اس لئے ان کے راویوں میں کبھی کبھی امام بخاریؒ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ ایک ہی راوی کہیں اپنے نام اور کنیت سے مذکور ہوتا ہے امام بخاریؒ اسے دو راوی سمجھ لیتے ہیں۔ یہ مغالطہ امام مسلمؒ کو پیش نہیں آتا نیز حدیث میں امام بخاریؒ کے تصرفات مثلاً حذف واختصار کی بنا پر بسا اوقات تعقید پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر چند کہ بخاری کے دوسرے طرق دیکھ کر وہ صاف بھی ہو جاتی ہے لیکن امام مسلمؒ نے یہ طریقہ اختیار ہی نہیں کیا بلکہ متون حدیث کو موتیوں کی طرح روایت کیا ہے کہ تعقید کے بجائے اس کے معانی اور چمکتے چلے جاتے ہیں۔

ابن اخرم نے آپ کا شمار حفاظ حدیث میں سے کیا ہے اور جارود آپ کو علم کے چشمہ کے ساتھ یاد فرماتے ہیں اور مسلم بن قاسم آپ کی منقبت میں ثقہ جلیل القدر امام کا لقب دیتے ہیں۔

اور ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں میں نے مسلمؒ سے روایات نقل کی ہیں، آپ ثقہ حافظ حدیث اور صدوق ہیں۔ بندار بیان کرتے ہیں حافظ حدیث چار ہیں ابوزرعہ، بخاری، مسلم، دارمی۔

بہر نوع امام مسلمؒ کا پایہ محدثین میں اس قدر بلند ہے کہ اس درجہ پر امام بخاری کے علاوہ اور کوئی دوسرا محدث نہیں پہنچ سکتا۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں حاکم عبداللہ بیان کرتے ہیں ہم سے ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے احمد بن سلمہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ اور حاتم کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ کے مشائخ پر مسلمؒ کو ترجیح دیتے تھے۔ ابوقریش فرماتے ہیں حفاظ حدیث دنیا میں چار

ہیں اور ان میں سے ایک امام مسلمؒ کا بھی نام لیتے ہیں۔

ابو حاتم رازی جو اکابر محدثین میں سے ہیں انہوں نے امام مسلمؒ کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا۔ امام مسلمؒ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لئے مباح کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔

(بستان المحدثین منہاج، مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

کتب حدیث میں صحیح مسلم کا مقام اور اس کی خصوصیات

امام نوویؒ شرح صحیح مسلم کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن عزیز کے بعد اصح الکتب بخاری اور مسلم ہیں اگرچہ بعض وجوہ سے بخاری کو صحیح مسلم پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہے مگر اہل امتحان اور علماء یارعین کا یہی مسلک ہے۔ حافظ ابن صلاح تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے علوم حدیث میں امام بخاریؒ نے صحیح بخاری تصنیف کی اور اس کے بعد امام مسلمؒ نے صحیح مسلم تالیف فرمائی ہے باوجودیکہ مسلم نے بخاری سے استفادہ کیا ہے مگر ان دونوں کتابوں کا مقام صحت میں قرآن کریم کے بعد ہے، غرضیکہ امام مسلمؒ کی فن حدیث میں بہت سی تصانیف ہیں مگر صحیح مسلم ان کی تصانیف میں اس پایہ کی کتاب ہے کہ بعض مغاربہ نے اس کتاب کے متعلق یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں کہ کتاب اللہ کے بعد آسمان کے نیچے اس سے زائد اور کوئی صحیح کتاب نہیں۔

حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے علماء کرام نے چھ کتابوں کو زیادہ مستند و معتبر قرار دے کر صحیح کا خطاب دیا ہے یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ ان کے مراتب بھی اسی ترتیب کے ساتھ ہیں۔ باقی ان کتابوں میں سب سے زائد مستند صحیح بخاری و مسلم کو قرار دیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں کون زیادہ معتبر اور کس کا مقام بلند ہے اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض صحیح بخاری کو فوقیت دیتے ہیں تو بعض صحیح مسلم کو مگر حق یہ ہے کہ بعض وجوہ سے صحیح بخاری کو فوقیت اور فضیلت ہے اور بعض اعتبارات سے صحیح مسلم کا درجہ بلند ہے۔

حافظ عبدالرحمٰن بن علی الربیع یمنی شافعیؒ بیان کرتے ہیں:

تنازع قوم فی البخاری و مسلم لدی وقالو ای ذین تقدم فقلت لقد فاق البخاری صحة کما فاق فی حسن الصناعة مسلم یعنی ایک جماعت نے میرے سامنے بخاری و مسلم میں ترجیح وفضیلت کے بارے میں گفتگو کی، جواباً کہہ دیا کہ صحت میں بخاری اور حسن ترتیب وغیرہ مسلم قابل ترجیح ہے۔

ابوعمر بن احمد بن حمدان بیان کرتے ہیں میں نے ابوالعباس بن عقدہ سے دریافت کیا کہ بخاری و مسلم میں سے کسے فوقیت حاصل ہے؟ فرمایا وہ بھی محدث یہ بھی محدث۔ میں نے پھر دوبارہ دریافت کیا تو فرمایا بخاری اکثر اسماء وکنیٰ کے مغالطہ میں آجاتے ہیں مگر مسلم اس مغالطہ سے بری ہیں۔ غرضیکہ مسلم کا سرد اسانید، متون کا حسن سیاق تلخیص طرق اور ضبط انتشار صحیح بخاری پر بھی فائق ہے۔ متون احادیث کو موتیوں کی طرح اس طرح روایت کیا ہے کہ احادیث کے معانی چمکتے چلے جاتے ہیں۔ (منہاج۔ فتح الملہم)

شاہ عبدالعزیزؒ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم میں خصوصیت کے ساتھ فن حدیث کے عجائبات بیان کئے گئے ہیں اور ان میں بھی اخص خصوص سرد اسانید اور متون کا حسن سیاق ہے اور روایت میں تو آپ کا ورع تام اور احتیاط اس قدر ہے کہ جس میں کلام کرنے

کی گنجائش نہیں۔ اختصار کے ساتھ طرق اسانید کی تلخیص اور ضبط انتشار میں یہ کتاب بے نظیر واقع ہوئی ہے اسی لئے حافظ ابو علی نیشا پوری ان کی صحیح کو تمام تصانیف علم حدیث پر ترجیح دیا کرتے اور کہا کرتے تھے (ماتحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فی علم الحدیث) یعنی علم حدیث میں روئے زمین پر مسلم سے بڑھ کر صحیح ترین اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ اہل مغرب کی ایک جماعت کا بھی یہی خیال ہے کیونکہ مسلم نے اپنی صحیح میں یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اپنی صحیح میں صرف وہ احادیث بیان کریں گے جسے کم از کم دو ثقہ تابعین نے دو ثقہ راویوں سے نقل کیا ہو اور یہی شرط تمام طبقات تابعین اور تبع تابعین میں ملحوظ رکھی ہے یہاں تک کہ سلسلہ روایت مسلم پر آ کر منتہی ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ راویوں کے اوصاف میں صرف عدالت کو ملحوظ نہیں رکھتے بلکہ شرائط شہادت کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ بخاری کے نزدیک اس قدر پابندی نہیں ہے اور حدیث انما الاعمال بالنیات جو صحیح میں موجود ہے اس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی مگر بنظر ترک اور بخیال صحیح و مشہور ہونے کے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (منہاج، بستان المحدثین، مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں مسلمؒ نے علم حدیث میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جس میں سب سے زیادہ صحیح اور مشہور یہ کتاب ہے اور یہ کتاب بتواتر امام مسلمؒ سے مروی ہے اس لئے اسے مسلم کی کتاب کہنا صحیح اور درست ہے۔ اور ایک فائدہ خاص جو اس کتاب میں ہے وہ یہ ہے کہ امام مسلمؒ نے ہر ایک حدیث کو جو اس کے لئے مناسب مقام تھا وہیں ذکر کیا ہے اور اس کے تمام طریقوں کو اسی مقام پر بیان کر دیا اور اس کے مختلف الفاظ کو ایک ہی مقام پر بیان کر دیا تا کہ ناظرین کو آسانی ہو اور طالب ان چیزوں سے متمتع ہو سکے۔ اور یہ بات صحیح بخاری میں نہیں۔

امام حافظ عبدالرحمٰن بن علی شافعیؒ نے چند اشعار مسلم کی تعریف میں کہے ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ اے پڑھنے والے، صحیح مسلم علم کا دریا ہے، جس میں پانی بہنے کے راستے نہیں یعنی تمام پانی ایک ہی مقام پر موجود ہے۔

اور ساتھ ساتھ مسلم کی روایتوں کی سلاست بخاری کی روایتوں سے بلند اور فائق ہے۔ حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں مسلم کی شرط یہ ہے کہ حدیث متصل الاسناد ہو، اوّل سے لے کر آخر تک ایک ثقہ دوسرے ثقہ سے روایت نقل کرتا ہو، اس میں کسی قسم کا شذوذ اور علت نہ ہو۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ راوی مسلمؒ کے نزدیک ثقہ ہو کیونکہ مسلمؒ نے ۶۱۵ احادیث ایسے حضرات سے روایت کی ہیں کہ جن سے بخاری نے روایت نہیں کی ہے۔ اور ایسے ہی بخاری نے ۴۳۴ احادیث ایسے راویوں سے ذکر کی ہیں جن سے مسلم نے روایت نہیں کی ہے۔ پھر مسلم نے اپنی کتاب میں ایسے طریقہ کو اختیار کیا ہے جس کی بنا پر ان کی کتاب کو صحیح بخاری پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ یہ کہ امام مسلم حدیث کے تمام طرق اور مستون کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیتے ہیں۔ باب کے ترجمہ میں اس کے اجزاء نہیں کرتے حتی الوسع الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں نقل بالمعنی نہیں کرتے۔

چنانچہ راویوں کے الفاظ کو بھی علیحدہ علیحدہ بیان کر دیتے ہیں کہ فلاں نے اخبرنا سے روایت کی اور فلاں نے تحدیث اور اتانا کی شکل اختیار کی ہے اور فلاں راوی نے عن کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور حدیث کے ساتھ اقوال صحابہؓ اور تابعین نہیں لاتے۔ ابن الصلاح فرماتے ہیں وہ تمام احادیث جن کا امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں صحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے یقینی طور پر صحیح اور درست ہیں اور جن باتوں کی بنا پر مسلم کی کتاب بخاری کی کتاب سے ممتاز ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمؒ نے اپنی کتاب میں تعلیقات بہت کم ذکر کی ہیں برخلاف بخاری کے کہ ان کی کتاب میں تعلیقات بکثرت ہیں۔

نوویؒ فرماتے ہیں مسلم نے اپنی کتاب میں عمدہ طریقوں کو اختیار کیا اور نہایت احتیاط اور ورع کے ساتھ احادیث کو نقل کیا ہے جس سے ان کا علو مرتبہ کمال ورع علم وتقویٰ اور جلالت شان ظاہر ہے۔

امام مسلمؒ نے احادیث کو تین قسموں پر بیان کیا ہے۔ ایک تو وہ جسے بڑے بڑے عمدہ حافظوں نے روایت کیا ہے دوسرے وہ جنہیں متوسط حضرات نے ذکر کیا ہے تیسرے وہ جسے ضعیف اور متروک لوگوں نے نقل کیا ہے۔ مسلم نے اپنی کتاب میں صرف پہلی ہی قسم کی احادیث بیان کی ہیں۔ حاکم اور بیہقی فرماتے ہیں دوسری قسم کی احادیث بیان کرنا چاہتے تھے مگر اس سے قبل ان کی موت آ گئی۔

مسلمؒ کے بعد اور کئی حضرات نے مسلمؒ کی طرح اور کتابیں لکھیں اور عالی سندوں کو حاصل کیا لیکن شیخ ابوعمرو فرماتے ہیں کہ یہ کتابیں اگرچہ صحیح احادیث کے ساتھ مدون کی گئی ہیں مگر پھر بھی صحیح مسلم کا کسی بھی شکل میں موازنہ نہیں کر سکتیں۔ (منہاج)

ان تمام خوبیوں کے بعد مسلمؒ نے شروع کتاب میں علوم حدیث پر ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں وجہ تالیف کے علاوہ فن روایت کے بہت سے فوائد جمع کر دیئے ہیں۔ اور یہ مقدمہ لکھ کر فن اصول حدیث کی بنیاد قائم کر دی۔ ابوعلی زاغونی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کس عمل کی بناء پر تمہاری نجات ہوئی۔ انہوں نے صحیح مسلم کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ان اجزاء کی بدولت بارگاہ رب العالمین میں نجات حاصل ہوئی۔ (بستان المحدثین)

احادیث صحیح مسلم

احادیث صحیحہ کی ترتیب و تدوین کی بنیاد پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح تصنیف فرما کر اس کی تکمیل کی۔ امام مسلمؒ نے نہایت تورع اور احتیاط کے ساتھ اپنی سنی ہوئی تین لاکھ احادیث سے اس کا انتخاب کیا ہے۔ اثری بیان کرتے ہیں صحیح مسلم میں بعد حذف مکررات چار ہزار احادیث ہیں۔ شیخ ابن الصلاح بیان کرتے ہیں کہ مسلم ابوزرعہ رازی کے پاس آئے اور کچھ دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ جب وہاں سے اٹھنے لگے تو حاضرین میں سے کسی نے کہا انہوں نے چار ہزار حدیثیں اپنی تصنیف میں جمع کی ہیں۔ ابوزرعہ نے فرمایا باقی حدیثیں کس کے لئے چھوڑ دیں۔ شیخ بیان کرتے ہیں کہ اس شخص کا مقصود یہ تھا کہ علاوہ مکررات کے چار ہزار احادیث ہیں اور مکررات کو ملا کر ۷۲۷۵ احادیث ہیں۔

احمد بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں بارہ ہزار احادیث موجود ہیں۔ اور ابوحفص بیان کرتے ہیں کہ آٹھ ہزار حدیثیں ہیں غرضیکہ مکررات سمیت اس میں بارہ ہزار احادیث ہیں۔ نوویؒ فرماتے ہیں امام مسلم نے طوالت کی وجہ سے ابواب کو صحیح مسلمؒ میں داخل نہیں فرمایا ورنہ درحقیقت ابواب ہی کے ساتھ اس کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔ (فتح الملہم۔ منہاج شرح صحیح مسلم)

شروح صحیح مسلم

صحیح مسلم کی علماء کرام نے بکثرت شرحیں لکھی ہیں جن کی تعداد تیس سے زائد ہے۔ ان میں سب سے عمدہ اور معروف و مشہور شرح منہاج شیخ ابوزکریا نووی شافعیؒ کی ہے جو علماء امت میں مقبول ہے اور صحیح مسلم کے ساتھ ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے۔

(۲) اور اسی شرح کا خلاصہ شمس الدین محمد یوسف قونوی حنفی متوفی ۷۸۸ھ نے مرتب کیا ہے۔

(۳) اکمال شرح قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ۔

(۴) اور ایک شرح ابو العباس قرطبی متوفی ۶۶۵ ھ نے تالیف کی ہے۔
(۵) العلم بفوائد کتاب مسلم امام ازری متوفی ۵۳۶ ھ کی ہے۔
(۶) امام ابو عبداللہ محمد بن خلیفہ مالکی نے بھی چار ضخیم جلدوں میں صحیح مسلم کی شرح تصنیف کی ہے۔
(۷) اور اسی طرح شیخ عماد الدین نے بھی صحیح مسلم کی شرح لکھی ہے۔
(۸) المفہم فی غرائب مسلم مؤلفہ عبد الغافر اسماعیل فارسی۔
(۹) شرح سبط ابن جوزی کی۔
(۱۰) اور ابو الفرج نے بھی ۵ جلدوں میں شرح لکھی ہے۔
(۱۱) ایک شرح قاضی زین الدین زکریا انصاری کی موجود ہے۔
(۱۲) شیخ جلال الدین سیوطی کی تصنیف شدہ ہے۔
(۱۳) قوام الدین مؤلفہ ابو القاسم۔
(۱۴) اور شیخ تقی الدین شافعیؒ نے بھی صحیح مسلم کی شرح تالیف کی ہے۔
(۱۵) منہاج الدیباج، علامہ قسطلانی کی تالیف کردہ ہے۔
(۱۶) اور ملا علی قاری حنفی نے بھی چار جلدوں میں صحیح مسلم کی شرح تصنیف فرمائی ہے۔
(۱۷) موجودہ زمانہ کی شرح فتح الملہم کے نام کے ساتھ عوام وخواص میں مشہور ہے جو علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی تالیف فرمائی ہوئی ہے جس کی تین جلدیں عرصہ ہوا ہندوستان سے طبع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم کے مختصرات بھی بکثرت ہیں۔
(۱) مختصر ابو عبداللہ شریف الدین۔
(۲) مختصر حافظ زکی الدین منذری۔
(۳) اور سرج الدین عمر بن علی شافعیؒ کی مختصر چار جلدوں میں موجود ہے۔ وغیر ذلک۔

آخر میں بندہ گنہگار عرض پرداز ہے کہ اس نے بفضلہ تعالیٰ علماء امت واساتذہ کرام اور بزرگان دین کی جوتیوں کے طفیل صحیح مسلم کا ترجمہ کیا ہے جس میں حتی الوسع مطلب کو واضح کرنے اور ترجمہ کو سلیس کرنے کی کوشش کی ہے اور جن مقامات پر فوائد ضروری سمجھے وہاں مختصراً فوائد کا بھی اضافہ کیا ہے اور کتاب کے شروع میں یہ مختصر سا مقدمہ امام مسلم کے احوال پر مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ احقر کی اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کے والدین واساتذہ کرام اور اخوان واحباب کے لئے وسیلہ نجات اور باعث فلاحِ دارین بنائے اور اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمۃ الکتاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ * أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُنَنِ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ صُنُوفِ الْأَشْيَاءِ بِالْأَسَانِيدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ وَتَدَاوَلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا بَيْنَهُمْ فَأَرَدْتَ أَرْشَدَكَ اللَّهُ أَنْ تُوَقَّفَ عَلَى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً*

تمام تعریفیں اس ذات الٰہی کے لئے ثابت ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (امام مسلمؒ اپنے شاگرد ابو اسحاق کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں) بعد حمد و صلوٰۃ کے اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کہ تو نے اپنے خالق ہی کی توفیق سے جس امر کا ارادہ کیا تھا اسے بیان کرنا شروع کر دیا، وہ یہ کہ ان تمام احادیث کی معرفت کی تلاش و جستجو کی جائے جو کہ دین کے طریقوں اور اس کے احکامات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ اور وہ احادیث جو ثواب و عذاب ترغیب و ترہیب وغیرہ کے متعلق وارد ہیں اور ایسے ہی وہ احادیث جو مختلف احکامات کے متعلق ہیں۔ ان احادیث کو ایسی سندوں کے ساتھ (معلوم کرے) جنہیں علماء کرام نے دست بدست لیا اور قبول کیا ہے۔ سو تو نے اس چیز کا ارادہ کر لیا، اللہ تعالیٰ تجھے راست پر رکھے یہ کہ احادیث کو اس طرح حاصل کر لے کہ وہ تمام ایک مجموعہ کی شکل میں ایک جگہ جمع کر دی گئی ہوں۔

وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَإِنَّ ذَلِكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيهَا وَالِاسْتِنْبَاطِ مِنْهَا وَلِلَّذِي سَأَلْتَ أَكْرَمَكَ اللَّهُ حِينَ رَجَعْتُ إِلَى تَدَبُّرِهِ وَمَا تَئُولُ بِهِ الْحَالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَاقِبَةٌ مَحْمُودَةٌ وَمَنْفَعَةٌ مَوْجُودَةٌ *

اور تو نے اس بات کا سوال کیا ہے کہ میں تیرے لئے احادیث کو بلا کثرت و تکرار ایک تالیف میں جمع کر دوں اس لئے کہ تکرار تیرے مقاصد یعنی احادیث میں غور و خوض کرنے اور ان سے مسائل کے استنباط کرنے میں رکاوٹ بنے گا اور اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے جس وقت میں نے تیرے سوال کے متعلق غور و خوض کیا اور اس کے مستقبل کو ملحوظ رکھا تو بفضلہ تعالیٰ اس کا انجام بہتر اور نفع سامنے پایا۔

وَظَنَنْتُ حِينَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذَلِكَ أَنْ لَوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذَلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ*

إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذَلِكَ أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هَذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ إِلَّا بِأَنْ يُوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلَى بِهِمْ مِنَ ازْدِيَادِ السَّقِيمِ*
وَإِنَّمَا يُرْجَى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ هَذَا الشَّأْنِ وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ فَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَهْجُمُ بِمَا أُوتِيَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ *
ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيفِهِ عَلَى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلَى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقْسِمُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ وَثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِنَ النَّاسِ عَلَى غَيْرِ تَكْرَارٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ مَوْضِعٌ لَا يُسْتَغْنَى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ فِيهِ زِيَادَةُ مَعْنًى أَوْ إِسْنَادٌ يَقَعُ إِلَى جَنْبِ

اور اے شاگرد رشید جس وقت تو نے اس تصنیف کے متعلق مجھے تعب میں مبتلا کرنے کا سوال کیا سو میری یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر اس تصنیف سے مقصود ذاتِ الٰہی ہے اور قضائے الٰہی سے یہ چیز پایۂ تکمیل کو پہنچے تو سب سے پہلے اس کا فائدہ خاص کر میری ہی ذات کو حاصل ہو گا اور اس تصنیف کے فوائد اور مصالح بکثرت ہیں جنہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے سے کلام طویل ہو جائیگا۔

لیکن اس عظیم الشان بیان میں سے قلیل حصہ کو مضبوط کرنا اور اس کا محفوظ رکھنا انسان پر بہت آسان ہے خصوصیت کے ساتھ اُن انسانوں کے لئے جنہیں (صحیح اور غیر صحیح) احادیث میں جس وقت تک اور حضرات واقف نہ کرائیں تمیز ہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو جب اس فن کی یہ شان ہے تو ضعیف روایات کی کثرت سے صحیح کو بیان کرنا جو کہ کم ہوں زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے۔
البتہ مکرر اور بکثرت روایات کے جمع کرنے سے ان حضرات سے کچھ توقع کی جا سکتی ہے جنہیں اس فن کا کچھ ذائقہ حاصل ہے اور وہ فن حدیث اور اس کے اسباب و علتوں سے واقف ہیں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ مکرر احادیث کے تذکرہ سے کسی نہ کسی فائدہ کو حاصل کر سکیں گے، لیکن عوام جو خواص کی صفت بیداری اور معرفت حدیث کے برعکس ہیں، ان حضرات کے لئے تو کثرت احادیث کی طلب اور قصد و ارادہ جبکہ وہ قلیل احادیث ہی کی معرفت سے عاجز اور قاصر ہیں لغو اور بیکار ہے۔
سو انشاء اللہ تعالیٰ ہم تخریج احادیث کو تیری فہمائش کے مطابق شروع کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ایک شرط کو ملحوظ رکھتے ہیں وہ یہ کہ ہم ان تمام احادیث کو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصلاً منقول ہیں تین قسموں اور بغیر تکرار کے تین طبقوں پر منقسم کرتے ہیں۔ مگر کوئی مقام ایسا آ جائے جو تکرار حدیث سے مستغنی نہ ہو اور اس تکرار کی بنا پر اس سے کوئی مزید فائدہ حاصل ہو یا ایسی سند آ جائے جو دوسری سند کے

إِسْنَادٍ لِعِلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ* لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍّ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ أَوْ أَنْ يُفَصَّلَ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ وَلَكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ إِذَا ضَاقَ ذَلِكَ أَسْلَمُ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ فَلَا نَتَوَلَّى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى *

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقَى مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَإِتْقَانٍ لِمَا نَقَلُوا لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ وَلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هَذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ عَلَى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ * كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَأَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الْآثَارِ وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ أَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِأَنَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ أَلَا تَرَى أَنَّكَ *

ساتھ کسی خاص وجہ سے وابستہ ہو۔

اس لئے کہ حدیث میں ایسے زائد معنی کا محتاج ہونا جس کے ہم محتاج ہیں یہ ایک مستقل حدیث کے قائم مقام ہے لہٰذا ایسی احادیث کو ہم مکرر بیان کرتے ہیں۔ یا اگر ممکن ہو تو ہم پوری حدیث سے اختصار کے ساتھ اس معنی زائد کو جدا بیان کر دیں گے لیکن بسا اوقات پوری حدیث سے معنی زائد کا بیان کرنا مشکل اور دشوار ہوتا ہے تو ایسی شکل میں حدیث کا اعادہ ہی بہتر اور اولیٰ ہے، مگر جب تکرار حدیث کے برخلاف کوئی سبیل نکل آئے تو پھر اس چیز کا ارتکاب نہیں کریں۔

پہلی قسم کی احادیث میں ہم ان حدیثوں کو پہلے بیان کرنا چاہتے ہیں جو بنسبت دیگر احادیث کے غلطی اور سقم سے پاک ہیں اور جن کے نقل کرنے والے اہل استقامت اور صاحب اتقان حضرات ہیں جن کی روایات ظاہری اختلاف اور واضح غلطیوں سے پاک ہیں۔ جب ہم اس قسم کے لوگوں کی روایتیں پوری طرح بیان کریں گے تو اس کے بعد ایسی روایتیں ذکر کریں گے جن کی سندوں میں بعض ایسے راوی ہوں گے جو صداقت، امانت، ستر اور علم و معرفت میں تو بہتر لیکن حفظ و اتقان اور قوت یادداشت میں ان کا پایہ اوّل طبقہ کے مرتبہ سے کم ہے۔

جیسے عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد اور لیث بن ابی سلیم اور ان کے علاوہ دیگر راویان حدیث و ناقلین۔ یہ حضرات اگرچہ اہل علم کے نزدیک ستر عیب اور تحصیل علم کے ساتھ مشہور و معروف ہیں مگر حفظ حدیث، استقامت اور قوت یادداشت میں اس کا وہ مقام نہیں جو ان کے ہم عصر دیگر علماء کرام کا روایات اور حال میں مرتبہ و مقام ہے کیونکہ یہ حدیث میں پختگی اہل علم کے نزدیک بلند مقام اور درجۂ عالیہ ہے۔

إِذَا وَازَنْتَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ عَطَاءً وَيَزِيدَ وَلَيْثًا بِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي إِتْقَانِ الْحَدِيثِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِيهِ وَجَدْتَهُمْ مُبَايِنِينَ لَهُمْ لَا يُدَانُونَهُمْ لَا شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ لِلَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَإِسْمَعِيلَ وَإِتْقَانِهِمْ لِحَدِيثِهِمْ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَيَزِيدَ وَلَيْثٍ وَفِي مِثْلِ مَجْرَى هَؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ كَابْنِ عَوْنٍ وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَأَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا إِلَّا أَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هَذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَأَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هَؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُونَ تَمْثِيلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يُرْفَعُ مُتَّضِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطَى كُلُّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقَّهُ وَيُنَزَّلُ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ) *

اور اگر تو ان تینوں حضرات کا موازنہ جنہیں ہم نے بیان کیا ہے یعنی عطاء، یزید، لیث کا منصور بن معمر، سلیمان، اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے صحت حافظہ اور استقامت حدیث میں کرے تو صاف اور نمایاں امتیاز نظر آئے گا اور عطاء، یزید، لیث، منصور، سلیمان، اعمش اور اسمٰعیل بن خالد کا کسی بھی حالت میں مقابلہ نہیں کر سکتے (اور اس فرق مراتب میں) علماء محدثین کے نزدیک کسی قسم کا شک و شبہ نہیں اس لئے کہ منصور، اعمش اور اسمٰعیل کی صحت حافظہ اور حدیث کی پختگی محدثین میں مشہور ہو چکی ہے اور وہ یہ مقام عطاء، یزید اور لیث کو نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر ایک ہی طبقہ میں پھر موازنہ کیا جائے تب بھی نمایاں فرق نظر آئے گا۔ مثلاً اگر ابن عونؒ اور ایوب سختیانیؒ کا موازنہ عوف بن ابی جمیلہؒ اور اشعث حمرانیؒ سے کیا جائے باوجودیکہ یہ چاروں حضرات حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ کے اصحاب اور ہم عصر تھے مگر کمال فضل اور صحت نقل کا جو حصہ مقدم الذکر ہر دو صاحبان کے لئے تھا وہ مؤخر الذکر حضرات کو نصیب نہ ہوا اگرچہ عوفؒ اور اشعثؒ کا صدق و امانت اور علم و معرفت علماءِ فن حدیث کے نزدیک مسلّم ہے مگر پھر بھی اہل علم کے درمیان مرتبہ اور مقام میں تفاوت اور فرق ہے۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں میں نے ان کے نام لے لے کر اس لئے مثال دی ہے تاکہ وہ ایک ایسی نشانی اور علامت ہو جس کے سمجھنے سے اس شخص کو پوری فراست حاصل ہو جس پر طرق محدثین مخفی ہیں اور جس سے اہل علم کا مرتبہ فی العلم معلوم ہوتا ہے تاکہ بلند مرتبہ والے سے اس کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا جائے اور کم مرتبہ والے کو اس کے مقام سے بلند نہ کیا جائے اور علماء میں سے ہر ایک کو اس کا مرتبہ دے دیا جائے اور ہر ایک کو اپنے اپنے مرتبہ میں رکھا جائے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمیں حکم ملا ہے کہ ہر شخص کی وقعت اس کے درجہ

فَعَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَّهَمُونَ أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ الْقُدُّوسِ الشَّامِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ وَغِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَأَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ وَتَوْلِيدِ الْأَخْبَارِ وَكَذَلِكَ مَنِ الْغَالِبُ عَلَى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ *

فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذَلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ غَيْرَ مَقْبُولِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ فَمِنْ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوفِ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلَى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِي نَعْرِفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ أَنْ يَكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ

کے مطابق کریں اور اسی درجہ پر اسے رکھیں جس کا وہ اہل ہے اور قرآن کریم بھی اس چیز کا ناطق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔

اور وہ حضرات جو علماءِ فن حدیث کے نزدیک متہم فی الحدیث ہیں ہم ایسے راویوں کی حدیث قطعاً نہیں ذکر کریں گے جیسا کہ ابو جعفر عبداللہ بن مسور مدائنی، عمرو بن خالد، عبد القدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو، ابو داؤد النخعی اور ایسے ہی وہ راوی جو احادیث کو وضع کرنے والے اور تولید اخبار کے ساتھ متہم اور بدنام ہیں۔ اور ایسے ہی وہ حضرات جو عموماً منکر الحدیث ہیں اور ان کی اخبار میں غلطیاں ہیں۔

ان حضرات کی احادیث کے ذکر سے ہم اجتناب کریں گے اور محدث کی حدیث میں منکر کی علامت یہ ہے کہ وہ دوسرے حفاظ حدیث کی احادیث سے مختلف ہو کسی شکل میں اس میں مطابقت نہ ہو سکتی ہو یا ان دونوں روایتوں میں توفیق اور قرب کا شائبہ بھی نہ ہو۔ جب اس کی حدیث کی اکثر یہی حالت ہو تو ایسے راویوں کی روایت کردہ احادیث ناقدین فن کے نزدیک متروک، غیر مقبول اور غیر مستعمل ہیں مثلاً اس قسم کے راویان حدیث عبداللہ بن محرر، یحییٰ بن ابی انیسہؒ، ابو العطوف اور عباد بن کثیر، حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ، عمر بن صہبان اور جو منکر احادیث کے بیان کرنے میں ان کے طریقے کو اختیار کرے اس قسم کے راویوں کی روایات کا ہم نے کوئی تذکرہ نہیں کیا اور نہ ان لوگوں کی احادیث کے ساتھ مشغول ہوں گے اس لئے کہ اہل علم کا حکم اور ان حضرات کا مذہب اس روایت کے قبول کرنے میں جس کا راوی اکیلا ہو یہ ہے کہ یہ

فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَأَمْعَنَ فِي ذَلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فَإِذَا وُجِدَ كَذَلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ أَوْ لِمِثْلِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

محدث بعض ان روایتوں میں جنہیں اہل علم اور حفاظ نے روایت کیا ہے شریک رہے اور ان کی موافقت میں کوشاں رہے لہٰذا جب یہ موافقت پائی جائے اور اس موافقت کے بعد ایسی زیادتی کرے جو ان کے اصحاب نے نہیں کی ہے تو یہ زیادتی قابل قبول ہو گی۔ لیکن وہ شخص جو کہ جلالت شان اور کثرت تلامذہ میں امام زہری کا قصد وارادہ کرتا ہے باوجودیکہ امام زہری کے شاگرد امام زہری اور دوسرے محدثین سے حفظ حدیث اور اتقان حدیث میں نمایاں شخصیت رکھتے ہیں اور اس کے مقابل وہ شخص جو ہشام بن عروہ کی احادیث کو محفوظ رکھتا ہے۔

وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ *

حالانکہ ان دونوں کی حدیثیں اہل علم کے نزدیک شائع اور مشہور ہیں۔ ان کے شاگردوں نے ان سے اکثر روایتیں بالاتفاق نقل کی ہیں۔ سو وہ شخص زہری یا ہشام یا ان دونوں سے متعدد ایسی روایتیں نقل کرتا ہے جو کہ ان کے شاگردوں میں سے اور کوئی بیان نہیں کرتا اور یہ شخص ان راویوں میں سے بھی نہیں ہے جو صحیح روایتوں میں ان کے شاگردوں کے شریک رہا ہو تو ایسی شکل میں ان لوگوں کی احادیث کو قبول کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ وَوُفِّقَ لَهَا وَسَنَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى شَرْحًا وَإِيضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْأَمَاكِنِ الَّتِي يَلِيقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِيضَاحُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَبَعْدُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلَوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرْحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَتَرْكِهِمُ الِاقْتِصَارَ عَلَى الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ

ہم نے طریقہ حدیث اور اہل حدیث میں سے بعض ان چیزوں کو بیان کر دیا ہے تاکہ اس کی جانب وہ شخص متوجہ ہو سکے جو محدثین کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے اور اسے اس چیز کی (منجانب اللہ) توفیق دی گئی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کی مزید شرح اور ایضاح ان مقامات پر کریں گے جہاں اخبار معللہ کا تذکرہ ہو گا اور جب ہم ان مقامات پر پہنچیں گے تو مناسب مقام پر ان مقامات کی شرح کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اگر ہم بہت سے ایسے حضرات سے جو کہ اپنے کو محدث کہتے ہیں یہ برا فعل نہ دیکھتے کہ ان پر احادیث ضعیفہ اور روایات منکرہ کا ترک اور چھوڑ دینا لازم اور ضروری تھا اور احادیث مشہورہ صحیحہ پر جان بوجھ کر اکتفانہ کرنے پر کہ جن احادیث کو

بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِقْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا يَقْذِفُونَ بِهِ إِلَى الْأَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ وَمَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّينَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَئِمَّةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الِانْتِصَابُ لِمَا سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالتَّحْصِيلِ وَلَكِنْ مِنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَشْرِ الْقَوْمِ الْأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ بِالْأَسَانِيدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُولَةِ وَقَذْفِهِمْ بِهَا إِلَى الْعَوَامِّ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ عُيُوبَهَا خَفَّ عَلَى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلَى مَا سَأَلْتَ *

ایسے ثقات نے نقل کیا ہے جو صدق و امانت کے ساتھ معروف و مشہور ہیں، ان حضرات کا خود اپنی زبانوں سے یہ اقرار ہے کہ اکثر وہ روایتیں جو کہ ناواقف لوگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ منکر اور غیر مقبول حضرات سے منقول ہیں جن سے روایت کرنے کو فن حدیث کے اماموں نے مذمت اور برائی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ امام مالک بن انسؒ و شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، یحیٰی بن سعید القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے علاوہ اور ائمہ کرام (اور اگر یہ برائی نہ دیکھتے) تو ہمیں اس کام کے لئے جس کے متعلق تیرا سوال تھا تیار ہونا آسان نہ ہوتا یعنی صحیح اور سقیم کو جدا جدا کر دینا۔ لیکن وہ سبب جو ہم بیان کر چکے یعنی لوگوں کا احادیث منکرہ کو جو ضعیف اور مجہول سندوں کے ساتھ منقول ہیں بیان کرنا اور عوام کے سامنے جو کہ ان کے عیوب سے واقف نہیں نقل کرنا یہ چیز تیرے سوال کے قبول کرنے میں مددگار ہوئی۔

وَاعْلَمْ وَفَّقَكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِينَ أَنْ لَا يَرْوِيَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ وَأَنْ يَتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هَذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ * (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ) وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ) فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْآيِ أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ

ہر اس شخص پر جو کہ صحیح اور غیر صحیح احادیث کے درمیان تمیز رکھتا ہو اور ان روایات کے ناقلین میں ثقات اور تہمت شدہ حضرات سے واقف ہو اس پر یہ چیز واجب ہے کہ ان روایات میں سے کوئی روایت نہ نقل کرے مگر جو حدیث صحیح المخرج ہو اور اس کا ناقل صاحب ستر اور جامع صفات روایات ہو اور جس حدیث کا راوی متہم اہل بدعت اور معاند سنت ہو اس کی روایت نہ بیان کرے اور نہ قبول کرے۔ اور ہمارے بیان کردہ امور کی تائید اللہ رب العزت کے اس فرمان سے ہوتی ہے

اے مومنو! اگر کوئی فاسق انسان تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس ڈر سے تحقیق کر لو کہ کہیں تم کسی قوم کو نادانی سے کچھ کہہ بیٹھو اور پھر اس کے بعد اپنے کئے ہوئے پر نادم اور پشیمان ہو اور اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے اور ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرو، اور فرماتا ہے اپنے میں سے دو عدالت والوں کو گواہ بناؤ۔ کلام اللہ کی یہ آیتیں اس بات پر دلالت کر

الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ وَالْخَبَرُ وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ *

كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ *

(۱) بَاب تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ *

۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

رہی ہیں کہ فاسق کی خبر ناقابل قبول اور غیر عادل کی شہادت مردود ہے اور روایت کے معنی اگرچہ شہادت کے معنی سے بعض باتوں میں جدا ہیں لیکن پھر بھی دونوں اکثر معانی میں شریک ہیں کیونکہ فاسق کی روایت اہل علم کے نزدیک غیر مقبول ہے جیسا کہ اس کی شہادت سب علماء کے نزدیک مردود ہے۔

اور جس طرح قرآن کریم سے فاسق کی خبر کا ناقابل قبول ہونا ظاہر ہوتا ہے اسی طرح حدیث سے بھی خبر منکر کا عدم قبول ثابت ہے اور اس بارے میں حدیث مشہور بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف منسوب کردہ جھوٹی حدیث بیان کرے گا وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہوگا۔ اس روایت کو ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، حکم، عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ نے بواسطہ سمرہ بن جندبؓ اور ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، سفیان، حبیب، میمون بن ابی شبیب نے بواسطہ مغیرہؓ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے۔

باب (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت۔

۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (تحویل) محمد بن المثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ خطبہ کی حالت میں فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو اس لئے کہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۲۔ زہیر بن حرب، اسمٰعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں مجھے زیادہ حدیثیں بیان

مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے گا (۱) اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہئے۔

٣- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

۳۔ محمد بن عبید الغبری، ابوعوانہ، ابی حصین، ابی صالح، حضرت ابی ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہئے۔

٤- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُغِيرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ *

۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن نمیر، سعید بن عبید، علی بن ربیعۃ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں آیا اور اس وقت مغیرہؓ کوفہ کے حاکم تھے۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے مجھ پر جھوٹ بندی کرنا کوئی معمولی بہتان تراشی نہیں، جو شخص مجھ پر قصداً دروغ انگیزی کرے اسے اپنا ٹھکانا جہنم بنالینا چاہئے۔

(٢) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

باب (۲) بلاتحقیق ہر سنی ہوئی بات نقل کرنے کی ممانعت۔

٦- و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۶۔ عبیداللہ بن معاذ العنبری، (تحویل) محمد بن المثنی، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہؓ نقل

(۱) یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی احتیاط فی الروایۃ کا حال تھا کہ اس اندیشہ سے کہ غلطی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ بات منسوب نہ ہو جائے جو آپؐ نے ارشاد نہیں فرمائی آپؐ کی طرف نسبت کر کے روایات بیان کرنے میں بہت ہی احتیاط فرماتے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک موقع پر اسی اندیشہ کا اظہار کر کے فرمایا تھا کہ میں اسی لئے زیادہ حدیثیں بیان نہیں کرتا۔ بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے بھی بہت تھوڑی روایات مروی ہیں۔ اس لئے حدیث بیان کرنے میں بہت زیادہ احتیاط لازم ہے۔

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنی ہی چیز بہت کافی ہے کہ ہر شنیدہ بات کو نقل کردے۔

٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۷۔ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حفص، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سلیمان التیمی، ابی عثمان النہدی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہر شنیدہ بات کو (بلا تحقیق) بیان کرنا جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔

٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي مَالِكٌ اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۹۔ابوالطاہر احمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن سرح، ابن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام مالکؒ نے فرمایا یہ بات بخوبی سمجھ لو کہ ہر شنیدہ بات کو نقل کرنے والا (غلطی سے) نہیں بچ سکتا اور ایسا شخص کبھی امام بھی نہیں ہو سکتا(۱)۔

١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ *

۱۰۔ محمد بن المثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابی اسحاق، ابی الاحوص، عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہر شنیدہ بات کو (بلا تحقیق) بیان کرنا ہی دروغ گوئی کے لئے کافی ہے۔

١١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدَى بِهِ حَتَّى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ *

۱۱۔ محمد بن المثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا، فرمارہے تھے جب تک کہ انسان بعض شنیدہ باتوں سے زبان کو نہیں روکے گا قابل اقتداء امام نہیں بنے گا۔

---

(۱) لوگ عام طور پر سچی، جھوٹی ہر طرح کی باتیں کرتے ہی رہتے ہیں تو جب کوئی شخص لوگوں سے سنی ہوئی ہر بات آگے بیان کرے گا تو یقیناً جھوٹی باتیں بھی اس کی باتوں میں شامل ہوں گی اب اس کے سامعین اور تحقیق کرنے والے لوگ اس کی باتوں کو پرکھیں گے تو بعض باتوں کو جھوٹا اور غلط پائیں گے جس کی بنا پر ان کا اس شخص سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اسی لئے ہر سنی ہوئی بات آگے نقل کرنا جائز نہیں جب تک اس کی تصدیق نہ ہو جائے۔

١٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَأَلَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً وَفَسِّرْ حَتَّى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِيَ احْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ إِيَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ قَلَّمَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكُذِّبَ فِي حَدِيثِهِ *

۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، عمر بن علی بن مقدم، سفیان بن حسین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے کہا کہ تم علم قرآن کے زیادہ ماہر نظر آتے ہو میرے سامنے کوئی سورت پڑھ کر اس کی تفسیر تو بیان کرو تاکہ میں بھی تمہارے علم کا اندازہ کروں، چنانچہ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی، ایاس بن معاویہ نے کہا میں جو تمہیں نصیحت کروں اسے محفوظ رکھنا وہ یہ کہ غیر قابل اعتبار روایت نہ بیان کرنا ان اشیاء کا مرتکب خود ہی اپنے دل میں حقیر ہوتا ہے اور دوسرے حضرات بھی اس کی بات کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

١٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً *

۱۳۔ ابو طاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان کرو گے جس کا مطلب ان کی عقلوں سے بالا ہو تو بعض حضرات فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

(٣) بَاب النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا *

باب (۳) ناقابل اعتبار انسانوں سے روایت کرنے کی ممانعت۔

١٤- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ *

۱۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، عبداللہ ابن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوہانی، ابی عثمان، مسلم بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت کے اخیر میں کچھ لوگ ایسی باتیں بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے اور نہ تمہارے اسلاف نے سنا ہوگا۔ لہٰذا ایسے حضرات سے دوری اور علیحدگی اختیار کرنی چاہئے۔

١٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۵۔ حرملہ بن یحییٰ بن عبداللہ بن حرملہ بن عمران التجیبی، ابن وہب، ابو شریح، شراحیل بن یزید، مسلم بن یسار، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں کچھ دجال کذاب تمہارے سامنے ایسی

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ *

احادیث بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہو گا اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، تمہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنے میں نہ مبتلا کر دیں۔

١٦ – وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبَدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ *

۱۶۔ ابو سعید الاشج، وکیع، اعمش، میسب، ابن رافع، عامر بن عبدہ، عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ شیطان انسان کی شکل میں آتا ہے اور مجمع کے سامنے آکر کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے مجمع منتشر ہو جاتا ہے اور اس میں سے بعض انسان بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ایک آدمی جس کو میں صورت سے پہچانتا ہوں نام معلوم نہیں یہ بیان کر رہا تھا۔

١٧ – وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا *

۱۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ سمندر میں بہت سے شیاطین قید ہیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے قید کر رکھا ہے قریب ہے کہ وہ نکل کر انسان کے سامنے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیں۔

و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ هَذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَا أَدْرِي أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هَذَا أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هَذَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ *

۱۸۔ محمد بن عباد اور سعید بن عمرو الاشعثی، ابن عیینہ، سعید، سفیان، ہشام بن حجیر، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ بشیر بن کعب حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اور آکر حدیثیں سنانی شروع کر دیں، ابن عباسؓ نے فرمایا فلاں فلاں حدیث کا پھر اعادہ کرو، چنانچہ اس نے پھر بیان کیا، ابن عباسؓ نے دوبارہ اعادے کا حکم دیا، اس کے بعد بشیر بن کعب نے پھر حدیث بیان کرنا شروع کر دی، ابن عباسؓ نے فرمایا فلاں فلاں حدیث کو پھر بیان کرو، چنانچہ اس نے بیان کیا، اس کے بعد بشیر نے عرض کیا مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ نے میری تمام روایات کا انکار کیا اور ان احادیث کو پہچان لیا یا صرف ان کا انکار کیا اور ان احادیث کو پہچان لیا۔ ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیا کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی دروغ گوئی ہی نہیں کرتا تھا لیکن

جب سے انسانوں نے اچھی بری سچی اور جھوٹی ہر ایک قسم کی باتیں اختیار کر لیں تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کرنی چھوڑ دی۔

١٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذْ رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَذَلُولٍ فَهَيْهَاتَ *

۱۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث (ضرور) یاد کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی بیان کی جاتی تھیں لیکن اب جبکہ تم لوگوں نے ہر اچھی بری سچی اور جھوٹی باتیں اختیار کر رکھیں ہیں تو اس وقت اعتماد اور وثوق جاتا رہا۔

٢٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرٌ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَالِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ *

۲۰۔ ابو ایوب، سلیمان بن عبید اللہ الغیلانی، ابو عامر العقدی، رباح، قیس بن سعد، مجاہد بیان کرتے ہیں بشیر بن کعب عدوی ابن عباسؓ کے پاس آکر حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے لیکن ابن عباسؓ نے نہ تو ان کی بیان کردہ حدیث غور سے سنی اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ بشیر کہنے لگے ابن عباسؓ کیا وجہ ہے میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے بھی نہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ایک وقت وہ تھا کہ جب کوئی آدمی کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تو ہماری نظریں اس جانب اٹھ جایا کرتی تھیں اور کان اس طرف متوجہ ہو جایا کرتے تھے لیکن اب جبکہ انسانوں نے اچھی بری، سچی اور جھوٹی ہر قسم کی باتیں اختیار کر لیں تو ہم نے بھی علاوہ ان احادیث کے جن سے ہم واقف ہیں لوگوں کی نقل کردہ احادیث کو چھوڑ دیا۔

٢١- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَيُخْفِي عَنِّي فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِي عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ

۲۱۔ داؤد بن عمرو الضبی، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھ کر بھیج دیجئے اور انہیں میرے پاس مخفی طور پر روانہ کیجئے (کیونکہ ان احادیث کے ظہور سے اختلاف کا خدشہ تھا) ابن عباسؓ نے فرمایا لڑکا خیر خواہ دین ہے میں اسے چیدہ چیدہ چیزیں

عَلِيٌّ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا قَضَى بِهَذَا عَلِيٌّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ضَلَّ *

لکھوں گا اور (نا قابل اعتبار اشیاء کو) ذکر نہ کروں گا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کے فیصلے منگوائے اور اس میں سے بہت سی باتیں لکھنا شروع کیں لیکن بعض چیزوں پر جس وقت نظر پڑتی تھی تو فرماتے تھے خدا کی قسم اس چیز کے ساتھ حضرت علیؓ فیصلہ نہیں فرما سکتے (اگر ایسا ہوتا) تو وہ حق سے عدول کر جاتے (یعنی لوگوں نے اس میں تغیر و تبدل کر دیا ہے)۔

٢٢- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَحَاهُ إِلَّا قَدْرَ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ*

۲۲۔ عمرو الناقد، سفیان بن عیینہ، ہشام بن حجیر، طاؤس بیان کرتے ہیں، ابن عباسؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علیؓ کے فیصلے تھے آپ نے کل کتاب کو مٹا دیا اور ایک ذراع کے بقدر رہنے دیا، اس چیز کو سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

٢٣- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا *

۲۳۔ حسن بن علی الحلوانی، یحییٰ بن آدم، ابن ادریس، اعمش، ابی اسحاق نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے بعد جب لوگوں نے ان چیزوں کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا تو حضرت علیؓ کے کسی ساتھی نے کہا ان پر خدا کی پھٹکار ہو علم کو کس طرح خراب اور برباد کیا ہے۔

٢٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ *

۲۴۔ علی بن خشرم، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے علاوہ اگر اور لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں تو اسے سچا نہیں مانا جاتا۔

(٤) بَاب بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ بَلْ وَاجِبٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمُكَرَّمَةِ *

باب (۴) اسناد حدیث دین کا ایک جز ہے لہٰذا قابل اعتماد راویوں کی روایت کردہ احادیث ہی قابل قبول ہیں اور تنقید راوی ناجائز نہیں نہ غیبت میں داخل ہے بلکہ دین کا ایک اہم ستون ہے۔

٢٥- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ

۲۵۔ حسن بن ربیع، حماد بن زید، ایوب و ہشام، محمد بن سیرین (تحویل) فضیل، ہشام، مخلد بن حسین، ہشام، محمد بن سیرین

عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ *

بیان کرتے ہیں کہ علم حدیث دین ہے لہٰذا تم کو دیکھنا چاہئے کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ *

۲۶۔ ابو جعفر محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم الاحول، ابن سیرین بیان کرتے ہیں پہلے حضرات اسناد حدیث دریافت نہ کرتے تھے لیکن فتنہ بپا ہو جانے کے بعد راویان حدیث کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی چنانچہ غور و خوض کے بعد اہل سنت کی حدیث قبول کر لی جاتی تھی اور اہل بدعت کی حدیث رد کر دی جاتی تھی۔

٢٧- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ *

۲۷۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے ملاقات کی اور کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے، طاؤس نے جواب دیا کہ اگر وہ ثقہ قابل اعتماد حافظ اور دیندار آدمی ہو تو اس کی حدیث قبول کرلو۔

٢٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ *

۲۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، مروان بن محمد الدمشقی، سعید بن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس اس طرح حدیث بیان کی ہے، فرمایا اگر تمہارا دوست ثقہ قابل اعتماد مفتی اور دیندار آدمی ہو تو پھر اس کی حدیث قبول کرلو۔

٢٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْأَصْمَعِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ *

۲۹۔ نصر بن علی الجہضمی، اصمعی، ابن ابی الزناد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو آدمی ایسے پائے جو دروغ گوئی سے پاک تھے مگر ان کی روایت کردہ حدیث قابل قبول نہ تھی اور انہیں اس کا اہل نہ سمجھا جاتا تھا۔

٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الثِّقَاتُ *

۳۰۔ محمد بن ابی عمر المکی، سفیان (تحویل) ابو بکر بن خلاد الباہلی، سفیان بن عیینہ، مسعر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا فرما رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ثقہ حضرات کے علاوہ کسی اور سے نہ نقل کرو۔

۳۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُا الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْإِسْنَادَ و قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ عِيسَى الطَّالَقَانِيَّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَبَا إِسْحَقَ عَمَّنْ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا إِسْحَقَ إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُا عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ *

۳۱۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ المروی، عبدان بن عثمان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے اسناد حدیث دین کا جز ہے اور اگر اسناد حدیث دین کا جزنہ ہو تو جو شخص جو چاہے اپنی مرضی سے کہنے لگے۔ اور محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عباس بن ابی رزمہ نے نقل کیا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے ہمارے اور قوم کے درمیان اسناد حدیث کا سلسلہ قائم ہے۔ اور محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی سے سنا فرمارہے تھے کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن اس حدیث کے متعلق کیا خیال ہے کہ بھلائی پر بھلائی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ اپنے (فوت شدہ) والدین کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزہ کے ساتھ اپنے والدین کے لئے روزہ رکھے، اس پر ابن مبارکؒ نے ابواسحاق کو مخاطب کر کے فرمایا یہ حدیث کس کی روایت کردہ ہے، میں نے کہا شہاب بن خراش کی، فرمایا وہ ثقہ ہے لیکن اس نے کس سے روایت نقل کی، میں نے کہا حجاج بن دینار سے، فرمایا حجاج بھی قابل اعتماد ہے لیکن اس نے کس سے روایت نقل کی، میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے، ابن مبارکؒ نے فرمایا ابواسحاق بن دینار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تو بہت بعید ترین زمانہ ہے وہاں تک پہنچتے پہنچتے اونٹوں کی گردنیں ٹوٹ جائیں گی۔ (یہ تبع تابعین سے ہیں) ہاں صدقہ کا ثواب پہنچنے میں اختلاف نہیں۔ محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن شقیق سے سنا فرمارہے تھے کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے عام انسانوں کے سامنے یہ فرماتے ہوئے سنا عمرو بن ثابت کی روایت کردہ احادیث کو قبول نہ کرو اس لئے کہ یہ اسلاف کو برا کہتا ہے۔

۳۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ كُنْتُ

۳۲۔ ابوبکر بن النضر بن ابی النضر، ابو النضر ہاشم بن القاسم، ابو عقیل صاحب بہیہ بیان کرتے ہیں کہ میں قاسم بن عبیداللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا تو یحییٰ نے قاسم سے کہا کہ محمد

جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيَى لِلْقَاسِمِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلَى مِثْلِكَ عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ هَذَا الدِّينِ فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَلَا فَرَجٌ أَوْ عِلْمٌ وَلَا مَخْرَجٌ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَعَمَّ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ *

آپ جیسے عالی قدر شخص کے لئے یہ بری بات ہے کہ آپ سے دین کے متعلق دریافت کیا جائے اور آپ کے پاس اس کے متعلق کچھ علم نہ ہو اور شافی جواب نہ ہو، یا علم تو ہو مگر اس سے مطمئن نہ کر سکیں۔ قاسم نے کہا کیوں، یحییٰ نے کہا اس لئے کہ آپ ابو بکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ دو ہادی اماموں کی اولاد میں ہیں، تو اس پر قاسم نے فرمایا جن کے پاس خداداد عقل ہے اس کے نزدیک مذکورہ فعل سے بھی بری بات ہے کہ میں باوجود نہ جاننے کے کچھ (اپنی طرف سے) کہوں یا کسی غیر معتبر شخص کی روایت نقل کروں۔ یحییٰ خاموش ہو گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔

٣٣- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ أَبْنَاءً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُكَ وَأَنْتَ ابْنُ إِمَامَيِ الْهُدَى يَعْنِي عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَا ذَلِكَ *

۳۳۔ بشر بن الحکم، سفیان بن عیینہ، ابن عقیل صاحب بہیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے صاحبزادہ سے لوگوں نے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا جس کا انہیں کوئی علم نہ تھا تو یحییٰ بن سعید ان سے کہنے لگے خدا کی قسم مجھے تو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہے کہ آپ جیسے جلیل القدر آدمی سے کچھ دریافت کیا جائے اور آپ اس سے لاعلمی ظاہر کر دیں، حالانکہ آپ دو ہادی اماموں عمر فاروقؓ اور ابن عمرؓ کے صاحبزادے ہیں، فرمانے لگے خدا کی قسم اللہ کے نزدیک اور اس شخص کے نزدیک جس کے پاس خداداد عقل ہے مذکورہ فعل سے بڑھ کر یہ چیز ہے کہ میں باوجود لاعلمی کے کچھ جواب دوں یا غیر معتبر شخص کی روایت بیان کروں۔ سفیان راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس گفتگو میں ابو عقیل یحییٰ بن المتوکل بھی موجود تھا۔

٣٤- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالُوا أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ *

۳۴۔ عمرو بن ابو حفص، یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک اور ابن عیینہ سے دریافت کیا کہ بعض آدمی میرے پاس آتے ہیں اور ایسے آدمی کی حالت دریافت کرتے ہیں جو نقل حدیث میں قابل اعتبار نہیں ہوتا میں کیا جواب دوں، ان حضرات نے فرمایا کہہ دو یہ قابل اعتبار نہیں۔

٣٥- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

۳۵۔ عبیداللہ بن سعید، نضر بیان کرتے ہیں ابن عون دروازہ

النَّضْرَ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِشَهْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ قَالَ مُسْلِم رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ تَكَلَّمُوا فِيهِ *

کی دہلیز پر کھڑے ہوئے تھے، ان سے شہر بن حوشب کی حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا، ابن عون نے فرمایا شہر کو نیزوں سے زخمی کیا گیا ہے، امام مسلمؒ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ محدثین نے ان کی احادیث کے متعلق گفت وشنید کی ہے۔

٣٦- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدَّ بِهِ *

۳۶۔ حجاج بن الشاعر، شبابہ، شعبہؒ بیان کرتے ہیں میں شہر سے ملا لیکن ان کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

٣٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ إِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهُ وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ فَتَرَى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ بَلَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكُنْتُ إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبَّادٌ أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ وَأَقُولُ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ *

۳۷۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، علی بن حسین بن واقد، عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے کہا کہ عباد بن کثیر کی حالت سے آپ واقف ہیں یہ اگر کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو عجیب بیان کرتے ہیں، کیا آپ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ عباد کی حدیث نہ لیں، سفیان ثوری نے فرمایا بے شک ایسا ہی کرو۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں اس کے بعد اگر میں کسی جلسہ میں ہوتا اور وہاں عباد کا تذکرہ آجاتا تو عباد کی دینداری کی تعریف تو کر دیتا مگر یہ بھی کہہ دیتا کہ ان کی روایت نہ لیا کرو۔

٣٨- وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ انْتَهَيْتُ إِلَى شُعْبَةَ فَقَالَ هَذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَاحْذَرُوهُ *

۳۸۔ محمد، عبداللہ بن عثمان، عثمان، عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں شعبہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اس عباد بن کثیر کی حدیث سے بچو۔

٣٩- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ سَأَلْتُ مُعَلًّى الرَّازِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبَّادٌ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِهِ وَسُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ *

۳۹۔ فضل بن سہلؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معلّیٰ رازی سے محمد بن سعید کی حالت دریافت کی جن کی روایات عباد بن کثیر نے بیان کی ہیں۔ معلّیٰ نے جواب دیا کہ مجھ سے عیسیٰ بن یونس کہتے تھے کہ ایک روز میں محمد بن سعید کے دروازہ پر تھا اور سفیان اندر ان کے پاس موجود تھے جب سفیان باہر نکل کر آئے تو میں نے ان کے متعلق دریافت کیا، کہنے لگے وہ بڑا جھوٹا ہے۔

٤٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ

۴۰۔ محمد بن ابی عتاب، عفان، محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نے نیک آدمیوں کا جھوٹ کذب فی الحدیث سے بڑھ کر نہیں دیکھا، ابن ابی عتاب بیان کرتے ہیں کہ میں محمد بن یحییٰ بن سعید

فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ لَمْ تَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِم يَقُولُ يَجْرِي الْكَذِبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ *

القطان سے ملا اور اس چیز کے بارے میں ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حدیث سے بڑھ کر تو صالحین کو اور کسی چیز میں جھوٹ بولنے والا نہیں دیکھے گا۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں یعنی نیک لوگوں کی زبان پر بلا قصد جھوٹ آجاتا ہے وہ قصداً جھوٹ نہیں بولتے (لہٰذا جب تک روایت حدیث کی شرطیں نہ موجود ہوں تو) نیک آدمیوں کی روایت بھی معتبر نہیں۔

٤١ - حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانُ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعَى بَعْدُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ *

۴۱۔ فضل بن سہل، یزید بن ہارون، خلیفہ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبید اللہ کے پاس آیا تو وہ مجھے مکحول کے واسطہ سے حدیث سنانے لگے کہ حدثنی مکحول، اچانک ان کو پیشاب آگیا وہ پیشاب کرنے چلے گئے، میں نے ان کی فائل میں دیکھا تو اس میں یہ عبارت تھی حدثنی ابان عن انس وابان عن فلان، چنانچہ میں اسے وہیں چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے حسن بن علی الحلوانی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عفان کی کتاب میں عمر بن عبد العزیز والی حدیث ہشام ابی مقدام کی سند سے دیکھی ہے۔ ہشام نے کہا مجھے ایک شخص نے حدیث سنائی جسے یحییٰ بن فلاں کہا جاتا ہے اور وہ محمد بن کعب سے نقل کرتا ہے۔ حسن بن علی الحلوانی کہتے ہیں میں نے عفان سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے، عفان نے کہا اسی بنا پر تو ہشام کو ضعیف کہا جاتا ہے۔ پہلے ہشام کہتا تھا مجھ سے یحییٰ نے اور یحییٰ نے محمد بن کعب سے نقل کیا ہے مگر بعد میں کہنے لگا کہ میں نے خود محمد بن کعب سے سنا ہے۔

٤٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ انْظُرْ مَا

۴۲۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے دریافت کیا کہ وہ شخص کون ہے جس سے آپ عبد اللہ بن عمرو کی یہ روایت نقل کرتے ہیں، عید الفطر کا دن تحائف کا دن ہے۔ ابن مبارکؒ نے جواب دیا سلیمان بن حجاج نے اور جو حدیث

وَضَعْتَ فِي يَدِكَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرَوْنِي جَالِسًا مَعَهُ كُرْهَ حَدِيثِهِ *

میں نے سلیمان سے روایت کر کے تمہیں دی اس میں غور و فکر کرو۔ عبداللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں میں نے حدیث الدم قدر الدرہم کے راوی روح بن غطیف کو دیکھا اور ان کے پاس ایک جلسہ میں بیٹھا بھی تھا لیکن چونکہ ان کی حدیث ناقابل قبول سمجھی جاتی تھی اس لئے ان کے ساتھ بیٹھنے سے مجھے اپنے ساتھیوں سے شرم معلوم ہوتی تھی۔

(فائدہ) یوم الفطر والی حدیث یہ ہے کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو راستوں پر فرشتے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ندا کرتے ہیں اے گروہ اہل اسلام پروردگار رحیم کی طرف صبح کو آؤ اور وہ تم کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور ثواب جزیل عطا فرمائے گا۔ تم نے اس کے حکم کے موافق روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی اب اس کے انعامات کو قبول کرو وغیرہ ذلک۔ اور ایسے ہی الدم قدر الدرہم والی حدیث ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ بقدر درہم خون نکلنے سے دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے پہلی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ بخاری نے اس حدیث کو اپنی تاریخ میں نقل کیا مگر علماء حدیث کے نزدیک یہ حدیث غلط اور موضوع ہے۔ (نووی ملخصاً)

٤٣- وَحَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ بَقِيَّةُ صَدُوقُ اللِّسَانِ وَلَكِنَّهُ يَأْخُذُ عَمَّنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ *

۴۳۔ محمد بن قہزاذ، وہب، سفیان، عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں بقیہؒ زبان کا تو بہت سچا ہے مگر آنے جانے والے سے حدیث لے لیتا ہے۔

٤٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ وَكَانَ كَذَّابًا *

۴۴۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، شعبی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی مگر وہ کذاب تھا۔

٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ *

۴۵۔ ابو عامر عبداللہ بن براد الاشعری، ابو اسامہ، مفضل، مغیرہ، شعبی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور شعبی گواہی دیا کرتے تھے کہ حارث اعور جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

٤٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ الْقُرْآنُ هَيِّنٌ الْوَحْيُ أَشَدُّ *

۴۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ فرمانے لگے میں نے قرآن کریم دو سال میں سیکھا، اس پر حارث اعور بولا قرآن کریم آسان ہے اور وحی بہت مشکل ہے۔

٤٧- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ أَوْ قَالَ الْوَحْيَ

۴۷۔ حجاج بن شاعر، احمد بن یونس، زائدہ، اعمش، ابراہیم، حارث نے کہا میں نے قرآن کریم تین سال میں اور حدیث دو سال میں یا حدیث تین سال میں اور قرآن دو سال میں سیکھا ہے۔

فِي ثَلَاثِ سِنِينَ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ *

٤٨ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَارِثَ اتُّهِمَ *

۴۸۔ حجاج، احمد بن یونس، زائدہ منصور سے اور مغیرہ ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ حارث کو (کذب یا رفض کے ساتھ) متہم کیا گیا۔

٤٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةُ وَأَخَذَ سَيْفَهُ قَالَ وَأَحَسَّ الْحَارِثُ بِالشَّرِّ فَذَهَبَ *

۴۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حمزۃ الزیات، مرۃ ہمدانی نے حارث سے کوئی (جھوٹی) بات سنی تو حارث سے کہا دروازہ پر بیٹھ جاؤ، مُرہ اندر گئے اور اپنی تلوار اٹھائی، حارث کو بھی اس معاملہ کا احساس ہو گیا اس لئے فوراً چلا گیا۔

٥٠ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ إِيَّاكُمْ وَالْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ *

۵۰۔ عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید، ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم نے کہا مغیرہ بن سعید اور عبدالرحیم سے احتیاط رکھو اس لئے کہ یہ دونوں بہت جھوٹے ہیں۔

٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ أَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُولُ لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَحْوَصِ وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هَذَا يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَيْسَ بِأَبِي وَائِلٍ *

۵۱۔ ابو کامل الجحدری، حماد بن زید، عاصم بیان کرتے ہیں کہ ہم ابو عبدالرحمٰن سلمی کے پاس آیا کرتے تھے اور ہم نوخیز جوان تھے، عبدالرحمٰن سلمی ہم سے فرمایا کرتے تھے ابی الاحوص کے علاوہ اور احادیث بیان کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھو اور شقیق سے کلی طور پر احتیاط رکھو اس لئے کہ شقیق خوارج کے عقائد کو درست جانا کرتا تھا اور یہ شقیق ابو وائل تابعی نہیں ہیں (بلکہ شقیق ضبی خارجی ہے)

٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ فَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ *

۵۲۔ ابو غسان، محمد بن عمرو الرازی، جریر بیان کرتے ہیں کہ میں جابر بن یزید جعفی سے ملا ہوں مگر اس کی کوئی روایت میں نے نہیں لی ہے اس لئے کہ وہ رجعت کا اعتقاد رکھتا تھا۔

(فائدہ) شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ ابر میں ہیں اور ان کی اولاد میں ایک امام برحق پیدا ہوں گے اُن کے حق میں حضرت علیؓ پکاریں گے کہ ان کی مدد کرو، تب ہم ان کی مدد کے لئے نکلیں گے۔ یہ چیز سراسر غلط اور خود تراشا ہوا باطل عقیدہ ہے جس کی کوئی اصلیت کہیں سے ثابت نہیں۔ ۱۲ مترجم

٥٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ مَا أَحْدَثَ *

۵۳۔ حسن حلوانی، یحییٰ بن آدم، مسعر بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن یزید سے اس کے اعتقادات کے ظاہر ہونے سے پہلے پہلے روایت کیا کرتے تھے۔

٥٤ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُظْهِرَ مَا أَظْهَرَ فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيلَ لَهُ وَمَا أَظْهَرَ قَالَ الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ *

۵۴۔ سلمہ بن شبیب، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں جابر نے جب تک اپنے جھوٹے عقیدہ کا اظہار نہیں کیا تھا تو لوگ اس کی روایت لیا کرتے تھے لیکن جب اس نے اس عقیدہ کا اظہار کیا تو لوگوں کی نظر میں وہ متہم فی الحدیث ہو گیا اور بعض حضرات نے اس کی روایت لینا ترک کر دی۔ حمیدی نے سفیان سے دریافت کیا کہ جابر نے کس عقیدہ کا اظہار کیا تھا؟ سفیان نے جواب دیا رجعت کے عقیدہ کا۔

٥٥ - وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَأَخُوهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عِنْدِي سَبْعُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهَا *

۵۵۔ حسن الحلوانی، ابو یحییٰ الحمانی، قبیصہ اور ان کے بھائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جراح بن ملیح سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس ستر ہزار احادیث ایسی ہیں جنہیں ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٥٦ -وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْخَمْسِينَ أَلْفًا *

۵۶۔ حجاج بن شاعر، احمد بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جابر نے کہا یا جابر سے کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں ایسی ہیں جن میں سے میں نے ایک بھی نہیں بیان کی، کچھ دنوں کے بعد جابر نے ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ ان ہی پچاس ہزار احادیث میں سے ہے۔

٥٧ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۷۔ ابراہیم بن خالد الیشکری، ابا الولید، سلام بن ابی المطیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچاس ہزار حدیثیں ہیں۔

٥٨ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ) فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ

۵۸۔ سلمہ بن شبیب، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو اس آیت کی تفسیر جابر سے دریافت کرتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْ اَبِیْ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ۔ جابر کہنے لگا کہ اس کے تفسیری معنی ابھی ظاہر نہیں ہوئے، سفیان نے کہا جابر نے یہ چیز غلط بیان کی، حاضرین نے سفیان سے

وَمَا أَرَادَ بِهَذَا فَقَالَ إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ يَقُولُ جَابِرٌ فَذَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ وَكَذَبَ كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ *

دریافت کیا جابر کی آخر اس سے مراد کیا ہے، کہنے لگے کہ رافضیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ بادل میں ہیں، ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان کی طرف سے علیؓ ندا دیں گے کہ فلاں شخص کے ساتھ خروج کرو۔ جابر کا مقصود اس آیت سے یہی ہے مگر وہ جھوٹ بولتا ہے، آیت کریم حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے متعلق ہے۔

٥٩- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ سَأَلْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَقُلْتُ الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيتَهُ قَالَ نَعَمْ شَيْخٌ طَوِيلُ السُّكُوتِ يُصِرُّ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ *

۵۹۔ سلمہ، حمیدی، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا تقریباً وہ تیس ہزار حدیثیں بیان کیا کرتے تھے جن میں سے ایک کا ذکر بھی میں حلال نہیں سمجھتا اگرچہ میرے لئے اتنا اتنا (مال) ہو۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں میں نے ابو غسان محمد بن عمرو الرازی سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حریر بن عبدالحمید سے دریافت کیا کہ حارث بن حصیرہ سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے، کہنے لگے ہاں وہ بوڑھا طویل السکوت انسان تھا عجیب باتوں پر جما ہوا تھا۔

٦٠- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمِ اللِّسَانِ وَذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ *

۶۰۔ احمد بن ابراہیم الدورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید بیان کرتے ہیں ایوب سختیانی نے ایک دن ایک شخص کا تذکرہ کیا فرمایا وہ راست گو نہیں ہے اور پھر دوسرے کے بارے میں فرمایا کہ وہ تحریر میں زیادتی کرتا ہے۔

٦١-حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ إِنَّ لِي جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِي عَلَى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً *

۶۱۔ حجاج بن شاعر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید بیان کرتے ہیں، ایوب نے اپنے ہمسایہ کا تذکرہ کیا اور اس کے فضائل بیان کئے اور یہ بات بھی بیان کی کہ اگر دو کھجوروں پر ...... میرے سامنے وہ شہادت دے تو اس کی شہادت کو جائز نہیں سمجھوں گا۔

٦٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ رَحِمَهُ

۶۲۔ محمد بن رافع، حجاج بن شاعر، عبدالرزاق، معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی کو عبدالکریم بن امیہ کے علاوہ اور کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ عبدالکریم کے متعلق انہوں نے ضرور کہا تھا خدا اس پر رحم کرے وہ

اللّٰهُ كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعِكْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ *

قابل اعتبار نہیں ہے، عبدالکریم نے عکرمہ کی روایت کردہ حدیث مجھ سے دریافت کی تھی اور پھر خود ہی عکرمہ سے سماعت کا مدعی ہو گیا۔

٦٣- حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى فَجَعَلَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ *

۶۳۔ فضل بن سہل، عفان بن مسلم، ہمام بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابو داؤد اعمیٰ آکر کہنے لگا مجھ سے حضرات براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ نے روایتیں بیان کی ہیں، ہم نے قتادہ سے جا کر اس کا تذکرہ کیا، قتادہؒ نے فرمایا ابو داؤد جھوٹا ہے اس نے ان سے کوئی حدیث نہیں سنی یہ تو طاعون جارف کے زمانہ میں لوگوں کے سامنے بھیک مانگتا پھرتا تھا۔

(فائدہ) طاعون جارف کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں ۱۳۶ھ میں واقع ہوا تھا اور بعض کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر کے زمانہ خلافت ۶۷ھ میں واقع ہوا۔ اور بعض کے نزدیک ۱۱۹ھ میں۔ ممکن ہے ان سب سالوں میں طاعون واقع ہوا ہو اور ہر ایک کا بسبب شدت کے یہی نام رکھ دیا گیا ہو (امام نوویؒ فرماتے ہیں اس طاعون سے دو طاعونوں میں سے ایک طاعون معلوم ہوتا ہے یا ۶۷ھ کا یا ۸۷ھ کا) مؤخر الذکر ہی زائد قوی اور مناسب ہے۔ ۱۲ مترجم

٦٤- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هَذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَا يَعْرِضُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ *

۶۴۔ حسن بن علی الحلوانی، یزید بن ہارون، ہمام بیان کرتے ہیں ابو داؤد اعمیٰ حضرت قتادہؒ کے پاس آیا جب اٹھا کر چلا گیا تو حاضرین نے کہا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ میں اٹھارہ بدری صحابیوں سے ملا ہوں، قتادہؒ نے فرمایا یہ طاعون جارف سے قبل بھیک مانگا کرتا تھا، اس کو اس فن حدیث سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ اس کے متعلق کوئی گفتگو کیا کرتا تھا۔ حسن بصریؒ نے کسی بدری صحابی سے بالمشافہ روایت نہیں کی اور سعید بن المسیب نے (باوجودیکہ علم حدیث کے ماہر اور سن رسیدہ ہیں) کسی بدری صحابی سے روبرو اور بالمشافہ حدیث سنا بیان نہیں کیا بجز سعد بن مالک کے۔

٦٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۵۔ عثمان بن ابو شیبہ، جریر، رقبہ بیان کرتے ہیں ابو جعفر ہاشمی مدنی سچے اور حکمت آمیز کلام کو حدیث کا درجہ دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا کرتے تھے حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ ہوتی تھیں۔

٦٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ *

٦٦۔ حسن الحلوانی، نعیم بن حماد، ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن سفیان، محمد بن یحییٰ، نعیم بن حماد، ابو داؤد الطیالسی، شعبہ، یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید کاذب فی الحدیث تھا۔

٦٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُا قُلْتُ لِعَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَاللَّهِ عَمْرٌو وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلَى قَوْلِهِ الْخَبِيثِ *

٦٧۔ عمرو بن علی ابو حفص، معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے دریافت کیا کہ عمرو بن عبید کہتا ہے ہم سے حسن بصریؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عوف بن جمیلہ نے یہ سنا تو کہنے لگے خدا کی قسم عمرو جھوٹا ہے وہ اس روایت سے اپنے خبیث عقیدہ کی تائید کرنا چاہتا ہے۔

٦٨ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ حَمَّادٌ فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذَاكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَّادٌ سَمَّاهُ يَعْنِي عَمْرًا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ *

٦٨۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، حماد بن زید بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ایوب کو لازم پکڑا تھا اور ان سے حدیث سنی تھی، ایوب کو ایک روز یہ شخص نظر نہ آیا تو اس پر حاضرین نے کہا اے ابو بکر (ان کی کنیت ہے) اس نے عمرو بن عبید کی صحبت کو اختیار کیا ہے، حماد بیان کرتے ہیں ایک روز ہم ایوب کے ساتھ صبح کو بازار جا رہے تھے ایوب کو ایک آدمی ملا انہوں نے اس سے السلام علیک کرنے کے بعد دریافت کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم اس شخص، حماد کہتے ہیں یعنی عمرو بن عبید کے ساتھ زائد رہتے ہو، اس شخص نے جواب دیا ہاں اے ابو بکر وہ ہم سے عجیب عجیب باتیں بیان کرتا ہے، ایوب کہنے لگے ہم تو ایسے عجائبات سے بھاگتے یا خوف کرتے ہیں۔

٦٩ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ يَعْنِي حَمَّادًا قَالَ قِيلَ لِأَيُّوبَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوَى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ فَقَالَ

٦٩۔ حجاج بن شاعر، سلیمان بن حرب، ابن زید حماد بیان کرتے ہیں ایوب سے کہا گیا عمرو بن عبید حسن بصریؒ کی یہ روایت نقل کرتا ہے جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔ ایوب نے کہا جھوٹ کہتا ہے

كَذَبَ أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ *

میں نے خود حسن بصریؒ سے سنا ہے فرمارہے تھے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

٧٠- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُا بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلَى دِينِهِ كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ *

٧٠۔ حجاج، سلیمان بن حرب، سلام بن ابی مطیع بیان کرتے ہیں کہ ایوب کو یہ اطلاع ملی کہ میں عمرو بن عبید کے پاس جایا کرتا ہوں چنانچہ ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے بھلا یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جس شخص کی دینداری کا تمہیں اعتبار نہیں اس کی روایت حدیث کا کیسے اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

٧١- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ *

٧١۔ سلمہ بن شبیب، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں ہم سے عمرو بن عبید نے اختراع حدیث سے قبل حدیث بیان کی تھی۔

٧٢- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَمَزِّقْ كِتَابِي *

٧٢۔ عبید اللہ بن معاذ العنبری، معاذ العنبری نقل کرتے ہیں میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابوشیبہ قاضی واسط کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے، شعبہ نے مجھے جواب لکھا کہ ابوشیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ دینا۔

٧٣- وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ كَذَبَ وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ كَذَبَ *

٧٣۔ حلوانی، عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے سامنے صالح مُری کی حدیث جو ثابت سے مروی تھی بیان کی، حماد نے کہا صالح مُری جھوٹا ہے اور میں نے ہمام کے سامنے صالح مُری کی حدیث بیان کی تو ہمام نے بھی کہا کہ صالح جھوٹا ہے۔

٧٤- وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهُ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَكَيْفَ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ

٧٤۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبہ نے کہا جریر بن حازم سے جا کر کہہ دو کہ حسن بن عمارہ کی نقل کردہ کوئی روایت تمہارے لئے بیان کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا یہ کس طرح؟ کہنے لگے حسن نے بحوالہ حکم ہم سے بعض باتیں ایسی بیان کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، میں نے شعبہ سے دریافت کیا وہ ایسی کونسی روایت ہے، کہنے لگے میں نے حکم سے دریافت کیا تھا کہ کیا شہداء اُحد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، حکم نے جواب دیا نہیں

عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِيثِ مَنْ يُرْوَى قَالَ يُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ *

پڑھی تھی لیکن حسن بن عمارہ نے بروایت حکم بحوالہ مقسم از ابن عباس بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز پڑھی اور پھر اُن کو دفن کیا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے حکم سے اولاد زنا کی نماز کا حکم دریافت کیا، حکم نے جواب دیا ہاں ایسے لوگوں پر نماز پڑھی جائے گی، میں نے دریافت کیا آپ کس کی روایت سے ایسا کہتے ہیں، فرمایا حسن بصریؒ کی روایت سے لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث بحوالہ حکم بروایت یحییٰ بن جزار حضرت علیؓ سے نقل کی ہے (گویا کہ حسن بن عمارہ نے سند میں غلطی کی)۔

٧٥- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَقَالَ حَلَفْتُ أَلَّا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ وَقَالَ لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُوَرِّقٍ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَذَكَرْتُ عِنْدَهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ *

۷۵۔ حسن حلوانی، یزید بن ہارون نے زیاد بن میمون کا تذکرہ کر کے کہا میں قسم کھا چکا ہوں کہ اس کی روایت قبول نہ کروں گا اور خالد بن محدوج کی روایت کو قابل اعتبار سمجھوں گا۔ ایک مرتبہ میں نے زیاد بن میمون سے ایک حدیث دریافت کی، زیاد نے بکر مزنی کے حوالہ سے بیان کی، دوبارہ جب میں اس سے ملا تو اس نے وہی حدیث بروایت مورق نقل کی، سہ بارہ ملاقات ہوئی تو وہی حدیث بروایت حسن بیان کی، ابن ہارون زیاد اور خالد دونوں کو جھوٹا کہتے تھے۔ حلوانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالصمد سے سنا اور ان کے سامنے زیاد بن میمون کا تذکرہ کیا انہوں نے بھی اُسے جھوٹا قرار دیا۔

٧٦- وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ لِيَ اسْكُتْ فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ

۷۶۔ محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد طیالسی سے کہا کہ آپ عباد بن منصور کی روایت تو بکثرت بیان کرتے ہیں کیا آپ نے عطر فروش عورت کی وہ حدیث عباد سے نہیں سنی جو نضر بن شمیل نے ہم سے بیان کی تھی، ابوداؤد یہ سن کر بولے خاموش ہو جاؤ، ایک بار میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے تھے اور اس سے دریافت کیا تھا کہ یہ تمام حدیثیں تم بروایت انسؓ بیان کرتے ہو (کہاں تک درست ہیں) زیاد نے جواب دیا اگر کوئی شخص کوئی قصور کرے اور پھر توبہ کر لے تو کیا تمہاری دونوں کی رائے میں اللہ تعالیٰ اس کی

النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَبَلَغَنَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرْوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ *

توبہ کو قبول نہ کرے گا، ہم نے کہا بیشک قبول کرے گا، زیاد نے کہا میں نے حدیث کا کوئی چھوٹا یا بڑا حصہ حضرت انسؓ سے نہیں سنا اور لوگ اگرچہ واقف نہیں مگر تم دونوں واقف ہو کہ میں انسؓ سے کبھی نہیں ملا اور نہ اُن کا زمانہ پایا۔ ابو داؤد بیان کرتے ہیں کچھ زمانہ کے بعد ہمیں پھر اطلاع ملی کہ زیاد پھر حضرت انسؓ کی روایتیں بیان کرتا ہے، میں اور عبدالرحمٰن مہدی اس کے پاس گئے تو کہنے لگا کہ میں توبہ کرتا ہوں لیکن پھر وہ اسی طرح احادیث بیان کرنے لگا۔ بالآخر ہم نے اُسے چھوڑ دیا۔

٧٧-حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَعْنِي تُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ وَسَمِعْت عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ ابْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ مَا هَذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَعِيلَ *

۷۷۔ حسن الحلوانی، شبابہ بیان کرتے ہیں عبدالقدوس نے ہم سے بیان کیا کہ سوید بن عقلہ کہتے تھے (حالانکہ عقلہ غلط ہے صحیح غفلہ ہے) اور شبابہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالقدوس سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح کو عرض میں بنانے سے منع فرمایا ہے، ان سے اس کا مطلب دریافت کیا گیا، فرمایا مطلب یہ ہے کہ دیوار میں ہوا آنے کے لئے کوئی دریچہ نہ بنایا جائے (یہ بھی ان کی غلطی ہے اصل الفاظ روح اور غرض ہیں مطلب یہ کہ ذی روح کو نشانہ نہ بنانا چاہئے) امام مسلمؒ فرماتے ہیں میں نے عبیداللہ بن عمر القواریری سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حماد بن زید نے ایک شخص سے جو کہ مہدی بن ہلال کے پاس چند روز بیٹھا تھا اشارہ کر کے کہا کہ یہ نمکین چشمہ تمہاری طرف سے پھوٹ نکلا ہے، اس شخص نے کہا ہاں ابو اسمٰعیل ایسا ہی ہے۔

٧٨- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ *

۷۸۔ حسن حلوانی، عفان، ابو عوانہ بیان کرتے ہیں مجھے جو حدیث حسن کی روایت سے پہنچی میں اسے فوراً ابان بن عیاش کے پاس لے کر پہنچا اور ابان نے فوراً وہ حدیث مجھے پڑھ کر سنا دی۔

٧٩- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ قَالَ عَلِيٌّ

۷۹۔ علی بن مسہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور حمزۃ الزیات نے تقریباً ایک ہزار حدیثیں ابان بن عیاش سے سنیں، کچھ روز کے بعد جب میری ملاقات حمزہ سے ہوئی تو انہوں نے

فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً *

مجھے بتلایا کہ میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے ابان سے سنی ہوئی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیں لیکن حضورؐ نے سوائے قلیل مقدار یعنی پانچ یا چھ احادیث کے علاوہ اور احادیث کو نہیں پہچانا۔

۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ اُكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوَي عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوْفِيْنَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَاعِيْلِ ابْنِ عَيَّاشٍ مَا رَوَي عَنِ الْمَعْرُوْفِيْنَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ *

۸۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، زکریا بن عدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو اسحاق فزاری نے کہا بقیہ کی وہ روایات جو مشہور حضرات سے منقول ہوں انہیں لکھ لینا اور جو غیر معروف حضرات سے منقول ہوں انہیں نہ قبول کرنا لیکن اسماعیل بن عیاش کی کوئی روایت نہ لینا(۱) خواہ مشہور حضرات سے منقول ہو یا غیر مشہور حضرات سے۔

۸۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَكْنِي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنَى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ *

۸۱۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی، عبداللہ، ابن مبارکؒ فرماتے ہیں بقیہ اچھا آدمی ہے اگر وہ ناموں کو کنیتوں کے ساتھ اور کنیتوں کو ناموں کے ساتھ نہ تبدیل کرے۔ ایک زمانہ تک وہ ہم سے ابوسعید وحاظی سے روایت بیان کرتا رہا غور کے بعد معلوم ہوا کہ وہ عبدالقدوس ہے (جو کہ فن حدیث میں غیر معتبر ہے)۔

۸۲- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُا مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ كَذَّابٌ *

۸۲۔ احمد بن یوسف الازدی، عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے ابن مبارک کو نہیں دیکھا کہ کسی کو صراحۃً کذاب کہتے ہوں ہاں عبدالقدوس کو کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ وَذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنَ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ أَتُرَاهُ

۸۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابونعیم سے سنا ان سے معلّی بن عرفان نے ابووائل کا قول نقل کیا کہ ہمارے سامنے ابن مسعودؓ جنگ صفین کے میدان میں نکل کر آئے تھے، ابو نعیم بولے تمہارا خیال ہے

(۱) حضرت اسماعیل بن عیاش کے بارے میں ابو اسحاق فزاری کا یہ قول جمہور ائمہ کے اقوال سے مختلف ہے اس لئے کہ بڑے بڑے ائمہ جرح و تعدیل نے ان کی توثیق فرمائی ہے اور انہیں قابل اعتماد شمار فرمایا ہے۔ ان میں حضرت یحییٰ بن معینؒ، امام بخاریؒ، عمرو بن علیؒ، امام ترمذیؒ اور ابو حاتمؒ جیسے حضرات شامل ہیں۔

بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ *

٨٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ مَا اغْتَابَهُ وَلَكِنَّهُ حَكَمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ *

٨٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فَقَالَ لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثِقَةً لَرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي *

٨٦- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ مُتَّهَمًا *

٨٧- وَ دَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُا لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ *

کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر آئے ہوں گے۔

۸۴۔ عمرو بن علی، حسن حلوانی، عفان بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم اسمٰعیل بن علیہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کی روایت بیان کی، میں نے کہا وہ غیر معتبر شخص ہے، عفان کہتے ہیں کہ وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے، اس پر اسماعیل بولے انہوں نے غیبت نہیں کی بلکہ اس چیز کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ غیر معتبر ہے۔

۸۵۔ ابو جعفر الدارمی، بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انسؒ سے محمد بن عبدالرحمٰن جو کہ سعید بن مسیب سے روایت نقل کرتے ہیں ان کے متعلق دریافت کیا، فرمایا وہ غیر معتبر ہیں اور ابی الحویرث کے متعلق فرمایا وہ غیر معتبر ہیں اور اس شعبہ کے متعلق جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں اور حرم بن عثمان کے متعلق پوچھا تو جواب دیا یہ حضرت بھی غیر معتبر ہیں غرض کہ امام مالک سے میں نے ان پانچوں حضرات کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا یہ اپنی احادیث میں معتبر نہیں ہیں، میں نے ایک اور شخص کے متعلق دریافت کیا جس کا نام بھول گیا، فرمایا کیا تم نے اس کا نام میری کتابوں میں دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا اگر وہ ثقہ ہوتا تو اس کا نام تم میری کتابوں میں دیکھتے۔

۸۶۔ فضل بن سہل، یحییٰ بن معین، حجاج بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی ذئب نے ہم سے شرحبیل بن سعد کی روایت بیان کی مگر شرحبیل متہم فی الحدیث تھے۔

۸۷۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، ابو اسحاق طالقانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک سے سنا فرما رہے تھے کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ اوّل جنت میں داخل ہوں یا اوّل عبداللہ بن محرر سے ملاقات کروں تو میں اوّلاً عبداللہ بن محرر سے ملاقات کو پسند کرتا اور اس کے بعد جنت میں داخل ہوتا مگر جب میں نے اسے دیکھا تو (اونٹ وغیرہ) کی مینگنی مجھے اس

سے زائد محبوب معلوم ہوئی۔

٨٨- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي *

۸۸۔ فضل بن سہل، ولید بن صالح، عبید اللہ بن عمرو نے کہا زید بن ابی انیسہ کا قول ہے کہ میرے بھائی (یحییٰ) کی روایت نہ لیا کرو۔

٨٩- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا *

۸۹۔ احمد بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبدالسلام الوابصی، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبید اللہ بن عمروؒ بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی اُنیسہ کذاب تھا۔

٩٠- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنَّ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ *

۹۰۔ احمد بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ فرقد کا تذکرہ ایوب کے سامنے کیا گیا، ایوب نے کہا فرقد حدیث کا اہل نہیں ہے۔

٩١- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ ذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهُ جِدًّا فَقِيلَ لِيَحْيَى أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ *

۹۱۔ عبدالرحمٰن بن بشر العبدی، یحییٰ بن سعید القطان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو یحییٰ نے محمد بن عبداللہ کی بہت زیادہ تضعیف کی، یحییٰ سے کہا گیا کہ کیا یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف فی الحدیث ہے، جواب دیا ہاں میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر کی حدیث نہیں بیان کرے گا۔

٩٢- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ الْأَعْلَى وَضَعَّفَ يَحْيَى ابْنَ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدِيثُهُ رِيحٌ وَضَعَّفَ مُوسَى بْنَ دِهْقَانَ وَعِيسَى بْنَ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ لِي ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ حَدِيثَ عُبَيْدَةَ ابْنِ مُعَتِّبٍ وَالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ *

۹۲۔ بشر بن الحکم بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے سنا کہ انہوں نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کی تضعیف کی اور یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کی بھی تضعیف کی اور ان کے متعلق تو یہاں تک بھی فرمادیا کہ ان کی روایت کردہ حدیث ریح کی طرح ہے۔ ابن سعید نے موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کی بھی تضعیف کی ہے، حسن بن عیسیٰ کہتے ہیں مجھ سے ابن مبارکؒ نے فرمایا تھا جس وقت تم جریر کے پاس جاؤ تو ان کا تمام علم لکھ لینا مگر تین حضرات کی روایت کردہ احادیث نہ لکھنا عبیدہ بن معتب، سری بن اسمٰعیل اور محمد بن سالم۔

قَالَ مُسْلِم وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ

امام مسلمؒ فرماتے ہیں ہم نے مذکورہ بالا سطور میں راویان

فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَإِخْبَارِهِمْ عَنْ مَعَايِبِهِمْ كَثِيرٌ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ تَفَهَّمَ وَعَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوا مِنْ ذَلِكَ وَبَيَّنُوا وَإِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَاقِلِي الْأَخْبَارِ وَأَفْتَوْا بِذَلِكَ حِينَ سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْخَطَرِ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيبٍ فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَا فِيهِ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ مَعْرِفَتَهُ كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذَلِكَ غَاشًّا لِعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا وَلَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَأَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مَقْنَعٍ وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ وَيَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضَّعْفِ إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى رِوَايَتِهَا وَالِاعْتِدَادِ بِهَا إِرَادَةُ التَّكَثُّرِ بِذَلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَلِأَنْ يُقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِنَ الْحَدِيثِ وَأَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هَذَا الْمَذْهَبَ وَسَلَكَ هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ بِأَنْ يُسَمَّى جَاهِلًا أَوْلَى مِنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلَى عِلْمٍ*

حدیث کے جو معائب لکھے ہیں اور ناقلان اخبار پر جو تبصرہ کیا ہے وہ بصیرت والا دماغ رکھنے والے کے لئے بہت کافی ہے۔ اگر وہ کل تنقیدات ذکر کر دی جائیں جو علماء نے راویان حدیث کے متعلق بیان کی ہیں اور عدل و جرح کی وہ تمام تشریحات بیان کی جائیں جو ماہرین حدیث نے مفصل بیان کی ہیں تو موجب طوالت ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ علماء حدیث نے خود بھی انتہائی کوشش سے راویان حدیث اور ناقلین اخبار کے احوال و عیوب کی پردہ کشائی کی ہے اور اس کے جواز بلکہ ضروری ہونے پر فتویٰ بھی دیا ہے اس لئے کہ اس میں عظیم الشان ثواب ہے کیونکہ اخبار واحادیث ہی سے حلت حرمت، امر نہی اور ترغیب و ترہیب کے احکامات معلوم ہوتے ہیں اب اگر راوی خود صداقت و امانت کا حامل نہ ہو اور پھر کسی حدیث کو نقل کرے اور دوسرا شخص اپنے نچلے طبقے کے سامنے اس کی بیان کردہ روایت نقل کرے اور اوّل راوی کے احوال معلوم ہونے کے باوجود ذیل کے طبقہ سے مخفی رکھے اور کوئی تنقید و تبصرہ اور اظہار نہ کرے تو یہ کھلا ہوا گناہ اہل اسلام کی خیانت اور دینی نقصان ہے کیونکہ حدیث کو سننے والوں کی ایک غیر معمولی جماعت اس پر عمل کرے گی (اور اپنی لاعلمی کی بنا پر گنہگار ہو گی) کیونکہ واقع میں وہ حدیث ہی نہیں یا کم از کم اس میں ردوبدل اور کمی بیشی کر دی گئی ہے جن کی اکثریت جھوٹی ہے کہ اس کی کوئی اصلیت ہے۔ علاوہ ازیں جب معتبر اور ثقہ راویوں کی روایت کردہ صحیح احادیث ہی غیر معمولی کثرت اور کفایت رکھتی ہیں پھر کیوں غیر معتبر مجروح ناقلوں کی روایت کی طرف توجہ کی جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ اب اتنی وضاحت کے بعد اور اس ضعف و کمزوری ثابت کرنے کے بعد اب کوئی شخص ضعیف الاسناد احادیث کو اہمیت نہ دے گا اور نہ ان کی روایت کی پروا کرے گا ہاں ایک وجہ ضعیف الاسناد احادیث کو نقل کرنے کی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ

جب صحیح اور غلط تمام حدیثیں لوگوں کے سامنے بیان کی جائیں تو ان کے دماغوں میں یہ بات ضرور پیدا ہو گی کہ اس شخص کو کس قدر احادیث یاد ہیں اور اس کا علم کتنا وسیع ہے اور فن حدیث میں اس کی کس قدر تالیفات ہیں لیکن اہل علم اور عقلاء کے نزدیک ایسے عالم کو جاہل کہا جائے گا اور اس کی اس وسعت علمی کو نادانی سے تعبیر کیا جائے گا۔

(٤) بَاب صِحَّةِ الْاِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيْثِ الْمُعَنْعَنِ اِذَا اَمْكَنَ لِقَاءُ الْمُعَنْعَنِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ مُدَلِّسٌ *

باب (۴) حدیث معنعن کے حجت ہونے پر دلائل.

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلٍ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا لَكَانَ رَأْيًا مَتِينًا وَمَذْهَبًا صَحِيحًا إِذِ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ أَحْرَى لِإِمَاتَتِهِ وَإِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ وَأَجْدَرُ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ تَنْبِيهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ وَإِسْرَاعِهِمْ إِلَى اعْتِقَادِ خَطَإِ الْمُخْطِئِينَ وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَأَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ أَجْدَى عَلَى الْأَنَامِ وَأَحْمَدَ لِلْعَاقِبَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا

ہمارے زمانہ کے بعض دعویداران علم کا حدیثوں کی صحت اور غلطی اور ایسے ہی راویان حدیث کی جرح و تعدیل کے متعلق یہ خیال ہے کہ غلط حدیثوں اور مجروح راویوں کی طرف توجہ نہ کی جائے اگر ہم اس قول کے بیان اور اس کے افساد کے تذکرہ سے اعراض کریں گے تو یہ عمدہ اور بہترین تجویز ہے اس لئے قول متروک سے اس کے ذکر سے قبل ہی اعراض کرنا اولیٰ اور بہتر ہے اور یہ بھی مناسب ہے کہ اس بیکار قول کے تذکرہ سے جاہلوں کو اس پر نہ مطلع کیا جائے۔ مگر جب ہمیں اس کے انجام کی برائیوں اور جاہلوں کے اس پر فریفتہ ہو جانے کا خدشہ پیدا ہوا اس لئے کہ جاہل طبقہ نئی نئی تعجب خیز روایتوں کا زیادہ، دلدادہ غلط گو طبقہ کے غلط اقوال اور کاذبوں کے خود تراشیدہ اقوال کا زیادہ معتقد ہوتا ہے لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجروح راوی کے احوال کا تذکرہ بقدر کفایت کر دیا جائے اور حتی الوسع اس کے اقوال کی تردید کر دی جائے تاکہ عوام کے لئے فائدہ مند اور انجام کے اعتبار سے بہتر ثابت ہو۔ چنانچہ مدعی مذکور کا یہ خیال ہے کہ جس حدیث کی اسناد میں فلاں عن فلاں ہو اور اس نے گمان کے موافق یہ حدیث بیان کی ہو اور تحقیقی طور پر یہ بھی

وَلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هَذَا الْمَجِيءَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا وَتَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هَذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً وَسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَالْأَمْرُ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةٌ وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا حَتَّى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِثْلِ مَا وَرَدَ *

بَاب صِحَّةِ الِاحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ وَهَذَا الْقَوْلُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوَى عَنْ مِثْلِهِ حَدِيثًا وَجَائِزٌ مُمْكِنٌ لَهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ أَنَّ هَذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوَى عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا فَأَمَّا وَالْأَمْرُ مُبْهَمٌ عَلَى الْإِمْكَانِ الَّذِي فَسَّرْنَا فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا حَتَّى تَكُونَ الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هَذَا الْقَوْلِ

معلوم ہو جائے کہ راوی اور وہ شخص جس سے روایت کی گئی ہے دونوں ہمعصر تھے اور یہ بھی جائز ہو کہ مؤخر الذکر سے مقدم الذکر نے حدیث کی سماعت کی ہے اور دونوں کی ملاقات ہونا ممکن ہو لیکن ہمیں کوئی روایت ایسی معلوم نہ ہوئی ہو کہ دونوں کی کبھی ملاقات یا کم از کم ایک بار بھی بالمشافہ گفتگو ہوئی ہو اور ایسی کوئی خبر اور نقل نہ ہو جس سے ہمیں کم از کم اُن کے ایک بار باہم ملنے کا یقین آ جائے تو صرف احتمال اور امکان ملاقات کافی نہیں اور ایسی روایت قابل اعتبار نہیں۔ ہم کہتے ہیں ایسی روایت ضرور قابل حجت ہے زیادہ سے زیادہ روایت اول پر جا کر ٹھہر جائے گی اور اسے موقوف کیا جائے گا قول مذکور بالکل خود تراشیدہ اور اختراعی ہے سلف میں سے کسی عالم حدیث نے اس کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ متقدین و متاخرین کا تو اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ جو ثقہ عادل شخص دوسرے ثقہ عادل کی روایت سے کوئی حدیث بیان کرے اور دونوں کی باہمی ملاقات ایک دوسرے سے ملنا اور سماعت کرنا ممکن ہو تو ایسی احادیث اور روایات معتبر اور قابل حجت ہیں اگرچہ کسی خبر اور روایت سے یہ معلوم نہ ہو کہ دونوں کی ملاقات ہوئی ہے اور بالمشافہ دونوں نے گفتگو کی ہے۔ ہاں اگر کھلا ہوا ثبوت اس امر کا ہو کہ راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی ہے یا ملاقات ہوئی ہے مگر آپس میں کلام نہیں ہوا ہے تو بے شک یہ روایت قابل اعتبار نہ ہو گی ورنہ ابہام اور امکان ملاقات کی شکل میں تو ضرور قابل حجت ہو گی۔ ہم قائل مذکور سے ایک سوال کرتے ہیں کہ یہ تو آپ کو بھی تسلیم ہے کہ معتبر ثقہ کی روایت دوسرے ثقہ معتبر شخص کے توسط سے صحیح اور لازم العمل ہے لیکن آپ نے اپنی طرف سے اس میں یہ شرط زائد کر دی کہ کسی طرح دونوں کی کم از کم ایک مرتبہ ملاقات کا علم ہونا ضروری ہے۔ تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ یہ شرط علماء

الَّذِي وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ قَدْ أَعْطَيْتَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ ثُمَّ أَدْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ فَقُلْتَ حَتَّى نَعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ هَذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهُ وَإِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيلًا عَلَى مَا زَعَمْتَ فَإِنِ ادَّعَى قَوْلَ أَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ طُولِبَ بِهِ وَلَنْ يَجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلَى إِيجَادِهِ سَبِيلًا وَإِنْ هُوَ ادَّعَى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَحْتَجُّ بِهِ قِيلَ لَهُ وَمَا ذَاكَ الدَّلِيلُ فَإِنْ قَالَ قُلْتُهُ لِأَنِّي وَجَدْتُ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا يَرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخَرِ الْحَدِيثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمْ هَكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ وَالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ احْتَجْتُ لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ إِلَى الْبَحْثِ عَنْ سَمَاعِ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَاوِيهِ فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلَى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنَى شَيْءٍ ثَبَتَ عَنْهُ عِنْدِي بِذَلِكَ جَمِيعُ مَا يَرْوِي عَنْهُ بَعْدُ فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذَلِكَ أَوْقَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ الِاحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَكَ أَنْ لَا تُثْبِتَ إِسْنَادًا مُعَنْعَنًا حَتَّى تَرَى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ *

وَذَلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ

سلف میں سے کس نے لگائی ہے یا آپ کے پاس اس اختراع اور اضافہ کی کوئی دلیل ہے اول شق تو یقینی طور پر معدوم ہے اور شق ثانی بھی آپ ثابت نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے کہ آپ اپنے قول کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کریں کہ راویان حدیث نے بہت سی روایتیں اس طرح بھی پیش کی ہیں اور روایت کرتے وقت یہ الفاظ بھی استعمال کئے ہیں کہ میں یہ حدیث فلاں راوی کی وساطت سے بیان کر رہا ہوں اور پھر علماء حدیث کو یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اس راوی کی مروی عنہ سے نہ ملاقات ہوئی نہ اس نے اس کو دیکھا ہے نہ اس سے سماعت کی ہے ایسی حدیث کو ماہرین فن نے مرسل کے نام سے موسوم کیا ہے اور مرسل بالاتفاق قابل حجت اور لائق اعتبار نہیں۔ اس لئے میں نے بھی شرط لگائی کہ ہر راوی کا اپنے راوی سے سماع ضروری ہے اب اگر ہم کو کسی طریقہ سے اس بات کا کچھ بھی ثبوت مل گیا اور کسی خبر اور روایت سے معلوم ہو گیا کہ اس راوی نے اپنے راوی سے سماعت کی ہے تو پھر اس کی کل روایت کردہ احادیث قابل اعتبار ہوں گی اور اگر ہم کو اس کا علم نہ ہو سکا تو ایسی حدیث کو ہم موقوف چھوڑ دیں گے اور قابل حجت نہ سمجھیں گے کیونکہ مرسل ہونے کا احتمال باقی ہے۔ ہم جواباً کہتے ہیں کہ آپ کی تقریر سے تو یہ لازم آتا ہے کہ جن اسناد میں عن عن کا لفظ آئے (یعنی فلاں راوی نے فلاں کے ذریعہ سے یہ حدیث بیان کی ہے) تو وہ اسناد جب تک اول سے آخر تک سماع ثابت نہ ہو قابل اعتبار نہ ہوں گی مثلاً کوئی حدیث اس طرح آئے عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة تو یہ اسناد معتبر نہ ہوئی تاوقتیکہ ہشام یہ لفظ نہ کہیں کہ میں نے عروہ سے سنا ہے یا عروہ نے مجھ سے بیان کیا اور یا عروہ یہ نہ کہیں کہ میں نے عائشہؓ سے خود سنا ہے یا عائشہؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہشام اور عروہ کے درمیان تیسرا شخص راوی ہو

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَبِيَقِينٍ نَعْلَمُ أَنَّ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوزُ إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ فِي رِوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَكَمَا يُمْكِنُ ذَلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّيَ الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ وَمَا قُلْنَا مِنْ هَذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحِرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ

اور ہشام نے خود عروہ سے نہ سنا ہو جبکہ ان دونوں کے درمیان سماعت کا تذکرہ ہی نہیں اور پھر یہ کہ ہشام کا مقصود یہ ہو کہ حدیث مرسل رہے اسی لئے انہوں نے بیچ والے آدمی کا تذکرہ نہ کیا ہو۔ اور یہ شکل جیسا کہ ہشام اور عروہ میں متحقق ہو سکتی ہے اسی طرح عروہ اور عائشہؓ کے درمیان بھی ممکن ہے۔ مزید بر آں ایک بات یہ بھی ہے کہ جس حدیث کی اسناد میں سماعت کا تذکرہ نہ ہو (تو وہ نا قابل اعتبار ہو گی) اگرچہ ہمیں یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس راوی نے مروی عنہ سے بہت سی روایتیں خود سماعت کی ہیں کیونکہ اس خاص حدیث کی سماعت کا اظہار اس نے خود سے نہیں کیا اس لئے ممکن ہے کہ مرسل ہو اور ایسا ممکن ہے کہ ایک شخص دوسرے سے بعض حدیثیں سنے اور بیان کرتے وقت کسی حدیث کی اسناد میں تو کہہ دے کہ میں نے فلاں شخص سے سنی ہے اور کسی حدیث کو مرسل چھوڑ دے اور اسناد میں مروی عنہ کا نام نہ لے بلکہ مروی عنہ سے اوپر والے راوی کا نام ظاہر کر دے اور یہ فقط ممکن ہی نہیں بلکہ بہت سی حدیثوں میں ایسا ہے اور ثقات محدثین اور علماء کرام کے نزدیک یہ چیز قابل اعتبار ہے۔ ہم ثبوت کے لئے چند مثالیں پیش کرتے ہیں چنانچہ ایوب سختیانی، ابن مبارک، وکیع، ابن نمیر اور ایک جماعت نے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کچھ میرے پاس عمدہ خوشبو ہوا کرتی تھی وہ لگایا کرتی تھی۔ لیکن اس حدیث کو لیث بن سعد، داؤد العطار، حمید بن اسود، وہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام کی روایت سے اس طرح بیان کیا ہے کہ ہشام کہتے ہیں مجھ سے عثمان بن عروہ نے بیان کیا اور عثمان نے عروہ کی روایت سے اور عروہ نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی

فَرَوَى هَذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِذَوِي الْفَهْمِ *

فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ شَيْئًا إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَهُ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يُعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ إِلَّا

اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اور دوسری روایت ہشام کی ہے وہ اپنے والد عروہ اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی۔ اسی روایت کو بعینہ امام مالکؒ نے زہری سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عروہ سے اور عروہ نے بواسطہ عمرہ عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں اور ایسے ہی تیسری روایت زہری اور صالح بن ابی حسان نے ابوسلمہ کے واسطہ سے عائشہ صدیقہؓ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور یحیٰی بن ابی کثیر نے اس بوسہ کی روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا اور انہیں عروہ نے بواسطہ عائشہؓ خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اور چوتھی روایت سفیان بن عیینہ وغیرہ نے عمرو بن دینار سے کی ہے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔ اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو سے انہوں نے باقر محمد بن علی سے اور انہوں نے بحوالہ جابرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور اس قسم کی احادیث بکثرت ہیں کہ جن کا شمار مشکل ہے باقی جو ہم نے بیان کر دیں وہی عقل والوں کے لئے کافی ہیں۔

جس کا قول ہم نے اوپر بیان کر دیا تو جب حدیث کی خامی اور خرابی کی علت اس کے نزدیک یہ ہوئی کہ ایک راوی کا سماع جب دوسرے راوی سے معلوم نہ ہو تو ارسال ممکن ہے تو اس قول کے بموجب تمام ان روایتوں کے ساتھ جس میں ایک راوی کا سماع دوسرے راوی سے ہو چکا ہے حجت کا ترک

فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهُمْ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا وَلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ وَتَارَاتٌ يَنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلَى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَزَلُوا وَبِالصُّعُودِ إِنْ صَعِدُوا كَمَا شَرَحْنَا ذَلِكَ عَنْهُمْ وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسَقَمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ عَوْنٍ وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَتَّشُوا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَشُهِرَ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَبْحَثُونَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ وَيَتَفَقَّدُونَ ذَلِكَ مِنْهُ كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ فَمَنِ ابْتَغَى ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ فَمَا سَمِعْنَا ذَلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ*
فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ

کرنا لازم آتا ہے مگر اس شخص کے نزدیک تو وہی روایت قابل حجت ہوگی جس میں سماع کی تصریح ہو۔ کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ حدیث کے روایت کرنے والے اماموں کے احوال مختلف ہوتے ہیں کبھی تو وہ ارسال کرتے ہیں کہ جس سے انہوں نے سنا ہوتا ہے اس کا نام نہیں لیتے اور کبھی نشاط کی حالت میں ہوتے ہیں اور حدیث کی پوری سند جس طرح انہوں نے سنی ہوتی ہے بیان کر دیتے ہیں اور اتار چڑھاؤ تمام چیزیں بتلا دیتے ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اور ائمہ سلف جو احادیث بیان کرتے تھے اور اس کی صحت اور سقم کو دریافت کرتے تھے جیسا کہ ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے بعد والے حضرات۔ ان میں سے کسی سے اس شخص کے طریقہ پر جس کا قول ہم اوپر بیان کر چکے ہیں نہیں سنا کہ وہ اسناد حدیث میں سماع کی قید لگاتے ہوں البتہ جن حضرات نے راویوں کے سماع کی تحقیق کی ہے تو وہ راوی جو تدلیس میں مشہور ہیں بے شک ان راویوں کے سماع سے بحث کرتے ہیں اور اس چیز کی تحقیق کرتے ہیں تاکہ ان سے تدلیس کا مرض دور ہو جائے لیکن جو راوی مدلس نہ ہو تو اس میں اس شخص کی طرح سماع کی تحقیق نہیں کرتے اور یہ چیز ہم نے کسی امام سے نہیں سنی خواہ وہ ائمہ کرام جن کا ہم نے تذکرہ کیا یا وہ کہ جن کا اس مقام پر ذکر نہیں ہوا۔

اس قسم کی روایت میں عبداللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور حذیفہ بن الیمانؓ اور ابو مسعودؓ انصاری ان میں سے ہر ایک سے روایت کی ہے جسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کیا ہے مگر ان دونوں روایتوں میں اس چیز کی تصریح نہیں کہ عبداللہ بن یزید نے ان دونوں حضرات سے سنا ہو اور نہ کسی روایت میں ہی یہ چیز ملی کہ عبداللہ، حذیفہ اور ابو مسعودؓ

وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَضَى وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا أَنَّهُ طَعَنَ فِي هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رَوَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ بِضَعْفٍ فِيهِمَا بَلْ هُمَا وَمَا أَشْبَهَهُمَا عِنْدَ مَنْ لَاقَيْنَا مَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيِّهَا يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا وَالِاحْتِجَاجَ بِمَا أَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَآثَارٍ وَهِيَ فِي زَعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَاهِيَةٌ مُهْمَلَةٌ حَتَّى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَهِنُ بِزَعْمِ هَذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيهَا لَعَجَزْنَا عَنْ تَقَصِّي ذِكْرِهَا وَإِحْصَائِهَا كُلِّهَا وَلَكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُونُ سِمَةً لِمَا سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا *

سے بالمشافہ ملے اور ان سے کوئی روایت سنی ہے اور نہ کسی مقام پر یہ چیز دیکھی ہے کہ عبداللہ نے کسی خاص روایت میں ان دونوں کو دیکھا ہو مگر چونکہ عبداللہ خود صحابی تھے اور ان کے لئے اتنا تھا کہ ان دونوں حضرات سے ملاقات ممکن ہے (اس لئے یہ روایتیں قابل قبول ہیں) اور کسی علم والے سے یہ چیز نہیں سنی گئی نہ اگلے لوگوں سے اور نہ اُن سے کہ جن سے ہم نے ملاقات کی ہے، کہ ان دونوں حدیثوں کو جن میں عبداللہ نے حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ سے نقل کیا ہے طعن کیا ہو اور انہیں ضعیف بتلایا ہو بلکہ ان ائمہ کے نزدیک جن سے ہم ملے ہیں ان روایتوں کا شمار صحیح اور قوی احادیث میں ہے اور وہ ان کا استعمال جائز سمجھتے ہیں اور ان سے حجت پکڑتے ہیں حالانکہ یہی احادیث ان کے نزدیک جس کا قول ہم نے اوپر بیان کیا ہے جب تک کہ (عبداللہ کا) حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ سے سماع متحقق نہ ہو واہی اور بیکار ہیں۔ اور اگر ہم ان تمام احادیث کو جو اہل علم کے نزدیک صحیح اور اس شخص کے نزدیک ضعیف ہیں بیان کریں تو ہم بیان کرتے کرتے پریشان ہو جائیں گے مگر ہماری خواہش یہ ہے کہ کچھ ان میں سے بیان کر دیں تاکہ بقیہ حضرات کے لئے وہ نمونہ ہو سکیں۔

وَهَذَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ وَأَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ وَهُمَا مَنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحِبَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ هَلُمَّ جَرًّا وَنَقَلَا عَنْهُمُ الْأَخْبَارَ حَتَّى نَزَلَا إِلَى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوِيهِمَا قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَايَنَا أُبَيًّا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا وَأَسْنَدَ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چنانچہ منجملہ ان اصحاب کے ابو عثمان نہدی اور ابو رافع صائغ مدنی ہیں ان دونوں حضرات نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے بدری صحابیوں سے ملے ہیں اور ان سے روایتیں کی ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور صحابہ کرامؓ سے حتیٰ کہ ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت نقل کی ہے اور ان میں ہر ایک نے ابی بن کعبؓ سے بھی روایت نقل کی ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، حالانکہ کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ ان دونوں نے ابی بن کعب کو دیکھا ہو اور ان سے کچھ سنا ہو۔ اور ابو عمرو شیبانی جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور رسول

رَجُلًا وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَيْنِ وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ وَأَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَصَحِبَ عَلِيًّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَى عَنْهُ وَأَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ فَكُلُّ هَؤُلَاءِ التَّابِعِينَ الَّذِينَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ لَمْ يُحْفَظْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جوانمرد تھا، اور ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ۔ ان میں سے ہر ایک نے دو روایتیں ابو مسعودؓ انصاری سے نقل کی ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبید بن عمیر نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، اور قیس بن ابی حازم جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابو مسعودؓ انصاری سے تین حدیثیں بیان کی ہیں اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ جس نے حضرت عمرؓ سے سنا اور حضرت علیؓ کی صحبت میں رہا انسؓ بن مالک سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ربعی بن حراشؒ نے عمرانؓ بن حصین سے دو حدیثیں نقل کی ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسے ہی ابو بکرہؓ سے ایک روایت اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ربعی بن حراشؒ نے حضرت علیؓ سے بھی سنا ہے اور ان سے بھی روایت نقل کی ہے اور نافع بن جبیر بن مطعم نے ابو شریح خزاعی سے ایک حدیث اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور نعمان بن ابی عیاش نے ابو سعیدؓ خدری کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیثیں نقل کی ہیں اور عطاء بن یزید لیثی نے تمیمؓ داری سے ایک حدیث اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور سلیمان بن یسار نے بھی بواسطہ رافعؓ بن خدیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت نقل کی ہے اور عبید الرحمٰن حمیری نے ابو ہریرہؓ سے کئی حدیثیں نقل کی ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ چنانچہ یہ سب تابعین جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے روایتیں کی ہیں اور جن کی روایتیں ہم نے اوپر بیان کی ہیں ان کا سماع صحابہ سے کسی معین روایت میں معلوم نہیں ہوا اور نہ ان کی

عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا أَنَّهُمْ لَقُوهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهِ وَهِيَ أَسَانِيدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَّنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ وَلَا الْتَمَسُوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ إِذِ السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُمْكِنٌ مِنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ لِكَوْنِهِمْ جَمِيعًا كَانُوا فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ وَكَانَ هَذَا الْقَوْلُ الَّذِي أَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ فِي تَوْهِينِ الْحَدِيثِ بِالْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفَ أَقَلَّ مِنْ أَنْ يُعَرَّجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ كَانَ قَوْلًا مُحْدَثًا وَكَلَامًا خَلْفًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلَفَ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلِهَا الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ *

ملاقات ان صحابہ سے کسی روایت سے ثابت ہوئی۔ ان تمام وجوہ کے پیش نظر یہ سب روایتیں حدیث اور روایت کے ماہرین (ائمہ حدیث) کے نزدیک معتبر اور صحیح السند ہیں۔ اور ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے ان روایتوں کو ضعیف کہا ہو اور ان میں سماع کو تلاش کیا ہو۔ کیونکہ سماع ممکن ہے اور اس کا انکار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں تھے اور رہا وہ قول جس کا ہم اوپر تذکرہ کر چکے اور جسے اس شخص نے حدیث کی عداوت مذکورہ کے پیش نظر تصنیف کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے اس قابل نہیں کہ اس کی جانب التفات کریں یا اس مقام پر اس کا تذکرہ کریں اس لئے کہ یہ قول نیا غلط اور فاسد ہے اور کوئی علماء سلف میں سے اس کا قائل نہیں ہوا اور جو حضرات سلف کے بعد آئے ہیں انہوں نے بھی اس کا رد کیا ہے تو اس سے بڑھ کر اس قول کے رد کرنے کے لئے اور کیا دلیل ہو سکتی ہے اور جب اس قول اور اس کے قائل کی یہ وقعت ہوئی اور اللہ تعالیٰ علماء کے خلاف باتوں کے رد کرنے پر مددگار ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

(فائدہ) حدیث معنعن اسے کہتے ہیں کہ جس میں فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ ہو اور سماع و ملاقات کی تصریح نہ ہو تو اس میں شبہ رہ جاتا ہے کہ ایک راوی نے دوسرے سے سنا ہے یا نہیں۔ اسی چیز کے پیش نظر علماء کرام کا اس کے حجت ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ اگر ایک راوی نے دوسرے کا زمانہ پایا ہو اور آپس میں سماع کا امکان ہو تو یہ روایت حجت اور اتصال پر محمول ہو گی۔ امام مسلمؒ کا یہی مذہب ہے اور اس مقدمہ میں اسی چیز کو ثابت کیا ہے مگر دوسری جماعت کہتی ہے کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہیں بلکہ کم از کم ایک مرتبہ ایک راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات ثابت ہو جائے۔ علماء محققین نے اسی قول کو پسند کیا ہے اور امام مسلمؒ کے مذہب کی تردید کی ہے اور یہی امام بخاریؒ اور علی بن المدینیؒ کا مسلک ہے۔ ۱۲ مترجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

امام ابوالحسین مسلم بن حجاج (اس کتاب کے مصنف) فرماتے ہیں ہم اس کتاب کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور اسی کو کافی سمجھتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔ اور اللہ جل جلالہٗ کے علاوہ اور کوئی ذات توفیق عطا کرنے والی نہیں۔

١ - حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ

۱۔ ابوخیثمہ، زہیر بن حرب، وکیع، کہمس، عبداللہ ابن بریدہ، یحییٰ بن یعمر۔ (تحویل) عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، کہمس، ابن بریدہ۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ میں معبد جہنی نے انکار تقدیر کا قول اختیار کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن حمیری دونوں ساتھ حج یا عمرہ کے لئے روانہ ہوئے اور ہماری خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی مل جائے جن سے ہم اس چیز کے متعلق دریافت کریں جو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں۔ اتفاق سے ہمیں عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب مسجد کو جاتے ہوئے مل گئے۔ ہم دونوں نے انہیں دائیں اور بائیں سے گھیر لیا۔ چونکہ میرا خیال تھا کہ میرا ساتھی گفتگو کا موقع مجھے ہی دے گا اس لئے میں نے کلام کرنا شروع کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن (یہ ابن عمرؓ کی کنیت ہے) ہماری طرف کچھ ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور علم کا شوق رکھتے اور اس کے متعلق باریکیاں نکالتے ہیں مگر ان لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر الٰہی کوئی چیز نہیں ہر بات بغیر تقدیر کے خود بخود ہوتی ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ نہ میرا ان سے کوئی تعلق نہ ان کا مجھ سے اور قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کی ابن عمرؓ قسم کھایا کرتا ہے اگر ان میں سے کسی کے پاس کوہ اُحد کے برابر سونا ہو اور وہ سب کے سب راہ خدا میں خیرات کر دے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی یہ خیرات

بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي

قبول نہیں فرمائے گا تاوقتیکہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد فرمایا مجھ سے میرے والد عمرؓ بن الخطاب نے حدیث بیان کی ہے فرمایا ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتفاق سے ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بال سفر کا اس پر کوئی اثر(۱) نمایاں نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانو بہ زانو ہو کر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیے اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت و قوت پر بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ ہمیں تعجب ہوا خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا ایمان کے متعلق بتلائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے یہ معنی ہیں کہ تم خدا کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدر ہونے کو سچا جانو۔ اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد دریافت کیا کہ احسان کی حقیقت بتلائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے

(۱) اس واقعہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مطمح نظر یہ تھا کہ لوگوں کو حیرت میں ڈال کر اپنی شخصیت کو مکمل طور پر مخفی رکھنا چنانچہ اولاً دو زانو ہو کر بیٹھے اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لئے اور سوال کرتے ہوئے یا رسول اللہ فرمایا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا شخص بڑا مہذب اور تعلیم و تعلم کے آداب سے واقف ہے اور بعد میں اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور یا محمد کہہ کر خطاب فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا شخص بدو اور دیہاتی ہے جو آداب سے عاری ہے۔ اسی طرح سوال کرنے سے ظاہر کیا کہ پوچھنا چاہتا ہے اور سوال کا جواب سن کر تصدیق کر دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے تو پہلے ہی علم تھا۔ اسی طرح صاف ستھرے کپڑوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسافر نہیں مقامی آدمی ہے جو کہ قریب ہی سے آیا ہے اور صحابہ کرامؓ اسے پہچانتے نہ تھے جس سے اس کا مسافر ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ*

کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو خداوند تعالیٰ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اچھا اب قیامت کے متعلق بتلایئے۔ آپؐ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے زیادہ اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اچھا قیامت کی علامات ہی بتا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات یہ ہیں کہ باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور برہنہ پا ننگے مفلس چرواہے اونچے اونچے مکان بنا کر اترائیں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ عمر فاروقؓ فرماتے ہیں میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس چیز سے بخوبی واقف ہیں۔ فرمایا جبریل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(فائدہ) ابن عمرؓ کا یہ قول قدریہ کے کافر ہونے پر صاف طور سے دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک جملہ میں سارے تصوف اور سلوک کو جمع فرمادیا ہے کیونکہ تصوف کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ کو خدا سے محبت اور الفت پیدا ہو اور ہر وقت بندہ کے دل میں خدا کا خیال موجود رہے۔ یہ اعلیٰ مقام ہے کہ بندہ خدا کی ذات میں ایسا مستغرق ہو جائے کہ دل خدا سے لگا ہوا ہو اور آنکھ کان مردے کی آنکھ کان کی طرح کھلے ہوئے ہوں یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جو اولیاء کرام اور صوفیاء کو حاصل ہوتا ہے اور ادنیٰ مقام یہ ہے کہ خدا کو ہر وقت حاضر و ناظر سمجھے اور یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمام حرکات سے باخبر اور سمیع و بصیر ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام امور شریعت کو اس میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ۱۲

٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ أَنْكَرْنَا ذَلِكَ قَالَ فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانُ أَحْرُفٍ *

۲۔ محمد بن عبید الغبری، ابو کامل الجحدری، احمد ابن عبدۃ، حماد بن زید، مطر الوراق، عبداللہ ابن بریدہ۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ جب جہنی نے تقدیر کے متعلق گفت و شنید کی تو ہم نے اس کا انکار کیا، اس کے بعد میں نے اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ایک حج کیا۔ بقیہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کے طریقہ پر ہے لیکن بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، عثمان بن غیاث، عبداللہ بن بریدہ۔ یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں

اللَّهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ شَيْءٌ مِنْ زِيَادَةٍ وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا *

کہ ہم دونوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور ہم نے تقدیر اور اس کے متعلق جو کچھ لوگ بیان کرتے ہیں وہ ان کے سامنے بیان کیا، بقیہ حدیث پہلی ہی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں کمی وزیادتی ہے۔

٤ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۴۔ حجاج بن الشاعر، یونس بن محمد، معتمر بواسطہ والد یحییٰ بن یعمر، ابن عمرؓ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی حدیثوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ

۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، ابی حیان، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کیا چیز ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایمان یہ ہے) کہ تم خدا کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین رکھو اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کو حق سمجھو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، فرض نماز قائم کرو اور جس قدر زکوٰۃ فرض ہے وہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے دریافت کیا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے (تو یہ تصور کرو کہ) کم از کم وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہو گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے زائد نہیں جانتا مگر میں تمہیں قیامت کی علامتیں بتائے دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک

الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ *

کو جنے تو یہ بھی قیامت کی علامت ہے اور جب ننگے بدن ننگے سر والے لوگوں کے حاکم و سردار بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی علامت ہے اور ایسے ہی جب اونٹوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنا کر اترانا شروع کر دیں گے تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔ روز قیامت ان پانچ چیزوں میں سے ہے کہ جن سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی واقف نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی پانی کو نازل فرماتا ہے اور ماں کے رحم میں جو کچھ ہے اس سے وہی واقف ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کہاں اس کا انتقال ہو گا، بیشک اللہ تعالیٰ ہی علیم و خبیر ہے۔ اس کے بعد وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اس شخص کو واپس لاؤ۔ لوگ اس کی تلاش میں نکلے لیکن کچھ پتہ نہیں چلا۔ آپؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے تمہیں دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا يَعْنِي السَّرَارِيَّ *

٦۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر۔ ابو حیان تیمی سے دوسری روایت بھی اسی طرح منقول ہے صرف بجائے رب کے بعل کا لفظ ہے مطلب یہ کہ جب باندی اپنے شوہر کی والدہ ہو گی (شوہر سے مراد بھی مالک ہے)۔

٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُونِي فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ

٧۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابی زرعہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (دین کی ضروری باتیں) دریافت کرو۔ حاضرین کو آپ سے دریافت کرتے ہوئے خوف محسوس ہوا کہ اچانک ایک شخص آیا اور آپ کے زانوئے مبارک کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اس شخص نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد دریافت کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اللہ پر، اس کی کتابوں

اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جِبْرِيلُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا *

پر، اس سے ملنے پر اور اس کے رسولوں پر یقین کرے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جانے اور تمام تقدیر پر یقین کرے۔ اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر دریافت کیا یا رسول اللہ احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرے گویا اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو (یہ تصور کرے کہ) وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ اس پر بھی اس نے عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ جس سے تم دریافت کرتے ہو وہ سائل سے زیادہ اس چیز سے واقف نہیں البتہ میں تم سے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کئے دیتا ہوں کہ جب باندی کو دیکھے کہ وہ اپنے آقا کو جنے تو قیامت کی علامت اور نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن بہروں اور گونگوں کو زمین کی بادشاہت کرتے ہوئے دیکھے تو یہ بھی قیامت کی علامت ہے اور ایسے ہی جس وقت بکریاں چرانے والے محلات اور اونچی اونچی عمارتوں میں اتراتے ہوں تو یہ بھی قیامت کی علامت اور نشانی ہے۔ قیامت غیب کی ان پانچ باتوں میں سے ہے کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی برساتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کون سے ملک میں مرے گا؟ پھر وہ شخص کھڑا ہوا (اور چلا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ، چنانچہ تلاش اور جستجو کی مگر نہ ملا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تھے انہوں نے چاہا کہ تم بھی ان چیزوں سے واقف ہو جاؤ جبکہ تم نے ان چیزوں کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔

(١) بَاب بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ *

باب (۱) نمازوں کا بیان جو اسلام کا ایک رکن ہیں۔

٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ

۸۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابی سہیل بواسطہ والد۔

طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ *

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال پراگندہ تھے، آواز کی گنگناہٹ سنی جاتی تھی مگر سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگیا، تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دن رات میں پانچ نمازوں کا پڑھنا فرض اور ضروری ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ ان کے علاوہ اور کچھ نمازیں مجھ پر (فرض) ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نوافل وغیرہ پڑھنا چاہے اور (ایسے ہی) رمضان المبارک کے روزے ہیں، اس نے دریافت کیا کیا مجھ پر رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ (فرض) ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھنا چاہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا بھی تذکرہ فرمایا، آنے والے نے عرض کیا مجھ پر اس کے علاوہ اور کچھ واجب ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقات دینا چاہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا اور کہتا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم ان (امور کی ادائیگی) میں نہ کمی کروں گا اور نہ (خلاف شریعت کسی قسم کی) زیادتی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص سچا ہے تو اس نے کامیابی حاصل کرلی۔

٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ *

۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، ابی سہیل بواسطہ والد۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امام مالک والی حدیث کی طرح نقل کیا ہے مگر اس میں یہ اضافہ اور ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کے باپ کی اگر یہ سچا ہے تو اس نے نجات پائی یا قسم ہے اس کے باپ کی اگر یہ سچا ہے تو جنت میں جائے گا۔

(٢) بَاب السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ *

باب (۲) ارکان اسلام اور ان کی تحقیق۔

١٠ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا

۱۰۔ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد، ہاشم بن القاسم ابوالنضر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنے کی ممانعت ہو گئی تھی اس لئے ہمیں اچھا معلوم ہوتا تھا کہ دیہات کے رہنے والوں میں سے کوئی سمجھ دار شخص آئے اور آپؐ سے کچھ دریافت کرے اور ہم سنیں۔ چنانچہ دیہات کے رہنے والوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اے محمدؐ آپ کا قاصد (۱) ہمارے پاس آیا ہے اور کہنے لگا کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس قاصد نے سچ کہا۔ اس شخص نے دریافت کیا تو آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے۔ پھر اس نے پوچھا زمین کس نے پیدا کی؟ فرمایا اللہ نے۔ اس کے بعد اس نے دریافت کیا پہاڑوں کو کس نے قائم کیا اور ان میں جو چیزیں ہیں وہ کس نے پیدا کیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس پر اس نے کہا تو قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان پیدا کیا، زمین بنائی اور پہاڑوں کو قائم کیا، کیا اللہ تعالیٰ ہی نے آپؐ کو بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا کہ آپ کے قاصد نے یہ بتایا ہے کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ چیز بھی اس نے صحیح بیان کی۔ وہ شخص بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ بدوی بولا کہ آپؐ کے قاصد نے یہ چیز بھی بتلائی کہ ہمیں اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ چیز بھی اس نے سچ بیان کی۔ اس پر وہ بولا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا

(۱) آنے والے شخص حضرت ضمام بن ثعلبہؓ تھے اور راجح قول کے مطابق وہ ۹ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ پھر اس بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں کہ حضرت ضمامؓ آپ کے پاس آنے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے یا اس آنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے بعد میں تشرف لائے۔ حضرت امام بخاریؒ کا رجحان اسی رائے کی طرف ہے اور علماء کی دوسری جماعت کی رائے یہ ہے کہ آنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ *

اللہ نے آپ کو زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر وہ شخص بولا کہ آپ کے ایلچی نے یہ چیز بھی بتلائی کہ ہم پر ہر سال رمضان کے روزے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا درست کہا۔ اس پر وہ بولا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان روزوں کا حکم دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ بدوی نے کہا کہ آپ کے ایلچی نے یہ بھی بتایا کہ جس کے پاس زادہ راہ اور طاقت ہو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا سچ کہا۔ یہ سن کر وہ شخص پشت پھر کر چل دیا اور کہنے لگا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں ان امور کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے کثرت سوال کی اس وجہ سے ممانعت فرمادی تھی کہ بے وجہ دریافت اور سوال کرنے سے جو چیز واجب نہیں ہوتی وہ واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ لوگ ایک حلال چیز کے متعلق سوال کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ حرام کردی جاتی ہے اس کے بعد اس کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ اسی وجہ سے مروی ہے کہ سب سے بڑا گناہ اس شخص پر ہے کہ جس کے سوال کرنے کی بناء پر کوئی حلال شے حرام کر دی جائے۔ ان امور کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے غیر ضروری امور دریافت کرنے کی ممانعت فرمادی تھی۔ ۱۲ مترجم

۱۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۔ عبداللہ بن ہاشم العبدی، بہز، سلیمان بن المغیرہ، ثابت۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کی باتیں دریافت کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی اور بقیہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

(۳) بَاب بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يُدْخَلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

باب (۳) کون سے ایمان کے بعد دخول جنت کا مستحق ہے۔

۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا

۱۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ والد، عمرو بن عثمان، موسیٰ بن طلحہ، ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وُفِّقَ أَوْ لَقَدْ هُدِيَ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تشریف لے جا رہے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی رسی یا نکیل پکڑ کر کہا یا رسول اللہ یا محمدؐ! مجھے وہ چیز بتلایئے جو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے اور اپنے اصحاب کی طرف دیکھا۔ پھر فرمایا اسے توفیق یا ہدایت (منجانب اللہ) عطا کی گئی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے پھر اس دیہاتی سے دریافت کیا کہ تو نے کیا کہا تھا، چنانچہ اس نے پھر ان ہی کلمات کا اعادہ کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور ایسے ہی نماز قائم کر زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کو اختیار کر اور (اب) اونٹنی کو چھوڑ دے۔ (سبحان اللہ)

۱۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

۱۳- محمد بن حاتم و عبدالرحمٰن بشر، بہز، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن موہب، عثمان، موسیٰ بن طلحہ۔ ابی ایوبؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ *

۱۴- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو الاحوص، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، ابی اسحاق، موسیٰ بن طلحہ، ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ چنانچہ وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے ان باتوں پر پابندی اختیار کی جن کا حکم دیا گیا ہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں خالی لفظ اِن

١٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا *

١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ *

١٧ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِهِ وَزَادَا فِيهِ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا *

١٨ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ

تَمَسَّكَ بِہٖ ہے۔

۱۵۔ ابوبکر بن اسحاق، عفان، وہیب، یحییٰ بن سعید، ابی زرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ اگر میں اس پر کاربند ہو جاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ فرمایا خدا کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو اور ایسے ہی زکوٰۃ مفروضہ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اعرابی بولا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس کی ادائیگی میں کبھی بھی کسی قسم کی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ جب وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنتی آدمی کے دیکھنے سے خوش ہوتا ہو تو اُسے دیکھ لے۔

۱۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابی سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمان بن قوقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں، حرام کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے بچتا رہوں اور حلال کو حلال سمجھوں تو کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رائے میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا بیشک۔

۱۷۔ حجاج بن شاعر و قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، ابی صالح، ابی سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت بھی اسی طرح ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ نعمان بن قوقل نے فرمایا یا رسول اللہ اس سے زائد کچھ نہ کروں (تو کیا پھر بھی دخول جنت ہو سکتا ہے)۔

۱۸۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبیداللہ، ابی الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا *

عرض کیا کہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کسی قسم کی زیادتی نہ کروں تو کیا حضورؐ کی رائے میں میں جنت میں داخت ہو جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا بیشک۔ اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم میں اس پر کچھ زیادتی نہ کروں گا۔

(٤) بَاب بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ *

باب (۴) ارکان اسلام۔

١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر الہمدانی، ابو خالد سلیمان بن حیان احمر، ابی مالک اشجعی، سعد بن عبیدہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناقل ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے توحید الٰہی، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج کرنا۔ ایک شخص بولا حج اور رمضان کے روزے (یعنی حج مقدم ہے) ابن عمرؓ نے فرمایا نہیں رمضان کے روزے اور حج میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

٢٠ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ *

۲۰۔ سہل بن عثمان العسکری، یحییٰ بن زکریا، سعد بن طارق، سعد بن عبیدۃ السلمی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اسلام پانچ ستونوں پر قائم ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے علاوہ سب کا انکار کرنا، پابندی سے نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

(فائدہ) علماء کرام نے فرمایا ہے ممکن ہے عبداللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بار سنا ہو گا ایک مرتبہ بتقدیم صوم اور ایک مرتبہ بتقدیم حج، چنانچہ ان کے سامنے دوبارہ وہ روایت نقل کی گئی جو بتقدیم صوم تھی اور اس پر نکیر کی کہ تو اس چیز کو کیا جانتا ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

٢١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۲۱۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ والد، عاصم بن محمد بن زید، بواسطہ

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ *

والد، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

٢٢ - و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَلَا تَغْزُو فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ *

۲۲۔ ابن نمیر بواسطہ والد، حنظلہ، عکرمہ بن خالد، طاؤس نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمارہے تھے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا قائل ہونا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

(٥) بَاب الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَائِعِ الدِّينِ وَالدُّعَاءِ إِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهِ وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ *

باب (۵) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور دین کے احکاموں کی تبلیغ کرنا۔

٢٣ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۳۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابی جمرہ، ابن عباسؓ (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابی جمرۃ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ عبدالقیس(۱) کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی

(۱) وفد عبدالقیس کے آنے کا سبب یہ بنا کہ اس قبیلے کا ایک شخص منقد بن حیان زمانۂ جاہلیت سے ہی بغرض تجارت مدینہ منورہ آیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ میں آیا ہوا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملے اس کا نام لے کر اس کا حال پوچھا اور اس کے قبیلے کے رؤسا کا فرداً فرداً نام لے کر ان کی خیریت بھی دریافت کی تو یہ دیکھ کر منقد بن حیان بہت حیران ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پہ اسلام قبول کر لیا اور سورۂ اقراء باسم ربک اور سورۂ فاتحہ سیکھ لی اور اپنے علاقے میں واپس چلے گئے۔ ابتداءً اپنا اسلام چھپائے رکھا مگر رفتہ رفتہ قوم کے سردار کو علم ہو ہی گیا تو اس کے پوچھنے پر انہوں نے اپنا اسلام لانے کا واقعہ بتادیا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے اور پھر ایک وفد انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے تیار کیا۔ یہی وفد عبدالقیس ہے۔

قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ زَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً *

اور عرض کیا یارسول اللہ ہماری یہ جماعت خاندان ربیعہ کی ہیں ہمارے اور حضورؐ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم ماہ حرام (ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) کے علاوہ اور کسی مہینے میں (امن کے ساتھ) آپؐ کی خدمت میں نہیں حاضر ہو سکتے لہٰذا ہمیں کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور ادھر والوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تبلیغ کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں انہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اولاً خدا پر ایمان لانا اور پھر اس کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا اور غنیمت کے مال میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں کدو کی تونبی سے، سبز گھڑیا سے، لکڑی کے گھڑے سے اور اس برتن سے جس پر روغن قار ملا ہوا ہو (کیونکہ عرب میں ان برتنوں میں شراب پی جاتی تھی) اور خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں اتنا زائد کیا ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی سچا معبود نہیں اور پھر آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(فائدہ) ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شراب کی حرمت بیان کی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی ممانعت فرمادی تھی جن میں شراب پی جاتی ہے تاکہ کلی طور پر اس کا انسداد ہو جائے مگر بعد میں پھر ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی جیسا کہ بریدہؓ کی روایت میں اس کی تصریح فرمادی۔ اسی وجہ سے جمہور علماء نے فرمایا یہ حرمت منسوخ ہو گئی اور خطابی نے فرمایا ہے یہی قول صحیح ہے۔ ۱۲

٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، ابو بکر بواسطہ غندر، شعبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا، اتنے میں ایک عورت آئی جو گھڑے کی نبیذ کے متعلق دریافت کرتی تھی، ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کونسا وفد ہے اور کونسی جماعت ہے؟ اہل وفد نے عرض کیا خاندان

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامَى قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ وَرَاءَكُمْ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ *

ربیعہ۔ آپؐ نے فرمایا قوم یا وفد کو مرحبا ہو جو کہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ۔ وفد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپؐ کی خدمت میں مسافت طویلہ قطع کر کے حاضر ہوئے ہیں حضورؐ کے اور ہمارے درمیان میں قبائل مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ماہ حرام کے علاوہ اور کسی مہینہ میں ہم خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہو سکتے آپؐ ہمیں کوئی امر فیصل بتا دیجئے جس کی اطلاع ہم ادھر والوں کو بھی کر دیں (اور خود بھی عمل پیرا ہو کر) جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے انہیں چار باتوں کا حکم فرمایا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ انہیں خدائے واحد پر ایمان لانے کا حکم فرمایا اور خود ہی فرمادیا کہ تمہیں معلوم ہے خدائے واحد پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے۔ اہل وفد نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس چیز سے خوب واقف ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنے اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا اور منع فرمایا انہیں کدو کی تونبی، سبز گھڑیا اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے۔ شعبہ نے بھی نقیر بیان کیا اور کبھی مقیر (دونوں کے معنی اوپر گزر چکے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں خود بھی محفوظ رکھو اور وہاں والوں کو بھی اطلاع کر دو۔ ابو بکر بن ابی شیبہ کی روایت میں مَنْ وَّرَائِكُمْ (زبر کے ساتھ) ہے اور ان کی روایت میں مقیر کا تذکرہ نہیں۔

۲۵- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَالَ أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ

۲۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد (تحویل) نصر بن علی جہضمی بواسطہ والد، قرہ بن خالد، ابی جمرہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو شعبہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ میں تم کو اس نبیذ سے منع کرتا ہوں جو کدو کی تونبی، لکڑی کے کھٹلے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں بنائی جائے اور ابن معاذ نے بواسطہ اپنے والد اپنی حدیث میں یہ الفاظ اور زائد نقل کئے ہیں

عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ *

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے (جو کہ سردار قبیلہ تھا) فرمایا تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بردباری اور قوت تحمل۔

٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ سَعِيدٌ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ هَذَا أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ قَالَ بَلَى جِذْعٌ تَنْقُرُونَهُ فَتَقْذِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذَلِكَ قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَؤُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۶۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے روایت نقل کی ہے جو قبیلہ عبدالقیس کے وفد سے ملا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں کہ قتادہؒ نے ابو نضرہ کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے نقل کیا ہے۔ کچھ لوگ قبیلہ عبدالقیس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ خاندان سے ہیں اور ہمارے اور حضورؐ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے سوائے حرام مہینوں کے اور کسی وقت حاضری ممکن نہیں لہٰذا حضورؐ ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیں جس کا حکم ہم اُدھر والوں کو بتا دیں اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم کرتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور فرمایا چار باتوں سے میں تمہیں منع کرتا ہوں کدو کی تونبی، سبز گھڑیا، روغن قیر ملا ہوا برتن، لکڑی کا بنا ہوا کٹھلا۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا آپ کو معلوم ہے کٹھلا کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لکڑی کو تم کھود لیتے ہو اور اس میں ایک قسم کی چھوٹی کھجوریں بھگو دیتے ہو۔ سعید نے کہا یا تمر (پختہ کھجوریں) بھگو دیتے ہو جس سے ان کا جوش ختم ہو جاتا ہے تو پھر اس کو پیتے ہو اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ (نشہ میں آکر) تم میں سے بعض آدمی اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار سے مارنے لگتے ہیں۔ حاضرین میں ایک شخص تھا جسے اسی چیز کی وجہ سے زخم لگا ہوا تھا اس نے کہا لیکن میں نے رسول اللہ

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَفِيمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةُ الْجِرْذَانِ وَلَا تَبْقَى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ قَالَ وَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ*

صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی وجہ سے اسے چھپالیا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ تو پھر ہم کس برتن میں (شربت وغیرہ) پئیں؟ آپؐ نے فرمایا چمڑوں کی ان مشکوں میں پیو جن کے دھانے باندھے ہوئے ہوں۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ ہماری سرزمین میں چوہے بکثرت ہیں وہاں چمڑے کے مشکیزے وغیرہ نہیں رہ سکتے یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ہی چمڑے کے برتنوں میں پیو اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے بردباری اور تحمل۔

٢٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ أَوِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ *

۲۷۔ محمد بن المثنی وابن بشار، ابن ابی عدی، سعید، قتادہؒ سے روایت ہے کہ مجھ سے بہت سے اُن حضرات نے بیان کیا جو کہ وفد عبدالقیس سے ملے اور قتادہؒ نے ابونضرہ کے واسطہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح بیان کی ہے مگر اس میں بجائے تقذفون کے تدیفون (بمعنی ڈالتے ہیں) ہے اور سعید کا قول من التمر بھی مذکور نہیں۔

٢٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنَا اللَّهُ فِدَاءَكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنَا اللَّهُ فِدَاءَكَ أَوَتَدْرِي مَا

۲۸۔ محمد بن بکار بصری، ابوعاصم، ابن جریج (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوقزعہ، ابونضرہ، حسن، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا جب وفد عبدالقیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ پر قربان کرے ہمیں کس قسم کی چیز میں پینا حلال ہے۔ آپؐ نے فرمایا لکڑی کے کٹھلے میں نہ پیا کرو۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم آپؐ پر قربان کیا حضورؐ واقف ہیں کٹھلا کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، لکڑی کے اندر سے کھود لیتے ہیں اور ایسے ہی کدو کی تونبی اور سبز گھڑیا

النَّقِيرُ قَالَ نَعَمْ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَى *

میں بھی کچھ نہ پیا کرو۔ ہاں چمڑوں کی مشکوں میں جن کا دہانا باندھا گیا ہو پی سکتے ہو۔

(٦) بَاب الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ *

باب (۶) شہادتین کی تبلیغ اور ارکانِ اسلام۔

٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ *

۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، ابو بکر بواسطہ وکیع، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابی معبد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے بیان کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اہل کتاب سے جا کر ملو گے لہٰذا اولاً انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اسے مان لیں تو پھر انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس چیز کے لئے بھی تیار ہو جائیں تو بتلا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو اغنیاء سے لے کر ان ہی کے محتاجوں کو دی جائے گی، اب اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو تم ان کا بہترین مال ہر گز نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہیں۔

٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ *

۳۰۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، زکریا بن اسحاق (تحویل) عبد بن حمید، ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ، ابی معبد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣١ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

۳۱۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح، ابن قاسم،

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ *

اسمٰعیل بن امیہ، یحیٰی بن عبداللہ ابن صیفی، ابی معبد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم بنا کر روانہ کیا تو فرمادیا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاؤ گے تو سب سے پہلے جس کی دعوت دو وہ عبادت الٰہی ہونی چاہئے، اگر وہ توحید الٰہی کے قائل ہو جائیں تو بتانا کہ خدا تعالیٰ نے شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کی بھی تعمیل کر جائیں تو بتانا کہ اللہ عزوجل نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالوں میں سے لے کر انہی کے محتاجوں کو دے دی جائے گی اور جب یہ چیز بھی مان لیں تو اُن سے زکوٰۃ لینا مگر ان کے عمدہ مالوں سے بچنا۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ نے فرمایا اس سے پتہ چلا کہ اہل کتاب معنی یہود اور نصاریٰ خدا کو نہیں پہچانتے اگرچہ وہ ظاہری طور پر اس بات کے مدعی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور یہی قول اکثر متکلمین کا ہے کیونکہ جو شخص خدا کے لئے ایسے اوصاف اور اشیاء ثابت کرے جن سے اس کی ذات مبرا و منزہ ہے کہ حقیقت میں ان کا معبود خدا نہیں ہو سکتا گو ظاہری طور پر اسے خدا کہتے ہوں۔

(٧) بَاب الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

باب (۷) شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہونے سے پہلے پہلے قتال واجب ہے۔

٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۳۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عتبہ بن مسعود، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے (۱) (اور ابوبکرؓ نے مرتدین پر لشکر کشی کرنی چاہی) تو حضرت عمر بن الخطابؓ نے صدیق اکبرؓ سے عرض

(۱) ان مانعین زکوٰۃ میں دو قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو دین اسلام پر باقی رہے مگر انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یعنی بیت المال کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، دوسری قسم کے لوگ وہ تھے جنہوں نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا یا علی الاعلان مرتد ہو گئے۔ پہلے گروہ کی حیثیت باغی کی تھی جبکہ دوسرے گروہ کی حیثیت مرتد کی تھی۔ قتال دونوں سے کیا گیا البتہ پہلے گروہ سے قتال کرنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ شبہ تھا جس کا اظہار انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے ان کے شبہ کو دور کیا جس کا حاصل یہ تھا کہ وہ باغی ہیں اور جس طرح مرتدین سے قتال جائز ہے اسی طرح باغیوں سے۔

لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ*

کیا آپ ان حضرات سے کس طرح جنگ کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہو جائیں لہٰذا جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا قائل ہو جائے گا وہ مجھ سے اپنا جان و مال محفوظ کر لے گا مگر کسی حق کے پیش نظر ضرور اس سے تعرض کیا جائے گا اور باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت میں فرق سمجھتا ہو، اس لئے کہ زکوٰۃ تو مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی بھی نہیں دیں گے جو رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے قتال کروں گا۔ عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہوا کہ میں نے دیکھ لیا کہ اللہ جل جلالہ نے ابو بکر صدیقؓ کے قلب کو قتال کے لئے منشرح کر دیا ہے تب میں نے یقین کیا کہ یہی چیز حق ہے۔

(فائدہ) حضرت عمر فاروقؓ کا اعتراض حدیث کے ظاہری حکم کے پیش نظر تھا مگر مطلب ابو بکر صدیقؓ کے فرمانے کا یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت دو شرطوں پر معلق کی ہے اور جو حکم دو شرطوں میں معلق ہو وہ ایک کے نہ ہونے سے محقق نہیں ہوتا ہے۔ اسی بنا پر زکوٰۃ کو نماز پر قیاس کر کے بتلایا چنانچہ عمر فاروقؓ پر اسی چیز کا حق ہونا منکشف ہو گیا۔ ۱۲

٣٣- و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ *

۳۳۔ ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیبؒ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہو جائیں سو جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہو جائے وہ مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لے گا باقی اس کا (اندرونی) حساب اللہ تعالیٰ پر ہے ہاں حق پر اس کے جان و مال سے تعرض کیا جائے گا۔

٣٤- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ ح و

۳۴۔ احمد بن عبدۃ الضبی، عبدالعزیز الدرا وردی، علاء (تحویل) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، علاء بن

حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *

عبدالرحمٰن بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور میری لائی ہوئی تمام شریعت پر ایمان لے آئیں اگر وہ ایسا کرلیں تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کرلیں گے اور ان کا (اندرونی) حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے باقی حق (کی خلاف ورزی) پر اُن سے مقابلہ کیا جائے۔

٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابی سفیان بواسطہ جابرؓ اور ابوصالح بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن المسیب والی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٣٦- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ) *

۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن المثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابی الزبیر، جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے کہ وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہو جائیں اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہو جائیں تو ان کا جان و مال مجھ سے محفوظ ہو جائے گا مگر اس کے حق کے پیش نظر ان سے مواخذہ کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ یعنی آپ تو لوگوں کو نصیحت کرنے والے ہیں آپ کا ان پر کوئی زور نہیں۔

٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۔ ابوغسان مسمعی، عبدالملک بن صباح، شعبہ، واقد بن محمد بواسطہ والد، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہوا ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *

وسلم اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ اب اگر وہ اس پر کاربند ہو جائیں تو مجھ سے وہ اپنا جان و مال محفوظ کر لیں گے مگر حق کے ماتحت مواخذہ ہو گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

(فائدہ) امام شوکانی سے دریافت کیا گیا کہ جو لوگ جنگلات میں رہتے ہیں اور سوائے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اور کوئی ارکانِ اسلام نہیں بجا لاتے اور نہ نماز پڑھتے اور زکوۃ ادا کرتے ہیں صرف زبان سے کلمہ شہادت کے قائل ہیں یہ کافر ہیں یا مسلمان اور ان سے قتال واجب ہے یا نہیں تو جواباً تحریر فرمایا کہ جو شخص ارکانِ اسلام اور فرائض اسلام کو ترک کر دے اور زبانی اقرار کے علاوہ اور کوئی چیز اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ کافر ہے اور اس کا جان و مال سب حلال ہے اس لئے کہ صحیح حدیثوں سے یہ چیز ثابت ہے کہ جان و مال اس وقت بچے گی جب ارکان اسلام کو ادا کرے۔ ۱۲ مترجم

٣٨- و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ *

۳۸۔ سوید بن سعید اور ابن ابی عمر، مروان فزاری، ابی مالک بواسطہ والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ فرما رہے تھے جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہو گیا اور سوائے خدا تعالیٰ کے تمام معبودانِ باطلہ کا انکار کر دیا تو اس کا جان و مال سب حرام ہو گیا اور باقی حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

٣٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر (تحویل) زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ابی مالک بواسطہ والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ یہی فرمان نقل کرتے ہیں۔

(٨) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ إِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ وَنَسْخِ جَوَازِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ فِي أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ *

باب (۸) نزع سے پہلے پہلے اسلام قابل قبول ہے اور مشرک کے لئے دعا کرنا درست نہیں نیز شرک پر مرنے والا جہنمی ہے کوئی وسیلہ اس کے کام نہ آئے گا۔

٤٠ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ) وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ) *

۴۰۔ حرملہ بن یحیٰی، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جب ابو طالب کے انتقال کا وقت قریب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ بن مغیرہ کو ان کے پاس موجود پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عم محترم ایک کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کہ میں خدا کے ہاں اس کا گواہ رہوں گا۔ ابو جہل اور امیہ کہنے لگے ابو طالب کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرتے ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ابو طالب کو کلمہ پیش کرتے اور یہی بات دہراتے رہے بالآخر ابو طالب نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کر دیا اور آخری کلمات یہ کہے کہ میں اپنے باپ عبدالمطلب کے دین پر ہوں(۱)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (افسردہ ہو کر) فرمایا خدا کی قسم میں تو جب تک ممانعت الٰہی نہ ہو گی تمہارے لئے برابر دعاء مغفرت کرتا رہوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى الخ نازل فرمائی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے یہ چیز زیبا نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کریں اگرچہ ان سے رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو جبکہ ان کا جہنمی ہونا معلوم ہو گیا اور ابو طالب کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ الخ یعنی تم جسے چاہو راہ راست پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے راہ راست پر لا سکتا ہے اور وہ ہدایت

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار چچا تھے اور اتفاق کی بات ہے کہ ان میں سے جن کے نام اسلامی ناموں کے منافی تھے وہ مسلمان نہیں ہوئے یعنی ابو طالب جن کا نام عبد مناف اور ابولہب جس کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ اور جن کے نام اسلامی ناموں کے منافی و مخالف نہیں تھے وہ مسلمان ہو گئے تھے یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

جناب ابو طالب کا انتقال ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے ہوا۔ ان کے انتقال کے تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس سال کو عام الحزن بھی کہا جاتا ہے۔

پانے والوں سے بخوبی واقف ہے۔

٤١ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْن سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ *

۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (تحویل) حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن سعد بواسطہ والد، صالح، زہری سے بعینہ یہی روایت منقول ہے مگر اس میں دونوں آیتوں کا تذکرہ نہیں۔

٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) الْآيَةَ *

۴۲۔ محمد بن عباد اور ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابی حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم محترم کے انتقال کے وقت فرمایا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دو میں قیامت کے دن تمہارے لئے اس کا گواہ ہو جاؤں گا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ الخ۔

٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ) *

۴۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، یزید بن کیسان، ابی حازم، اشجعی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے فرمایا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دو میں اس چیز کا تمہارے لئے قیامت کے دن گواہ ہو جاؤں گا، ابوطالب نے جواب دیا قریش اگر مجھے عار نہ دلاتے تو میں ضرور آپ کی دلی خواہش پوری کر دیتا مگر یہ تو کہیں گے کہ ابوطالب نے ڈر اور گھبراہٹ کی وجہ سے ایسا کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے (حضورؐ کی تسلی کے لئے) یہ آیت نازل فرمائی اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔

(٩) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا *

باب (۹) جو شخص توحید کی حالت پر انتقال کرے گا وہ بہر صورت جنت میں داخل ہو گا۔

٤٤ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابو بکر بواسطہ ابن علیہ، خالد، ولید بن مسلم، حمران، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس چیز کا یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، مرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

٤٥ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً *

۴۵۔ محمد بن ابی بکر المقدمی، بشر بن المفضل، خالد حذاء، ولید ابی بشر، حمران، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٤٦ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَى قَالَ كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۴۶۔ ابو بکر بن النضر بن ابی النضر، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، عبید اللہ اشجعی، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف، ابی صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک) میں تھے کہ لشکر کے توشے ختم ہو گئے اور آپ نے لوگوں کے بعض اونٹ کاٹ ڈالنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ لوگوں کے بچے ہوئے توشوں کو جمع کرا کے اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیتے (تاکہ اسی میں برکت ہو جاتی) چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا سو جس کے پاس گیہوں تھا وہ گیہوں لے کر آیا اور کھجور والا کھجور اور ایسے ہی گٹھلی جس کے پاس موجود تھی وہ لے کر حاضر ہو گیا (راوی حدیث بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کیا گٹھلی کا کیا کرتے تھے، مجاہد نے فرمایا اس کو چوس کر پانی پی لیتے تھے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی حتیٰ کہ تمام جماعت نے اپنے توشہ دانوں کو بھر لیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول

ہوں، جو بندہ اللہ عزوجل سے ان دونوں باتوں میں بغیر شک کئے ہوئے ملاقات کرے وہ جنت میں جائے گا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مسافروں کو چاہئے کہ سب اپنا اپنا کھانا ایک جگہ جمع کر کے کھائیں خواہ کوئی کم کھائے یا زائد۔ یہ چیز باعث خیر و برکت اور موجب الفت و محبت ہوتی ہے جو نفسیاتی ایک اہم مسئلہ ہے اور یہ کہ اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص توحید کی حالت میں انتقال کر جائے وہ جنت میں جائے گا۔ اگر نیکو کار ہے تو جہنم میں اس کا داخلہ نہ ہوگا اور بدکردار اپنے اعمال کی سزا پاکر جنت میں داخل ہو جائے گا اور آیت کریمہ وَإِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کا مطلب یہ ہے کہ جہنم پر سے گزر ہر ایک شخص کا ہوگا خواہ داخلہ ہو یا نہ ہو اس لئے کہ پل صراط جہنم کے اوپر ہے تمام نصوص شرعیہ اور احادیث متواترہ اسی قاعدہ پر دال ہیں لہٰذا اگر کوئی جزئی شکل باعتبار ظاہر کے اس کلیہ کے خلاف نظر آئے تو اسے بھی اس قاعدہ پر منطبق کرنا چاہئے واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم

٤٧ - وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۷۔ سہل بن عثمان، ابو کریب، محمد بن علاء، ابی معاویہ، ابو کریب بواسطہ معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہؓ یا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اعمش راوی کو شک ہے) سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے دن لوگوں کو بہت سخت بھوک لگی، صحابہؓ نے عرض کیا کاش یا رسول اللہ آپ ہمیں اجازت دیتے تو ہم اپنے اُن اونٹوں کو جن پر پانی لاتے ہیں ذبح کر کے کھاپی لیتے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرلو، اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اگر ایسا کیا جائے گا تو سواریاں کم ہو جائیں گی مگر سب سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوا لیجئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت عطا فرمادے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اور پھر ایک دستر خوان منگا کر بچھا دیا پھر سب کا بچا ہوا توشہ منگوایا تو کوئی شخص مٹھی بھر جو اور کوئی کھجور لایا اور کوئی روٹی کے ٹکڑے حتیٰ کہ یہ سب مل کر کچھ دستر خوان پر جمع ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اپنے اپنے برتنوں میں توشہ بھرلو، تو سب ہی نے اپنے اپنے برتن بھر لئے یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہیں باقی رہا جو کہ نہ بھرا گیا ہو۔ اس کے بعد پھر سب نے کھانا شروع کیا پھر بھی بچ گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ *

اس کا رسول (برحق) ہوں، لہٰذا جو شخص بھی ان دونوں باتوں پر یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے گا وہ جنت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

٤٨- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ *

۴۸۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، ابن جابر، عمیر بن ہانی، جنادہ بن ابی امیہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کا قائل ہو جائے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی بندی مریم کے بیٹے اور کلمۃ اللہ ہیں جو اللہ نے مریم کی جانب القا فرمایا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازہ سے اندر جانا چاہے گا خدا اسی دروازہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

٤٩- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ *

۴۹۔ احمد بن دورقی، مبشر بن اسماعیل، اوزاعی، عمیر، ابن ہانی سے یہی روایت ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس کے جو عمل بھی ہوں خدا اسے جنت میں داخل فرمائے گا لیکن اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہے گا اندر چلا جائے گا۔

٥٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ

۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز، صنابحی سے روایت ہے، عبادۃ بن صامتؓ نزع کی حالت میں تھے، میں حاضر ہوا اور (انہیں دیکھ کر) رونے لگا، انہوں نے فرمایا ہائیں روتا کیوں ہے خدا کی قسم اگر مجھے شاہد بنایا گیا تو میں تیرے لئے شہادت دوں گا، اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تیرے لئے شفاعت کروں گا اور اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو تجھے فائدہ پہنچاؤں گا۔ اس کے بعد فرمایا کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس میں تمہارا فائدہ ہو اور میں نے تم سے نہ بیان کی ہو، ہاں ایک حدیث بیان نہیں کی وہ آج بیان کئے دیتا ہوں اس لئے کہ

أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ *

روح پرواز کرنے کو ہے، میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی (سچے دل سے) گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کردے گا۔

٥١ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

۵۱۔ ہداب بن خالد الازدی، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف کجاوہ کی بیچ کی لکڑی کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں موجود ہوں، اس کے بعد آپؐ تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں اطاعت و فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا حاضر ہوں اور حکم کا منتظر ہوں یا رسول اللہ، فرمایا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے، میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ ہی بخوبی واقف ہے، فرمایا خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اس کے بعد حضورؐ کچھ دیر تک چلتے رہے پھر فرمایا معاذ بن جبل، میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک، فرمایا تجھے معلوم ہے بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں، میں نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے۔

٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ تَدْرِي مَا

۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سلام بن سلیم، ابی اسحاق، عمرو بن میمون، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عفیر نامی گدھے پر ردیف تھا، ارشاد فرمایا معاذ تم واقف ہو کہ خدا کا بندوں پر کیا حق اور بندوں کا خدا پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور

حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا *

٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ *

٥٤ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

٥٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا

اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والا ہے، فرمایا خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے وہ عذاب نہ دے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس کی بشارت لوگوں کو نہ دے دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔

۵۳۔ محمد بن المثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی حصین، اشعث بن سلیم، اسود بن ہلال، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے۔ معاذ نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم۔ آپؐ نے فرمایا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اس کے بعد دریافت کیا تو جانتا ہے بندوں کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے جب وہ ایسا کریں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے۔

۵۴۔ قاسم بن زکریا، حسین، زائدہ، ابی حصین، اسود بن ہلال، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا، میں نے جواب دیا، فرمایا تم واقف ہو خدائے عزوجل کا بندوں پر کیا حق ہے۔ باقی حدیث وہی ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔

۵۵۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس الحنفی، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ جماعت میں ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ بھی شامل تھے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دیر تک تشریف نہ لائے ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اس لئے ہم گھبرا

فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبَنِي عُمَرُ فَإِذَا هُوَ عَلَى

کر کھڑے ہو گئے، سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا اور انصار بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا۔ ہر چند باغ کے چاروں طرف چکر لگایا مگر اندر جانے کا راستہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا جو باہر کے کوئیں سے باغ کے اندر جارہا تھا میں لومڑی کی طرح اس نالہ سے گھسٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہؓ، میں نے عرض کیا جی یارسول اللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا، میں نے عرض کیا آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر اچانک اُٹھ کر تشریف لے چلے اور آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی اس لئے ہم گھبرا گئے کہ کہیں دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر نہ پریشان کریں، اور سب سے پہلے میں گھبرایا اور اس باغ تک پہنچ گیا اور لومڑی کی طرح گھسٹ کر اندر آگیا اور یہ سب (صحابہؓ) میرے پیچھے آرہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ابوہریرہؓ اور مجھے اپنے نعلین مبارک (بطور نشانی کے) عنایت کئے اور فرمایا میری یہ دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور جو شخص اس باغ کے باہر یقین قلبی کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اسے جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ سب سے پہلے مجھے عمرؓ بن الخطاب ملے اور انہوں نے دریافت کیا ابوہریرہؓ یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں ہیں آپؐ نے مجھے دی ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقین قلبی کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اسے جنت کی بشارت سنادوں۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر ایک ہاتھ میرے سینہ کے درمیان مارا(۱) جس

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اس لئے نرمی، شفقت اور رحمت کی بناء پر فرمایا کہ یہ خوشخبری لوگوں کو سنادو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ اس خوشخبری کو سن کر لوگوں میں سستی پیدا ہوگی اور صرف شہادتین پر اکتفا کر کے اعمال کو چھوڑ بیٹھیں گے اس لئے مصلحت اس میں سمجھی کہ اس خوشخبری کو لوگوں کے سامنے عام طور پر بیان نہ کیا جائے۔ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی رائے کی موافقت فرمائی۔ اور بظاہر لگتا یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اولاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آرام سے روکا ہوگا لیکن وہ نہ رکے تو پھر ان کے سینے پر مارا ہوگا اور مقصد مارنا یا انہیں تکلیف دینا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد کرنا نہیں تھا بلکہ اس بات کا اظہار مقصود تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد حاصل ہو گیا ہے اب اعلانِ عام کی ضرورت نہیں۔

أَثَرِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ *بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي قَالَ ارْجِعْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ *

سے میں سرین کے بل گرا اور فرمایا ابوہریرہؓ واپس ہو جا، میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے کے قریب ہی تھا کہ میرے سر پر سوار عمرؓ بھی آپہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا ابوہریرہؓ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا حضورؐ میری ملاقات اوّل عمرؓ سے ہوئی اور جو پیغام آپ نے مجھے دے کر بھیجا تھا میں نے انہیں پہنچادیا۔ انہوں نے میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا جس سے میں سرین کے بل گرا اور کہنے لگے لوٹ جا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ تم نے میرے پیغام میں کیوں رکاوٹ ڈالی، عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا حضور والا ہی نے اپنی جوتیاں دے کر ابوہریرہؓ کو بھیجا تھا کہ جو شخص یقین قلبی کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دیتا ہوا ملے اسے جنت کی خوشخبری سنادو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، عمرؓ نے عرض کیا ایسا نہ کیجئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ انہیں تو عمل کرنے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا تو اچھا رہنے دو۔

٥٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا *

۵۶۔ اسحاق بن منصور، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، قتادہؓ، انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے اور معاذؓ بن جبل آپؐ کے ردیف تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذؓ بن جبل، میں نے عرض کیا حضور حاضر ہوں خدمت میں موجود ہوں، آپؐ نے (پھر) فرمایا معاذؓ، حضرت معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں، اطاعت و فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں، اس کے بعد پھر فرمایا اے معاذؓ، عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک۔ آپؐ نے فرمایا جو بھی بندہ اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس فرمان کی میں لوگوں کو اطلاع نہ

کردوں کہ وہ خوش ہو جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر وہ اسی چیز پر بھروسہ کر لیں گے۔ چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے (کتمان علم کے) گناہ سے بچنے کی وجہ سے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی۔

(فائدہ) علم کا اس طرح چھپانا کہ وہ ضائع ہو جائے منع ہے اسی لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت اس چیز کو بتلا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیان کی ممانعت فرمائی تھی وہ بطور مصلحت تھی کہ کہیں عوام اور جاہل دھوکہ میں مبتلا ہو جائیں۔ شیخ ابن الصلاح نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام خوشخبری دینے سے منع فرمایا تھا باقی خواص سے بیان کرنے میں مضائقہ نہ تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمادیا اور معاذؓ نے بھی اسی طریق کو اختیار کیا۔ اور پہلی حدیث میں ابوہریرہؓ کو جو عام خوشخبری دینے کے لئے روانہ کیا تھا یہ آپؐ کی پہلی رائے تھی اس کے بعد یہی رائے ہو گئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیلی آراء کا بطریقۂ اولیٰ حق حاصل تھا واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم

٥٧- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عِتْبَانَ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَسْنَدُوا عُظْمَ ذَلِكَ وَكُبْرَهُ إِلَى مَالِكِ بْنِ دُخْشُمٍ قَالُوا وَدُّوا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَوَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا إِنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهُ قَالَ

۵۷۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالک سے روایت ہے کہ مجھ سے محمود بن ربیع نے بواسطہ عتبانؓ بن مالک نقل کیا ہے محمودؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور عتبانؓ بن مالک سے ملا اور ان سے کہا تم سے مجھے ایک حدیث پہنچی ہے لہٰذا اسے بیان کرو۔ عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری آنکھوں میں کچھ خرابی ہو گئی تھی اس لئے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے مکان پر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کے لئے متعین کر لوں۔ حسب استدعا حضورؐ مع صحابہؓ کے تشریف لائے اور مکان میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگے مگر صحابہؓ باہم گفتگو میں مشغول رہے۔ مالک بن دخشم کا بھی تذکرہ آ گیا۔ لوگوں نے اسے مغرور و متکبر کہا (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع سن کر بھی وہ حاضر نہ ہوا) صحابہؓ نے کہا ہم دل سے چاہتے ہیں کہ حضورؐ اس کے واسطے بددعا کرتے اور وہ ہلاک ہو جاتا یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی سچا معبود نہیں اور میں اس کا رسول برحق ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا (زبان سے تو)

أَنَسٌ فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِابْنِي اكْتُبْهُ فَكَتَبَهُ *

وہ اس کا قائل ہے مگر دل میں اس کے یہ چیز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا یا دوزخ اسے نہ کھائے گی۔ انسؓ بن مالک فرماتے ہیں یہ حدیث مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی میں نے اپنے لڑکے سے کہا اسے لکھ لے اس نے لکھ لی۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث (کی اسناد) میں دو عجیب باتیں ہیں ایک تو یہ کہ تین صحابی یعنی انسؓ بن مالک، محمودؓ، عتبانؓ بن مالک برابر ایک دوسرے سے روایت کر رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ بڑے نے چھوٹے سے روایت کی ہے کیونکہ انسؓ بن مالک محمودؓ سے علم، مرتبہ اور عمر میں بڑے ہیں

٥٨ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنُعِتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ *

۵۸۔ ابو بکر بن نافع عبدی، بہز، حماد، ثابت، انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ مجھ سے عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ وہ اندھے ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ میرے مکان پر تشریف لا کر مسجد کی ایک جگہ متعین کر دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور عتبانؓ بن مالک کے خاندان والے بھی آئے مگر مالک بن دخشم نامی شخص نہ آیا بقیہ حدیث بدستور سابق ہے۔

(١٠) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِنِ ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ *

باب (۱۰) جو شخص توحید الٰہی، دین اسلام اور رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر راضی ہو جائے وہ مومن ہے۔

٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۵۹۔ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی، بشر بن حکم، عبدالعزیز، یزید ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد، عباس(۱) بن عبدالمطلب

(۱) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال زیادہ تھی۔ آپ کے کمال فہم اور کمال ادب کی دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے جواب دیا کہ بڑے وہ ہیں عمر میری زیادہ ہے۔
حضرت عباسؓ بچپن میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ اگر مل گئے تو میں بیت اللہ پر کپڑا چڑھاؤں گی چنانچہ وہ مل گئے تو ان کی والدہ نے ریشم دیباج کے کپڑے بیت اللہ پر چڑھائے۔ حضرت عباسؓ زمانہ جاہلیت سے رئیس تھے اور مسجد حرام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرمارہے تھے جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا یعنی اس کا ایمان صحیح اور درست ہو گیا۔

(۱۱) بَاب بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ *

باب (۱۱) ایمان کے شعبے اور حیاء کی فضیلت۔

٦٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

۶۰۔ عبید اللہ بن سعید، عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، سلیمان ابن بلال، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کا ایک عظیم الشان شعبہ ہے۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ساٹھ شاخیں مذکور ہیں مگر اس میں راوی کو شک ہے اور امام بخاریؒ نے بغیر شک کے ساٹھ کی کئی روایتیں نقل کی ہیں اور ابوداؤد و ترمذی نے ستر کی ذکر کی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں چونسٹھ شعبوں کا تذکرہ ہے۔ اسی بناء پر علماء کرام میں اختلاف ہوا کہ کون سی روایت زائد صحیح ہے۔ حافظ ابن حبان بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں ایک طویل مدت تک غور و خوض کیا اور قرآن و حدیث میں بہت تلاش و جستجو کے بعد تمام شعبوں کو شمار کیا تو وہ ۷۹ نکلے تب مجھے یقین ہوا کہ یہی چیز صحیح اور درست ہے۔ ۱۲ مترجم

٦١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

۶۱۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں جس میں سب سے افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا قائل ہونا ہے۔ اور سب سے سہل ترین شعبہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک عظیم الشان شعبہ ہے۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی تعمیر اور حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری انہیں کے سپرد تھی۔ حضرت عباسؓ بہت پہلے اسلام لے آئے تھے مگر انہوں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا اور بدر کے موقع پر مشرکین مکہ کے ساتھ ناچاہتے ہوئے بھی آگئے تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمادیا تھا کہ کوئی حضرت عباسؓ کو قتل نہ کرے اس لئے کہ وہ بادل نخواستہ آئے ہیں۔

٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ *

۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔

٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ *

۶۳۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری اس روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ بقیہ حدیث وہی ہے۔

٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةً فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ *

۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو سوار، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حیاء سے خیر ہی حاصل ہوتی ہے۔ بشیر بن کعبؓ بولے حکمت کی کتابوں میں موجود ہے کہ حیاء سے وقار اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمرانؓ نے جواب دیا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کر رہا ہوں اور تم اپنی کتابوں کی باتیں بیان کر رہے ہو۔

٦٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ قَالَ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا لِلَّهِ وَمِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أَرَانِي

۶۵۔ یحییٰ بن حبیب، حماد بن زید، اسحاق بن سوید، ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں ہم اپنی جماعت کے ساتھ عمران بن حصینؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں بشیر بن کعب بھی موجود تھے۔ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روز ہم سے ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیاء خیر ہی خیر ہے۔ بشیر بن کعب بولے ہم نے بعض کتابوں یا کتب حکمت میں دیکھا ہے کہ حیاء سے سنجیدگی اور وقار الٰہی بھی حاصل ہوتا ہے اور کبھی کمزوری بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سن کر عمران بن حصینؓ کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور فرمانے لگے میں تمہارے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کر رہا ہوں اور

أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُ فِيهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ فِيهِ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ *

تم اس کے خلاف بیان کرتے ہو یہ کہہ کر عمرانؓ نے دوبارہ حدیث بیان کی۔ بشیر نے بھی دوبارہ اس بات کا تذکرہ کیا۔ عمرانؓ غضبناک ہوگئے اور ہم ان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کہنے لگے ابو نجید (یہ ان کی کنیت ہے) بشیرؒ ہم میں سے ہیں (منافق اور بدعتی نہیں) ان کے کہنے میں کوئی مضائقہ اور ہرج نہیں۔

٦٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ *

۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر، ابو نعامہ عدوی، حجیر بن ربیع عدوی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی حماد بن زید والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(١٢) بَاب جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ *

باب (۱۲) اسلام کے جامع اوصاف۔

٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ فَاسْتَقِمْ *

۶۷۔ ابو بکر ابن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر (تحویل) قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، (تحویل) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں آپ کے بعد اسے کسی سے دریافت نہ کروں۔ آپؐ نے فرمایا اس بات کا اقرار کر لے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اسی پر مضبوطی کے ساتھ جمارہ۔ ابو اسامہؓ کی روایت میں غیرک کا لفظ ہے (یعنی آپ کے سوا)۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فرمان اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کی طرف اشارہ ہے اور اسی استقامت کا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۂ ہود اور اس کی مانند اور سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔ استاذ ابو القاسم قشیریؒ بیان کرتے ہیں استقامت وہ درجہ ہے جس سے تمام کام پورے اور کامل ہوتے ہیں اور تمام بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں اور جس میں صفت استقامت نہ ہو اس کی تمام کوششیں رائیگاں اور بے سود ہیں اور استقامت ایسی صفت ہے جو خواص ہی کو حاصل ہو سکتی ہے اور امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں صرف یہی حدیث نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی کچھ زیادتی کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

(١٣) بَاب بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ وَأَيُّ أُمُورِهِ أَفْضَلُ *

باب (۱۳) اسلام کی فضیلت اور اس کے مراتب۔

٦٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ *

۶۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح بن المہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مہمان اور بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور ہر ایک شخص کو خواہ جانتے ہو یا نہ جانتے ہو سلام کرنا۔

٦٩- و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُا إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ *

۶۹۔ ابوالطاہر المصری، ابن وہب، عمرو بن الحارث، یزید بن ابی حبیب، ابی الخیر، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا مسلمان بہتر ہے؟ فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

٧٠- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ عَبْدٌ أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ *

۷۰۔ حسن الحلوانی، عبد بن حمید، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

٧١-وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ *

۷۱۔ سعید بن یحییٰ بن سعید اموی بواسطہ والد، ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کس شخص کا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

٧٢- وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۷۲۔ ابراہیم بن سعید الجوہری، ابواسامہ، برید بن عبداللہ سے یہ روایت بھی اسی طرح مذکور ہے باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا مسلمان

وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

افضل ہے۔

(١٤) بَاب بَيَان خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَان *

باب (۱۴) کن خصلتوں کے بعد ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے۔

٧٣- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ *

۷۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، محمد بن بشار، ثقفی، ابن ابی عمر بواسطہ عبدالوہاب، ایوب، ابی قلابہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت اور چاشنی پالے گا، ایک یہ کہ خدا اور اس کا رسولؐ اسے اور سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے جس شخص سے محبت کرے صرف خدا ہی کی وجہ سے کرے اور تیسرے یہ کہ جب خدا نے اسے کفر سے نجات دے دی تو پھر دوبارہ کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا برا سمجھے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔

(فائدہ) علماء کرام نے حلاوت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ عبادت الٰہی اور خدا اور رسولؐ کی رضامندی کے لئے مشقتیں برداشت کرنے میں لذت اور حلاوت پیدا ہو اور دنیا کے فوائد و منافع پر خدا اور رسولؐ کی رضامندی کو مقدم رکھے اور خدا کی محبت یہ ہے کہ اس کا حکم مانے اور اس کی نافرمانی کو قطعی طور پر ترک کر دے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مطلب ہے۔ قاضی عیاضؒ بیان کرتے ہیں یہ حدیث اس حدیث کے جو کہ پہلے گزر چکی کہ ایمان کا مزہ چکھ لیا اس شخص نے جو کہ خدا کی خدائی پر راضی ہو گیا الخ اس کے ہم معنی ہے اور ایسے ہی خدا کے لئے کسی سے محبت رکھنا یہ خدا کی محبت کا پھل ہے۔ اور اصل خدا کی محبت یہ ہے کہ اپنی مرضیات کو اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے موافق کر دے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے گردن جھکا دے یہی حقیقی حلاوت اور چاشنی ہے۔ ۱۲ مترجم

٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ *

۷۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کا مزہ پالے گا جس کسی سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوں اور جب خدا نے اسے کفر سے نجات دے دی تو پھر کفر میں لوٹنے سے آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ بہتر اور اچھا سمجھے۔

٧٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ

۷۵۔ اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، حماد، ثابت، انس بن

شُمَيْلٍ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا *

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے۔ مگر اس میں اتنا لفظ زائد ہے کہ دوبارہ یہودی یا نصرانی ہونے سے آگ میں لوٹ جانے کو زیادہ بہتر سمجھے۔

(١٥) بَاب وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلَى مَنْ لَمْ يُحِبَّهُ هَذِهِ الْمَحَبَّةَ *

باب (۱۵) مومن وہی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبت ہو۔

٧٦-وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۷۶۔ زہیر بن حرب، اسمٰعیل بن علیہ (تحویل) شیبان بن ابی شیبہ، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ یا کوئی شخص مومن نہیں ہو گا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے تمام متعلقین مال و اسباب اور تمام آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

٧٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۷۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو گا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

(فائدہ) خطابیؒ فرماتے ہیں اس محبت سے محبت طبعی مراد نہیں بلکہ محبت اختیاری مقصود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کے ارشاد کی تعمیل دنیا کی سب چیزوں پر مقدم رکھے۔ ماں باپ، بی بی، اولاد، دوست آشنا سب اگر ناراض ہو جائیں تو ہو جائیں مگر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہر گز سرزد نہ ہو۔ یہی محبت صادقہ ہے اور اسی پر ایمان کا مدار ہے۔ ۱۲

(١٦) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ *

باب (۱۶) ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے لئے جو چیز پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے منتخب کرے۔

٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا

۷۸۔ محمد بن مثنیٰ، بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ أَوْ قَالَ لِجَارِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ *

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک کہ یہ بات نہ ہو کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی یا پڑوسی کے لئے پسند کرے۔

٧٩- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ *

۷۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حسین معلم، قتادہ، انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہ ہوگا جب تک اپنے ہمسایہ یا اپنے بھائی کے لئے وہ بات دل سے نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

(١٧) بَاب بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ *

باب (۱۷) ہمسایہ کو ایذا دینے کی حرمت۔

٨٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ *

۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، ابن ایوب بواسطہ اسماعیل، علاء بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی ضرر رسانیوں سے اس کا ہمسایہ مامون نہ ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(فائدہ) علماء نے کہا ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ستانا جائز سمجھے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے تو وہ شخص کافر ہے کبھی جنت میں نہ جائے گا یا یہ کہ اولاً جنت میں داخلہ نہ ہوگا بلکہ اپنی سزائیں پاکر پھر توحید الٰہی کے قائل ہونے کی وجہ سے جنت میں جائے گا۔ ۱۲

(١٨) بَاب الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ *

باب (۱۸) ہمسایہ اور مہمان کی خاطر امور خیر کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت اور ان تمام باتوں کا ایمان میں داخل ہونا۔

٨١- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۸۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموش رہے اور ایسے ہی جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ہو اسے اپنے ہمسایہ کی خاطر داری کرنی

فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ *

چاہئے اور جو شخص خدا تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی خاطر و مدارت کرنی چاہئے۔

(فائدہ) حق تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ یعنی جو بات انسان منہ سے نکالتا ہے اس کے لکھنے کے لئے ایک شخص اس کے سامنے تیار رہتا ہے۔ اس آیت کے پیش نظر علماء کرام نے اختلاف کیا ہے کہ انسان کی ہمہ قسم کی باتیں لکھی جاتی ہیں یا نہیں۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں صرف وہی باتیں لکھی جاتی ہیں جن پر ثواب یا عذاب مرتب ہو گا اس صورت میں آیت خاص ہو جائے گی اور امام شافعیؒ نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ انسان کو بات کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے پھر اگر یہ امر متحقق ہو جائے کہ اس کے بیان کرنے میں کوئی نقصان نہیں تو بیان کردے ورنہ خاموش رہے اور جن امور میں تردد ہو ان میں خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ ۱۲ مترجم

٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ *

۸۲۔ ابی بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، ابی حصین، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کہ خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

٨٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ *

۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی بحدیث سابق نقل کرتے ہیں مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرے۔

٨٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ *

۸۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن عیینہ، ابن نمیر، بواسطہ سفیان، عمرو، نافع بن جبیر، ابی شریح الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنا چاہئے، جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے اور ایسے ہی جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

(١٩) بَاب بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب (۱۹) نہی عن المنکر ایمان میں داخل ہے اور

مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَأَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ *

کیفیت ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔

٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ *

۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (تحویل) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز نماز سے قبل جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا نماز خطبہ سے پہلے ہونی چاہئے، مروان نے جواب دیا وہ دستور اب موقوف ہو گیا۔ ابو سعیدؓ بولے اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کوئی بات دیکھے تو وہ اسے ہاتھ سے تبدیل کر دے اگر اس کی قوت نہ ہو تو زبان ہی سے اس کی تردید کر دے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے اس چیز کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمترین درجہ ہے۔

(فائدہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما و عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے یہ چیز ثابت ہے کہ نماز عید پہلے پڑھی اور بعد میں خطبہ دیا اور یہی تمام ائمہ سلف اور خلف کا قول ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ اب اگر کسی سے کوئی فعل اس کے خلاف سرزد ہو تو وہ قابل قبول نہیں۔ ۱۲

٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ *

۸۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، اسماعیل بن رجاء بواسطہ والد، ابی سعید خدریؓ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی بعینہ مذکور ہے۔

٨٧- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

۸۷۔ عمرو الناقد، ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب، ابن ابراہیم بن سعد بواسطہ والد، صالح بن کیسان، حارث، جعفر بن

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَالِحٌ وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ *

عبداللہ بن الحکم، عبدالرحمٰن بن المسور، ابی رافع، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس امت میں بھی جو نبی مبعوث کیا ہے اس کی امت میں سے اس کے کچھ ولی دوست اور صحابی بھی ہوتے ہیں جو اس کے طریقہ پر کاربند اور اس کے پیرو رہتے ہیں لیکن ان کے بعد کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں وہ نہیں کرتے اور ان کاموں کو کرتے ہیں جن کا حکم نہیں لہٰذا جس شخص نے اپنے ہاتھ سے ان لوگوں کا مقابلہ کیا وہ بھی مومن تھا جس نے زبان سے مقابلہ کیا وہ بھی مومن تھا اور جس نے دل سے مقابلہ کیا (ان امور کو برا سمجھا) وہ بھی مومن تھا۔ اس کے علاوہ رائی کے دانہ کے برابر ایمان کا اور کوئی درجہ نہیں۔ ابو رافع (راوی حدیث مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کرتے ہیں میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے بیان کی انہوں نے نہ مانا اور انکار کیا اتفاق سے عبداللہ بن مسعودؓ آگئے اور قناۃ وادی مدینہ میں اترے تو عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مسعودؓ کی عیادت کو مجھے اپنے ساتھ لے گئے میں ان کے ساتھ چلا گیا جب ہم وہاں جا کر بیٹھ گئے تو میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جیسا کہ میں نے ابن عمرؓ سے بیان کی تھی۔ صالح (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں یہ حدیث ابو رافعؓ سے اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں گو آپ کی امت کا تذکرہ نہیں لیکن آپ نے فَمَنْ جَاهَدَهُمْ کے لفظ سے اس چیز کی طرف اشارہ کر دیا اور اعتبار الفاظ کے عموم کا ہوا کرتا ہے اور پھر دوسری احادیث میں اس چیز کی تشریح موجود ہے۔ علماء نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ دونوں واجب اور ضروری اور دین کے بڑے ستون ہیں مگر اس کے ساتھ ادب اور بہتر یہ ہے کہ نرمی اور ملائمت ہو سختی اور شدت زیبا نہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی اسناد میں چار تابعی صالح، حارث، جعفر اور عبدالرحمٰن ایک دوسرے سے روایت کر رہے ہیں، اس حدیث کی خوبی اور کمال ہے۔

٨٨- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

۸۸۔ ابو بکر بن اسحاق بن محمد، ابن ابی مریم، عبدالعزیز بن محمد، حارث بن فضیل الخطمی، جعفر بن عبداللہ بن الحکم،

مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ *

عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ، ابی رافع، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے کچھ ولی دوست ہوئے ہیں جو نبی کے بتائے ہوئے راستے پر چلے اور اس کی سنت پر عامل رہے ہیں۔ بقیہ حدیث صالح کی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں ابن مسعودؓ کے آنے اور ابن عمرؓ کے ملنے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

(٢٠) بَاب تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ *

باب (۲۰) ایمان کے مراتب اور یمن والوں کے ایمان کی خوبی۔

٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هَهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ *

۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد (تحویل) ابو کریب، ابن ادریس، اسماعیل بن ابی خالد (تحویل) یحییٰ بن حبیب الحارثی، معمر، اسماعیل، قیس، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ایمان اس طرف سے ہے اور سختی و سنگدلی ربیعہ و مضر کے (پورب و مشرق) اونٹ والوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے ہانکتے چلے جاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔

٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ *

۹۰۔ ابو ربیع الزہرانی، حماد، ایوب، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یمن والے آئے ہیں یہ بہت نرم دل ہیں اور ایمان بھی یمنی (اچھا) ہے دینی سمجھ بھی یمن والوں کی اچھی ہے اور حکمت بھی یمنی ہی ہے۔

٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۹۱۔ محمد بن مثنیٰ ابن ابی عدی (تحویل) عمرو الناقد، اسحاق بن یوسف ازرق، ابن عون، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٩٢ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ *

۹۲۔ عمرو الناقد، حسن الحلوانی، یعقوب بواسطۂ والد، صالح، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں ان کی بہت کمزور اور دل بہت نرم ہیں دینی سمجھ بھی یمن والوں کی بہتر اور حکمت بھی یمنی اچھی ہے۔

٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ *

۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، امام مالک، ابی الزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے فخر و غرور گھوڑے والوں اور اونٹ والوں میں ہے اور نرم اخلاق و مسکینی بکری والوں میں ہے (اس لئے کہ انبیاء کرام کی سنت ہے اور ظاہری طور پر یہ چیز نمایاں ہے)۔

٩٤ - و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ *

۹۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابن ایوب بطور تحدیث، اسماعیل، علاء بواسطۂ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان تو یمن والوں میں ہے اور کفر مشرق کی طرف ہے، مسکینی اور نرمی خلق بکری والوں میں ہے اور غرور و ریاکاری گھوڑے والوں اور اونٹوں والوں میں ہے (جو سخت دل اور بد خلق ہوتے ہیں)۔

٩٥ - و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فرما رہے تھے فخر و غرور سخت دلی اونٹ والوں میں ہے اور نرمی خلق

وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ *

بکری والوں میں ہے۔

٩٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ *

۹۶۔ عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان شعیب زہری سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایمان بھی یمنی اور حکمت بھی یمنی ہے۔

٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَضْعَفُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ السَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ *

۹۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوالیمان، شعیب زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا یمن والے آئے ہیں یہ بہت نرم دل اور ضعیف القلب ہیں ایمان بھی یمنی اور حکمت بھی یمنی ہے، نرمی بکری والوں میں ہے اور فخر و غرور مشرق کی طرف سخت دل اونٹ والوں میں ہے۔

٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ *

۹۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں جو بہت نرم دل اور رقیق القلب ہوتے ہیں ایمان بھی یمن والوں کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی۔ اور کفر کی چوٹی (بدعتوں کا زور) مشرق کی طرف ہے۔

٩٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ *

۹۹۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ مذکور ہے مگر اس میں اخیر کا جملہ نہیں۔

١٠٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ *

۱۰۰۔ محمد بن مثنیٰ ابن ابی عدی (تحویل) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش سے یہ روایت حدیث سابق کی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ فخر و غرور اونٹ والوں میں ہے اور مسکینی و عاجزی بکری والوں میں۔

١٠١ - و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ *

۱۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن حارث المخزومی، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سنگدلی اور سخت مزاجی مشرق والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

(فائدہ) مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب قبیلہ مضر کے کافر رہتے تھے جو نہایت سخت دل تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والوں کو ستاتے تھے۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ مدینہ اور طائف داخل ہے۔ اس حدیث میں مشرق کی مذمت اور حجاز کی تعریف ہے اور یمن بھی حجاز میں داخل ہے۔ ہندوستان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اس میں اسلام اور مسلمانوں کو پھیلایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بڑے بڑے علماء اور فضلاء اور بکثرت محدثین اس خطہ میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے جس کی دنیا شاہد اور ہر شجر و حجر گواہی دے رہا ہے۔

(٢١) بَاب بَيَان أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبًا لِحُصُولِهَا *

باب (۲۱) جنت میں مومن ہی جائیں گے مومنوں سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور بکثرت سلام کرنا ہی محبت کا باعث ہے۔

١٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ *

۱۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جس وقت تک مومن نہ ہو گے جنت میں داخل نہ ہو گے اور جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے مومن نہ بنو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ اگر تم اس پر عمل پیرا ہو گئے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے، آپس میں سلام بکثرت کرو۔

١٠٣ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ *

۱۰۳۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جب تک مومن نہ ہو گے جنت میں داخل نہ ہو گے۔ بقیہ حدیث ابومعاویہ اور وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

(فائدہ) ایمان کا کمال اس وقت تک متحقق نہ ہو گا جب تک باہمی محبت اور الفت نہ پیدا ہو گی اور سلام رائج کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مسلمان کو سلام کرے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور سلام الفت کا پہلا سبب اور دوستی پیدا کرنے کی کنجی ہے اور سلام کے رائج کرنے میں مسلمانوں کے دلوں میں الفت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور اسلام کا ایک خاص شعار ظاہر ہوتا ہے کیونکہ سلام ایسی چیز ہے جو انہیں اور قوموں سے ممتاز کر دیتی ہے اور اس میں نفس کی ریاضت اور تواضع ہے اور دوسرے مسلمانوں کی تعظیم ہے۔ ۱۲

(۲۱) بَاب بَيَان أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ *

۱۰٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ *

باب (۲۲) دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔

۱۰۴۔ محمد بن عباد المکی، سفیان، سہیل، عطاء بن یزید، تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کی؟ فرمایا اللہ کی، اس کی کتاب اور اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین اور سب مسلمانوں کی۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں یہ حدیث بہت عظیم الشان ہے اور اس پر اسلام کا دار و مدار ہے۔ ابو سلیمان خطابیؒ فرماتے ہیں نصیحت ایک جامع لفظ ہے جس کا مطلب ہمہ قسم کی بھلائیوں کا جمع کرنا ہے جیسا کہ فلاح کا لفظ دنیا اور آخرت ہمہ قسم کی بھلائیوں کو شامل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت یہ ہے کہ اس کی صفات جمال اور کمال میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اس کی ذات کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھے۔ اور کتاب اللہ کے لئے نصیحت کے معنی یہ ہیں کہ پورے آداب کے ساتھ اس کی تلاوت کی جائے کسی قسم کی گستاخی سرزد نہ ہو۔ رسولؐ کے لئے نصیحت یہ ہے کہ اس کی رسالت کی تصدیق کی جائے جو دین وہ لے کر آئے ہیں اس کا ایک ایک حرف مانا جائے اور ائمہ مسلمین کی نصیحت ہر حق معاملہ میں ان کی اعانت کرنا ہے اور عام مسلمانوں کی نصیحت کے یہ معنی ہیں کہ دنیوی و اخروی تمام مصلحتیں انہیں بتا دی جائیں اور ہر ایک معاملہ میں انہیں اپنے نفس کے برابر سمجھا جائے۔

١٠٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۵۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، سہیل ابن ابی صالح، عطاء بن یزید لیثی، تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٠٦ - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ

۱۰۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، سہیل، عطا بن یزید، ابو صالح، تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی مثل سابق نقل کرتے ہیں۔

يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۱۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۱۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان، زیاد بن علاقہ، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بیعت کی۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۱۰۹۔ سریج بن یونس اور یعقوب الدورقی، ہشیم، سیار، شعبی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم کو بسر وچشم قبول کرنے پر بیعت کی تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بقدر امکان عمل کی تلقین کی اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی بیعت کی تھی۔

(۲۳) بَاب بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ *

باب (۲۳) معاصی کی بنا پر ایمان میں نقص پیدا ہو جانا اور بوقت معصیت کمال ایمان نہ ہونا۔

۱۱۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ

۱۱۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی زنا کرنے والا ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور نہ کوئی چور مومن ہونے کی حالت میں چوری میں مشغول ہوتا ہے اور نہ کوئی شرابی حالت ایمان میں شراب خوری میں مصروف ہوتا

السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ *

ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے عبدالملک بن ابی بکر نے نقل کیا کہ ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اس حدیث کو ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ ابو ہریرہؓ اتنا جملہ اور اضافہ فرمادیتے تھے کہ نہ کوئی شخص مومن ہونے کی حالت میں کھلم کھلا لوگوں کی نظروں کے سامنے کسی کو لوٹتا ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں محققین نے اس حدیث کے معنی یوں بیان کئے ہیں کہ ان افعال کے ارتکاب کے وقت اس کا ایمان کامل نہیں رہتا اور ایسا محاورہ بہت ہے کہ ایک شے کی نفی کرتے ہیں اور مقصود کمال کی نفی ہوتی ہے اور بعض علماء نے فرمایا جو ان معاصی کو حلال سمجھتے ہوئے کرے تو وہ مومن نہیں کیونکہ حرام کو حلال سمجھنا باتفاق علماء کفر ہے۔ حسن اور ابو جعفر طبری فرماتے ہیں مومن نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ تعریف کے قابل نہیں رہتا اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس کے دل سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔ باقی پہلے معنی ہی زائد درست ہیں اور امام بخاریؒ نے بھی یہی چیز ذکر کی ہے۔ ۱۲ مترجم

١١١ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا إِلَّا النُّهْبَةَ *

۱۱۱۔ عبدالملک بن شعیب بواسطہ والد، لیث بن سعد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت اسی طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں شرف کے ہونے کا تذکرہ نہیں۔ اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے سعید بن میسب اور ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح نقل کی ہے مگر اس میں لوٹ کا تذکرہ بھی نہیں۔

١١٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ

۱۱۲۔ محمد بن مہران رازی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، زہری، ابن میسب، ابی سلمہ، ابو بکر بن عبدالرحمٰن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مثل سابق نقل کرتے ہیں اور اس میں لوٹ کا تذکرہ ہے مگر عمدہ بہترین کا ذکر نہیں۔

حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ *

١١٣ - وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۳۔ حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم، عبدالعزیز بن مطلب، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

١١٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء بن عبدالرحمٰن بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

١١٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ هَؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ وَزَادَ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ *

۱۱۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ باقی یہ تمام حدیثیں زہری کی حدیث کی طرح ہے مگر عطاء اور صفوان بن سلیم کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ لوگ اپنی آنکھیں اس لوٹ کی طرف اٹھائیں اور ہمام کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے لوٹتے ہوئے مسلمان اس کی لوٹ کی طرف آنکھیں اٹھائیں تو وہ مومن نہیں اور یہ بھی زیادتی ہے کہ تم میں سے کوئی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے اس لئے کہ وہ اس خیانت کے وقت مومن نہیں لہٰذا ان چیزوں سے بچو اور احتراز کرو۔

١١٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ *

۱۱۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ذکوان، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زنا کرنے والا ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور توبہ تو اس کے بعد بھی قبول ہو جاتی ہے۔

١١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۱۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، اعمش، ذکوان،

الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً شعبہ والی حدیث ہی کی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

(٢٤) بَاب بَيَان خِصَالِ الْمُنَافِقِ *

باب (۲۴) خصالِ منافق۔

١١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ *

۱۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر بواسطۂ والد، اعمش (تحویل) زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں چار باتیں ہوں گی وہ تو حقیقی منافق ہے اور جس میں چاروں میں سے ایک خصلت ہو گی تو جب تک اسے نہ چھوڑ دے اس میں نفاق کی ایک عادت رہے گی ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے دوسرے جب اقرار و معاہدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور چوتھے جب کسی سے جھگڑا کرے تو بیہودہ بکواس اور فحش گوئی اختیار کرے۔ مگر سفیان کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر ان خصلتوں میں سے کوئی بھی ایک خصلت ہو گی تو اس میں نفاق کی ایک نشانی ہو گی۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کیونکہ اکثر یہ خصلتیں مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے حدیث کے معنی پر اشکال سا ہوتا ہے اور علماء نے فرمایا ہے جو دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار کرے تو پھر وہ ان امور کے ارتکاب کے بعد نہ منافق ہے اور نہ کافر تو اس وقت حدیث کا مطلب یہ ہو گا کہ جس شخص میں یہ خصلتیں موجود ہوں گی وہ عملاً منافقوں کے مشابہ ہو گا کیونکہ نفاق یہی ہے کہ ظاہر، باطن کے خلاف ہو۔ اور یہ جو فرمایا گیا کہ وہ خالص منافق ہے تو معنی یہ کہ وہ نفاق کے اثرات سے زیادہ متاثر ہے اور حدیث کا مطلب یہی زیادہ بہتر ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں اس سے عمل کا نفاق مراد ہے اعتقاد کا نفاق نہیں، غرضیکہ علماء کرام نے اس حدیث کی بکثرت توجیہات بیان کی ہیں مگر بندہ مترجم کہتا ہے کہ نفاق کے مراتب ہیں جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافق جن کے متعلق قرآن نے فِی الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ کا اعلان کر دیا۔ اس لئے ہر ایک کو ان خصلتوں سے احتراز کرنا چاہئے کہیں کسی کا شیرازہ ہی نہ بکھر جائے۔ ۱۲ مترجم

١١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۱۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، ابوسہیل، نافع بن مالک بن ابی عامر بواسطہ والد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ بولے،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ *

وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

١٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ *

۱۲۰۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب بواسطۂ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین باتیں منافق کی علامتوں میں سے ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے، جس وقت وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

١٢١- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ *

۱۲۱۔ عقبہ بن مکرم، یحییٰ بن محمد بن قیس، علاء بن عبدالرحمٰن سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ منقول ہے مگر یہ الفاظ زائد ہیں کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔

١٢٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ ذَكَرَ فِيهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ *

۱۲۲۔ ابو نصر تمار، عبدالاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی یحییٰ بن محمد کے طریقہ پر نقل کرتے ہیں اور اس میں بھی یہی الفاظ ہیں اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھتا رہے اور اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو۔

(٢٥) بَاب بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَا كَافِرُ *

باب (۲۵) مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کی ایمانی حالت۔

١٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا *

۱۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو کفر کا رجوع دونوں میں سے ایک کی جانب ضرور ہوتا ہے۔

١٢٤- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ

۱۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر،

وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ *

اسمٰعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو کفر کا رجوع دونوں میں سے ایک کی جانب ضرورت ہوتا ہے۔ اگر واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے تو اس کا قول بجا ہے ورنہ وہ کفر قائل کی طرف لوٹ آتا ہے(۱)۔

۱۲۵ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ *

۱۲۵۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث بواسطۂ والد، حسین المعلم، ابن بریدہ، یحییٰ بن معمر، ابوالاسود، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جس نے غیر باپ کو دانستہ اپنا باپ بنایا اس نے کفر کیا اور جس نے غیر کی چیز کو اپنی ملک ظاہر کیا وہ ہم میں سے نہیں اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہئے اور جس شخص نے دوسرے کو کافر یا دشمن خدا کہہ کر پکارا اور واقع میں وہ ایسا نہیں ہے تو کفر اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔

(۲۶) بَاب بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ *

باب (۲۶) دانستہ اپنے والد کے باپ ہونے سے انکار کرنے والے کی ایمانی حالت۔

۱۲۶ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ *

۱۲۶۔ ہارون بن سعید الایلی، ابن وہب، عمرو، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے والد کی طرف انتساب سے نفرت نہ کیا کرو، جس شخص نے اپنے والد سے رشتہ توڑا (اور کسی مشہور شخصیت سے جوڑا) تو یہ بھی کفر کی بات ہے۔

(فائدہ) آدمی خیال کرتا ہے کہ اقوال و افعال کا حیوانات کی طرح کوئی حساب نہیں حدیث سمجھاتی ہے کہ وہ سب سے اشرف نوع ہے اسے

(۱) جس کو کافر کہا ہے اگر واقعتہً کافر ہو تو وہی کافر ہوا اور اگر کسی مسلمان نے صحیح العقیدہ مسلمان کو کافر کہا تو یہ تکفیر خود اسی کہنے والے کی طرف لوٹے گی اس لئے کہ جیسے اس کے عقائد ہیں اسی جیسے اس کہنے والے کے عقائد ہیں تو اسے کافر قرار دینا خود اپنے آپ کو کافر قرار دینا ہوا۔

اپنے ایک ایک حرف کا حساب دینا ہو گا لہٰذا کسی کو کافر کہنا کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ بڑی ذمہ داری کی بات ہے اور بے محل اس کا استعمال اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ انسان اپنا رشتہ مخلوقیت خالق سے توڑ کر غیر خالق سے جوڑے اور دوسرے نمبر کا کفر یہ ہے کہ محض بڑائی کی بنا پر رشتہ ابنیت اپنے والد کے بجائے غیر والد سے قائم کرے لہٰذا اس قسم کی اشیاء سے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ۱۲ مترجم

١٢٧- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۷۔ عمرو الناقد، ہشیم بن بشر، خالد، ابی عثمان سے روایت ہے کہ جب زیاد کے بھائی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تو میں نے ابو بکرہ سے ملاقات کی (زیاد ان کا مادری بھائی تھا) اور میں نے کہا یہ تم نے کیا کیا، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا جس نے دانستہ اسلام میں آکر اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کو باپ بنایا تو جنت اس پر حرام ہے۔ ابو بکرہؓ نے فرمایا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

١٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُولُا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ *

۱۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابو معاویہ، عاصم، ابی عثمان، سعدؓ اور ابو بکرہؓ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا ہمارے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور دل نے اس چیز کو محفوظ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو شخص اپنے باپ کے علاوہ دانستہ کسی اور کو باپ بنائے تو جنت اس پر حرام ہے۔

(٢٧) بَاب بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ *

باب (۲۷) مسلمان کو برا کہنا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

١٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

۱۲۹۔ محمد بن بکار، الریان، عون بن سلام، محمد بن طلحہ (تحویل) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان (تحویل) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ *

وسلم نے فرمایا مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ زبیدؒ بیان کرتے ہیں میں نے ابووائل سے دریافت کیا کہ تم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا جی ہاں، مگر شعبہ کی روایت میں زبید کا کلام جو ابووائل کے ساتھ منقول ہوا ہے وہ مذکورہ نہیں ہے۔

۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور (تحویل) ابن نمیر، عفان، شعبہ، اعمش، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۲۸) بَاب بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

باب (۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۳۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل) عبیداللہ بن معاذ بواسطۂ والد، شعبہ، علی بن مدرک، ابوزرعہ، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حجۃ الوداع میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

۱۳۲ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطۂ والد، شعبہ، واقد بن محمد بواسطہ والد، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳ - و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۱۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن خلاد الباہلی، محمد بن

بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ أَوْ قَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

جعفر، شعبہ، واقد بن محمد بن زید بواسطۂ والد، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا خبردار میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنا شروع کردو۔

١٣٤ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ *

۱۳۴۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد بواسطۂ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ روایت بھی شعبہ عن واقد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٢٩) بَاب إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ *

باب (۲۹) نسب میں طعن کرنے والے اور میت پر نوحہ کرنے والے پر کفر کا اطلاق۔

١٣٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ *

۱۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، محمد بن عبید، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں دو باتیں ایسی موجود ہیں جن کی بناء پر وہ کفر میں مبتلا ہیں نسب میں طعن کرنا، دوسرے میت پر نوحہ کرنا یعنی آواز کے ساتھ رونا۔

(٣٠) بَاب تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا *

باب (۳۰) غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا کفر کے برابر ہے۔

١٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَالَ مَنْصُورٌ قَدْ وَاللَّهِ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرْوَى عَنِّي هَهُنَا بِالْبَصْرَةِ *

۱۳۶۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن علیہ، منصور بن عبدالرحمٰن، شعبی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو بھی غلام اپنے مالکوں کے پاس سے بھاگ جاتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے تاوقتیکہ وہ واپس نہ آئے۔ منصور نے کہا خدا کی قسم یہ روایت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً منقول ہے لیکن مجھے یہ چیز ناپسند ہے کہ بصرہ میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی جائے (کیونکہ

یہاں خوارج کا زور تھا جو مرتکب کبیرہ کو کافر سمجھتے تھے)۔

۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ *

۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، داؤد، شعبی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بھی کوئی غلام بھاگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

۱۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ *

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، جریر، مغیرہ، شعبی، جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب غلام اپنے آقا سے بھاگ کر چلا جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳۱) بَاب بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ *

باب (۳۱) جو شخص بارش ہونے میں ستاروں کی تاثیر کا قائل ہو تو وہ کافر ہے۔

۱۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ *

۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں مقام حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا، نماز سے فارغ ہو کر حاضرین کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا، صحابہؓ نے عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ ہی بخوبی واقف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے بعض کی صبح ایمان پر اور بعض کی کفر پر ہوئی ہے جس شخص نے کہا ہم پر خدا کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی اس نے مجھ پر ایمان رکھا ستاروں کا انکار کیا اور جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں جمہور علماء کرام کا یہ قول ہے کہ بارش وغیرہ کے برسنے میں ستاروں کی تاثیر کا قائل ہو اور یہ اعتقاد رکھے کہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ انہیں کی گردش سے ظہور میں آیا ہے تو ایسا شخص باتفاق علماء کافر ہے۔ یہی امام شافعیؒ کا مسلک ہے۔ باقی جو ان ستاروں کو محض واسطہ اور آلہ سمجھے اور اعتقاد یہ ہو کہ جو بھی کچھ ہوا ہے وہ محض اللہ العالمین کے فضل و کرم سے ہوا ہے تو ایسا شخص کافر نہیں ہے مگر کیونکہ یہ کلمہ کفار کے مشابہ ہے اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے اور ان امور کو زبان سے ادا کرنا بھی علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔

۱۴۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ

۱۴۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد عامری، محمد بن سلمۃ

سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ *

المرادی، عبداللہ بن وہب، یونس ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے، اس نے فرمایا میں اپنے بندوں کو جو نعمت دیتا ہوں ان میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے اور کہتا ہے ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی، ستاروں نے بارش برسائی۔

١٤١ - و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا *

۱۴۱۔ محمد بن سلمۃ المرادی، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث (تحویل) عمرو بن سواد، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، ابو یونس مولی ابوہریرہؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان سے جو بھی برکت نازل فرماتا ہے انسانوں کا ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے، خدا بارش نازل کرتا ہے انسان کہتے ہیں فلاں فلاں ستارہ (کے اثر) سے بارش ہوئی یا فلاں فلاں ستارہ نے بارش برسائی۔

١٤٢ - وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوا هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ) حَتَّى بَلَغَ (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ) *

۱۴۲۔ عباس بن عبدالعظیم عنبری، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو کچھ لوگ شاکر رہے اور کچھ کافر نعمت ہو گئے، شاکرین کہنے لگے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور کافر بولے یہ فلاں فلاں ستارہ کا اثر ہے تو یہ آیت فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ الخ نازل ہوئی یعنی میں قسم کھاتا ہوں تارے ڈوبنے یا نکلنے کی اور اگر سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی ہے حتیٰ کہ فرمایا تم اپنی غذا جھٹلانے کو بناتے ہو۔

(۳۲) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ وَبُغْضِهِمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ *

باب (۳۲) انصار اور حضرت علیؓ سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

١٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ *

۱۴۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا(۱) اور ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے۔

١٤٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ *

۱۴۴۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن الحارث، شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

١٤٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيٍّ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ *

۱۴۵۔ زہیر بن حرب، معاذ بن معاذ (تحویل) عبیداللہ بن معاذ بواسطہ والد، شعبہ، عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے انصار کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان سے مومن ہی محبت اور منافق ہی بغض رکھتا ہے جو ان سے محبت کرے گا خدا اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا تو خدا اس سے نفرت کرے گا۔ شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے عدی سے دریافت کہ کیا تم نے یہ حدیث براء بن عازبؓ سے سنی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ براءؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

---

(۱) انصاری صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی نفاق کی نشانی ہے۔ اگر بغض اس وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے کسی انصاری صحابیؓ سے ناراضگی ہو گئی ہو تو یہ نفاق کی نشانی نہیں ہے لہٰذا مشاجرات صحابہ کے واقعات اس حدیث میں داخل نہیں ہیں۔

١٤٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ *

۱۴۶۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔

١٤٧ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ *

۱۴۷۔ عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، جریر (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اعمش، ابوصالح، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔

١٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ *

۱۴۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابومعاویہ، اعمش (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابومعاویہ، اعمش، زر بن جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جاندار کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے مومن کے علاوہ اور کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے علاوہ اور کوئی شخص بغض نہیں رکھے گا۔

(٣٣) بَاب بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللَّهِ كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوقِ *

باب (۳۳) طاعات کی کمی سے ایمان میں نقص پیدا ہونا اور ناشکری و کفران نعمت پر کفر کا اطلاق۔

١٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ

۱۴۹۔ محمد بن رمح بن مہاجر مصری، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کے گروہ صدقہ کیا کرو اور استغفار زیادہ کیا کرو اس لئے کہ دوزخیوں میں اکثر حصہ میں نے تمہارا ہی دیکھا ہے، ایک عقلمند دلیر عورت بولی یا رسول اللہ دوزخیوں میں ہمارا حصہ زیادہ کیوں ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو،

قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ *

ناقص العقل اور ناقص دین ہونے کے باوجود عقلمند کی عقل ختم کر دینے والا تم سے زائد میں نے کسی کو نہیں دیکھا، وہ عورت بولی یارسول اللہ! ہمارا نقصان عقل اور دین کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا عقل کی کمی کا ثبوت تو اس سے ہوتا ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور (ہر مہینہ میں) کچھ زمانہ تک (حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھ سکتی اور ایسے ہی روزہ نہیں رکھ سکتی تو یہ نقصان دین ہے۔

١٥٠ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۰۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد ابن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ، ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

١٥١ - ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۱۔ (تحویل) یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر اسمٰعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، مقبری، ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمرؓ کے طریقہ پر نقل کرتے ہیں۔

(٣٤) بَاب بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ *

باب (۳۴) تارک صلوٰۃ پر کفر کا اطلاق۔

١٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ *

۱۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے علیحدہ چلا جاتا ہے کہتا ہے افسوس ہے آدمی کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے تو حکم کی تعمیل کرلی اور اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اور ابو کریب کی روایت میں لفظ یاویلتی ہے یعنی افسوس ہے) اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔

۱۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ *

۱۵۳۔ زہیر بن حرب، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نافرمانی کی تو میرے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں امام مسلمؒ کا مقصود اس حدیث کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ بعض افعال کے ترک سے حقیقتاً یا حکماً کفر ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ کہ شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور تکبر و غرور کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کافر ہو گیا۔ گو علم خداوندی میں اس کا کافر ہونا مقدر ہو چکا تھا مگر کفر کا صدور اس کے انکار اور تکبر پر ہی ہوا۔ ۱۲ مترجم

۱۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ *

۱۵۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابی سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے انسان کے شرک اور کفر میں فرق (صرف) نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ *

۱۵۵۔ ابو غسان مسمعی، ضحاک بن مخلد، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان فرق ترک صلوٰۃ ہے۔

(۳۵) بَاب بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ *

باب (۳۵) خدائے واحد پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔

۱۵۶- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ *

۱۵۶۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد (تحویل) محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب سے افضل کونسا عمل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنا، عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا حج مبرور (جو فسق و فجور سے پاک ہو) محمد بن جعفر نے ایمان باللہ و رسولہ دونوں کا تذکرہ کیا ہے۔

١٥٧ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٥٨ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ *

۱۵۸۔ ابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ (تحویل) خلف بن ہشام، حماد بن زید، ہشام بن عروہ بواسطہ والد، ابی مراوح لیثی، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے، فرمایا جو غلام اس کے مالک کے نزدیک بہترین اور زیادہ قیمتی ہو، میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں، فرمایا تو کسی کاری گر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کے لئے مزدوری کر، میں نے عرض کیا یارسول اللہ بعض کاموں سے اگر میں خود ناتواں ہوں، فرمایا تو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ یہی تیری جان کے لئے صدقہ ہے۔

١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ *

۱۵۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، حبیب مولی عروہ بن زبیر، عروہ بن زبیر، ابی مراوح، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی مثل سابق منقول ہے مگر کچھ معمولی سا الفاظ میں ردوبدل ہے۔

١٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ

۱۶۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، ولید بن عیزار، سعد بن ایاس، ابوعمرو شیبانی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا، میں نے دریافت کیا پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا، میں نے دریافت کیا اس کے

قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ *

بعد کونسا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد بار خاطر ہونے کی بنا پر میں نے زائد دریافت کرنا چھوڑ دیا۔

١٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُور عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَار عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَال أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۶۱۔ محمد بن ابی عمر مکی، مروان بن معاویہ فزاری، ابو یعفور، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا نبی اللہ کونسا کام جنت سے زیادہ نزدیکی پیدا کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کیا اس کے بعد اور کونسا یا نبی اللہ؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ اس کے بعد پھر کونسا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

١٦٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَال أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي *

۱۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری بواسطہ والد، شعبہ، ولید ابن عیزار، ابو عمرو شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے بیان کیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے بتلایا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، میں نے دریافت کیا پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔ آپؐ نے ان ہی کاموں کو مجھے بتلا دیا اگر میں اور زائد دریافت کرتا اور زائد بتلا دیتے۔

١٦٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ وَمَا سَمَّاهُ لَنَا *

۱۶۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے مگر اس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں ذکر کیا۔

١٦٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَوِ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ *

۱۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابو عمرو شیبانی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب کاموں سے افضل یا سب سے افضل کام نماز کا اس کے وقت پر پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا ہے۔

(فائدہ) روایتیں اعمال کے افضل ہونے میں مختلف منقول ہوئی ہیں۔ بعض میں سب سے افضل ایمان کو قرار دیا پھر جہاد اور پھر حج اور بعض میں کھانا کھلانے اور ہر ایک کو سلام کرنے اور بعض میں اپنی زبان وہاتھ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے اور بعض مقامات میں قرآن سیکھنے اور سکھانے کو، غرضیکہ بہت سی صحیح حدیثیں اسی طرح منقول ہوئی ہیں اس لئے شافعی کبیرؒ نے ان احادیث کو دو طرح جمع کیا ہے ایک تو یہ کہ اختلاف باعتبار احوال اور اشخاص کے ہے کہ کسی وقت کون سا عمل افضل ہے اور کبھی کونسا، یہ مقصود نہیں کہ ہر وقت اور ہر مقام پر اس عمل کی وہی فضیلت ہے اور دوسرے یہ کہ ہر مقام پر لفظ من محذوف ہے، مطلب یہ کہ افضل کاموں میں سے ایمان باللہ، جہاد فی سبیل اللہ، برّ والدین وغیرہ ہیں۔

(٣٦) بَاب كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحُ الذُّنُوبِ وَبَيَانِ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ *

باب (۳۶) شرک کی تمام گناہوں پر فوقیت اور اس سے چھوٹے گناہ۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ *

۱۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، منصور، ابی وائل، عمرو بن شرحبیل، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائے جبکہ اس نے تجھے پیدا بھی کیا ہے، میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے اب اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی اولاد اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ روٹی کھائے گی، میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرے۔

١٦٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا

۱۶۶۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابووائل، عمرو بن شرحبیل، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے، اس شخص نے عرض کیا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس کے ڈر کی وجہ سے قتل کردے کہ کہیں وہ تیرے ساتھ نہ کھائے، اس نے دریافت کیا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ الخ یعنی اللہ

يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا) *

تعالیٰ کے وہ خاص بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی خدا کو نہیں یاد کرتے اور جس جان کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کر دیا اسے قتل بھی نہیں کرتے ہاں کسی حق کے بدلے اور زنا بھی نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اس کی سزا پالے گا۔

(٣٧) بَاب بَيَان الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا *

باب (۳۷) اکبر کبائر کا بیان۔

١٦٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ *

۱۶۷۔ عمرو بن محمد ناقد، اسمٰعیل بن علیہ، سعید الجریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابو بکرہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپؐ نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتلادوں (چنانچہ آپؐ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما تھے کہ اچانک آپؐ بیٹھ گئے اور بار بار اس جملہ کو دہرانے لگے حتی کہ ہم اپنے دل میں کہنے لگے کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں (تاکہ آپ کو زیادہ افسوس نہ ہو)۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں علمائے کرام کا گناہ کبیرہ کی تعریف میں اختلاف ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اس کا کرنا کبیرہ ہے۔ ابو اسحاق نے یہی چیز پسند کی ہے اور قاضی عیاض نے علماء محققین کا یہی مسلک نقل کیا ہے۔ اس کے بعد جمہور سلف اس طرف گئے ہیں کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک کبیرہ دوسرے صغیرہ جن کی تعریف میں علماء کرام نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ مگر امام غزالیؒ بسیط میں لکھتے ہیں کہ جس گناہ کو انسان ہلکا اور معمولی سمجھ کر کرے اور اس پر کسی قسم کی ندامت و پشیمانی نہ ہو وہ کبیرہ ہے ورنہ پھر صغیرہ۔ اس طرح کبیرہ گناہ کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے کہ جس گناہ پر حد قائم کی جائے، آگ یا عذاب یا اللہ تعالیٰ کے غضب یا لعنت کی وعید ہو وہ کبیرہ ہے۔

١٦٨ - و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ *

۱۶۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، عبیداللہ ابن ابی بکرہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کے بیان میں فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔

١٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

۱۶۹۔ محمد بن ولید بن عبدالحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، عبیداللہ ابن ابی بکر، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کا تذکرہ فرمایا یا آپ سے

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّورِ *

کبائر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق خون کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں اکبر کبائر نہ بتاؤں فرمایا وہ جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا ہے، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپؐ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا ہے۔

۱۷۰ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ *

۱۷۰۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو، دریافت کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کا کرنا اور جس جان کا اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا ہے اسے قتل کرنا مگر حق کے ساتھ، یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور لڑائی کے دن پشت پھیر کر بھاگنا اور خاوند والی پاکدامن ایمان دار عورتوں کو تہمت لگانا۔

۱۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ *

۱۷۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کبائر میں سے اپنے والدین کو گالی دینا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں کوئی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور کوئی دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۱۷۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

(۳۸) بَاب تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ *

باب (۳۸) کبر کی حرمت۔

۱۷۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ الْفُقَيْمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ *

۱۷۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، ابراہیم بن دینار، یحییٰ بن حماد، شعبہ، ابان بن تغلب، فضیل بن عمرو فقیمی، ابراہیم نخعی، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی چاہتا ہے اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا عمدہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے، کبر اور غرور تو حق کو ناحق کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ جل جلالہٗ سب سے زیادہ پاکیزہ اور جمیل ہے اور وہ پاکیزگی خوبصورتی ستھرائی کو پسند کرتا ہے، عمدہ کپڑے اور جوتے جس قدر حلال ہیں وہ پہننا صحیح اور درست ہے بلکہ بہتر ہے کبر اور غرور میں داخل نہیں۔

۱۷٤ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ مِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ *

۱۷۴۔ منجاب بن حارث تمیمی، سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو وہ جہنم میں نہ جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر کبر و غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۱۷٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ *

۱۷۵۔ محمد بن بشار، ابو داؤد، شعبہ، ابان بن تغلب، فضیل، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی غرور و تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(۳۹) بَاب مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ *

باب (۳۹) جس شخص کا ایمان کی حالت میں انتقال ہو وہ جنت میں جائے گا اور جو حالت شرک میں مرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

١٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَكِيعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۷۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطۂ والد، ووکیع، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابن نمیر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں کہتا ہوں جس شخص کا اس حالت میں انتقال ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

١٧٧- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ فَقَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ *

۱۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں جو جنت اور جہنم کو واجب کرتی ہیں، آپؐ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

١٧٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ *

۱۷۸۔ ابو ایوب غیلانی، سلیمان بن عبید اللہ، حجاج بن شاعر، عبدالملک بن عمرو، قرہ، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حالت میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابوالزبیر نے بجائے حَدَّثَنَا کے عَنْ جَابِرٍ کہا ہے۔

١٧٩- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۷۹۔ اسحاق بن منصور، معاذ بن ہشام بواسطۂ والد، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

١٨٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ *

۱۸۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، واصل احدب، معرور بن سوید، ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا حضرت جبریلؑ میرے پاس آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ تمہاری امت میں سے جو شخص اس حالت میں انتقال کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا، میں نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے یا چوری کرے، انہوں نے جواب دیا اگرچہ وہ زنا(۱) کرے یا چوری کرے۔

١٨١ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ *

۱۸۱۔ زہیر بن حرب، احمد بن خراش، عبدالصمد بن عبدالوارث بواسطہ والد، حسین معلم، ابن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی، ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ ایک سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے، پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تب بھی آپ سو رہے تھے، پھر میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپؐ نے فرمایا جو بندہ بھی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہو جائے اور اسی اعتقاد پر اس کا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، آپؐ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، آپؐ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، تین مرتبہ اسی طرح فرمایا پھر چوتھی مرتبہ میں (بطور شفقت) فرمایا اگرچہ ابوذرؓ کی ناک میں خاک لگے۔ چنانچہ ابوذرؓ باہر نکلے (اور شوق و محبت میں) برابر کہتے جاتے تھے اگرچہ ابوذرؓ کی ناک پر خاک لگے۔

(٤٠) بَاب تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

باب (۴۰) کافر جبکہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل ہو جائے تو پھر اس کا قتل حرام ہے۔

(۱) زنا اور سرقہ یعنی چوری کے دو گناہوں کے ذکر کرنے پر اکتفا فرمایا گیا۔ اس لئے کہ زنا سے حقوق اللہ اور سرقہ یعنی چوری سے حقوق العباد کی طرف اشارہ ہو گیا۔

١٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ *

۱۸۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، عبداللہ بن عدی ابن خیار، مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور لڑائی میں وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے اور پھر میری زد سے بچنے کے لئے درخت کی پناہ پکڑ کر کہے میں مسلمان ہو گیا تو یا رسول اللہ کیا میں اسے اس لفظ کے کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تم اسے قتل مت کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کاٹنے کے بعد یہ کلمات کہے کیا مجھے اس کا قتل کر دینا جائز ہے؟ فرمایا اسے قتل نہ کرو، اگر قتل کر دو گے تو وہ اس درجہ پر پہنچ جائے گا جس پر اسے قتل کرنے سے پہلے تم فائز تھے اور تم(۱) اس درجہ پر ہو جاؤ گے جس پر یہ الفاظ کہنے سے پہلے وہ تھا۔

١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

۱۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (تحویل) اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، اوزاعی (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اوزاعی اور ابن جریج کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام لے آیا اور معمر کی روایت میں ہے کہ جب میں اس کے قتل کے لئے جھکوں تو وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔

١٨٤ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

۱۸۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، عبیداللہ بن عدی، مقداد بن عمرو بن اسود کندی رضی

(۱) یعنی پہلے تیرا خون مباح نہ تھا اور اس کا خون اس کے کفر کی وجہ سے مباح تھا اب اگر کلمہ پڑھنے کے بعد تو اسے مارے گا تو مسلمان کو قتل کرنے کی وجہ سے قصاصاً تیرا خون بہانا مباح ہو گا یا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو حق پر اور وہ باطل پر تھا اب اس کے اسلام لانے کے بعد اگر تو اسے مارے گا تو تو باطل پر ہو گا اور گناہ کا مرتکب ہو گا۔

حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں موجود تھے عرض کیا یارسول اللہ اگر میرا کسی کافر سے مقابلہ ہو۔ بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح ہے۔

۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ) فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ *

۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد احمر (تحویل) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابوظبیان، اسامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا، ہم صبح ہی جہینہ کے حرقات (ایک قبیلہ ہے) کو پہنچ گئے میں نے ایک آدمی کو جا پکڑا اس نے فوراً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا لیکن میرے دل میں اس کا کچھ خطرہ محسوس ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کے باوجود تم نے اُسے قتل کر ڈالا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا، آپؐ نے فرمایا تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے دل سے کہا تھا یا نہیں، حضور والا برابر اس لفظ کو بار بار فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے آرزو پیدا ہو گئی کہ کاش کہ میں پہلے سے مسلمان ہی نہ ہوا ہو تا بلکہ اسی روز مسلمان ہوتا (تاکہ یہ گناہ میرے نامہ اعمال میں نہ لکھا جاتا) یہ حدیث سن کر سعدؓ کہنے لگے خدا کی قسم میں کسی مسلمان کو قتل نہیں کروں گا تاوقتیکہ ذوالبطین یعنی اسامہؓ قتل نہ کریں گے۔ یہ سن کر ایک شخص بولا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا کہ ان کافروں سے لڑو جب تک کہ فساد نہ رہے اور دین سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہم تو اسی لئے قتل کر چکے کہ فساد باقی نہ رہے مگر تم اور تمہارے ساتھیوں کا مقصود قتال سے فساد پیدا کرنا ہے۔

١٨٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ *

۱۸۶۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، ہشیم، حصین، ابوظبیان، اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حرقہ کی طرف بھیجا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے، ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دی، میں نے اور ایک انصاری نے مل کر ایک شخص کو پکڑا جب اسے گھیرا تو وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگا، انصاری یہ سن کر علیحدہ ہو گیا اور میں نے اُسے نیزہ مار مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا اسامہؓ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے تو بچنے کے لئے کہا تھا، پھر فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا، سرکار عالی برابر دیر تک یہی الفاظ فرماتے رہے یہاں تک مجھے آرزو پیدا ہو گئی کہ کاش اس دن سے پہلے میں مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

١٨٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ

۱۸۷۔ احمد بن حسن بن خراش، عمرو بن عاصم، معتمر بواسطہ والد، خالد اثبج، صفوان بن محرز سے روایت ہے، جندب بن عبداللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کے پاس ابن زبیرؓ کے فتنہ کے زمانہ میں پیام بھیجا کہ اپنے بھائی بندوں کی جماعت جمع کر لو میں ان کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں۔ عسعس نے قاصد بھیج کر سب کو جمع کر لیا اور جندب زرد کپڑا اوڑھے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ جو کچھ بات کر رہے ہو سو کرو، لوگوں میں گفتگو ہونے لگی، جب بات چیت ہوئی تو جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر سے کپڑا علیحدہ کر دیا اور سر برہنہ کر کے فرمایا میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنے آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک فوج مشرکین سے قتال کے لئے روانہ فرمائی، مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا، ایک کافر مشرکین میں سے اتنا دلیر تھا کہ جس مسلمان کو مارنا چاہتا تھا مار ڈالتا تھا۔ ایک

مسلمان یعنی اسامہ بن زیدؓ بھی موقع کے منتظر تھے جب وہ اُن کی تلوار کی زد پر چڑھ گیا تو فوراً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بول اٹھا، اسامہ بن زیدؓ نے اسے قتل کر دیا۔ جب فتح کی خوشخبری دینے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور حضورؐ نے اس سے کیفیت دریافت کی اور اس نے حضورؐ سے کیفیت بیان کی اور اس شخص کا واقعہ بھی بیان کیا تو حضورؐ نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کر دیا۔ اسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا اور چند آدمیوں کے نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں کو مارا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا لیکن جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگا، فرمایا تو کیا تم نے اسے قتل کر دیا، اسامہؓ نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا جب قیامت کے دن وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لے کر آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟ اسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار فرمائیے۔ فرمایا جب وہ قیامت کے دن وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لے کر آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہی فرماتے رہے جب قیامت کے دن وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لے کر آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے۔

باب (۴۱) جو شخص مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ مسلمان نہیں۔

۱۸۸۔ زہیر بن حرب و محمد بن مثنیٰ، یحییٰ القطان (تحویل) ابو بکر بن شیبہ، ابو اسامہ، ابن نمیر، نافع، ابن عمرؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَإِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ قَالَ وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(٤١) بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا*

١٨٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، مصعب بن مقدام، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بواسطہ والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص ہم پر تلوار کھینچے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابی بردہ، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

(٤٢) بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا *

باب (۴۲) جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ مسلمان نہیں۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا *

۱۹۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری (تحویل) ابو الاحوص، محمد بن حیان، ابن ابی حازم، سہیل بن ابی صالح بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص ہمیں دھوکا دے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔

۱۹۲- و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ

۱۹۲۔ یحییٰ بن ایوب و قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، عطاء بواسطہ والد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کھانے کے ڈھیر پر سے گزر ہوا، آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا، آپؐ کی انگلیوں کو کچھ تری محسوس ہوئی، فرمایا غلہ والے یہ کیا بات ہے، غلہ کے مالک نے عرض کیا یارسول اللہ اس پر بارش ہو گئی تھی، فرمایا تو پھر اُسے اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ دیکھ لیتے جو شخص دھوکہ

اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي *

کرتا ہے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

(٤٣) بَاب تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ *

باب (۴۳) منہ پیٹنا، گریبان چاک کرنا اور جاہلیت کی ہر قسم کی باتیں کرنا حرام ہے۔

١٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلِفٍ *

۱۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، ووکیع (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص منہ پیٹے اور گریبان چاک کرے یا جاہلیت کے زمانہ کی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ یحییٰ کی روایت کے الفاظ ہیں، اور ابن نمیر و ابو بکر کی روایت میں لفظ أو نہیں ہے۔

١٩٤ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا *

۱۹۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

١٩٥ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ *

۱۹۵۔ حکم بن موسیٰ قنطری، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے اور ان پر غشی طاری ہو گئی اس وقت آپ کا سر گھر والوں میں سے کسی عورت کی گود میں تھا، گھر کی ایک عورت چیخنے لگی اور ابو موسیٰؓ اس کا جواب نہ دے سکے، جب ہوش آیا تو فرمایا میں اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی اور (گریبان) پھاڑنے والی عورت سے بیزار تھے۔

١٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ

۱۹۶۔ عبد بن حمید، اسحاق بن منصور، جعفر بن عوان، ابو

مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَا أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ *

عمیس، ابوصخرہ، عبدالرحمٰن بن یزید اور ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰؓ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ ام عبداللہ ان کی عورت چیختی روتی ہوئی آئی۔ جب ابوموسیٰؓ کو ہوش آیا تو فرمایا کیا تجھے علم نہیں کہ حضور والا نے فرمایا ہے میں اس عورت سے بیزار ہوں جو (میت کے سوگ میں) سر منڈا دے، نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے۔

١٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِيءٌ *

۱۹۷۔ عبداللہ بن مطیع، ہشیم، حصین، عیاض اشعری، زوجہ ابی موسیٰؓ، ابوموسیٰؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) حجاج بن شاعر، عبدالصمد، بواسطۂ والد، داؤد بن ابی ہند، عاصم احول، صفوان بن محرز، ابی موسیٰؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) حسن بن علی الحلوانی، عبدالصمد، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ربعی ابن حراش، ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں مگر عیاض اشعری کی روایت میں لفظ بَرِیٌٔ مذکور نہیں ہے۔

(٤٤) بَاب بَيَان غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ *

باب (۴۴) چغل خوری کی شدید حرمت۔

١٩٨ - و حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ *

۱۹۸۔ شیبان بن فروخ، عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، مہدی بن میمون، واصل احدب، ابی وائل، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص (حاکم سے) لوگوں کی باتیں جا کر لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے خود سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

١٩٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ

۱۹۹۔ علی بن حجر سعدی، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ فَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ قَالَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ *

ابراہیم، ہمام بن حارثؓ سے روایت ہے ایک آدمی لوگوں کی باتیں حاکم شہر سے جاکر نقل کرتا تھا۔ ایک روز ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ شخص حاکم شہر کے پاس جاکر لوگوں کی باتیں نقل(۱) کرتا ہے پھر وہ آکر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِرَادَةَ أَنْ يُسْمِعَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ *

۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش (تحویل) منجاب بن حارث تمیمی، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، ہمام بن حارثؓ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ہمارے پاس آکر بیٹھ گیا۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ شخص بادشاہ کے پاس جاکر باتیں لگاتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سنانے کے ارادہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا۔

(٤٥) بَاب بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ إِسْبَالِ الْإِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَتَنْفِيقِ السِّلْعَةِ بِالْحَلِفِ وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ *

باب (۴۵) پائجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے، احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال کو فروخت کرنے کی حرمت اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ قیامت کے دن نہ بات فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

۲۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۲۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر،

(۱) ایک کی بات دوسرے کی طرف نقل کرنے کا اگر شرعی سبب ہو جیسے کسی کو ظلم سے بچانے کے لئے اس کی طرف بات نقل کرنا، یہ جائز ہے چغل خوری میں نہیں آتا۔ اور اگر شرعی سبب نہ ہو تو چغل خوری ہے جو گناہ ہے۔ پھر اگر سامنے سن کر آگے بات نقل کرتا ہے تو یہ نمام ہے اور اگر چھپ کر سنتا ہے پھر آگے نقل کرتا ہے تو قتات ہے۔

الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ *

شعبہ، علی بن مدرک، ابی زرعہ، خرشہ بن حر، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں حضور والا نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام بھی نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ دردناک عذاب ہوگا۔ ابوذرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں یہ تو خائب و خاسر ہو گئے، فرمایا کپڑے کو نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی قسمیں کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

٢٠٢- و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ *

۲۰۲۔ ابو بکر بن خلاد باہلی، یحییٰ قطان، سفیان، سلیمان، اعمش، سلیمان بن مسہر، خرشہ بن حر، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تین شخصیتوں سے خدا تعالیٰ قیامت کے دن کلام تک نہیں فرمائے گا احسان جتانے والا جو ہر ایک چیز دے کر احسان جتلاتا ہے، اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور پائجامہ نیچے لٹکانے والا۔

٢٠٣- وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ *

۲۰۳۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے لیکن یہ الفاظ اس میں زائد ہیں کہ تین شخصیتوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ دردناک عذاب ہوگا۔

٢٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ *

۲۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش، ابی حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ ابو معاویہ اتنا اضافہ اور کرتے ہیں اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو بوڑھا زانی، دوسرے جھوٹا بادشاہ، تیسرے مغرور فقیر۔

٢٠٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ *

۲۰۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ اُن کے لئے دردناک عذاب ہے ایک تو وہ شخص جو جنگل میں حاجت سے زائد پانی رکھتا ہو اور پھر مسافر کو اس پانی سے روکے، دوسرے وہ شخص جس نے عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کی اور خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے اور خریدار نے اس کی تصدیق کی حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہو، تیسرے وہ شخص جو امام سے دنیا کی طمع کے پیش نظر بیعت کر لے اب اگر امام کچھ مال و دولت اسے دے دے تو بیعت کو پورا کرے ورنہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کرے۔

٢٠٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ *

۲۰۶۔ زہیر بن حرب، جریر (تحویل) سعید بن عمرو، اشعثی، عبثر، اعمش سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے مگر اس میں الفاظ ہیں کہ جس نے ایک سامان کا نرخ کیا۔

٢٠٧ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ مَرْفُوعًا قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

۲۰۷۔ عمرو الناقد، سفیان، عمرو، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی جانب نظر اٹھائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی مسلمان کے مال پر قسم کھائی پھر اس کا مال مار لیا، بقیہ حدیث اعمش کی روایت کی طرح ہے۔

(٤٦) بَاب غِلَظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ *

باب (۴۶) خودکشی کی شدید حرمت اور اس کی وجہ سے عذاب جہنم میں مبتلا ہونا، اور جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔

۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا *

۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے آپ کو خود دھاری دار چیز سے قتل کرے تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کے لئے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا کبھی رہائی نہ ہو گی اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کے آگ میں زہر پیتا رہے گا کبھی رہائی نصیب نہ ہو گی اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ میں گرتا رہے گا کبھی اس سے رہائی نہ ہو گی۔

۲۰۹ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ *

۲۰۹۔ زہیر بن حرب، جریر (تحویل) سعید بن عمرو اشعثی، عبثر (تحویل) یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، سب طریقوں سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ *

۲۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص دین اسلام کے علاوہ اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا اس پر لازم نہیں۔

۲۱۱ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۱۱۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا واجب نہیں اور مسلمان پر

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قِلَّةً وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ *

لعنت کرنا اس کے قتل کے برابر ہے، جو شخص کسی چیز سے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب ہوگا، اور جو شخص (مال) بڑھانے کے لئے جھوٹا دعویٰ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اور کمی کر دے گا اور ایسے ہی جو شخص حاکم کے حکم سے جھوٹی قسم کھائے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان پر لعنت کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کسی جانور پر لعنت کرنا درست نہیں ایسے ہی کسی فاسق مسلمان اور کسی معین کافر پر خواہ زندہ ہو یا مر گیا ہو مگر جس کے کفر کی تصریح آگئی ہو اس پر لعنت کرنا درست ہے جیسا کہ ابوجہل وغیرہ۔ ہاں مشرکین کی جماعت پر خواہ یہودی ہوں یا نصرانی ہوں لعنت درست ہے۔ ظاہر حدیث سے لعنت اور خودکشی دونوں کی حرمت برابر سی معلوم ہوتی ہے مگر قتل اور خودکشی وغیرہ کی حرمت بہت سخت ہے۔ اسی چیز کو امام مازری وغیرہ نے اختیار کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

۲۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور اور عبدالوارث بن عبدالصمد، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، ایوب، ابوقلابہ، ثابت بن ضحاک انصاری (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ثوری، خالد حذاء، ابوقلابہ، ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اسلام چھوڑ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم قصداً کھائی تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی تو خدا تعالیٰ دوزخ کی آگ میں اسی چیز سے اسے عذاب دے گا۔ یہ روایت سفیان کی ہے اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے اپنے کو کسی چیز سے ذبح کیا تو وہ قیامت تک اسی چیز سے ذبح کیا جاتا رہے گا۔

۲۱۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ

۲۱۳۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدعی اسلام کے متعلق فرمایا یہ دوزخی ہے، خیر جب ہم لڑائی میں پہنچے تو وہ شخص خوب

يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ *

لڑااور اس کے بھی زخم لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کسی نے کہا یارسول اللہ جس کے متعلق آپؐ نے ایسا فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں گیا، بعض مسلمانوں کے یہ بات سمجھ میں نہ آئی اتنے میں کسی شخص نے آ کر عرض کیا یارسول اللہ ابھی مرا نہیں ہے لیکن بہت زخمی ہوا ہے بالآخر رات ہوئی تو زخموں کی تکلیف وہ برداشت نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع دی گئی تو آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف مسلمان ہی آدمی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاجر آدمی کے ذریعہ سے تقویت بخشتا رہتا ہے۔

٢١٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوا مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ

۲۱۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابو حازم، سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں اور کافروں میں خوب کشت و خون ہوا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف چلے آئے اور کافر اپنے لشکر میں واپس ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک (قزمان نامی منافق) شخص تھا جو اکیلے اکیلے کافر کے پیچھے جا کر تلوار سے اُسے مار ڈالتا تھا چھوڑتا ہی نہ تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا آج فلاں شخص نے جیسا کام کیا ہم میں سے کسی نے نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخوبی سمجھ لو یہ شخص دوزخی ہے، جماعت میں سے ایک شخص نے کہا میں ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہوں گا (تاکہ دیکھوں کہ وہ دوزخی ہونے کا کیا کام کرتا ہے) چنانچہ یہ شخص اس کے ساتھ نکل کھڑا ہوا جہاں وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہرتا جب وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا بالآخر وہ شخص بہت سخت زخمی ہو گیا جلد از جلد موت کا

وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

طالب ہوا تلوار زمین پر رکھ کر اس کی نوک اپنی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں قائم کر کے خود اس پر زور دے کر خود کشی کر لی، یہ شخص فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں، آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے، عرض کیا جس شخص کے متعلق ابھی آپؐ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس کے ظاہری کارنامے دیکھتے ہوئے آپؐ کے اس فرمان پر تعجب ہوا تھا تو میں نے اس چیز کی ذمہ داری لے لی تھی چنانچہ میں تفتیش کے لئے نکل کھڑا ہوا جب وہ شخص بہت زخمی ہو گیا تو جلد از جلد موت کا طالب ہوا، تلوار کا پھل اس نے زمین پر رکھ کر اس کی دھار دونوں چھاتیوں کے درمیان قائم کر کے خود اوپر سے زور دے کر خود کشی کر لی۔ آپؐ نے فرمایا کہ بعض آدمی لوگوں کو دکھانے کے لئے جنتیوں کے سے کام کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ دوزخی ہوتے ہیں اور بعض آدمی لوگوں کے سامنے دوزخیوں کے سے کام کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ جنتی ہوتے ہیں۔

٢١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قُرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَأِ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَبُّكُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ *

۲۱۵۔ محمد بن رافع، زبیدی یعنی محمد بن عبد اللہ بن زبیر، شیبان، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں گزشتہ اقوام میں سے کسی ایک شخص کے ایک پھوڑا نکلا جب اس میں تکلیف ہوئی تو اس نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکال کر پھوڑے کو اس سے چیر ڈالا لیکن خون نہ رکا اور وہ مر گیا۔ تمہارے پروردگار نے فرمایا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف دراز کیا اور فرمایا خدا کی قسم یہ حدیث مجھ سے اس مسجد میں جندبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔

٢١٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ

۲۱۶۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، وہب بن جریر بواسطہ والد، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم سے جندب بن عبد اللہ بجلیؓ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی اور ہم اسے بھولے نہیں

فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

اور نہ ہمیں خوف ہے کہ جندبؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پھوڑا نکلا۔ پھر بقیہ حدیث مثل سابق بیان کی۔

(٤٧) بَاب غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ *

باب (۴۷) مال غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت اور جنت میں صرف ایماندار ہی داخل ہوں گے۔

٢١٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ *

۲۱۷۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن القاسم، عکرمہ بن عمار، سماک حنفی، ابوزمیل، عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خیبر کا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت کہنے لگی فلاں شہید ہوا فلاں شہید ہوا، دوران ذکر ایک شخص کا تذکرہ آیا صحابہ کرام نے اس کے متعلق بھی فرمایا کہ فلاں شہید ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں، میں نے اُسے دوزخ میں ایک چادر یا عبا کی وجہ سے دیکھا ہے جو اس نے مال غنیمت میں سے چرالی تھی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن خطاب جا کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔ چنانچہ میں نے حسب حکم اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف ایماندار ہی جائیں گے۔

٢١٨- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ

۲۱۸۔ ابوطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ثور بن زید الدولی، سالم، ابوالغیث، ابوہریرہؓ (تحویل) قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، ثور، ابوالغیث، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر گئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی، وہاں ہمیں سونا چاندی مال غنیمت میں نہیں ملا بلکہ سامان غلہ اور کپڑے ملے، پھر ہم وہاں سے چل کر وادی کی طرف آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللَّهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامَ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ *

(٤٨) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسَهُ لَا يَكْفُرُ *

٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَى ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ

ہمرکاب ایک غلام جو آپ کو جذام میں سے ایک شخص نے ہبہ کیا تھا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور بنی ضبیب سے وہ تعلق رکھتا تھا جب وادی میں پہنچے تو اس غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان کھولنا شروع کر دیا، اسی دوران میں اسے ایک تیر لگا اور اسی میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے شہادت مبارک ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو چادر اس نے فتح خیبر کے دن مالِ غنیمت میں سے لی تھی اور اس کے حصہ میں نہ آئی تھی وہی چادر بصورتِ آتش اس کے اوپر جل رہی ہے۔ یہ فرمان سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے ایک آدمی چمڑے کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ خیبر کے دن یہ میں نے لے لئے تھے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک تسمہ یا دو تسمے بھی آگ کے ہیں۔

باب (۴۸) خودکشی کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

۲۱۹۔ ابی بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سلیمان، ابو بکر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حجاج صواف، ابو الزبیر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا حضور کو کسی مضبوط قلعہ اور حفاظت کے مقام کی حاجت اور ضرورت ہے چونکہ جاہلیت کے زمانہ میں قبیلہ دوس کا ایک قلعہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا کیونکہ یہ دولت تو اللہ تعالیٰ نے انصار کے حصہ میں لکھ دی تھی بالآخر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو طفیل بن عمرو دوسی بھی اپنی قوم کے ایک آدمی کے ہمراہ ہجرت کر کے خدمت اقدس میں

مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ *

آگئے۔ مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی طفیل کا ساتھی بیمار ہو گیا اور اس بیماری کو برداشت نہ کر سکا، ایک لمبا چوڑا تیر لے کر انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے دونوں ہاتھوں سے جوش کے ساتھ خون بہنے لگا اور اسی سے اس کا انتقال ہو گیا۔ طفیل نے اسے خواب میں دیکھا کہ اچھی حالت میں ہے اور دونوں ہاتھوں کو لپیٹے ہوئے ہے، دریافت کیا بولو پروردگار عالم نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا، طفیل نے دریافت کیا یہ ہاتھوں کو کیوں لپیٹے ہوئے ہو، جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے کہا گیا ہے کہ جس چیز کو تو نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ خواب بیان کیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

(٤٩) بَاب فِي الرِّيحِ الَّتِي تَكُونُ قُرْبَ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِنَ الْإِيمَانِ *

باب (۴۹) وہ ہوا جو قیامت کے قریب چلے گی اور جس دل میں رتی بھر بھی ایمان ہو گا اسے سلب کر لے گی۔

٢٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ و قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ *

۲۲۰۔ احمد بن عبدہ ضبی، عبدالعزیز بن محمد، ابو علقمہ الفروی، صفوان بن سلیم، عبداللہ بن سلمان بواسطہ والد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے بھی زائد نرم ہو گی اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اسے نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اُسے مار ڈالے گی۔

(٥٠) بَاب الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ *

باب (۵۰) فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت۔

٢٢١- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا *

۲۲۱۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، اسماعیل، علاء بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان فتنوں سے پہلے جلدی نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے (اور یہ حالت ہو گی کہ) آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہو گا تو صبح کو کافر۔ ذرا سے دنیوی سامان کے عوض اپنے دین کو فروخت کر ڈالے گا۔

(فائدہ) یعنی دنیا کی طمع اس وقت ایسی غالب ہو گی کہ ایمان کی محبت دل میں نہ رہے گی ذرا سے دنیوی فائدے کے لئے انسان دین و ایمان کو چھوڑ دے گا چنانچہ یہ بات اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہے کہ ایمان کی قدر و منزلت بالکل مفقود ہو گئی جسے دیکھو دنیا کا طلبگار ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں مراد حدیث یہ ہے کہ اس زمانے میں ایسے پے در پے فتنے ہوں گے کہ ایمان کا بچانا مشکل ہو جائے گا۔ ایک ہی دن میں ایسا انقلاب پیدا ہو جائے گا کہ صبح کو آدمی مومن ہے تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ مترجم

(٥١) بَاب مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ *

باب (۵۱) مومن کو اپنے اعمال کے حبط(۱) ہو جانے سے ڈرنا چاہئے۔

٢٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اشْتَكَى قَالَ سَعْدٌ إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى قَالَ فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ

۲۲۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (یعنی اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو) نازل ہوئی تو ثابت بن قیس بن شماس اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے میں تو دوزخی ہوں (کیونکہ ان کی آواز بلند تھی) بارگاہِ رسالت میں حاضری سے جب چند روز رُکے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذؓ سے دریافت فرمایا ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے، کیا بیمار ہو گئے؟ سعدؓ بولے وہ تو میرے ہمسایہ ہیں مجھے اُن کی بیماری کا علم نہ ہوا، چنانچہ سعدؓ (لوٹ کر) ثابتؓ کے پاس آئے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آواز بلند کرنا آپ کو تکلیف پہنچانے کا باعث ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا کفر ہے اس لئے یہ رفع صوت بھی کفر ہے اور کفر سے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آواز بلند کرنا جو تکلیف کا باعث نہ ہو وہ اس میں داخل نہیں ہے جیسے لڑائی کے موقع پر آواز بلند کرنا یا دشمن کو بھگانے کے لئے آواز بلند کرنا وغیرہ۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو ان کے سامنے ذکر کیا۔ ثابتؓ کہنے لگے یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں تم سب سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کیا کرتا تھا اس لئے میں تو دوزخی ہو گیا۔ سعدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر ثابتؓ کا قول نقل کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ تو جنتی ہیں۔

٢٢٣- وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ *

۲۲۳۔ قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ ثابت بن قیسؓ انصار کے خطیب تھے اور پھر جب کہ یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں سعد بن معاذؓ کا تذکرہ نہیں۔

٢٢٤- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ *

۲۲۴۔ احمد بن سعید داری، حبان، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ نازل ہوئی اور اس روایت میں سعد بن معاذؓ کا تذکرہ نہیں۔

٢٢٥- وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَزَادَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

۲۲۵۔ ہریم بن عبدالاعلیٰ اسدی، معتمر بن سلیمان بواسطہ والد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح ہے اس میں بھی سعد بن معاذؓ کا تذکرہ نہیں، بس اتنے الفاظ زائد ہیں کہ سعد ہمارے درمیان چلتے پھرتے تھے اور ہم خیال کیا کرتے تھے کہ ایک جنتی آدمی ہمارے درمیان جا رہا ہے۔

(٥٢) بَاب هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ *

باب (۵۲) کیا اعمال جاہلیت پر بھی مواخذہ ہو گا۔

٢٢٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي

۲۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جاہلیت کے زمانہ کے اعمال کا بھی ہم سے مواخذہ ہو گا؟ فرمایا تم

الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ *

میں سے اسلام کی حالت میں جس نے اچھے عمل کئے اس سے اعمال جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے حالت اسلام میں بھی بداعمالی کی اس سے جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانے کا مواخذہ ہوگا۔

(فائدہ) کیونکہ یہ شخص کفر پر قائم رہا اور حقیقت میں مسلمان ہی نہیں ہوا بلکہ منافق رہا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح میں ہے کہ اسلام سے کفر کے زمانہ کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ مترجم

٢٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ *

۲۲۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، وکیع (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابووائل، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت کے اعمال کا بھی ہم سے مواخذہ ہوگا؟ فرمایا اسلام میں جس نے نیک اعمال کئے ہیں اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے اسلام کی حالت میں برے عمل کئے ہیں اس کی گرفت پہلے اور پچھلے سب اعمال پر ہوگی۔

٢٢٨ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۲۸۔ منجاب بن حارث تمیمی، علی بن مسہر، اعمش سے یہ روایت ایسی سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

(٥٢) بَاب كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ وَكَذَا الْهِجْرَةِ وَالْحَجِّ *

باب (۵۳) اسلام حج اور ہجرت سے سابقہ گناہوں کی معافی۔

٢٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ

۲۲۹۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، ابومعن رقاشی، اسحاق بن منصور، ابو عاصم، ضحاک، حیوہ بن شریح، یزید بن ابی حبیب، ابن شماسہ مہری سے روایت ہے کہ ہم عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے، آپ کے انتقال کا وقت قریب تھا، عمرو بن عاصؓ بہت دیر تک روتے رہے اور دیوار کی طرف منہ پھیر لیا، بیٹے نے کہا اباجان کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی، پھر آپ ایسے کیوں غمگین ہوتے ہیں، تب انہوں نے اپنا منہ ہماری جانب متوجہ کیا اور فرمایا ہمارے لئے بہترین توشہ تو اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، میں تین دور سے گزرا ہوں ایک دور تو وہ تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی

أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلِهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي *

اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے بغض نہ تھا اور کوئی چیز میری نظر میں اتنی محبوب نہ تھی جتنی یہ بات عیاذاً باللہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھے قدرت حاصل ہو جائے اور میں آپ کو شہید کر ڈالوں اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقینی طور پر دوزخی ہوتا، پھر (دوسرا دور وہ تھا) جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا خیال میرے دل میں پیدا کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ہاتھ پھیلایئے میں بیعت کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپؐ نے فرمایا عمرو کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں، فرمایا کیا شرط ہے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا یہ شرط ہے کہ میرے سابق گناہ معاف ہو جائیں۔ فرمایا عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام تمام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت تمام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج تمام پہلی حرکات کو ڈھا دیتا ہے (چنانچہ میں نے بیعت کر لی) اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کسی سے محبت نہ تھی اور نہ میری آنکھوں میں آپؐ سے زیادہ کوئی صاحب جلال تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و جلال کے مارے آنکھ بھر کر آپ کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور چونکہ پورے طور پر چہرۂ مبارک نہ دیکھ سکتا تھا اس لئے اگر مجھ سے حضور والا کا حلیہ دریافت کیا جائے تو بیان نہیں کر سکتا۔ اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو امید تھی کہ جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہم بہت سی باتوں کے ذمہ دار ہو گئے معلوم نہیں میرا ان میں کیا حال رہے گا لہٰذا اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی نوحہ گر اور آگ نہ جائے اور جب مجھے دفن کر چکے تو میری قبر پر مٹی ڈال کر قبر کے چاروں طرف اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ مجھے تم سے انس حاصل ہو اور دیکھوں اپنے رب کے فرستادہ فرشتوں کو کیا جواب دے سکوں گا۔

٢٣٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو لَحَسَنٌ وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا) وَنَزَلَ (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ) *

۲۳۰۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد، ابن جریج، یعلی بن مسلم، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے بعض لوگوں نے (شرک کی حالت میں) بہت خونریزیاں اور زنا کئے تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپؐ جو فرماتے ہیں اور جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ بہترین چیز ہے۔ اگر آپؐ ہمارے گناہوں کا کفارہ بتلادیں تو ہم اسلام قبول کرلیں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ الخ یعنی جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اور دوسرے معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس جان کا اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا ہے اسے نہیں مارتے مگر کسی حق شرعی کی وجہ سے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ان کاموں کو کرے تو وہ اس چیز کا بدلہ پائے گا اور اسے قیامت کے روز دوگنا عذاب ہوگا اور ہمیشہ عذاب میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ رہے گا، اور جو کوئی ایمان لایا اور توبہ کی اور نیک اعمال کئے تو اس کی تمام برائیاں مٹ کر نیکیاں ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور دوسری یہ آیت نازل ہوئی یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ الخ یعنی اے میرے بندو! جنہوں نے گناہ کر کے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور اللہ تعالیٰ تو تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

(٥٣) بَاب بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ *

باب (۵۴) کافر کے اُن اعمال صالحہ کا حکم جن کے بعد وہ مشرف بااسلام ہو جائے۔

٢٣١- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۳۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے خیال میں میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو نیک کام عبادت

وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ *

کے طور پر کئے ہیں کیا اُن پر مجھے ثواب ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی تمام سابقہ نیکیوں پر ایمان لایا ہے۔ تحنث کے معنی عبادت کے ہیں۔

(فائدہ) ابن بطال اور جملہ محققین فرماتے ہیں کہ کافر اگر اسلام قبول کرے تو اس کی وہ تمام نیکیاں جو کفر کے زمانہ میں کی ہیں لغو نہ ہوں گی خدا ان پر ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ دار قطنی میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے کہ کافر جب مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام بھی اچھا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک اس نیکی کو جو کفر کے زمانہ میں کی ہے لکھے گا اور کفر کی ہر برائی کو ختم کر دے گا۔ مگر ابو عبداللہ مازری فرماتے ہیں کہ ظاہر حدیث متعین شدہ قاعدہ کے خلاف ہے کہ کافر کا تقرب صحیح نہیں تو اس کی نیکیوں پر ثواب کے ترتب کے کیا معنی؟ اسی بناء پر قاضی عیاض وغیرہ نے اس حدیث کے معنی میں کئی احتمالات ذکر کئے ہیں مگر صحیح قول ابن بطال وغیرہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بندوں پر جس طرح اور جتنی چاہے رحمتیں اور عنایتیں نازل فرمائے۔ ۱۲ مترجم

٢٣٢ - و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ أَفِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ *

۲۳۲۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن سعد بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کیا فرماتے ہیں اُن نیک کاموں کے بارے میں جو کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے ہیں جیسے صدقہ و خیرات یا غلام کا آزاد کرنا، صلۂ رحمی کرنا، کیا ان میں مجھے ثواب ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان نیکیوں پر اسلام لایا جو کہ کر چکا ہے۔

٢٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ

۲۳۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ۔ بواسطۂ والد، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ امور میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا ہشام راوی بیان کرتے ہیں یعنی انہیں نیک سمجھ کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان نیکیوں پر اسلام لایا جو کہ تو نے کی ہیں، میں نے کہا سو خدا کی قسم یا رسول اللہ! جتنے نیک کام میں نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے ہیں ان

قُلْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ *

میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا، سب کو اسلام کی حالت میں بھی کروں گا۔

٢٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ بواسطہ والد نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاہلیت کے زمانہ میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹ سواری کے لئے راہ خدا میں دیئے تھے چنانچہ پھر انہوں نے اسلام کی حالت میں بھی سو غلاموں کو آزاد کیا اور ایسے ہی سو اونٹ راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں، کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ فضیلت صرف ان ہی کو حاصل ہوئی ہے اور دوسری عجیب چیز یہ ہے کہ ان کی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ سال حالت اسلام میں، فتح مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(٥٥) بَاب صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ *

باب (۵۵) ایمان کی سچائی اور اخلاص۔

٢٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) *

۲۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ الخ (یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پھر انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم نہیں کیا ان کو امن ہے اور یہی حضرات راہ پانے والے ہیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ آیت بہت گراں گزری۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ تم خیال کر بیٹھے ہو بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کر بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(فائدہ) صحیح بخاری کی روایت میں اس طرح مذکورہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہ کیا ہو، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ شرک بڑا ظلم ہے تو اصحاب نے ظلم کے عمومی معنی سمجھے اس لئے وہ مضطرب اور پریشان ہوگئے مگر خود زبان الٰہی سے اس چیز کی شرح کر دی گئی ہے کہ ظلم سے سب سے بڑا ظلم مراد ہے جس کا نام شرک ہے۔ خطابی فرماتے ہیں کہ صحابہ کی گرانی کی وجہ یہی ہوئی ہے کہ انہوں نے ظلم کے ظاہری معنی ایک دوسرے کے حق کو دبا لینا سمجھا مگر ظلم کے حقیقی معنی ایک چیز کو اس جگہ سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھنے کے ہیں تو جس نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کی پرستش کی تو وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔ لقمان بہت بڑے حکیم گزرے ہیں۔ امام ابو اسحاق ثعلبی فرماتے ہیں کہ وہ باتفاق حکیم تھے مگر عکرمہ نے کہا ہے کہ وہ نبی بھی تھے اور لقمان کے بیٹے کا نام جنہیں لقمان نے نصیحت کیا انعم اور بعضوں نے فرمایا مشکم تھا واللہ اعلم۔ ۱۲ مترجم

٢٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْأَعْمَشِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

۲۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (تحویل) ابوکریب، ابن ادریس۔ اعمش سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٥٦) بَاب بَيَانِ تَجَاوُزِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ *

باب (۵۶) قلب میں جو وسوسے آتے ہیں جب تک وہ راسخ نہ ہوں اُن پر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی تکلیف دی ہے جتنی انسان میں طاقت ہے اور نیکی و برائی کا ارادہ کیا حکم رکھتا ہے۔

٢٣٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) قَالَ فَاشْتَدَّ

۲۳۷۔ محمد بن منہال ضریر، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، علاء بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ نازل ہوئی یعنی جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے اگر تم اپنے دل کی بات کو ظاہر کر دو یا اسے پوشیدہ رکھو، تو اس کا اللہ تعالیٰ تم سے حساب کرے گا، اس کے بعد جسے چاہے عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گراں گزری اور وہ رسول اللہ صلی

ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي إِثْرِهَا (آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ) فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ) قَالَ نَعَمْ (وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ) قَالَ نَعَمْ *

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر گھٹنوں کے بل گر پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اُن کاموں کا حکم ہوا جن کی ہم میں طاقت ہے جیسے نماز، روزہ، جہاد، صدقہ اور اب آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جس پر عمل کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے (کہ دل پر کیسے قابو حاصل کر سکتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو جیسا تم سے قبل اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) نے کہہ دیا تھا کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی بلکہ یہ کہہ دو کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور اس کی اطاعت کی، اے ہمارے مالک ہمیں بخش دے تیری ہی طرف ہمیں جانا ہے۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ فوراً کہنے لگے سنا ہم نے اور اطاعت کی، اے ہمارے مالک ہمیں بخش دے تیری ہی طرف ہمیں جانا ہے۔ جب سب نے یہ بات کہی اور اپنی زبانوں سے اس چیز کا تکلم کیا تو فوراً یہ آیت نازل ہو گئی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الخ یعنی رسول کے پاس اس کے مالک کی طرف سے جو احکامات نازل ہوئے وہ اس پر ایمان لایا اور مومن بھی ایمان لائے سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لے آئے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے (کہ ایک پر ایمان لائیں اور دوسرے پر نہ لائیں) اور کہا انہوں نے ہم نے سنا اور مان لیا، اے ہمارے مالک بخش دے ہمیں، ہمیں تیری ہی طرف واپس ہونا ہے۔ جب انہوں نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے پہلے حکم کو منسوخ فرما دیا اور یہ آیت نازل کی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی قوت و طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا، ہر ایک کو اس کی نیکیاں کام آئیں گی اور اسی پر اس کی برائیوں کا بوجھ ہوگا۔ اے ہمارے مالک اگر ہم بھول یا چوک جائیں تو اس پر ہماری گرفت نہ فرما۔ مالک نے فرمایا اچھا اے ہمارے مالک ہم پر ایسا بوجھ نہ لاد جیسا کہ ہم میں سے پہلے لوگوں پر لادا تھا۔ مالک

نے فرمایا اچھا، ہمارے مالک ہم پر وہ چیز نہ لاد جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہیں، مالک نے کہا اچھا، اور معاف کردے ہماری خطائیں اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے اور کافروں کی جماعت پر ہماری مدد فرما، مالک نے کہا اچھا۔

٢٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ) قَالَ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا قَالَ فَأَلْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ *

٢٣٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، آدم بن سلیمان مولی خالد، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ (ترجمہ اوپر گزر گیا) تو لوگوں کے دلوں میں وہ بات سما گئی جو اور کسی چیز سے پیدا نہیں ہوئی تھی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ دو ہم نے سنا اور مان لیا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الخ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے موافق جو اپنے لئے نیک کام کرے گا اس کا ثواب اسی کو ملے گا ایسے ہی جو برائی کرے گا اس کا عذاب بھی اسی کی گردن پر ہے۔ اے مالک ہماری بھول چوک پر مواخذہ نہ فرما (مالک نے کہا میں ایسا ہی کروں گا) اے ہمارے مالک ہم پر نہ لاد بوجھ جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر لادا تھا (مالک نے کہا میں ایسا ہی کروں گا) اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے (مالک نے جواب دیا میں ایسا ہی کروں گا)۔

٢٣٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ *

٢٣٩۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، محمد بن عبید الغبری، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سے اُن خیالوں سے جو کہ دل میں آتے ہیں درگزر فرمایا ہے جب تک انہیں زبان سے نہ نکالیں یا ان پر عمل نہ کریں۔

(فائدہ) امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام ماوردیؒ نے قاضی ابوبکر طیب کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ جو شخص گناہ کا ارادہ دل میں کرے اور اپنے نفس کو اس پر مستعد مضبوط کرے تو ایسی شکل میں اس پر مواخذہ ہو گا اور حدیث اور اس قسم کی اور حدیثیں ان خیالوں پر محمول ہیں جو دل میں آتے ہیں اور فوراً چلے جاتے ہیں اسی کو وہم کہتے ہیں اور حدیث میں لفظ ہم ہی مروی ہے۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اکثر سلف صالحین، فقہاء اور محدثین کا یہی مسلک ہے کیونکہ اور احادیث سے اسی چیز کا پتہ چلتا ہے کہ اعمال قلب پر مواخذہ نہ ہو گا اگر یہ مواخذہ اس برائی پر ہو گا جس کا قصد وارادہ کیا ہے اگرچہ اس برائی کا تو اس نے ارتکاب نہیں کیا مگر اس پر عزم اور ارادہ کیا اور یہ خود ایک برائی ہے پھر اگر وہ اس برائی کو کرتا ہے تو یہ دوسرا گناہ لکھا جاتا۔ اب اگر اس برائی کو چھوڑ دیا تو ایک نیکی لکھی جائے گی کیونکہ اس نے نفس امارہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور یہ خود ایک مستقل نیکی ہے لیکن جس چیز میں قطعاً برائی نہیں لکھی جاتی ہے وہ وسوسہ ہے جو دل میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے کسی قسم کا اُسے رسوخ نہیں حاصل ہوتا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں قاضی عیاضؒ کا کلام نہایت ہی عمدہ ہے کیونکہ اکثر نصوص شرح اسی چیز پر دلالت کرتی ہیں واللہ اعلم۔

٢٤٠- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ *

۲۴۰۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسمٰعیل بن ابراہیم (تحویل) ابوبکر بن ابوشیبہ، علی بن مسہر، عبدہ بن سلیمان (تحویل) ابن مثنیٰ اور ابن بشار۔ ابن ابی عدی، سعید بن ابی عروہ، قتادہ، زرارہ بن اوفیٰ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری اُمت کی باتوں کو جب تک کہ اُن پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ نکالیں معاف فرمادیا۔

٢٤١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَهِشَامٌ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۴۱۔ زہیر بن حرب، وکیع، مسعر، ہشام، (تحویل) اسحاق بن منصور، حسین بن علی، زائدہ، شیبان، قتادہؓ سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

٢٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي

۲۴۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بواسطہ سفیان۔ دوسرے بواسطہ ابن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب میرا بندہ برائی کا قصد کرے تو جس وقت تک اس کا ارتکاب نہ کرے اسے مت لکھو۔ پھر اگر وہ برائی کر لے تو ایک برائی لکھ لو

بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا *

اور جو نیکی اور بھلائی کا قصد کرے مگر ابھی تک اس پر عمل نہ کرے تو ایک نیکی لکھ لو۔ اب اگر وہ بھلائی پر عمل پیرا ہو جائے تو اس کے صلہ میں دس نیکیاں اس کے لئے لکھ لو۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً *

۲۴۳۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، علاء بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اسے کرتا نہیں تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں اور جو یہ نیکی کر لیتا ہے تو ایک کے بدلے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک لکھ لیتا ہوں۔ اور جب برائی کا قصد کرتا ہے لیکن اُسے کرتا نہیں تو وہ برائی میں نہیں لکھتا۔ اب اگر اسے کر لیتا ہے تو ایک برائی لکھ دیتا ہوں۔

۲۴۴- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ *

۲۴۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں یہ روایت اُن روایتوں میں سے ہے جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب میرا بندہ نیک کام کرنے کی دل میں نیت کرتا ہے جس وقت تک اسے کرتا نہیں تو اس کے لئے میں ایک نیکی لکھ لیتا ہوں۔ اب اگر وہ اسے کر لیتا ہے تو میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ لیتا ہوں اور جب برائی کی دل میں نیت کرتا ہے تو جب تک کہ برائی نہ کرے میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور جب اس برائی کا ارتکاب کر لیتا ہے تو صرف ایک ہی برائی لکھتا ہوں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار یہ تیرا بندہ برائی کرنا چاہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے، تو خدا فرمادیتا ہے اس کی تاک میں لگے رہو اگر وہ برائی کرے تو ایک برائی ویسی ہی لکھ لو اور اگر نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو کیونکہ اُس نے برائی کو میرے خوف سے چھوڑ دیا۔

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ *

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کا اسلام عمدہ (یعنی نفاق سے منزہ) ہو جاتا ہے پھر جو وہ نیکی کرتا ہے تو اس کے لئے ایک کے بدلے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے تو اسی کے مانند لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ اللہ رب العزت سے جا کر ملاقات کر لیتا ہے۔

٢٤٥ - و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ *

۲۴۵۔ ابوکریب، ابو خالد احمر، ہشام، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کا قصد کرے پھر اسے نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو شخص ارادہ کے بعد پھر نیکی کرے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص برائی کا قصد کرے مگر پھر برائی نہ کرے تو یہ برائی نہیں لکھی جاتی ہاں اس کے کر لینے پر ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

٢٤٦ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً *

۲۴۶۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، جعد ابی عثمان، ابو رجاء العطاردی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھ لیا ہے پھر انہیں اس طریقہ سے بیان کیا ہے کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر اُسے نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھے گا اور اگر نیکی کے قصد کے بعد اسے کرے تو اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک لکھی جاتی ہیں بلکہ اس سے بھی بہت زائد۔ اور اگر برائی کا قصد کرے اور اسے کرے نہیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر برائی کا ارتکاب کرے تو اس کے لئے صرف ایک ہی برائی لکھے گا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکی کے دوچند ہونے کی کوئی انتہا اور حد نہیں ہے اور ماوردیؒ نے جو بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ یہ دوچند سے سات سو سے متجاوز نہیں ہوتا اس کی حدیث سے تردید ہوتی ہے۔

٢٤٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَزَادَ وَمَحَاهَا اللَّهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ *

(٥٧) بَاب بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَجَدَهَا *

٢٤٨- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ *

٢٤٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

٢٥٠- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

۲۴۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، جعد ابی عثمان سے عبدالوارث کی حدیث کی طرح یہ روایت منقول ہے پس اتنا اضافہ ہے کہ اس برائی کو بھی اللہ تعالیٰ زائل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کسی کو تباہ نہ کرے گا مگر جس کی قسمت میں تباہی لکھی جا چکی ہے۔

باب (۵۷) حالت ایمان میں وسوسوں کا آنا اور ان کے آنے پر کیا کہنا چاہئے۔

۲۴۸۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بواسطۂ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ ہمارے دلوں میں وہ وہ خیالات گزرتے ہیں جن کا بیان کرنا ہم میں سے ہر ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا تم کو ایسے وساوس آتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا یہ تو عین ایمان ہے۔

۲۴۹۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ (تحویل) محمد بن عمرو بن جبلہ بن ابی رواد اور ابو بکر بن اسحاق، ابو الجواب، عمار بن زریق، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۵۰۔ یوسف بن یعقوب الصفار، علی بن ہشام، سعیر بن الخمس، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا یہ تو خالص (۱) ایمان ہے۔

---

(۱) یعنی ان وساوس کو برا سمجھنا، ان سے وحشت ہونا اور ان کا ذکر زبان پر نہ لانا یہ ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ جو شخص ان کا تذکرہ پسند نہیں کرتا وہ ان کے مطابق اعتقاد کیسے رکھ سکتا ہے۔ یا معنی یہ ہے کہ ان وساوس کا شیطان کی طرف سے ڈالنا ہی ایمان کی علامت ہے کہ وہ مومن کو گمراہ نہیں کر سکتا تو صرف وساوس کے ذریعے پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

الْوَسْوَسَةِ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ *

۲۵۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ *

۲۵۱۔ ہارون بن معروف، محمد بن عباد، سفیان، ہشام بواسطۂ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کوئی کہے گا کہ اللہ نے تو سب کو پیدا کیا ہے پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا، لہٰذا جو کوئی اس قسم کا شبہ پائے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کہے (یعنی میں اللہ پر ایمان لایا)۔

(فائدہ) امام رازیؒ فرماتے ہیں ظاہر حدیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اسی کی جانب متوجہ ہو جائے۔ ان شبہات کو زائل کرنے کے لئے دلائل کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم۔ مترجم

۲۵۲- وَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَرُسُلِهِ *

۲۵۲۔ محمود بن غیلان، ابوالنضر، ابوسعید مودب، ہشام بن عروہ اسی سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے آسمان کو کس نے پیدا کیا اور زمین کس نے پیدا کی تو وہ کہہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے، پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے مگر ورسلہ کا اور اضافہ ہے (یعنی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔

۲۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى يَقُولَ لَهُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ *

۲۵۳۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب، بواسطہ عم، عروہ بن زبیرؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان تم میں سے ایک کے پاس آتا ہے پھر کہتا ہے کس نے یہ پیدا کیا اور وہ پیدا کیا حتیٰ کہ کہہ دیتا ہے کہ تیرے خدا کو کس نے پیدا کیا، جب تم میں سے کسی کو ایسا شبہ پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور ایسے وساوس سے باز رہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کا مقصود یہ ہے کہ ان خیالات کو چھوڑ دے اور دوسرے کاموں میں مصروف ہو جائے اور سمجھ لے کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے اور وہ مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ مترجم

٢٥٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ *

۲۵۴۔ عبدالملک بن شعیب، لیث بن عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان بندے کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا اور یہ کس نے پیدا کیا۔ اس کے بعد بقیہ حدیث کو ابن اخی ابن شہاب کے طریقہ پر بیان کیا ہے۔

٢٥٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهَذَا الثَّالِثُ أَوْ قَالَ سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّانِي *

۲۵۵۔ عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ والد، ایوب محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ تم سے علم کی باتیں دریافت کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ تک کہہ بیٹھیں گے کہ اللہ نے تو ہمیں پیدا کیا ہے پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ابوہریرہؓ کسی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے کہنے لگے اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا ہے مجھ سے دو آدمی یہی سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا ہے۔ یا یہ فرمایا مجھ سے ایک آدمی یہی سوال کر چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

٢٥٦ - وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْنَادِ وَلَكِنْ قَدْ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ *

۲۵۶۔ زہیر بن حرب، یعقوب الدورقی، اسماعیل بن علیہ، ایوب، محمد اس کو موقوفاً ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں اس حدیث کی سند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں ہے لیکن اخیر حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا۔

٢٥٧ - وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي

۲۵۷۔ عبداللہ بن رومی، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، یحییٰ، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابوہریرہؓ لوگ تجھ سے برابر دین کی باتیں دریافت کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ دیہاتی

الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ قَالَ فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ ثُمَّ قَالَ قُومُوا قُومُوا صَدَقَ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آگئے اور کہنے لگے ابوہریرہؓ اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا، یہ سن کر ابوہریرہؓ نے ایک مٹھی بھر کنکریاں اُن کے ماریں اور کہا اٹھو اٹھو میرے خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔

٢٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَقُولُوا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ *

۲۵۸۔ محمد بن حاتم، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے لوگ ہر ایک بات دریافت کریں گے، یہاں تک یوں بھی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ *

۲۵۹۔ عبداللہ بن عامر بن زرارہ الحضرمی، محمد بن فضیل، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری امت کے لوگ برابر کہتے رہیں گے یہ ایسا ہے یہ ایسا ہے حتی کہ کہہ بیٹھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو خلق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

٢٦٠ - حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِنَّ أُمَّتَكَ *

۲۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، مختار، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت حسب سابق نقل کرتے ہیں مگر اسحاق نے اللہ تعالیٰ کا فرمان (کہ تیری امت) یہ ذکر نہیں کیا۔

(٥٨) بَاب وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ *

باب (۵۸) جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق دبا لے اس کی سزا جہنم کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

٢٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ

۲۶۱۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، ابن ایوب بواسطہ اسمٰعیل بن جعفر، علاء، معبد بن کعب السلمی، عبداللہ بن کعب، ابو امامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ

أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال اپنی قسم سے دبالے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ کو ضروری کر دیا اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ ذرا سی چیز ہو۔ آپؐ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

(فائدہ) مسلمانوں کی حق تلفی کتنا بڑا جرم ہے اور پھر اس پر جھوٹی قسم کھانا، معاذ اللہ ایسے شخص کی یہی سزا ہو کہ اسے فوری طور پر جنت سے محروم کر دیا جائے اور دوزخ میں داخل کیا جائے۔ اب چاہے یہ حق ذرا سا ہو یا بہت ہر حال میں یہی سزا ہے اس لئے کہ اس نے اسلام کو پہچانا اور پھر خدا کے نام کی قدر و منزلت بھی نہیں کی۔ مترجم

٢٦٢ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ہارون بن عبداللہ، ابواسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن کعب، عبداللہ بن کعب، ابوامامہ حارثی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب روایت سابقہ بیان کیا۔

٢٦٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى

۲۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) ابن نمیر، ابو معاویہ، وکیع، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، وکیع، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص حاکم کے حکم پر مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے اور واقعتاً اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں جا کر ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا (جب عبداللہ بن مسعودؓ حدیث بیان کر چکے) تو اشعث بن قیس حاضرین کے پاس آئے اور کہنے لگے ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے، حاضرین نے جواب دیا ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے۔ اشعث بولے ابو عبدالرحمٰن سچ فرماتے ہیں۔ میرے ہی بارے میں یہ حکم نازل ہوا ہے۔ ملک یمن میں میری ایک شخص کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

شرکت میں زمین تھی، میرا اس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا ہوا، آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہے، میں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر اس شخص سے قسم لے لے، میں نے کہا وہ تو قسم کھالے گا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص ظالمانہ کسی شخص کا حق دبانے کے لئے قسم کھالے اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں جا کر ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اس حکم کی سچائی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الخ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور قسم پر کچھ مال حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

٢٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ *

۲۶۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص کسی کا مال دبانے کے لئے کوئی قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں جا کر ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پھر اعمش کی روایت کی طرح بیان کیا مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنوئیں کے بارے میں خصومت تھی چنانچہ ہم وہ جھگڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس دو گواہ ہونے چاہئیں یا پھر اس کی قسم ہونی چاہئے۔

٢٦٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ

۲۶۵۔ ابن ابی عمر مکی، سفیان، جامع بن راشد، عبدالملک بن اعین، شقیق بن سلمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص کسی کے مال پر ناحق قسم کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی

غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

تصدیق کے لئے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الخ

۲۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ *

۲۶۶۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری اور ابو عاصم، ابو الاحوص، سماک، علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضر موت اور ایک مقام کندہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے میری ایک زمین دبالی جو میرے باپ کی تھی، کندہ والے نے کہا وہ میری زمین ہے، میرے قبضہ میں ہے میں ہی اس میں کاشت کرتا ہوں اس زمین پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر موت والے سے کہا تیرے پاس گواہ ہیں۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر اس سے قسم لے لے۔ وہ بولا یارسول اللہ یہ تو فاسق و فاجر ہے قسم کھانے میں اسے کوئی باک نہیں۔ آپؐ نے فرمایا بس اب تیرے لئے اس کے علاوہ اور کوئی سبیل نہیں چنانچہ وہ قسم کھانے کے لئے چل دیا۔ جب اس شخص نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اس نے دوسرے کا مال دبانے کے لئے ناحق قسم کھائی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ بھی اس شخص سے اعراض کرنے والا ہو گا۔

۲۶۷- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هَذَا انْتَزَى عَلَى أَرْضِي يَا

۲۶۷۔ زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، ابو الولید، زہیر بواسطہ ہشام، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، علقمہ بن وائل، وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں دو شخص ایک زمین کے بارے میں لڑتے ہوئے آئے۔ ایک بولا اس نے جاہلیت کے زمانہ میں میری زمین چھین لی ہے اور وہ امراء القیس تھا اور اس کا مقابل ربیعہ بن عبدان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے

رَسُولَ اللَّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عِبْدَانَ قَالَ بَيِّنَتُكَ قَالَ لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِينُهُ قَالَ إِذَنْ يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ رَبِيعَةُ بْنُ عَيْدَانَ *

پاس گواہ ہیں، وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر اس پر قسم ہے، وہ بولا تب تو وہ (قسم کھا کر) میرا مال دبا لے گا، آپؐ نے فرمایا بس تیرے لئے یہی ایک شکل ہے۔ چنانچہ جب وہ شخص قسم کھانے کے لئے کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی زمین ظلماً دبا لے گا تو وہ خدا سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ اسحاق کی روایت میں ربیعہ بن عیدان (یا کے ساتھ) ہے۔

(٥٩) بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ قَصَدَ أَخْذَ مَالِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِي حَقِّهِ وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ *

باب (۵۹) جو شخص دوسرے کا مال لینا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر وہ مارا جائے تو دوزخ میں جائے گا اور جو شخص اپنا مال بچانے میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

٢٦٨- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ *

۲۶۸۔ ابو کریب، محمد بن علاء، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو میرا مال ناحق چھیننا چاہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنا مال اسے مت دے، اس نے عرض کیا اگر مجھے مار ڈالنا چاہے؟ آپؐ نے فرمایا تو بھی اس کا مقابلہ کر، اس شخص نے دریافت کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے، آپؐ نے فرمایا تو شہید ہے، اس نے پھر دریافت کیا کہ اگر میں اسے قتل کر دوں، آپؐ نے فرمایا تو وہ دوزخی ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ شخص ظالم ہونے کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہے اب اگر وہ اس فعل کو حلال جانتا ہے تو یقینی طور پر جہنم میں جائے گا ورنہ اپنی سزا پا کر اور مظلوم شخص کو شہید کے طریقہ پر ثواب ملے گا۔ گویا اعتبار ظاہر کے یہ شہید نہیں ہے یہ بھی شہید کی ایک قسم میں داخل ہے اور شہید کو شہید اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہے اور اس کی روح جنت میں حاضر ہے برخلاف اور اموات کے کہ وہ قیامت ہی کے دن جنت میں جائیں گے اور دوسرے یہ کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نے جنت کی گواہی دی ہے۔ پہلا قول نضر بن شمیل کا اور دوسرا ابن انباری کا ہے۔ ۱۲ مترجم

٢٦٩- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ

۲۶۹۔ حسن بن علی حلوانی، اسحاق بن منصور، محمد بن رافع،

وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ تَيَسَّرُوا لِلْقِتَالِ فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهُ خَالِدٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ *

عبدالرزاق، ابن جریج، سلیمان احول، ثابت مولی عمرو بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمرو اور عنبسة بن ابی سفیان میں جھگڑا ہوا تو دونوں لڑنے کے لئے تیار ہو گئے، خالد بن ابی العاص یہ سن کر سوار ہوئے اور عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے اور انہیں سمجھایا، عبداللہ بن عمرو نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

٢٧٠ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، (تحویل) احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

(٦٠) بَاب اسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ *

باب (۶۰) جو حاکم اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرے تو اس کے لئے جہنم ہے۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

۲۷۱۔ شیبان بن فروخ، ابوالاشہب حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کو جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا پوچھنے کے لئے آیا، معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مجھے معلوم ہو تاکہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو میں تجھ سے حدیث نہ بیان کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کوئی بندہ بھی ایسا نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کا ذمہ دار بنایا ہو اور جب وہ مرنے لگے تو اس حال میں مرے کہ اپنی رعیت کے ساتھ خیانت کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث معقل نے عبیداللہ بن زیاد سے اپنے انتقال کے وقت بیان کی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ابن زیاد کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ علم کی اشاعت ضروری تھی اور اس سے قبل بیان کرنے میں فتنے کے پیدا ہو جانے کا خدشہ تھا کیونکہ جس شخص نے

اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہیں کی دوسرے کی کیسے کر سکتا ہے اس لئے آپ نے ان تمام مصلحتوں کے پیش نظر اپنے انتقال کے وقت یہ حدیث بیان کی۔ ۱۲

٢٧٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللَّهُ عَبْدًا رَعِيَّةً يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ *

۲۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، یونس، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں عبید اللہ بن زیاد معقلؓ بن یسار کے پاس گیا اور وہ بیمار تھے، ان کی مزاج پرسی کی، معقلؓ نے فرمایا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے ابھی تک تجھ سے بیان نہیں کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو رعایا کا نگران نہیں بناتا اور پھر وہ مرتے وقت ان کے حقوق میں خیانت کرتا ہوا مرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ابن زیاد بولا تم نے آج سے پہلے یہ حدیث بیان کی، معقلؓ نے فرمایا میں نے نہیں بیان کی یا فرمایا میں اسے پہلے بیان نہیں کر سکتا تھا۔

٢٧٣- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَجَاءَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا *

۲۷۳۔ قاسم بن زکریا، حسین جعفی، زائدہ، ہشام سے روایت ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہم معقلؓ بن یسار کے پاس تھے اتنے میں ان کی مزاج پرسی کے لئے عبید اللہ بن زیاد آیا۔ معقلؓ نے فرمایا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، پھر معقل نے حدیث بیان کی دونوں ساتھ والی حدیثوں کی مانند۔

٢٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ *

۲۷۴۔ ابو غسان مسمعی اور محمد بن مثنیٰ اور اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، قتادہ، ابو الملیح سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد نے معقلؓ بن یسار کی ان کی بیماری میں مزاج پرسی کی، معقلؓ نے فرمایا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر مرنے والا نہ ہوتا تو تجھ سے حدیث بیان نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جو مسلمانوں کا حاکم ہو اور پھر ان کی بھلائی کے لئے کوشش نہ کرتا ہو اور خالص نیت سے ان کی بہتری نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔

(٦١) بَاب رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ *

٢٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا *

باب (٦١) بعض دلوں سے امانت کا مرتفع ہونا اور فتنوں کا ان پر طاری ہو جانا۔

۲۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، زید بن وہب، حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان کی ہیں ایک تو دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار ہے۔ پہلی حدیث تو یہ ہے کہ ہم سے بیان کیا امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری اور انہوں نے قرآن و حدیث کو حاصل کیا، پھر آپ نے ہم سے دوسری حدیث امانت کے مرتفع ہو جانے کے متعلق بیان کی، چنانچہ فرمایا ایک شخص تھوڑی دیر سوئے گا اور اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اس کا نشان ایک پھیکے رنگ کی طرح رہ جائے گا اس کے بعد پھر سوئے گا تو امانت دل سے اُٹھ جائے گی اور اس کا نشان ایک چھالے کی طرح رہ جائے گا جیسے انگارہ تو اپنے پیر پر رکھ لے اس کی وجہ سے کھال پھول کر ایک چھالہ (آبلہ) سا ہو جائے اور اس کے اندر کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے اپنے پیر پر سے لڑھکایا اور فرمایا انسان خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک شخص امانت دار ہے یہاں تک کہ ایک شخص کو کہیں گے کیسا ہوشیار خوش مزاج اور عقل مند ہے مگر اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے اوپر ایک زمانہ گزر چکا ہے جب میں بے کھٹکے اور بغیر غور و فکر کے ہر ایک سے معاملہ کر لیتا تھا اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا تو اس کا دین اسے بے ایمان سے باز رکھتا تھا اور اگر نصرانی یا یہودی ہوتا تھا تو اس کا حاکم اسے بے ایمانی نہیں کرنے دیتا تھا مگر آج تو فلاں فلاں شخص کے علاوہ اور کسی سے میں معاملہ نہیں کر سکتا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں بظاہر امانت سے وہ تکلیف مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکلف بنایا ہے اور وہ اقرار ہے جو اُن سے لیا ہے اور امام ابوالحسن واحدی نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ کی تفسیر میں ابن عباسؓ کا یہی قول نقل کیا ہے سو امانت اللہ تعالیٰ کے وہ فرائض ہیں جو اس نے اپنے بندوں پر فرض کئے ہیں۔ اور حسن بیان کرتے ہیں امانت سے مراد دین ہے اور دین سب امانت ہے۔ اور صاحب تحریر بیان کرتے ہیں حدیث میں امانت سے وہی مراد ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا اور وہ دین ایمان ہے تو جس وقت ایمان قلب میں راسخ ہو گا اسی وقت تمام امور شرع پر کاربند ہو سکتا ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے ایمان اور امانت دونوں لازم و ملزوم ہیں چنانچہ جس کے دل میں ایمان ہو اس کے دل میں امانت بھی ہے اور جہاں ایمان نہیں تو اس مقام پر امانت بھی نہیں۔ ۱۲

٢٧٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۷۶۔ ابن نمیر بواسطہ والد، وکیع (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

٢٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ قَالُوا أَجَلْ قَالَ تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حُذَيْفَةُ فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ

۲۷۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوخالد سلیمان بن حبان، سعد بن طارق، ربعی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں ہم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، بعض بولے ہم نے سنا ہے، آپ نے فرمایا تم فتنوں سے شاید وہ سمجھے ہو جو اس کے گھربار، مال اور ہمسائے میں ہوتے ہیں، انہوں نے عرض کیا جی ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان فتنوں کا کفارہ تو نماز روزہ اور زکوٰۃ سے ادا ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کس نے ان فتنوں کے متعلق سنا ہے جو دریا کی طرح امڈ کر آئیں گے؟ حذیفہؓ بیان کرتے ہیں یہ بات سن کر سب خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا میں نے سنا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سنا ہے تیرا باپ بھی بہت اچھا تھا، حذیفہؓ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے دلوں پر فتنے ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے جیسے بوریا اور چٹائی کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں۔ اب جس دل میں فتنے شراب کی طرح رگ و پے میں داخل ہو جائیں گے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول نہیں کرے گا اس میں ایک سفید نشان پڑ جائے گا بہرحال

مِنْ هَوَاهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكَسْرًا لَا أَبَا لَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ أَبُو خَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدٍ يَا أَبَا مَالِكٍ مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوسًا *

فتنوں کو دو قسم کے دلوں سے واسطہ پڑے گا، ایک سفید دل جو ایمان کے قبول کرنے کے لئے مستحکم رہے گا اور پتھر کی چٹان کی طرح صاف رہے گا اسے جب تک زمین و آسمان کا قیام ہے کوئی فتنہ ضرر نہ پہنچا سکے گا، دوسرا سیاہ خاکی رنگ کا دل جو اوندھے لوٹے کی طرح ہو گا، نہ بھلائی کو پہچانے گا اور نہ برائی کا انکار کرے گا، وہی کرے گا جو اس کی نفسانی خواہش ہو گی۔ حذیفہؓ بیان کرتے ہیں پھر میں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا لیکن تمہارے اور ان فتنوں کے درمیان ایک دروازہ ہے جو بند ہے مگر قریب ہے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ٹوٹ جائے گا تیرا باپ نہ ہو، اگر کھل جاتا تو شاید پھر بند ہو جاتا، میں نے کہا نہیں ٹوٹ جائے گا اور میں نے ان سے بیان کیا کہ یہ دروازہ ایک شخص ہے جو مارا جائے گا یا مر جائے گا اور پھر یہ حدیث غلط باتوں میں سے نہ تھی۔ ابو خالد بیان کرتے ہیں میں نے سعدؓ (راوی حدیث سے) دریافت کیا ابو مالک اَسوَدِ مرباد سے کیا مراد ہے۔ فرمایا سیاہی میں سفیدی کی شدت، میں نے دریافت کیا الکوز محجیًا سے کیا مراد ہے، انہوں نے جواب دیا اوندھا کیا ہوا کوزا۔

(فائدہ) یعنی فتنوں کے درمیان ایک دروازہ ہے جو فتنوں کو روکے ہوئے ہے اور وہ ایک شخص کی ذات ہے جس کی وجہ سے تمام فتنے رکے ہوئے ہیں جب وہ مر جائے گا یا مارا جائے گا تو یہ رکاوٹ ختم ہو جائے گی اور فتنہ و فسادات بکثرت نمایاں ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ ذات عمر فاروقؓ کی ہے شاید حذیفہؓ کو اس چیز کا علم ہو مگر عمر فاروقؓ کے سامنے صاف بیان کرنا انہوں نے مناسب نہ سمجھا اس لئے بطور خفاء کے اس چیز کا اظہار کر دیا۔ ۱۲

٢٧٨- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ فَحَدَّثَنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ

۲۷۸۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، ابو مالک اشجعی، ربعیؒ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے آئے تو ہم سے حدیثیں بیان کرنے بیٹھے اور کہنے لگے کل جب میں امیر المومنین کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان فتنوں کے بارے میں کسے یاد ہے اور بقیہ حدیث کو ابو خالد کی روایت کی طرح نقل کیا ہے۔ اور اس میں ابو مالک

يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا *

کی تشریح لفظ مرباد اور مجخیا کے متعلق مذکور نہیں۔

٢٧٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ وَقَالَ يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۹۔ محمد بن مثنیٰ، عمرو بن علی، عقبہ بن مکرم، محمد بن ابی عدی، سلیمان تیمی، نعیم بن ابی ہند، ربعی بن حراش، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا تم میں سے کون ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنوں کے بارے میں احادیث بیان کرتا ہے۔ ان میں حذیفہؓ بھی تھے انہوں نے جواب دیا میں بیان کرتا ہوں پھر حدیث کو ابو مالک والی حدیث کی طرح بیان کیا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہؓ نے بیان کیا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی تھی۔

(٦٢) بَاب بَيَان أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا وَأَنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ *

باب (۶۲) اسلام کی ابتداء مسافرت(۱) کی حالت میں ہوئی ہے اور اسی حالت پر واپس ہو جائے گا اور یہ کہ سمٹ کر دونوں مسجدوں یعنی مسجد حرام اور مسجد نبویؐ کے درمیان آجائے گا۔

٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ *

۲۸۰۔ محمد بن عباد اور ابن ابی عمر، مروان فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی ابتدا غربت اور مسافرت کی حالت میں ہوئی ہے پھر اسی حالت پر لوٹ آئے گا جیسا کہ غربت کے ساتھ اس کی ابتدا ہوئی تھی لہٰذا مسافروں اور غریبوں کے لئے خوشخبری ہو۔

٢٨١ - و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۸۱۔ محمد بن رافع، فضل بن سہل، الاعرج، شبابہ بن سوار، عاصم بن محمد العمری، بواسطۂ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا اسلام کی ابتدا غربت کی حالت میں ہوئی ہے پھر ویسا ہی

(۱) حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ابتداء میں اسلام اور مسلمان اجنبی مسافر کی طرح سمجھے جاتے تھے اور انہیں راحت اور شوکت حاصل نہ تھی جیسا کہ مسافر کو دوران سفر عموماً راحت اور شوکت حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اخیر زمانہ میں بھی اسلام اور اہل اسلام کو اجنبی سمجھا جائے گا۔

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا *

غریب ہو جائے گا جیسا کہ شروع میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان آجائے گا جیسا سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں ایمان اول و آخر دونوں زمانوں میں اسی حال پر ہوگا۔ اس لئے کہ اول زمانہ میں جو سچا ایماندار تھا وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا آیا تھا اور ایسے ہی اس کے بعد جو حضرات اپنے زمانہ کے عالم اور پیشوا ہوتے رہے وہ بھی مدینہ منورہ ہجرت کر کے جاتے رہے۔ یہی سلسلہ اخیر تک جاری رہے گا لہٰذا خوشی اور بشارت ان ہی حضرات کے لئے ہے اور بعض نے طوبیٰ سے جنت یا درخت مراد لیا ہے غرضیکہ سب معنی لینا صحیح اور درست ہیں۔

٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا *

۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، (تحویل) ابن نمیر، بواسطۂ والد، عبیداللہ ابن عمر، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے۔

(٦٣) بَاب ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ *

باب (۶۳) اخیر زمانہ میں ایمان کا ختم ہو جانا۔

٢٨٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ *

۲۸۳۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا قیامت قائم نہ ہوگی۔

٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ *

۲۸۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کسی بھی ایسے شخص پر قائم نہ ہوگی جو کہ اللہ اللہ کہتا رہے گا۔

(٦٤) بَاب الِاسْتِسْرَارِ بِالْإِيمَانِ لِلْخَائِفِ *

باب (۶۴) خوف زدہ کو ایمان پوشیدہ رکھنے کی اجازت۔

٢٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

۲۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا *

تھے آپؐ نے فرمایا شمار کرو کتنے آدمی اسلام کے قائل ہیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ ہمارے اوپر (دشمن کا) خوف کرتے ہیں اور اس وقت ہماری تعداد چھ سو سے لے کر سات سو تک تھی، آپؐ نے فرمایا تم نہیں جانتے شاید آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ، حذیفہؓ بیان کرتے ہیں چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا اور ہم آزمائش و پریشانی میں گرفتار ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض نماز بھی چھپ کر پڑھتے تھے (۱)۔

(٦٥) بَابِ تَأَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يَخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ لِضَعْفِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْإِيمَانِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ قَاطِعٍ *

باب (٦٥) کمزور ایمان والے کی تالیف قلبی کرنا اور بغیر دلیل قطعی کے کسی کو مومن نہ کہنا چاہئے۔

٢٨٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ أَقُولُهَا ثَلَاثًا وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ *

۲۸۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عامر بن سعدؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کو بھی دیجئے وہ مومن ہے، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان ہے؟ چنانچہ میں نے تین بار یہی کہا کہ وہ مومن ہے اور آپؐ ہر بار یہی فرماتے رہے یا وہ مسلمان ہے، پھر آپؐ نے فرمایا میں ایک شخص کو اس خوف کی بنا پر دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ دوزخ میں نہ داخل کر دے گو حقیقت میں دوسرا اس سے زیادہ مجھے محبوب ہوتا ہے۔

(فائدہ) جب تک قطعی طور پر علم نہ ہو یا کسی کے متعلق کوئی نص موجود نہ ہو ظاہری طور پر مومن نہ کہنا چاہئے بلکہ مسلمان کہنا ہی زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ ایمان کا تعلق قلب کے ساتھ ہے اور احوال قلوب سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے اس لئے ظاہر سے باطن کے متعلق فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

٢٨٧- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۲۸۷۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب

(۱) اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ان کی تعداد پوچھی تھی۔ یہ کون سے موقع کی بات ہے! اس بارے میں قوی احتمال یہ ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع کی بات ہے اور یہ احتمال بھی ذکر کیا گیا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع کی بات ہے۔ اس حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ ہم آزمائش میں مبتلا ہوئے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ چھپ کر نماز پڑھنا یا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخر دور خلافت میں تھا جب کوفہ کے بعض امیر جیسے ولید بن عتبہ نماز مستحب وقت سے مؤخر کر کے پڑھاتے تھے تو بعض متقی حضرات پہلے چھپ کر اپنی نماز پڑھ لیتے پھر خوف فتنہ کی بنا پر امیر وقت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیتے۔

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ *

٢٨٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ وَزَادَ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ *

٢٨٩- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا

بواسطۂ عم، عامر بن سعد بن ابی وقاص سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور سعد انہیں میں بیٹھے ہوئے تھے، سعدؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں سے کچھ حضرات کو نہیں دیا حالانکہ وہ میرے نزدیک ان سب میں بہتر تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے فلاں کو نہیں دیا میں تو خدا کی قسم اُسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان، سعدؓ بیان کرتے ہیں پھر تھوڑی دیر تک میں خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد پھر مجھے اسی چیز کا غلبہ ہوا اور میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے فلاں کو نہیں دیا خدا کی قسم اُسے تو میں مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان، پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا اس کے بعد جس چیز کا مجھے علم تھا اس کا مجھ پر غلبہ ہوا اور پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے فلاں شخص کو کیوں نہیں دیا خدا کی قسم میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلم؟ اور فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور مجھے دوسرے سے اس سے زائد محبت ہوتی ہے مگر محض اس خوف سے کہ کہیں وہ الٹے منہ دوزخ میں نہ گر جائے۔

۲۸۸۔ حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطۂ والد، صالح، ابن شہاب، عامر بن سعد، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور میں انہیں میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور بقیہ حدیث ابن اخی ابن شہاب کی طرح بیان کی ہے۔ صرف اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور آپؐ سے خاموشی کے ساتھ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا۔

۲۸۹۔ حسن حلوانی، یعقوب، بواسطۂ والد، صالح، اسماعیل بن

يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ *

محمد، محمد بن سعدؓ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے مگر اس میں یہ زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری گردن اور مونڈھے کے درمیان مارا اور فرمایا اے سعدؓ کیا لڑنا چاہتا ہے میں ایک آدمی کو دیتا ہوں۔ اخیر تک۔

(٦٦) بَاب زِيَادَةِ طُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ *

باب (۶۶) کثرت دلائل سے قلب کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

٢٩٠ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) قَالَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ *

۲۹۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے مستحق ہیں (اور ہمیں شک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام کو کیسے شک ہو سکتا ہے) جس وقت کہ انہوں نے فرمایا اے پروردگار! مجھے دکھا دے تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ پروردگار نے فرمایا کیا تجھے اس بات کا یقین نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں مجھے یقین ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے قلب کو اور زیادہ اطمینان حاصل ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ ایک مضبوط اور سخت کی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے زمانہ تک رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام تو میں بلانے والے کے بلانے پر فوراً چلا جاتا۔

(فائدہ) امام مازری اور علماء کرام فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو کسی قسم کا شک ہونا محال ہے کیونکہ انہیں شک ہوتا تو اور پیغمبروں کو بھی ہوتا اور تم جانتے ہو کہ مجھے شک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی کسی قسم کا شک و شبہ نہیں اور ایسے ہی لوط علیہ السلام کے پاس جب عذاب کے فرشتے آئے تو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے لوط علیہ السلام نے ان کی مہمان نوازی شروع کی اور ان کی قوم نے آکر انہیں پریشان کیا اس وقت انہوں نے یہ جملہ فرمایا اور اخیر میں یوسف علیہ السلام کے صبر و استقلال کی فضیلت بیان فرمائی کہ انہوں نے اتنے طویل عرصہ کے بعد بھی قید خانہ سے جانے میں جلدی نہ کی بلکہ فرمایا جب تک معاملہ کی صفائی نہ ہو جائے اور عورتوں کے مکر کا علم نہ ہو جائے میں یہاں سے نہ جاؤں گا۔

٢٩١ - وَحَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ

۲۹۱۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن مسیب اور ابو عبید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ

مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ (وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى جَازَهَا*

روایت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن مالک کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس آیت کو پڑھا حتی کہ اسے پورا کر دیا۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَنْجَزَهَا *

۲۹۲۔ عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابو اویس، زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے مگر بعض الفاظ کا فرق ہے۔

(٦٧) بَاب وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ *

باب (٦٧) ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور تمام شریعتوں کو آپ کی شریعت سے منسوخ ماننا واجب اور ضروری ہے۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۹۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک پیغمبر کو اسی قسم کے معجزے ملے جو اس سے پہلے دوسرے پیغمبروں کو مل چکے ہیں اور اسی پر مخلوق ایمان لائی ہے لیکن مجھے جو معجزہ ملا وہ وحی الٰہی اور قرآن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس بھیجا ہے (اور ایسا معجزہ اور کسی کو نہیں دیا گیا) اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے اور انبیاء کی پیروی کرنے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

۲۹٤ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ

۲۹۴۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، عمرو، ابو یونس، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس امت میں سے جو کوئی خواہ یہودی ہو یا عیسائی میری نبوت کو سنے گا اور جو

وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ *

شریعت مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اس پر ایمان لائے بغیر مر جائے گا تو وہ دوزخی ہو گا۔

(فائدہ) امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ پہلی تمام شریعتیں ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئی ہیں اور یہ کہ جسے اسلام کی دعوت نہ پہنچے وہ معذور ہے اس لئے کہ اصول میں یہ چیز طے پا چکی کہ شریعت آنے سے بیشتر کوئی حکم انسان پر نافذ نہیں ہوتا۔

٢٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ *

۲۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، صالح بن صالح ہمدانی، شعبیؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص جو خراسان کا رہنے والا تھا اس نے شعبیؒ سے دریافت کیا ہمارے ملک کے کچھ لوگ کہتے ہیں جو شخص اپنی باندی کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کے جانور پر سواری کرے۔ شعبیؒ نے بیان کیا مجھ سے ابو بردہ اور انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کو دہرا ثواب ملے گا ایک تو وہ شخص ہے اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) میں سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو بھی پا لیا اور آپؐ پر بھی ایمان لے آیا اور آپ کی پیروی کی اور آپ کو سچا جانا تو اس کے لئے دہرا ثواب ہے اور دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کو بھی ادا کرے اور اپنے آقا کے حقوق کی بھی بجا آوری کرے تو اس کے لئے دہرا ثواب ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی باندی ہو اور پھر اچھی طرح اُسے کھلائے اور پلائے اور اس کے بعد اچھی طرح اس کی تعلیم و تربیت کرے پھر آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس شخص کو بھی دہرا ثواب ہے۔ اس کے بعد شعبیؒ نے خراسانی سے فرمایا تو یہ حدیث بغیر کسی چیز کے بدلے لے لے ورنہ تو اس جیسی حدیث کے لئے آدمی کو مدینہ تک سفر کرنا پڑتا ہے۔

٢٩٦ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

۲۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان (تحویل) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، صالح بن صالح

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

(٦٨) بَاب نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (٦٨) حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کا اترنا اور ہمارے نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمانا۔

٢٩٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ *

۲۹۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، ابن المسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ وقت قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں نزول فرمائیں گے، اس شریعت کے مطابق حکم کریں گے اور انصاف کریں گے۔ چنانچہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال کو بہادیں گے حتیٰ کہ کوئی قبول کرنے والا نہ رہے گا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ ڈالیں گے یعنی تمام منکرات، لہو ولعب، تصاویر، باجے وغیرہ سب کا خاتمہ کر دیں گے اور اس زمانہ کے کافروں سے جزیہ وغیرہ نہ لیا جائے گا یا ایمان ورنہ پھر تلوار۔ یہی امام خطابیؒ اور جمہور علماء کی رائے ہے۔

٢٩٨ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ حَكَمًا عَادِلًا وَلَمْ يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا

۲۹۸۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، صالح، زہریؒ سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔ اور ابن عیینہ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حاکم ہوں گے۔ اور یونس کی روایت میں ہے کہ حاکم ہوں گے عدل کرنے والے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ انصاف کرنے والے امام ہوں گے۔ اور صالح کی روایت میں ہے انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے جیسا کہ لیث کی روایت میں ہے۔ اور اس

مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ) الْآيَةَ *

میں اتنا اضافہ ہے کہ اس زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر تمہاری طبیعت چاہے تو اس کی تائید میں یہ آیت بھی پڑھ لو وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ یعنی کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی (اپنے) مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے۔

٢٩٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ *

۲۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عطاء بن مینا، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) نزول فرمائیں گے اور وہ عدل کرنے والے حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف (۱) کر دیں گے جوان اونٹوں کو چھوڑ دیں گے تو پھر کوئی ان سے بار برداری کا کام نہ لے گا، اور لوگوں کے دلوں سے بغض عداوت اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال دینے کے لئے بلائیں گے (تو کثرت مال کی بناء پر) کوئی مال قبول نہ کرے گا۔

٣٠٠ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ *

۳۰۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، نافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے اندر اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔

٣٠١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ

۳۰۱۔ محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب بواسطہ عم، نافع مولیٰ ابو قتادہ انصاریؓ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی جب عیسیٰ ابن مریمؑ تم میں اتریں گے اور تمہاری امامت فرمائیں گے۔

---

(۱) جزیہ کو ختم فرمادیں گے یا تو اس لئے کہ اس وقت ایک ہی دین ہو گا یعنی دین اسلام، تمام لوگ دین اسلام پر ہوں گے اور کافر ذمی ہوں گے ہی نہیں جن سے جزیہ لیا جاتا ہے یا اس لئے کہ اس وقت مال کی بہت کثرت ہو جائے گی کوئی جزیہ کا مصرف نہیں رہے گا اس لئے جزیہ کو موقوف کر دیں گے۔

إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ *

٣٠٢- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِي قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۰۲۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابن ابی ذئب، ابن شہاب، نافع مولیٰ ابو قتادہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا اس وقت کیا عالم ہوگا جب عیسیٰ ابن مریمؑ تمہارے اندر نزول فرمائیں گے اور تمہاری تم ہی میں سے ہو کر امامت فرمائیں گے۔ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوزاعی نے بواسطہ زہری، نافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ امام تمہارا تم ہی میں سے ہوگا۔ ابن ابی ذئب نے فرمایا تو جانتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے، میں نے کہا بتلاؤ، انہوں نے جواب دیا عیسیٰ علیہ السلام تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تمہاری امامت فرمائیں گے۔

٣٠٣- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ *

۳۰۳۔ ولید بن شجاع اور ہارون بن عبداللہ اور حجاج ابن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا رہے گا (اور وہ) قیامت تک غالب رہے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور اس گروہ کا امام کہے گا آئیے نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام (تواضعاً) اس امت کے اعزاز اور بزرگی میں جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے فرمادیں گے نہیں، تم ہی میں سے بعض بعض پر حاکم اور امیر رہیں گے۔

(٦٩) بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ *

باب (۶۹) وہ زمانہ جس میں ایمان قبول نہ ہوگا۔

٣٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

۳۰۴۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ

يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) *

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہوگا قیامت قائم نہ ہوگی، سو جس وقت سورج مغرب سے نکلے گا تو سب (اتنی بڑی نشانی دیکھ کر) خدا تعالیٰ پر ایمان لے آئیں گے لیکن اس دن کا ایمان سود مند نہ ہوگا۔ اس شخص کو جو پہلے سے ایمان نہیں لایا یا اس نے ایمان کے ساتھ کسی قسم کی نیکی نہیں کی۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جملہ اہل حدیث فقہاء اور متکلمین اہل سنت والجماعت کی یہی رائے ہے اور اس وقت کسی کا ایمان قبول نہ ہوگا کیونکہ ایمان غیب پر ہوتا ہے اور جب تمام نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو پھر ساری دنیا خدا کی قائل ہو جائے گی اس لئے اس وقت کوئی چیز سود مند نہ ہوگی۔

٣٠٥ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۰۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب، ابن فضیل (تحویل) زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) ابوبکر بن شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبداللہ بن ذکوان، عبدالرحمٰن، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاء بن عبدالرحمٰن والی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

٣٠٦ – و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ

۳۰۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع (تحویل) زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف الازرق، فضیل بن غزوان (تحویل) ابوکریب، محمد بن علاء، ابن فضیل بواسطہ والد، ابوحازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین باتیں جس وقت ظاہر ہو

فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ *

جائیں تو اس وقت جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا نیک کام نہ کئے ہوں تو اس وقت ایمان لانا کوئی مفید نہ ہو گا ایک تو سورج کا مغرب سے نکلنا، دوسرے دجال کا خروج، تیسرے دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔

(فائدہ) یعنی زمین میں سے ایک جانور پیدا ہو گا جو مسلمان اور کافروں میں تمیز کر دے گا۔

٣٠٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً وَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسَ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ ذَاكَ حِينَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) *

٣٠٧۔ یحییٰ بن ایوب اور اسحاق بن ابراہیم، ابن علیہ، یونس، ابراہیم بن یزید تیمی، بواسطہ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول اس چیز سے بخوبی واقف ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے جا پہنچتا ہے وہاں سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پھر اسی حالت پر رہتا ہے یہاں تک کہ اسے حکم ہوتا ہے مرتفع ہو جا اور جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا۔ چنانچہ وہ لوٹ آتا ہے اور اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے اور پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے آتا ہے پھر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور اسی حال پر رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے اونچا ہو جا اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے چنانچہ وہ اپنے نکلنے کی جگہ سے نکلتا ہے اور اسی طرح چلتا رہتا ہے چنانچہ ایک بار اسی طرح چلے گا اور لوگوں کو اس کی چال میں کوئی فرق محسوس نہ ہو گا یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے آئے گا اس وقت اس سے کہا جائے گا بلند ہو جا اور اپنے ڈوبنے کی جگہ سے نکل چنانچہ اس وقت وہ مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کب ہو گا۔ یہ اس وقت ہو گا جب کسی کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو گا اور نہ حالت ایمان میں اس نے نیک کام کئے ہوں گے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں مفسرین کی ایک جماعت ظاہر حدیث کی طرف گئی ہے گو واحدی بیان کرتے ہیں کہ اس صورت میں اشکال ہوتا ہے کیونکہ آفتاب کا غروب و طلوع تو ہر ساعت جاری ہے تو اس کے پیش نظر واحدی بیان کرتے ہیں کہ اس کا ٹھہرنا اسی وقت ہوگا جب قیامت قائم ہوگی لیکن اگر افق سے افق حقیقی مراد ہو جس کی بنا پر زمین کے دو برابر حصے ہو جاتے ہیں ایک فوقانی اور دوسرا تحتانی تو بحمد اللہ یہ اشکال رفع ہو جائے گا۔ بندہ مترجم کے نزدیک یہی چیز زیادہ بہتر ہے۔ امنت باللہ ورسولہ واللہ اعلم بمرادہ۔

٣٠٨- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

٣٠٨۔ عبدالحمید بن بیان الواسطی، خالد بن عبداللہ، یونس، ابراہیم تیمی، بواسطۂ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٣٠٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا *

٣٠٩۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطۂ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ تجھے معلوم ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے، میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ بخوبی واقف ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت طلب کرتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے، ایک بار اس سے کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے، چنانچہ اس وقت وہ مغرب سے نکل آئے گا اور پھر حضرت عبداللہ کی قرأت کے مطابق آپ نے یہ آیت پڑھی وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا یعنی یہی مقام آفتاب کے ٹھہرنے کا ہے۔

٣١٠- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا) قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ *

٣١٠۔ ابوسعید اشج، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطۂ والد، ابوذرؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنی آفتاب چلا جا رہا ہے اپنی ٹھہرنے کی جگہ پر جانے کے لئے، کا مطلب دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اس کے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔

(٧٠) بَاب بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

باب (٧٠) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٣١١- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلَّا

کی ابتداء کس طرح ہوئی۔

۳۱۱۔ ابوالطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سچے خواب سے ہوئی، آپؐ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سامنے) آجاتا تھا۔ کچھ زمانہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی محبوب ہونے لگی، چند روز کے خورد ونوش کا سامان لے کر غارِ حرا میں گوشہ نشین ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے (جب سامان ختم ہو جاتا) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آکر اتنا ہی خورد ونوش کا سامان لے جاتے یہاں تک کہ اچانک وحی آگئی۔ آپؐ غارِ حرا ہی میں تھے کہ فرشتے نے آکر کہا پڑھو، آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، حضورؐ بیان فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنا دبایا کہ بے طاقت کر دیا، پھر مجھے چھوڑ کر فرمایا پڑھو، میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، چنانچہ پھر فرشتہ نے مجھے دوبارہ پکڑ کر اتنا دبایا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر چھوڑ کر کہا پڑھو، میں نے جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، چنانچہ فرشتہ نے سہ بارہ مجھے پکڑ کر اتنا دبوچا کہ میں بے طاقت ہو گیا، اس کے بعد مجھے چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ، الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ (یعنی اپنے مالک کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا، انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ تیرا مالک بڑی عزت والا ہے جس نے قلم سے سکھلایا اور سکھلایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا)۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور آپ کی گردن اور شانوں کا گوشت (جلالِ وحی کی بناپر) کانپ رہا تھا۔ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے اور فرمایا مجھے کپڑا اوڑھاؤ، چنانچہ آپؐ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ جب خوف کی حالت ختم ہو گئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ

أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَآهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا *

عنہا سے فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے اور واقعہ بیان کیا اور فرمایا مجھے اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ہر گز نہیں آپ خوش رہیں خدا کی قسم آپ کو خدا تعالیٰ کبھی رسوا نہ فرمائے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، کمزوروں کا بار اٹھاتے ہیں، ناداروں کو مال دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور واقعی مصائب دور کرنے میں لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں۔ ورقہ جاہلیت کے زمانہ میں عیسائی تھے، عربی تحریر لکھا کرتے تھے اور انجیل کا حتی الوسع عربی زبان میں ترجمہ کیا کرتے تھے، بہت بوڑھے ہو گئے تھے، بینائی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے فرمایا چچا اپنے بھتیجے کی تو بات سنئے۔ ورقہ بن نوفل نے دریافت کیا بھتیجے کیا دیکھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ ورقہ نے سن کر کہا یہ تو وہی ناموس (جبریلؑ) تھے جنہیں موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی بھیجا گیا تھا کاش میں ایام نبوت میں طاقتور اور جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کو آپ کی قوم نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا جو بھی آپؐ کی طرح نبوت لے کر آتا ہے اس سے دشمنی ہی کی گئی ہے۔ اگر مجھے وہ زمانہ ملا تو میں آپ کی نہایت قوی مدد کروں گا۔

٣١٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ قَالَتْ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ *

۳۱۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی یونس کی روایت کی طرح نقل کی ہے مگر اس میں اتنا فرق ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہ کرے گا اور خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے کی بات سن۔

٣١٣- وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ أَيِ ابْنَ عَمٍّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ *

۳۱۳۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ اور بقیہ حدیث یونس و معمر کی روایت کی طرح نقل کی ہے اور اس میں حدیث کا پہلا حصہ نہیں کہ سب سے پہلے جو وحی آپ پر شروع ہوئی وہ سچا خواب تھا اور پہلی روایت کی طرح اس میں یہ الفاظ ہیں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا۔ اور خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سن۔

٣١٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ *

۳۱۴۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپؐ وحی کے بند ہونے کے زمانہ کا تذکرہ کرتے تھے، ایک مرتبہ میں جا رہا تھا کہ آسمان سے آواز سنی، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان میں بیٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں یہ دیکھ کر خوف کی وجہ سے میں سہم گیا اور لوٹ کر گھر آیا۔ میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ، چنانچہ مجھے کپڑا اوڑھا دیا تب یہ سورت نازل ہوئی یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ الخ یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر، اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے، پلیدی سے مراد بت ہیں، اس کے بعد وحی برابر آنے لگی۔

٣١٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي

۳۱۵۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول

عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ و قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔ باقی اس میں یہ ہے کہ میں ڈر کی وجہ سے سہم گیا یہاں تک کہ زمین پر گر پڑا اور ابو سلمہ نے بیان کیا پلیدی سے مراد بت ہیں۔ پھر وحی برابر آنے لگی اور تانتا بندھ گیا۔

٣١٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ وَقَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ *

۳۱۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہریؒ سے یہ روایت بھی یونس کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے یہ آیت یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ تک نازل ہوئی۔

٣١٧ - وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ أَوِ اقْرَأْ فَقَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ أَوِ اقْرَأْ قَالَ جَابِرٌ أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ

۳۱۷۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بیان کرتے ہیں میں نے ابو سلمہ سے دریافت کیا سب سے پہلے قرآن میں کون سا حصہ نازل ہوا، انہوں نے جواب دیا یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، میں نے کہا یا اقرأ، ابو سلمہ نے جواب دیا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ قرآن میں سب سے پہلے کونسا حصہ نازل ہوا، انہوں نے جواب دیا یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، میں نے کہا یا اقرأ، جابرؓ نے جواب دیا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا میں غارِ حرا میں ایک مہینہ تک رہا جب میرے رہنے کی مدت پوری ہو گئی تو میں اترا اور وادی کے اندر چلا، کسی نے مجھے آواز دی میں نے سامنے اور پیچھے دائیں اور بائیں دیکھا کوئی نظر نہ آیا، پھر کسی نے مجھے آواز دی، پھر میں نے دیکھا مگر اب بھی کوئی نظر نہ آیا، پھر مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھتا کیا ہوں کہ وہ فضا میں یعنی جبریلؑ

فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) *

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت سخت لرزہ آیا، تب میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ، انہوں نے کپڑا اوڑھایا اور میرے اوپر پانی ڈالا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں يَآ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔

۳۱۸-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

۳۱۸۔ محمد بن مثنی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ ابن کثیر سے اسی اسناد کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اتنا اضافہ ہے کہ وہ ایک تخت پر تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان تھا۔

(فائدہ) سب سے پہلے آپؐ پر سورۂ اقرا کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں اس کے بعد ایک مدت تک وحی موقوف رہی جس کی تعیین میں اختلاف ہے۔ اس کے بعد سورۂ مدثر کی شروع کی آیات نازل ہوئیں (اور پھر) وحی برابر آنے لگی۔

(۷۱) بَاب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ *

باب (۷۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں(۱) پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا۔

۳۱۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام بِإِنَاءٍ مِنْ

۳۱۹۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس براق لایا گیا، براق ایک سفید لمبا گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا چوپایہ تھا اس کا قدم اس جگہ پڑتا تھا جہاں نظر پہنچتی تھی، میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آیا جس حلقہ سے انبیاء کرام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے میں بھی اس سے باندھ کر اندر گیا، پھر دو رکعت پڑھ کر باہر آیا، جبریلؑ ایک برتن میں شراب اور ایک میں دودھ لے کر آئے، میں نے دودھ کو پسند کر لیا، جبریلؑ نے کہا آپ نے

(۱) معراج کا واقعہ کب پیش آیا تھا؟ اس بارے میں کئی قول ہیں۔ راجح یہ ہے کہ ہجرت سے ایک سال پہلے معراج کا واقعہ پیش آیا تھا۔
روایات میں آتا ہے کہ اس سفر میں ایک نخلستان والی زمین سے گزرے تو حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہاں اتریئے اور نماز پڑھیں۔ نماز کے بعد جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ طیبہ ہے جو آپ کی ہجرت کی جگہ ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ اتر کر نماز پڑھنے کا کہا اور بتایا کہ یہ طور سینا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی جگہ۔

خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا

فطرت کو اختیار کیا ہے، پھر مجھے چڑھا کر آسمان تک لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہو؟ جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ، دریافت کیا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں، جبریلؑ نے کہا جی ہاں وہ بلائے گئے ہیں، دروازہ کھولا گیا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، حضرت آدمؑ نے مرحبا کہا اور دعاء خیر کی، پھر جبریلؑ ہمیں دوسرے آسمان تک لے گئے، دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریلؑ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، ان کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، دروازہ کھول دیا گیا وہاں دو خالہ زادوں یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا سے ملاقات ہوئی، دونوں نے مرحبا کہا اور خیر کی دعا دی، پھر ہمیں تیسرے آسمان تک چڑھا گیا، جبریلؑ نے دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا ان کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، انہیں لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، دروازہ کھول دیا گیا وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے حسن کا آدھا حصہ انہیں عطا کیا تھا، انہوں نے مرحبا کہا اور دعاء خیر کی، پھر جبریل ہمیں چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے، جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پوچھا گیا کیا وہ بلوائے گئے تھے، جبریلؑ نے جواب دیا بلوائے گئے ہیں، پھر دروازہ کھلا تو میں نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور اچھی دعا دی اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ہم نے ادریس علیہ السلام کو مقام عالی کے ساتھ بلندی عطا کی ہے (تو مقام عالی یہی ہے) پھر جبریلؑ ہمارے ساتھ پانچویں

لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حَتَّى

آسمان پر چڑھے، انہوں نے دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے دریافت کیا کون؟ کہا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریلؑ نے جواب دیا ہاں بلائے گئے ہیں، پھر دروازہ کھلا تو میں نے ہارون علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے خیر کی دعا دی، پھر جبریلؑ مجھے چھٹے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے دریافت کیا کون ہے؟ جواب دیا جبریلؑ، دریافت کیا اور کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرشتوں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں آنے کے لئے پیغام بھیجا ہے؟ جبریلؑ نے کہا ہاں بھیجا ہے، پھر دروازہ کھلا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرحبا کہا اور نیک دعا دی، پھر جبریلؑ ہمیں ساتویں آسمان پر لے کر پہنچے اور دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے دریافت کیا کون ہے؟ کہا جبریلؑ، پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرشتوں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلوائے گئے ہیں، جواب ملا جی ہاں انہیں بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا تو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر کے ساتھ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بیت المعمور میں یومیہ ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لئے) داخل ہوتے ہیں جن کا پھر نمبر نہیں آتا۔ پھر جبریلؑ مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے اس کے پتے اتنے بڑے بڑے تھے جیسے کہ ہاتھی کے کان اور اس کے پھل (بیر) بڑے مٹکوں کی طرح تھے چنانچہ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم نے گھیر لیا تو اس کی حالت ایسی ہو گئی کہ مخلوق میں سے کوئی شخص بھی اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو جو کچھ مجھے القاء فرمانا تھا فرمایا، اور ہر رات دن میں پچاس نمازیں فرض کیں، جب میں وہاں سے اترا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ میں

قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

نے جواب دیا پچاس نمازیں فرض کی ہیں، انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ اور اس میں تخفیف کراؤ کیونکہ تمہاری امت اتنی طاقت نہ رکھے گی۔ اور میں بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گیا اور عرض کیا اے الہ العالمین میری امت پر تخفیف کر، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں گھٹا دیں، میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیں، انہوں نے کہا تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہوگی تم اپنے پروردگار کے پاس پھر جا کر تخفیف کراؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں برابر اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ اور موسیٰ علیہ اسلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ الہ العالمین نے فرمایا اے محمدؐ وہ پانچ نمازیں ہیں ہر دن اور رات میں اور ہر ایک نماز پر دس نمازوں کا ثواب ہے تو وہی پچاس نمازیں ہو گئیں، اور جو شخص نیک کام کرنے کی نیک کرے اور پھر اسے نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو اسے کرے تو اسے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، اور جو شخص برائی کی نیت کرے اور پھر اس کا ارتکاب نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر کرے تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر میں اترا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس پھر جا کر تخفیف کراؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے پروردگار کے پاس جاتا ہی رہا حتی کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اکثر سلف صالحین، فقہاء، محدثین اور متکلمین کا یہ مسلک ہے کہ آپ کو بیداری کی حالت میں معراج ہوئی ہے اور آپؐ اپنے جسم اطہر کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ احادیث اسی پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کوئی مستبعد امر بھی نہیں اور نہ محال ہے لہٰذا ظاہر سے عدول کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اور بعض راویانِ حدیث سے بعض مقامات پر کچھ اوہام کا صدور ہو گیا ہے جن سے علماء کرام نے خود متنبہ فرمادیا ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

٣٢٠- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

۳۲۰۔ عبداللہ بن ہاشم عبدی، بہز بن اسد، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس فرشتے آئے اور مجھے زمزم پر لے گئے اس کے بعد میرا سینہ چیرا گیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا۔

٣٢١- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرْئِي أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ *

٣٢١۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل امینؑ تشریف لائے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آکر آپ کو پکڑا اور پچھاڑا اور دل کو چیر کر نکالا اور اس میں سے ایک پھٹکی جدا کر ڈالی اور کہا کہ اتنا حصہ تم میں شیطان کا تھا، اور پھر اس دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا پھر اسے جوڑا اور اپنے مقام پر رکھا اور لڑکے (یہ دیکھ کر) دوڑتے ہوئے آپ کی ماں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انا کے پاس آئے اور کہا محمدؐ مار ڈالے گئے، یہ سن کر سب دوڑے دیکھا تو آپ صحیح، سالم ہیں، آپ کا رنگ (خوف کی بناء پر) بدلا ہوا ہے۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں میں نے اس سلائی کا (جو کہ جبریل امینؑ نے کی تھی) آپ کے سینہ پر نشان دیکھا تھا۔

٣٢٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ *

٣٢٢۔ ہارون بن سعید الایلی، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک بن عبداللہؒ بیان کرتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ اس رات کا تذکرہ کرتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ہے کہ وحی آنے سے پہلے کعبہ کی مسجد میں آپؐ کے پاس تین فرشتے آئے اور آپؐ مسجد میں سو رہے تھے پھر بقیہ حدیث کو ثابت والی روایت کی طرح نقل کیا مگر بعض باتوں کو مقدم اور بعض کو مؤخر ذکر کیا اور ایسے ہی کچھ کمی اور زیادتی کی۔

٣٢٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

٣٢٣۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوذر غفاری رضی اللہ

شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ قَالَ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا

تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مکان کی چھت کھل گئی اور میں مکہ میں تھا، اور جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لے کر آئے جس میں حکمت اور ایمان بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینہ میں ڈال دیا، اس کے بعد میرے سینہ کو ملا دیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبریل امینؑ نے کلید بردار سے کہا دروازہ کھولو، اس نے دریافت کیا کون؟ جبریلؑ نے جواب دیا جبریل، دریافت کیا اور بھی کوئی آپ کے ساتھ ہے؟ جبریل امینؑ نے کہا جی ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، دریافت کیا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریلؑ نے کہا جی ہاں دروازہ کھولو، تب دروازہ کھولا، جب ہم آسمان پر گئے تو ایک شخص کو دیکھا جس کے داہنی طرف بھی روحوں کے جھنڈ تھے اور بائیں جانب بھی۔ جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو روتے، انہوں نے مجھ دیکھ کر کہا مرحبا اے ولد صالح اور نبی صالح۔ میں نے جبریلؑ سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ لوگوں کے گروہ جو ان کے دائیں اور بائیں ہیں یہ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں جانب وہ لوگ ہیں جو جنت میں جائیں گے اور بائیں طرف والے دوزخ میں داخل ہوں گے اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی کی بناء پر ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب نظر کرتے ہیں تو روتے ہیں اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ جبریل امینؑ مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، اس کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو، اس نے بھی آسمان دنیا کے کلید بردار کے طریقہ پر سوال و جواب کرکے پھر دروازہ کھولا۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر حضرت آدمؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات کی

وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ

اور یہ بیان نہیں کیا کہ ان میں سے کون کون سے آسمان پر ملا صرف اتنا بیان کیا کہ آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی۔ جب جبریلؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے انہوں نے فرمایا مرحبا نبی صالح اور برادر صالح، آپؐ نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے فرمایا مرحبا اے نبی صالح اور برادر صالح، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، اس کے بعد میرا گزر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سے ہوا انہوں نے کہا مرحبا اے نبی صالح اور برادر صالح، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گزرا انہوں نے فرمایا مرحبا اے نبی صالح اور فرزند صالح، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب ملا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے ابن حزم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابو حبہ انصاریؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں ایک بلند ہموار مقام پر چڑھایا گیا، وہاں میں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم بیان کرتے ہیں اور انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں لوٹ کر آیا جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا ہے، میں نے کہا پچاس نمازیں ان پر فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے پروردگار سے مراجعت کرو اس لئے کہ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں، چنانچہ میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آیا، اس نے ایک حصہ معاف کر دیا، پھر میں لوٹ کر حضرت موسیٰ

رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ *

علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا لوٹ جاؤ اپنے پروردگار کے پاس جاؤ چونکہ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں، میں رب کے پاس پھر لوٹ کر آیا، ارشاد ہوا پانچ نمازیں ہیں اور وہی (ثواب میں) پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا میں لوٹ کر پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس پھر جاؤ، میں نے جواب دیا مجھے اپنے پروردگار کے پاس (باربار) جانے سے شرم آنے لگی، اس کے بعد جبریل امینؑ مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے، اس پر ایسے رنگوں کا غلبہ ہو گیا کہ میں اس کے سمجھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر مجھے جنت میں لے گئے وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور مٹی اس کی مشک تھی۔

٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِي مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ

۳۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے شاید مالک بن صعصعہ اپنی قوم کے ایک شخص سے سنا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس تھا اور میری حالت خواب اور بیداری کے بیچ میں تھی، اتنے میں میں نے ایک شخص کو سنا جو کہتا تھا ہم دونوں میں سے تیسرے یہ ہیں(۱) چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے لے گئے، اس کے بعد میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جس میں زمزم کا پانی تھا اور میرا سینہ چیرا گیا یہاں تک قتادہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں میں نے اس کا مطلب اپنے ساتھی سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا یعنی پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا چنانچہ پھر میرا دل نکالا گیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا اور اس میں ایمان اور حکمت بھری گئی، پھر ایک جانور کو لایا گیا جس کا رنگ سفید تھا اسے براق کہتے تھے، گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا اور وہ اپنے قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی، مجھے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے دو حضرات حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ایک ہی جگہ سوئے ہوئے تھے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور حسن اخلاق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَأَتَيْنَا عَلَى آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَام وَفِي الثَّالِثَةِ يُوسُفَ وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُونَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى فَنُودِيَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ رَبِّ هَذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الْأَنْهَارُ قَالَ أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْآخَرُ لَبَنٌ فَعُرِضَا عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقِيلَ أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ

اس پر سوار کیا گیا چنانچہ ہم چل دیئے یہاں تک کہ ہم آسمان دنیا پر آئے، جبریلؑ نے دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے پوچھا کون ہے؟ کہا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلوائے گئے ہیں، جبریلؑ نے کہا ہاں، پھر دروازہ کھلا فرشتوں نے کہا مرحبا آپؐ کی تشریف آوری مبارک ہو۔ پھر ہم آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور بقیہ حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ دوسرے آسمان پر آپؐ نے عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ اسلام سے ملاقات کی اور تیسرے آسمان پر یوسف علیہ اسلام سے اور چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے اور پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی، اس کے بعد ہم چلے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے ملے انہیں میں نے سلام کیا، انہوں نے کہا مرحبا نیک بھائی اور نیک نبی، جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، آواز آئی اے موسیٰ کیوں روتے ہو، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تو نے اس لڑکے کو میرے بعد پیغمبر بنایا اور میری امت سے زائد اس کے امتی جنت میں جائیں گے، پھر آپؐ نے فرمایا ہم چلے یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچے، میں نے وہاں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے چار نہریں دیکھیں جو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی تھیں، دو بیرونی اور دو اندرونی۔ میں نے پوچھا جبریلؑ یہ نہریں کیسی ہیں؟ کہنے لگے اندرونی نہریں جنت میں جا رہی ہیں اور بیرونی نیل اور فرات میں، پھر مجھے بیت المعمور تک اٹھایا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبریلؑ نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور نکلنے کے بعد پھر کبھی آخر تک اس میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اس کے بعد میرے سامنے دو برتن لائے گئے ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ میں نے دودھ کو

خَمْسُونَ صَلَاةً ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ *

پسند کیا پھر مجھ سے کہا گیا تم نے فطرت کو پالیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعہ تمہاری امت کو فطرت پر رکھنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ پھر روزانہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں اس کے بعد پھر راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔

۳۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا *

۳۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، انس بن مالکؓ، مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اوپر والی روایت کی طرح بیان کیا، باقی اتنا زائد ہے کہ میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا، پھر سینے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا اور دھویا گیا زمزم کے پانی سے اور پھر ایمان و حکمت سے بھرا گیا۔

۳۲۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ *

۳۲۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے تمہارے پیغمبر کے چچازاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا تذکرہ فرمایا تو فرمایا موسیٰ علیہ السلام ایک دراز قامت انسان تھے جیسا کہ (قبیلہ) شنوءہ کے آدمی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام گھونگھریالے بال والے میانہ قد اور مالک داروغہ جہنم اور دجال کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۳۲۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَأُرِيَ مَالِكًا

۳۲۷۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان بن عبدالرحمٰن، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو العالیہ سے سنا انہوں نے بیان کیا ہم سے تمہارے نبیؐ کے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر موسیٰ بن عمرانؑ کے پاس ہوا وہ ایک دراز قامت انسان تھے، گھونگھریالے بال والے جیسا قبیلہ شنوءہ کے آدمی ہوتے ہیں اور میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا وہ میانہ قد تھے اور رنگ ان کا سرخ اور سفید تھا اور بال ان کے سیدھے چمکدار تھے اور

خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ (فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ) قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام *

آپ کو ان نشانیوں میں جو دکھلائی گئیں مالک داروغہ جہنم اور دجال بھی دکھلایا گیا لہٰذا آپ کی ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے جو ہوئی ہے اس میں شک نہ کر، ابوقتادہؓ اس کی اس طرح تفسیر بیان کیا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ہے۔

٣٢٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا *

۳۲۸۔ احمد بن حنبل، سریج بن یونس، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، ابوالعالیہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر وادی ازرق پر سے ہوا تو دریافت کیا یہ کونسی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا وادی ازرق ہے، آپؐ نے فرمایا گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ بلندی پر سے اتر رہے ہیں اور بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کے سامنے تضرع کرتے ہوئے لبیک کہہ رہے ہیں، پھر آپؐ ہرشا کی چوٹی پر آئے (یہ شام اور مدینہ کے راستہ میں ایک پہاڑ ہے) آپؐ نے دریافت کیا یہ کونسی چوٹی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ہرشا کی چوٹی ہے، آپؐ نے فرمایا گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقتور سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور ایک بالوں کا جبہ پہنے ہوئے ہیں اونٹنی کی نکیل خلبہ کی ہے اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں۔ ابن حنبل اپنی روایت میں نقل کرتے ہیں ہشیم نے بیان کیا خلبہ سے مراد لیف ہے (یعنی کھجور کے درخت کی چھال)۔

٣٢٩- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعَرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ

۳۲۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، داؤد، ابوالعالیہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی پر سے گزرے، آپؐ نے دریافت کیا یہ کونسی وادی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ وادی ازرق ہے۔ آپؐ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر ان کا رنگ اور بالوں کا حال بیان کیا جو داؤد بن ابی ہند (راوی حدیث) کو یاد نہ رہا کہ کانوں میں انگلیاں دے رکھی ہیں اور بلند آواز سے لبیک کہہ کر خدا کو

بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا هَرْشَى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفُ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا *

پکارتے ہوئے اس وادی میں سے گزر رہے ہیں۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک بلندی پر آئے، آپؐ نے فرمایا یہ کونسا ثنیہ (بلندی) ہے؟ لوگوں نے کہا ہرشا یا لفت، آپؐ نے فرمایا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر ایک جبہ صوف کا پہنے ہوئے ہیں اور ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

٣٣٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي *

٣٣٠- محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہدؒ بیان کرتے ہیں ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا یہ تو میں نے نہیں سنا لیکن آپؐ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام تو ایسے ہیں جیسے تم اپنے صاحب کو (یعنی مجھے) دیکھتے ہو اور موسیٰ علیہ السلام ایک شخص ہیں گندمی رنگ گھونگھریالے بال والے یا گٹھے ہوئے بدن کے سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ جب وادی میں اترتے ہیں تو لبیک کہتے ہیں۔

٣٣١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحْيَةُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ دَحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ *

٣٣١- قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے انبیاء کرام لائے گئے تو موسیٰ علیہ السلام تو درمیانے قد کے انسان تھے جیسا قبیلہ شنوءۃ کے آدمی ہوا کرتے ہیں اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ عروہ بن مسعودؓ کو پاتا ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان سے سب سے زائد مشابہ تمہارے صاحب یعنی ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں نے جبریل امینؑ کو دیکھا تو سب سے زائد مشابہ ان کے دحیہؓ ہیں۔ اور ابن رمح کی روایت میں دحیہ بن خلیفہ کا لفظ ہے۔

٣٣٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي حَمَّامًا قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقَالَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ *

٣٣٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ *

٣٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ

۳۳۲۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیّب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آپ کو معراج ہوئی تو میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا، پھر آپؐ نے ان کی صورت بیان کی، میں خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا وہ لمبے چھریرے تھے سیدھے بال والے جیسا کہ شنوءۃ کے آدمی ہوتے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں عیسیٰ علیہ اسلام سے ملا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت بیان کی کہ وہ میانہ قد سرخ رنگ تھے جیسا کہ ابھی کوئی حمام سے نکلا ہو اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا تو میں ان کی اولاد میں سب سے زائد ان سے مشابہ ہوں، اس کے بعد میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب، مجھ سے کہا گیا جو نسا چاہو منتخب کر لو۔ چنانچہ میں نے دودھ لے کر اسے پی لیا، اس فرشتہ نے کہا تم نے فطرت کو پالیا اور اگر آپؐ شراب کو پسند کر لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۳۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک رات میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا کہ ایک شخص نہایت ہی حسین گندمی رنگ کا نظر پڑا جس کے سر کے بال کانوں کی لو تک بہت ہی خوبصورت تھے، بالوں میں اس شخص نے کنگھی بھی کر رکھی تھی اور ان سے پانی بھی ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے کاندھوں پر سہارا دیئے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ جواب ملا یہ مسیح بن مریم ہیں، پھر میں نے ایک اور آدمی کو دیکھا اس کے بال بہت گھونگھریالے تھے اور دائیں آنکھ کانی پھولے ہوئے انگور کی طرح تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا مسیح دجال ہے۔

۳۳۴۔ محمد بن اسحاق المسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن

حَدَّثَنَا أَنسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ *

عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ تو یک چشم نہیں ہے مگر باخبر ہو جاؤ کہ مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی ایک آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک شب میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا، ایک آدمی نہایت ہی حسین گندمی رنگ کا نظر پڑا جس کے سر کے بال دونوں مونڈھوں سے لگ رہے تھے اور سیدھے تھے جن سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا مسیح بن مریم ہیں ان کے بعد میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو نہایت ہی گھونگریالے بال والا اور دائیں آنکھ سے کانا تھا، میری رائے میں انسانوں میں اس کی صورت ابن قطن سے بہت زیادہ مشابہ تھی۔ وہ بھی دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، (۱) میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا مسیح دجال ہے۔

۳۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ سَبِطَ الرَّأْسِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَأْسُهُ أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوِ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ لَا نَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ جَعْدَ الرَّأْسِ أَعْوَرَ الْعَيْنِ

۳۳۵۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، حنظلہ، سالم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے کعبہ کے پاس ایک شخص گندمی رنگ جس کے بال لٹکے ہوئے تھے جن میں سے پانی ٹپک رہا تھا دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے شانوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے تھا، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا عیسیٰ بن مریم یا مسیح بن مریم۔ معلوم نہیں کونسا لفظ کہا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور شخص سرخ رنگ ژولیدہ سر دائیں آنکھ سے کانا دیکھا جس کی

(۱) مسیح دجال جب نکلے گا تو روئے زمین پر گمراہی پھیلانے کے لئے چکر لگائے گا مگر مکہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا یہاں پر جو طواف کرتے ہوئے دکھائی دیا یہ خواب کی بات ہے جس کی تعبیر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہدایت پھیلانے کے لئے روئے زمین پر چکر لگائیں گے اور مسیح دجال گمراہی پھیلانے کے لئے چکر لگائے گا۔

الْيُمْنَى أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ *

٣٣٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ *

٣٣٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ *

٣٣٨- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ

شکل میری رائے میں ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا مسیح دجال۔

۳۳۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قریش نے میری تکذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہوا تھا، خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو میری نظر میں صاف طور پر نمایاں کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر بیت المقدس کی علامات قریش کو بتانے لگا۔

۳۳۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں، ایک شخص گندمی رنگ سیدھے بالوں والا سر سے پانی ٹپکتا ہوا نظر آیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ ابن مریم ہیں، پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگا تو مجھے ایک شخص سرخ رنگ قد آور ژولیدہ سر، یک چشم دکھائی دیا، اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح معلوم ہوتی تھی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا دجال، اس کی صورت ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔

۳۳۸۔ زہیر بن حرب، حجین بن مثنیٰ، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبداللہ بن فضل، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں حطیم میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے میری معراج کے واقعات دریافت کر رہے تھے اور انہوں نے بیت المقدس کی کچھ ایسی چیزیں دریافت کی تھیں جو مجھے محفوظ نہ تھیں اس لئے میں اتنا پریشان ہوا کہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو کر دیا اور میں بیت المقدس کو اپنی نگاہوں سے دیکھنے

شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ *

لگا اب قریش جو بھی مجھ سے دریافت کرتے تھے میں انہیں بتلا دیتا تھا، اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء کرام کی جماعت میں بھی دیکھا، میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، چھریرے بدن گھونگھریالے بال والے آدمی ہیں، معلوم ہوتا ہے قبیلہ شنوءہ کے شخصوں میں سے ہیں۔ میں نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو بھی کھڑے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ان کی شکل عروہ بن مسعودؓ ثقفی سے بہت ملتی جلتی تھی۔ ابراہیم علیہ السلام بھی نماز پڑھتے ہوئے نظر آئے ان کی صورت سے بہت زیادہ مشابہ تمہارا صاحب یعنی ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا میں نے سب کی امامت کی جب نماز سے فارغ ہو گیا تو کسی نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مالک داروغہ جہنم ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے خود ہی سلام کر لیا۔

٣٣٩- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ (إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى) قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ *

٣٣٩- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، مالک بن مغول (تحویل) ابن نمیر اور زہیر بن حرب، عبداللہ بن نمیر بواسطہ والد، مالک بن مغول، زبیر بن عدی، طلحہ، مرہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہے یہاں پہنچ کر زمین سے اوپر چڑھنے والی اور اوپر سے نیچے آنے والی چیز آکر رک جاتی ہے پھر اُسے لے جایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانک لیتی ہیں وہ چیزیں جو کہ ڈھانکتی ہیں، عبداللہ نے کہا یعنی سونے کے پتنگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئی ہیں ایک تو پانچ نمازیں، دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں تیسرے یہ کہ آپ کی امت میں سے اللہ تعالیٰ نے اس کی جو شرک نہ کرے تمام ہلاک کر دینے والے گناہوں کی معافی (توبہ کی شرط پر) کر دی (سزا پانے کے بعد جنت میں داخلہ ہو جائے گا)۔

(۷۲) بَاب مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) وَهَلْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ *

۳٤٠- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ *

۳٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ *

۳٤٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ *

۳٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ *

۳٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

باب (۷۲) وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى کا کیا مطلب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دیدار الٰہی ہوا یا نہیں۔

۳۴۰۔ ابوالربیع زہرانی، عباد بن العوام شیبانی بیان کرتے ہیں میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے فرمان فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی (یعنی پھر دو کمان یا اس سے بھی نزدیکی رہ گئی) کا مطلب دریافت کیا، کہنے لگے کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کو چھ سو بازوؤں کے ساتھ دیکھا۔

۳۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، شیبانی، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی کے یہ معنی بیان کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امینؑ کو دیکھا ان کے چھ سو بازو ہیں۔

۳۴۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، سلیمان، شیبانی، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی (یعنی اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں) کے متعلق فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

۳۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبدالملک، عطاء، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی کے متعلق فرمایا کہ آپؐ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔

۳۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، عبدالملک، عطاء، ابن عباس

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے جو منقول ہے وہ اکثر سلف کا مسلک ہے اور ابن زید اور محمد بن کعب سے منقول ہے کہ مراد سدرۃ المنتہیٰ کا دیکھنا ہے۔ اور اکثر علماء نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امینؑ کو ان کی اصلی صورت پر دیکھا اور آیت سے یہی مراد ہے مگر اکثر مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ مراد دیکھنے سے حق سبحانہ وتعالیٰ کا دیکھنا ہے اور ابن عباسؓ کا قول اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَآهُ بِقَلْبِهِ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا۔

٣٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ*

۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، زیاد بن حصین، ابو جہمہ، ابو العالیہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں دو مرتبہ دیکھا۔

(فائدہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے کہ ان آیتوں سے دیدار الہٰی مراد ہے۔

٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابو جہمہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٣٤٧ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ) (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) فَقَالَتْ أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَتْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ (لَا

۳۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، شعبی، مسروقؒ بیان کرتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا انہوں نے فرمایا اے ابو عائشہ (یہ ان کی کنیت ہے) تین باتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کا قائل ہو جائے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا جھوٹ باندھا، میں نے دریافت کیا وہ تین باتیں کونسی ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ ہے کہ جو کوئی شخص سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا، مسروقؒ بیان کرتے ہیں میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا یہ سن کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا ام المؤمنینؓ ذرا مجھے بات کرنے دو اور جلدی مت کرو کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ اور وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اس امت میں سب سے پہلے میں نے ان آیتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا ان آیتوں سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے انہیں ان کی اصلی صورت پر نہیں دیکھا سوائے دو مرتبہ کے جس کا ان آیتوں میں تذکرہ

تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ (قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ) *

ہے، میں نے دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کے تن و توش کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک کو گھیر رکھا تھا، اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ کیا تو نے اللہ کا ارشاد نہیں سنا وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اخیر تک یعنی اس کا آنکھیں ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہی لطیف و خبیر ہے اور (کسی انسان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرے مگر وحی یا پردے کے پیچھے سے) اور دوسری بات یہ ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب میں سے کچھ چھپالیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ یعنی اے رسول جو آپؐ پر آپؐ کے رب کی جانب سے اترا ہے اس سب کی تبلیغ کر دیجئے اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپؐ حق رسالت کو ادا نہ کریں گے اور تیسرے یہ کہ جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ ہونے والی باتوں کو جانتے تھے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد کہہ دو کہ آسمانوں اور زمینوں میں سوائے خدا کے اور کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔

٣٤٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ

۳۴۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، داؤد نے اسی سند کے ساتھ ابن علیہ کی روایت کی طرح اس حدیث کو بیان کیا اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چھپانے والے ہوتے تو اسے چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اخیر تک یعنی اور جب آپؐ اس شخص سے فرمار ہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور آپؐ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ) *

دے اور خدا سے ڈر اور آپؐ اپنے دل میں وہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ تعالیٰ اخیر میں ظاہر کرنے والا تھا اور آپؐ لوگوں کے طعن سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے سزاوار ہے۔

٣٤٩- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي لِمَا قُلْتَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ *

۳۴۹۔ ابن نمیر بواسطہ والد، اسماعیل شعبی، مسروقؒ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا سبحان اللہ (یہ بات سن کر تو) میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور حدیث کو اسی طرح بیان کیا لیکن داؤد کی روایت مفصل اور پوری ہے۔

٣٥٠- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) قَالَتْ إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ *

۳۵۰۔ ابن نمیر، ابو اسامہ، زکریا، ابن اشوع، عامر، مسروق بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہو گا ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی (یعنی پھر نزدیک ہوئے جبریلؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے اور دو کمانوں یا اس سے بھی قریب کا فاصلہ رہ گیا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی طرف وحی کی جو بھی کی) فرمایا اس آیت سے جبریلؑ مراد ہیں وہ ہمیشہ آپ کے پاس مردوں کی صورت میں آتے تھے، اس مرتبہ خاص اپنی اصلی صورت میں آئے جس سے سارے آسمان کا کنارہ بھر گیا۔

٣٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ *

۳۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، یزید بن ابراہیم، قتادہ، عبداللہ بن شقیق، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا، آپؐ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسے (زیادتی نور کی بنا پر) کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

٣٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۳۵۲۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ والد (تحویل) حجاج بن شاعر، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، عبداللہ بن شقیقؒ بیان کرتے ہیں میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر

كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُ فَقَالَ رَأَيْتُ نُورًا *

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرتا۔ ابوذرؓ نے کہا تو کیا پوچھتا، میں نے بیان کیا میں دریافت کرتا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا یا نہیں۔ ابوذرؓ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی دریافت کیا تھا، آپؐ نے فرمایا میں نے ایک نور دیکھا۔

٣٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا *

٣٥٣۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتائیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے۔ میزان اعمال کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے اس کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے بلند کیا جاتا ہے اور اس کا حجاب نور ہے۔ اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ اس کا حجاب آگ ہے اگر وہ اسے کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی نظریں پہنچتی ہیں مخلوق کو جلا دیں۔ اور ابوبکر کی روایت میں حدثنا الاعمش کی بجائے عن الاعمش ہے۔

٣٥٤- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّورُ *

٣٥٤۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے مگر اس میں چار باتوں کا تذکرہ ہے اور مخلوق کا ذکر نہیں اور فرمایا اس کا حجاب نور ہے۔

٣٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ

٣٥٥۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو ابن مرہ، ابو عبیدہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہم میں چار باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ عزوجل بلاشبہ نہیں سوتا ہے اور نہ سونا اس کے لئے زیبا ہے، اللہ تعالیٰ میزان اعمال کو اونچا نیچا کرتا ہے، دن کے اعمال رات کو اور رات کے اعمال دن کو اس کے

النَّهَارِ بِاللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ *

سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

(٧٣) بَاب إِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى *

باب (۷۳) آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔

٣٥٦- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمَسْمَعِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ *

۳۵۶۔ نصر بن علی جھضمی اور ابو غسان مسمعی، اسحاق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابو عبدالصمد، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبداللہ بن قیس، عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو جنتیں ہیں جن کے ظروف اور کل موجودہ سامان چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے ظروف اور کل موجودات سونے کی ہیں اور جنت العدن میں اہل جنت کے اور دیدار الٰہی کے درمیان صرف کبریاء الٰہی کی چادر ہوگی جو خدا تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی۔

(فائدہ) پھر جب خدا تعالیٰ اس چادر کو اپنے چہرہ سے اٹھالے گا تو سب مومنین کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا اور کفار اس سے محروم کر دیئے جائیں گے اور اس دیدار سے ایسی خوشی حاصل ہوگی جو بیان سے باہر ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں تمام اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ دیدار الٰہی ممکن ہے محال نہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع صحابہؓ اور سلف امت سے یہ چیز ثابت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا اور یہی اہل تحقیق کا مسلک ہے اور اس حدیث کو تقریباً بیس صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

٣٥٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ *

۳۵۷۔ عبید اللہ بن میسرہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم اور کچھ زائد چاہتے ہو، وہ کہیں گے تو نے ہمارے چہرے سفید کئے ہیں جنت دی جہنم سے بچایا (اور اس کے بعد کس چیز کی حاجت ہو سکتی ہے) تو اس وقت حجاب اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو پروردگار عالم کے دیدار کے علاوہ اور کوئی چیز زیادہ محبوب نہ معلوم ہوگی۔

٣٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ) *

٣٥٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ

۳۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ سے اسی اسناد کے ساتھ یہ روایت منقول ہے اتنا زائد ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ یعنی نیکو کاروں کے لئے نیکی ہے اور زیادہ (یعنی دیدار الٰہی)۔

۳۵۹۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا قیامت کے روز ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر کیا جس وقت بادل نہ ہو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو جمع فرمائے گا اور فرمائے گا جو جسے پوجتا تھا وہ اسی کے ساتھ ہو جائے، سو جو شخص آفتاب کو پوجتا تھا وہ اسی کے ساتھ ہو جائے گا اور ایسے ہی جو چاند کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے ساتھ اور جو بتوں اور شیاطین کی عبادت کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا اور یہ امت محمدیہ باقی رہ جائے گی اور اس میں اس امت کے منافق بھی ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں گے اور کہے گا میں تمہارا پروردگار ہوں، وہ جواب دیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور جب تک ہمارا پروردگار نہ آئے ہم اسی مقام پر ٹھہرتے ہیں جب ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں، وہ جواب دیں گے بے شک تو ہمارا پروردگار ہے پھر سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ

السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُجَازَى حَتَّى يُنَجَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ

کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا، میں اور میرے امتی سب سے پہلے پار ہوں گے اور پیغمبروں کے علاوہ اس روز اور کسی کو بات کرنے کی اجازت نہ ہو گی، اور پیغمبروں کی گفتگو بھی اس روز اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے اللہ محفوظ رکھ) ہو گی۔ اور دوزخ میں آنکڑے ہوں گے جیسا کہ سعدان جھاڑ کے کانٹے ہوتے ہیں۔ آپؐ نے صحابہؓ کر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا تم نے سعدان درخت کو دیکھا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ دیکھا ہے، آپؐ نے فرمایا تو وہ (چمٹے) سعدان کے کانٹوں کے طریقہ پر ہوں گے (یعنی سر خم) مگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی بنا پر دوزخ میں لیں گے، اب بعضے ان میں مومن ہوں گے جو اپنے عمل کی وجہ سے بچ جائیں گے اور بعضوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے فراغت پائے گا اور چاہے گا کہ دوزخیوں میں سے اپنی رحمت سے جسے چاہے نکالے تو فرشتوں کو حکم دے گا وہ دوزخ سے انہیں نکالیں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو گا اور جس پر خدا نے رحمت کرنی چاہی ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے دوزخ میں سے ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے، ان لوگوں کو ان کے سجدہ کے نشان کی وجہ سے پہچانیں گے، آگ سجدہ کے نشان کے علاوہ انسان کے سارے بدن کو جلا دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے سجدہ کے نشان کو جلانا آگ پر حرام کر دیا ہے، چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے جلے بھنے نکالے جائیں گے، جب ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ تازہ ہو کر ایسے جم اٹھیں گے جیسے دانہ کیچڑ کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے (اسی طرح یہ لوگ تر و تازہ ہو جائیں گے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے فراغت حاصل کرے گا اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا اور یہ جنت میں داخل ہونے والوں

وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ *

میں سب سے آخری شخص ہو گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی بو نے مجھے مار ڈالا اور اس کی لپٹوں نے مجھے جلاڈالا اور پھر جب تک منظور خدا ہو گا اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو اور سوال کرے گا، وہ کہے گا نہیں پھر میں کچھ سوال نہ کروں گا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہ عہد و میثاق کرے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا، جب جنت کی طرف اس کا منہ ہو جائے گا تو جس وقت تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا خاموش رہے گا، پھر کہے گا اے رب مجھے جنت کے دروازہ تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو عہد و میثاق کر چکا تھا کہ میں پھر دوبارہ سوال نہ کروں گا افسوس ابن آدم تو بڑا عہد شکن ہے، بندہ پھر عرض کرے گا اور دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ پروردگار فرمائے گا اچھا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو پھر تو اور کچھ تو نہ مانگے گا، وہ کہے گا نہیں، تیری عزت کی قسم اور ہمہ قسم کے عہد و پیمان کرے گا جو بھی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوں گے بالآخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازہ تک پہنچادیں گے، جب وہاں کھڑا ہو گا تو ساری بہشت اسے نظر آئے گی جو بھی اس میں نعمتیں فرحت اور خوشیاں ہیں، پھر ایک مدت تک جب تک کہ خدا کو منظور ہو گا خاموش رہے گا اس کے بعد عرض کرے گا اے الٰہ العالمین مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نے یہ عہد و میثاق نہیں کئے تھے کہ اس کے بعد اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا۔ افسوس ابن آدم کتنا مکار، دغا باز ہے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار تیری مخلوق میں میں ہی سب سے زیادہ کم نصیب رہ جاؤں گا اور دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ الٰہ العالمین ہنس دے گا جب پروردگار عالم کو ہنسی آجائے گی تو فرمائے گا اچھا جا جنت میں چلا جا، سو جب وہ جنت میں چلا جائے گا تو خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا تمنا اور آرزو ظاہر کر، حسب ارشاد وہ تمناؤں کا اظہار کرے گا

بالآخر اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے اور یاد دلائیں گے فلاں چیز مانگ، فلاں چیز مانگ، جب اس کی سب آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم نے یہ سب چیزیں تجھے دیں اور اس کے ساتھ اتنی ہی اور دیں۔ عطاء بن یزید راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدریؓ اس روایت میں ابوہریرہؓ ہی کے موافق تھے کہیں مخالفت نہیں کی مگر جس وقت ابوہریرہؓ نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم نے یہ چیزیں دیں اور اس کے برابر اور دیں تو ابوسعید خدریؓ نے (اس کے بجائے) فرمایا دس گنا زائد دیں۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا مجھے تو یہی یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ ہم نے یہ سب چیزیں دے دیں اور اس کے برابر اور دیں۔ ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہم نے یہ سب دیں اور اس سے دس گنا اور زیادہ دیں۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں یہ وہ شخص ہے جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ *

۳۶۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن میتب، عطاء بن یزید لیثی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ اور بقیہ حدیث کو ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح نقل کیا۔

٣٦١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ

۳۶۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں یہ وہ حدیثیں ہیں جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں چنانچہ کئی حدیثوں کو بیان کیا ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجہ کا جنتی تم میں سے جو ہوگا اس سے کہا جائے گا آرزو کر وہ آرزو کرے گا اور آرزو

فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ *

کرے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو آرزو کر چکا وہ کہے گا ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے یہ سب آرزوئیں دیں اور اتنی ہی اور دیں۔

٣٦٢ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ قَالُوا عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ

۳۶۲۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں دیکھو گے، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں دوپہر کے وقت سورج کے دیکھنے میں جبکہ وہ روشن ہو اور ابر وغیرہ نہ ہو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں جبکہ وہ منور ہو اور ابر وغیرہ نہ ہو کوئی تکلیف اور دقت ہوتی ہے، صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا بس تمہیں اتنی ہی تکلیف ہو گی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں جتنی کہ سورج اور چاند کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک پکارنے والا کہے گا ہر ایک گروہ اپنے معبود کے ساتھ ہو جائے۔ حسب الحکم جتنے لوگ خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو پوجتے تھے جیسا کہ بت گئو سالہ وغیرہ ان میں سے کوئی نہ بچے گا یکے بعد دیگرے سب دوزخ میں گر جائیں گے وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، نیک ہوں یا بد اور کچھ اہل کتاب میں سے باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد یہود کو بلایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم کسے پوجتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم عزیر علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں انہیں پوجتے تھے، ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ بیٹا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے پروردگار ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا، حکم ہو گا جاؤ پیو، پھر انہیں دوزخ کی طرف ہانک دیا جائے گا۔ انہیں ایسا معلوم ہو گا جیسا سراب اور وہ اسے شعلے مار رہا ہو گا گویا کہ اندر ہی اندر ایک دوسرے کو کھا.

صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ فَيَقُولُونَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

رہا ہے۔ چنانچہ وہ سب دوزخ میں گر پڑیں گے۔ اس کے بعد نصاریٰ بلائے جائیں گے اور ان سے سوال ہو گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے ہم حضرت مسیح کو جو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں پوجتے تھے، ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی جورو ہے اور نہ اس کا بیٹا ہے۔ ان سے بھی کہا جائے گا کہ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا، حکم ہو گا جاؤ پھر وہ سب جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، وہ سراب کی طرح معلوم ہوتا ہو گا اور شدت کی وجہ سے اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہو گا چنانچہ وہ سب جہنم میں گر پڑیں گے حتیٰ کہ جب ان لوگوں کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک ہوں یا بد کوئی باقی نہ رہے گا تو اس وقت سارے جہان کا مالک ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جو کہ اس صورت کے مشابہ ہو گی جس کو وہ جانتے ہیں اور فرمائے گا تم کس بات کے منتظر ہو ہر ایک گروہ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جائے، وہ کہیں گے اے رب ہم نے تو دنیا میں ان لوگوں (یعنی مشرکین) کا ساتھ نہ دیا جب کہ ہم ان کے محتاج تھے اور نہ ہی ان کے ساتھ رہے، پھر وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، دو یا تین مرتبہ یہی کہیں گے یہاں تک کہ بعض حضرات ان میں سے پھر جانے کے قریب ہو جائیں گے (اس لئے کہ امتحان بہت سخت ہو گا) پھر وہ فرمائے گا اچھا تمہارے پاس کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اپنے رب کو پہچان لو، وہ کہیں گے ہاں، پھر اللہ تعالیٰ کی ساق (پنڈلی) کھل جائے گی اور جو شخص بھی (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو اپنے دل اور خوشی سے سجدہ کرتا تھا اسے وہاں بھی سجدہ کرنے کی اجازت حاصل ہو گی۔ اور جو شخص دنیا میں سجدہ کسی خوف اور نمائش کی وجہ سے کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو تختہ کی طرح کر دے گا جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو چت گر

حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمِ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ إِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا) فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا

پڑے گا پھر یہ سب لوگ سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسی صورت میں ہوگا جس صورت میں اسے انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا، وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، یہ سب کہیں گے بے شک تو ہمارا پروردگار ہے اس کے بعد جہنم پر پل صراط قائم کیا جائے گا اور شفاعت کرنا حلال ہو جائے گا اور سب کہیں گے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے اللہ بچا اور محفوظ رکھ) دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! پل صراط کیسا ہوگا، فرمایا وہ ایک پھسلنے کا مقام ہوگا، وہاں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے جیسا کہ نجد کے مقام پر ایک کانٹا ہوتا ہے جسے سعدان کہتے ہیں۔ مومن اس پر سے گزرنے لگیں گے جیسا کہ آنکھ جھپکتی ہے، بعضے بجلی کی طرح، بعضے ہوا اور بعضے پرندہ کی طرح، بعضے تیز گھوڑوں کی طرح اور بعضے اونٹوں کی طرح اور بعضے بالکل جہنم سے بچ کر پار ہو جائیں گے، بعضوں کو کچھ خراش وغیرہ لگے گی مگر پار ہو جائیں گے اور بعضے الجھ(۱) کر جہنم میں گر جائیں گے، جب مومنوں کو جہنم سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی تم میں سے ان مومنوں سے زائد اپنے حق پر جھگڑنے والا نہ ہوگا جیسا کہ وہ خدا سے قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں ہوں گے جھگڑیں گے، وہ کہیں گے اے ہمارے رب یہ لوگ تو ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے اور حج کرتے تھے چنانچہ ان سے کہا جائے گا جن حضرات کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لاؤ، اور ان مسلمانوں کی صورتوں کو جلانا دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا تو اس وقت مومنین بہت سے آدمیوں کو دوزخ سے نکال لیں گے جن کی آدھی پنڈلیوں تک دوزخ نے کھا رکھا ہو گا اور بعضوں کو گھٹنوں تک نار نے جلا دیا ہوگا، اب وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار اب تو ان آدمیوں میں سے جن کے

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ پل صراط پر گزرنے والے اجمالاً تین قسم کے ہوں گے (۱) بغیر کسی تکلیف کے گزر کر نجات پانے والے (۲) زخم وغیرہ کچھ تکلیف کے ساتھ گزرنے والے (۳) جہنم میں گرنے والے۔

فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعَى بِالْبَادِيَةِ قَالَ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ ثُمَّ يَقُولُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ رِضَايَ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا *

نکالنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار برابر بھلائی پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ بہت مخلوق کو نکال لیں گے اور کہیں گے اے پروردگار جن کے نکالنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے ہم نے کسی کو نہیں چھوڑا، حکم ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار برابر بھلائی ہو اسے بھی نکال لاؤ، وہ پھر بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے اور کہیں گے اے پروردگار جن کے نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا اب ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا، پھر حکم ہوگا اچھا جس کے دل میں رتی اور ذرہ برابر بھی خیر ہو اسے بھی نکال لاؤ، پھر وہ بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار جن میں ذرا سی بھی بھلائی تھی اب تو ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ ابو سعید خدریؓ جس وقت حدیث بیان کرتے تھے تو فرمایا کرتے اگر تم مجھے اس حدیث میں سچا نہ سمجھو تو اس آیت کو پڑھ لو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ رتی برابر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جو نیکی ہو تو اسے دوگنا کرے گا اور اپنے پاس سے بہت کچھ ثواب دے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتے سفارش کر چکے، انبیاء کرام شفاعت کر چکے اور مومنین سفارش کر چکے اور اب ارحم الراحمین کے علاوہ اور کوئی ذات باقی نہیں رہی چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی آدمیوں کی جہنم سے نکالے گا یہ وہ آدمی ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی اور یہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں ایک نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں پر ہوں گی جس کا نام نہر الحیوۃ ہے، اس میں ایسا جلد تر و تازہ ہوں گے جیسا کہ دانہ پانی کے بہاؤ میں کوڑے کچرے کی جگہ پر اگ آتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کبھی وہ دانہ پتھر کے پاس ہوتا ہے اور کبھی درخت کے پاس اور جو آفتاب کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سر اگتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا

رسول اللہ ! آپؐ تو ایسے بیان کر رہے ہیں گویا کہ جنگل میں جانوروں کو چرائے ہوئے ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلتے ہوں گے، ان کے گلوں میں (جنت) کے پٹے ہوں گے۔ جنت والے انہیں پہچان لیں گے اور کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ انہیں خدا نے بغیر کسی عمل یا بھلائی کے جنت عطا کی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ اور جس چیز کو دیکھو وہی تمہاری ہے۔ وہ کہیں گے الہ العالمین تو نے ہمیں وہ چیزیں دیں جو جہان والوں میں کسی اور کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے پاس تمہارے لئے ابھی اس سے بھی افضل چیز موجود ہے، وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار اس سے بڑھ کر اور افضل چیز کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری خوشنودی اور رضامندی، اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

٣٦٣- قَرَأْتُ عَلَى عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ الْمِصْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَقُلْتُ لَهُ أُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَّادٍ أَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَرَى رَبَّنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ قُلْنَا لَا وَسُقْتُ الْحَدِيثَ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ

۳۶۳۔ عیسیٰ بن حماد زغبۃ المصری، لیث بن سعد، خالد ابن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے، آپؐ نے فرمایا جب صاف دن ہو تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں۔ اور باقی حدیث حفص بن میسرہ کی روایت کے طریقہ پر آخر تک بیان کی، البتہ اس روایت میں ان الفاظ کے بعد کہ انہیں خدا نے بغیر کسی عمل اور بھلائی کے یہ اضافہ ہے کہ ان سے کہا جائے گا جو تم دیکھو وہ تمہارا ہے۔ اور تمہارے لئے اتنا اور ہے۔ ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہو گا۔ اور لیث کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں وہ دیا جو سارے جہان والوں کو نہیں دیا۔ عیسیٰ بن حماد نے یہ روایت سن کر اس کا اقرار کیا۔

فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ *

٣٦٤- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا *

۳۶۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، ہشام بن سعد، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ روایتوں کی طرح کچھ کمی بیشی کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٧٤) بَاب إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِينَ مِنَ النَّارِ *

باب (۷۴) شفاعت کا ثبوت اور موحدین کا جہنم سے نکالا جانا۔

٣٦٥- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ أَوِ الْحَيَا فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً *

۳۶۵۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، بواسطہ والد، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اپنی رحمت سے جسے چاہے گا لے جائے گا اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائے گا، اور پھر فرمائے گا دیکھو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ میں نکال لو چنانچہ وہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے نکلیں گے، پھر انہیں نہر الحیوۃ یا حیاء (شک راوی) میں ڈالا جائے گا۔ اور وہ اس میں ایسا اُگیں گے جیسا دانہ بہاؤ کے ایک طرف اُگ آتا ہے، کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کیا زرد لپٹا ہوا اُگتا ہے۔

٣٦٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ وَلَمْ يَشُكَّا وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ *

۳۶۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، وہب (تحویل) حجاج بن شاعر، عمرو بن عون، خالد، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ انہیں ایسی نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام حیاۃ ہوگا اور اس میں راوی نے شک نہیں کیا اور خالد کی روایت ہے جیسا کہ کوڑا کچرا بہاؤ کے ایک جانب اُگ آتا ہے اور وہب کی روایت میں ہے جیسے دانہ کالی مٹی میں جو بہاؤ میں ہوتی ہے اُگ آتا ہے یا اس مٹی میں جسے پانی بہا کر لاتا ہے۔

٣٦٧- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ *

٣٦٧۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو جہنمی ہیں (کافر و مشرک) وہ تو نہ مریں گے اور نہ جئیں گے لیکن کچھ لوگ جو گناہوں کی بنا پر دوزخ میں جائیں گے آگ انہیں جلا بھنا کر کوئلہ بنا دے گی۔ اس کے بعد شفاعت کی اجازت ہو گی اور یہ لوگ گروہ گروہ لائے جائیں گے اور جنت کی نہروں پر وہ پھیلا دیئے جائیں گے اور حکم ہو گا اے جنت والو ان پر پانی ڈالو تب وہ اس طرح جئیں گے جیسے دانہ اس مٹی میں جمتا ہے جسے پانی بہا کر لاتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص بولا گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیہات میں رہے ہیں (کہ آپ یہ دانہ اگنے کی کیفیت بیان کر رہے ہیں)۔

٣٦٨- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

٣٦٨۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو سلمہ، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہیں تک ہے کہ جیسے دانہ اس مٹی میں اگتا ہے جسے پانی بہا کر لاتا ہے اور اس کے بعد کا تذکرہ نہیں۔

٣٦٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيهَا

٣٦٩۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہے کہ سب سے پہلے دوزخ میں سے کون نکلے گا اور جنتیوں میں سے سب سے بعد جنت میں کون داخل ہو گا، وہ ایک شخص ہو گا جو دوزخ سے سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا، آپؐ نے فرمایا وہ جنت کے قریب آئے گا تو اُسے یہ چیز محسوس ہو گی کہ جنت بھری ہوئی ہے، وہ لوٹ آئے گا اور کہے گا اے پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے، اللہ رب العزت پھر فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا، چنانچہ وہ پھر آئے گا اور اس کے خیال میں یہ چیز

فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ أَتَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً *

ڈال دی جائے گی کہ جنت بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ پھر لوٹ آئے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی، اللہ عزوجل فرمائیں گے جا جنت میں چلا جا تیرے لئے دنیا اور دس گنا دنیا کے برابر ہے یا دس دنیا کے برابر ہے، تو وہ کہے گا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے یا ہنستا ہے اور تو تو احکم الحاکمین ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے اگلے دانت ظاہر ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا یہ سب سے کم درجہ کا جنتی ہو گا۔

۳۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ *

۳۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس شخص کو جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا۔ وہ ایک شخص ہو گا جو گھسٹتا ہوا سرین کے بل دوزخ سے نکلے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں چلا جا، وہ جا کر لوگوں کو دیکھے گا کہ سب مقامات پر جنتی ہیں، اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس حالت پر تو تھا (یعنی دوزخ کی شدتوں میں) وہ کہے گا جی ہاں یاد ہے تو پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرزو اور خواہش کر، چنانچہ وہ آرزو کرے گا، اس سے کہا جائے گا اپنی آرزو بھی لے اور دس دنیا کے برابر لے، وہ کہے گا اے الہ العالمین تو بادشاہ ہوتے ہوئے مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے حتیٰ کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً

۳۷۱- ابو بکر بن شیبہ، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، ثابت، انسؓ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے اخیر میں جو جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہو گا جو گر تا پڑتا چلے گا اور آگ اُسے جلاتی جائے گی جب دوزخ کی آگ سے پار ہو جائے گا تو پشت

وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ

پھیر کر اُسے دیکھے گا اور کہے گا بہت ہی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی بے شک اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اتنا دیا ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی اتنا نہ دیا ہو گا، پھر اسے ایک درخت دکھلائی دے گا تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو قریب ہے کہ تو اور مجھ سے مانگے گا، وہ کہے گا کہ نہیں میرے رب اور عہد و پیمان کرے گا کہ پھر سوال نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمائے گا اس لئے کہ وہ ایسی نعمت کو دیکھے گا کہ جس پر اسے صبر نہیں حاصل ہو سکتا۔ آخر اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس کے سایہ میں رہے گا اور وہاں کا پانی پیئے گا۔ پھر اسے دوسرا درخت دکھائی دے گا جو پہلے درخت سے بھی عمدہ اور بہتر ہو گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سایہ میں آرام کروں اور اب اس کے بعد میں تجھ سے کسی اور چیز کا سوال نہ کروں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ میں اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور ممکن ہے کہ میں تجھے اگر اس درخت تک پہنچا دوں تو پھر تو اور سوال شروع کر دے، چنانچہ وہ اقرار کرے گا کہ میں اس کے بعد اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اسے ان چیزوں پر صبر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس کے سایہ میں رہے گا اور وہاں کا پانی پیئے گا، اس کے بعد اسے ایک اور درخت دکھائی دے گا جو جنت کے دروازہ پر ہو گا وہ پہلے دونوں درختوں سے بہتر ہو گا وہ کہے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے نیچے پہنچا دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں اور وہاں کا پانی پیوں، اب میں اور کچھ سوال نہ کروں گا۔ اللہ

فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ *

تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم کیا تو نے مجھ سے اس بات کا عہد نہیں کیا تھا کہ اب کسی چیز کا سوال نہ کروں گا، وہ کہے گا بے شک اے پروردگار میں نے عہد کیا تھا لیکن میرے اس سوال کو پورا کر دے اب اس کے بعد اور کسی چیز کا سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھے گا اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ اسے ان چیزوں پر صبر نہیں ہو سکتا چنانچہ وہ اسے اس درخت کے بھی قریب کر دے گا۔ جب اس درخت کے قریب آجائے گا اور جنت والوں کی آوازیں سنے گا تو کہے گا اے پروردگار مجھے تو جنت ہی میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم تیرے سوال کو کیا چیز بند کر سکتی ہے کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا اور دنیا کے برابر دے دیا جائے، وہ کہے گا اے پروردگار رب العالمین ہونے کے باوجود تو مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ یہ حدیث بیان کر کے عبداللہ بن مسعودؓ ہنسے اور فرمایا مجھ سے یہ کیوں دریافت نہیں کرتے کہ میں کس وجہ سے ہنسا۔ حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ کیوں ہنسے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تھے تو صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا رب العالمین کے ہنسنے سے جس وقت کہ وہ شخص کہے گا کہ رب العالمین ہونے کے باوجود آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت فرمائے گا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا مگر جو چاہوں کر سکتا ہوں۔

۳۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَمَثَّلَ لَهُ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ أَيْ رَبِّ

۳۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکیر، زہیر بن محمد، سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہے جس کا منہ اللہ تعالیٰ جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف کر دے گا اور اسے ایک سایہ دار درخت دکھائے گا، وہ کہے گا اے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کے سایہ میں رہوں، اور حدیث کو

اسی طرح بیان کیا جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے ذکر کی ہے مگر اس میں اخیر تک یہ جملہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابن آدم تیرے سوال کو کیا چیز ختم کرے گی، مگر اتنا زائد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے یاد دلائے گا کہ فلاں چیز کی تمنا کر فلاں چیز کی تمنا کر، جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں تیرے لئے ہیں اور دس گنا اس سے اور زائد۔ اس کے بعد وہ اپنی منزل پر جائے گا اور حوروں میں سے دو بیبیاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھے ہمارے لئے زندہ کیا اور ہمیں تیرے لئے زندہ کیا، تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے کسی کو مجھ سے زائد نہیں دیا۔

قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ *

۳۷۳۔ سعید بن عمرو اشعثی، سفیان بن عیینہ، مطرف، ابن ابجر، شعبی، مغیرہ بن شعبہ (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، مطرف ابن طریف، عبدالملک بن سعید، شعبی، مغیرہ بن شعبہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) بشر بن حکم، سفیان ابن عیینہ، مطرف ابن ابجر، شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا سب سے کم مرتبہ والا جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے جو سب جنتیوں کے جنت میں جانے کے بعد آئے گا، اس سے کہا جائے گا جاؤ جنت میں جاؤ، وہ کہے گا اے رب کیسے جاؤں وہاں تو سب لوگوں نے اپنے ٹھکانے متعین کر لئے اور اپنی جگہیں بنالیں، اس سے کہا جائے گا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے اتنا ملک ملے جتنا دنیا کے ایک بادشاہ کے پاس تھا، وہ کہے گا پروردگار میں راضی ہوں، حکم ہو گا جا اتنا ملک ہم نے تجھے دیا اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا پروردگار (بس) میں راضی ہو گیا۔ پروردگار فرمائے گا

۳۷۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَابْنِ أَبْجَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ رِوَايَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ وَابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ قَالَ سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ

يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ) الْآيَةَ *

تو یہ بھی لے اور اس کا دس گنا اور لے اور جو تیری طبیعت چاہے اور تیری آنکھوں کو پیارا معلوم ہو وہ بھی لے، وہ کہے گا پروردگار میں راضی ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تو سب سے بڑے مرتبہ والا جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو وہ حضرات ہیں جن کو میں نے خود منتخب کیا اور ان کی بزرگی اور عزت کو اپنے دست قدرت سے بند کر دیا اور (پھر) اس پر مہر لگا دی تو یہ چیزیں تو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان (نعمتوں اور مرتبوں) کا خیال گزرا اور اس چیز کی تصدیق (اللہ تعالیٰ کا فرمان جو) اس کی کتاب میں ہے وہ کرتا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ یعنی کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے ان آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان چھپا کر رکھا گیا ہے۔

٣٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ *

۳۷۴۔ ابو کریب، عبید اللہ اشجعی، عبدالملک بن ابجر، شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیان کرتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ سب سے کم مرتبہ کا جنتی کون ہے؟ اور پھر بقیہ حدیث کو حسب سابق بیان کیا۔

٣٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

۳۷۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، اعمش، معرور بن سوید، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جنت والوں میں داخل ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا، وہ ایک شخص ہو گا جو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ مت پیش کرو، چنانچہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کئے جائیں گے اور کہا جائے گا فلاں روز تو نے یہ کام کیا اور فلاں روز ایسا کیا وغیرہ، وہ اقرار کرے گا

فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَا هُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ *

اور انکار نہ کر سکے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈرے گا کہ کہیں وہ نہ پیش ہو جائیں، حکم ہو گا کہ ہم نے تجھے ہر ایک گناہ کے بدلے ایک نیکی دی ہے، وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تو گناہ کے اور بہت سے کام کئے ہیں جنہیں میں اس مقام پر نہیں دیکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے حتیٰ کہ آپؐ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے۔

٣٧٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۷۶۔ ابن نمیر، ابو معاویہ، وکیع (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

٣٧٧- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ فَقَالَ نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَيْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مَنْ تَنْظُرُونَ فَيَقُولُونَ نَنْظُرُ رَبَّنَا فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ فَيَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ نُورًا ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي

۳۷۷۔ عبید اللہ بن سعید، اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ قیسی، ابن جریج، ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ان سے قیامت کے دن لوگوں کے آنے کا حال دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا ہم قیامت کے دن اس طرح اور اس طرح آئیں گے دیکھ لے یعنی تمام آدمیوں سے اوپر (یعنی بلندی پر نمایاں ہوں گے) اس کے بعد اور امتیں مع اپنے معبود اور بتوں کے بلائی جائیں گی کہ پہلے اول پھر دوسری اس کے بعد ہمارا پروردگار آئے گا اور فرمائے گا کہ تم کسے دیکھ رہے ہو۔ وہ کہیں گے ہم اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہیں، پروردگار فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ذرا ہم تجھے دیکھ تو لیں، چنانچہ پروردگار ہنستا ہوا ظاہر ہو گا اور ان کے ساتھ چل دے گا اور آدمی سب اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ منافق ہو یا مومن ایک نور دیا جائے گا، آدمی اس کے تابع ہوں گے اور پل صراط پر کانٹے ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، اس کے بعد منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مومن نجات پا جائیں گے، تو مسلمانوں کا پہلا گروہ جو ہو گا ان کے چہرے

السَّمَاءِ ثُمَّ كَذَلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُونَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتَّى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتَّى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا *

چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور یہ ستر ہزار آدمی ہوں گے جن سے نہ حساب ہوگا اور نہ کتاب اور ان کے بعد ایک گروہ خوب چمکتے ہوئے تاروں کے طریقہ پر ہوگا پھر اسی طرح علیٰ حسب مراتب۔ اس کے بعد شفاعت کا وقت آئے گا اور لوگ شفاعت کریں گے اور جو شخص بھی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی نیکی اور بھلائی ہو تو اسے دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور انہیں جنت کے سامنے ڈال دیا جائے گا اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکیں گے اور یہ اس طرح پنپیں گے جیسا کہ جھاڑ پانی کے بہاؤ میں پنپتا ہے اور ان کی سوزش اور جلن بالکل جاتی رہے گی۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ سے سوال کریں گے اور ہر ایک کو دنیا کے برابر اور دس گنا اس جیسا اس کے ساتھ اور ملے گا۔

۳۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِهِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ *

۳۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جائے گا۔

۳۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ قَالَ نَعَمْ *

۳۷۹۔ ابو الربیع، حماد بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا کہ تم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے شفاعت کی وجہ سے نکالے گا انہوں نے کہا ہاں سنا ہے۔

۳۸۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ *

۳۸۰۔ حجاج بن شاعر، ابو احمد زبیری، قیس بن سلیم عنبری، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ جہنم میں جل کر وہاں سے نکلیں گے اور جنت میں جائیں گے ان کا سب بدن سوائے منہ کے دائرہ کے جل گیا ہوگا۔

۳۸۱- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا

۳۸۱۔ حجاج بن شاعر، فضل بن دکین، ابو عاصم، محمد بن ابی

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ وَاللَّهُ يَقُولُ (إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ) وَ (كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا) فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ قَالَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَام يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا قَالَ يَعْنِي فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ قَالَ فَيَدْخُلُونَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ فَرَجَعْنَا قُلْنَا وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللَّهِ

ایوب، یزید فقیر بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں خارجیوں کی ایک بات (یعنی مرتکب کبیرہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا) راسخ ہو گئی تھی چنانچہ ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے کہ پھر اس کے بعد خارجیوں کا مذہب پھیلائیں گے، جب ہمارا گزر مدینہ منورہ پر سے ہوا ہم نے دیکھا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنا رہے ہیں، انہوں نے اچانک دوزخیوں کا تذکرہ کیا، میں نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تم کیا حدیث بیان کرتے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رب جس کو تو نے دوزخ میں داخل کیا تو تو نے اس کو رسوا کر دیا اور فرماتا ہے جہنم کے لوگ جب وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اب اس کے بعد تم کیا کہتے ہو، انہوں نے کہا تو پھر تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق سنا ہے جو اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے روز عطا فرمائے گا، میں نے کہا ہاں، جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا تو پھر یہ وہی مقام محمود ہے (۱) جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنم سے جسے چاہے گا نکالے گا اس کے بعد انہوں نے پل صراط کا حال اور لوگوں کے پل صراط پر سے گزرنے کا تذکرہ کیا اور مجھے ڈر ہے کہ اچھی طرح یہ چیز مجھے محفوظ نہ رہی ہو مگر یہ کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ لوگ دوزخ میں ڈالے جانے کے بعد پھر اس سے نکالے جائیں گے اور وہ اس طرح نکلیں گے جیسا کہ آبنوس کی لکڑیاں (جل بھن کر) نکلتی ہیں۔ پھر جنت کی ایک نہر میں جائیں گے اور وہاں غسل

(۱) شفاعت کی پانچ قسمیں ہیں (۱) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے تمام لوگوں کو محشر کی ہولناکی سے نجات ملے گی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اور یہی آپ کا مقام محمود ہے۔ (۲) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے لوگ بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے (۳) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے بعض وہ لوگ جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے جو حساب و کتاب کے اعتبار سے جہنم کے مستحق ٹھہرے تھے (۴) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا (۵) وہ شفاعت کہ جس کے ذریعے سے جنت میں بلند درجات حاصل ہوں گے۔

مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْم *

کریں گے اور کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے، یہ سن کر ہم وہاں سے نکلے اور کہنے لگے ہلاکت ہو تمہارے (خارجیوں کے) لئے کیا یہ شیخؒ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ سکتا ہے (ہر گز ایسا نہیں) چنانچہ ہم سب خارجیوں کی بات سے پھر گئے، ایک شخص اسی چیز پر قائم رہا، ابو نعیم، فضل بن دکین نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٣٨٢- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا *

۳۸۲۔ ہداب بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، ابو عمران، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ سے چار آدمی نکالے جائیں گے اس کے بعد وہ الہ العالمین کے سامنے پیش کئے جائیں گے ان میں سے ایک جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا اے میرے مالک جب تو نے مجھے اس سے نجات دی ہے تو اب پھر اس میں مت لے جا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات عطا کر دے گا۔

٣٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ و قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَو اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ

۳۸۳۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، محمد بن عبید غمری، ابو عوانہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو جمع فرمائے گا اور وہ اس پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ابن عبید راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ یہ کوشش ان کے دل میں ڈالی جائے گی چنانچہ وہ کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کے پاس یہاں سے آرام حاصل کرنے کے لئے کسی کی سفارش کرائیں تو بہتر ہے توسب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی (پیدا کی ہوئی) روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، اپنے پروردگار کے پاس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمیں اس مرحلہ سے آرام ملے۔ وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کو

اللَّهُ قَالَ فَيَأْتُونَ نُوحًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي

یاد کر کے جوان سے سرزد ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور کہیں گے لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ چنانچہ سب حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی خطا کو یاد کر کے جو اُن سے دنیا میں سرزد ہوئی ہے اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور کہیں گے لیکن تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے شرف خلعت سے نوازا، تو سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی خطا جو اُن سے ہوئی ہے یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے (اور کہیں گے) لیکن تم موسیٰ علیہ اسلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور انہیں توریت عطا کی۔ وہ سب حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو جو ان سے سرزد ہوئی ہے یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور کہیں گے لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو روح اللہ اور کلمتہ اللہ ہیں چنانچہ سب عیسیٰ روح اللہ اور کلمتہ اللہ کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے میں اس کے لائق نہیں ہوں لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جن کی شان یہ ہے کہ (اگر بالفرض والتقدیر ربوبیت کی شان کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی ان سے سرزد ہوئی تو وہ بھی) اللہ تعالیٰ نے تمام اگلی پچھلی کوتاہیاں معاف فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے پروردگار سے (شفاعت کی) اجازت چاہوں گا مجھے اس چیز کی اجازت مل جائے گی جب میں یہ چیز محسوس کروں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے اسی حالت پر چھوڑے رکھے گا، اس کے بعد کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھائیے، بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے پورا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھاؤں گا اور

النَّار إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ *

اپنے پروردگار کی اس طرح حمد و ثنا کروں گا جیسا کہ مجھے میرے پروردگار نے سکھائی ہو گی۔ پھر سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد متعین کی جائے گی جس کے مطابق میں لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا۔ اس کے بعد دوبارہ اپنے پروردگار کے سامنے آکر سجدہ میں گر جاؤں گا اور جب تک منظور ہو گا وہ مجھے اسی حال پر رہنے دے گا، پھر کہا جائے گا محمد سر اٹھائیے بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے دیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، چنانچہ سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی جس طرح مجھے میرے پروردگار نے تعلیم کی ہو گی حمد و ثنا کروں گا، اس کے بعد سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد متعین کی جائے گی جس کے مطابق میں لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپؐ نے تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ میں اس کے بعد کہوں گا اے پروردگار اب تو دوزخ میں سوائے ان لوگوں کے جنہیں قرآن نے روک دیا یعنی ان پر ہمیشہ کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا اور کوئی نہیں رہا۔ ابن عبید نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ قتادہ نے ذکر کیا یعنی جس کا دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہنا ثابت ہو چکا۔

٣٨٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ بِذَلِكَ أَوْ يُلْهَمُونَ ذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ *

۳۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تمام مومنین جمع ہوں گے اور وہ اس دن سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں گے یا ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی الخ۔ بقیہ حدیث ابو عوانہ کی حدیث کی طرح ہے باقی اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں چوتھی مرتبہ اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا یا لوٹوں گا اور عرض کروں گا اے پروردگار اب تو دوزخ میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا کہ جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے۔

٣٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ *

۳۸۵۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطۂ والد، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مومنوں کو جمع فرمائے گا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی۔ بقیہ حدیث پہلی دونوں روایتوں کی طرح بیان کی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں چوتھی مرتبہ عرض کروں گا کہ اے پروردگار اب تو جہنم میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا جنہیں قرآن (کے حکم) نے روک دیا یعنی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں۔

٣٨٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ يَزِيدُ فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً قَالَ يَزِيدُ صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بِسْطَامَ *

۳۸۶۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، ہشام دستوائی، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) ابوغسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطۂ والد، قتادہ، انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھلائی ہو گی، پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو گا اور اس کے دل میں ایک گیہوں کے برابر بھلائی ہو گی، اس کے بعد دوزخ سے وہ شخص نکالا جائے گا جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو گا اور اس کے دل میں ایک ذرّہ کے برابر خیر اور بھلائی ہو گی۔ منہال نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ یزید بیان کرتے ہیں میں شعبہ سے ملا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ شعبہ نے کہا ہم سے یہی حدیث قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ مگر شعبہ نے ذرّہ کے بجائے ذُرّہ (دانہ) بولا ہے۔ یزید بیان کرتے ہیں ابو بسطام نے اس روایت میں تبدیلی کر دی ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ فَيُؤْتَى مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيُؤْتَى عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُوتَى فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ يُلْهِمُنِيهِ اللَّهُ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ

۳۸۷- ابو الربیع عتکی، حماد بن زید، معبد بن ہلال عنزی (تحویل) سعید بن منصور، حماد بن زید، معبد بن ہلال عنزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے اور (ان سے ملاقات کے لئے) ثابتؒ کی سفارش چاہی۔ آخر ہم ان تک پہنچے اور وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ثابتؒ نے ہمارے لئے اندر آنے کی اجازت مانگی ہم اندر آگئے، انس بن مالکؓ نے ثابت کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھلایا، ثابتؒ نے کہا ابو حمزہ (یہ ان کی کنیت ہے) تمہارے بصرہ والے بھائی چاہتے ہیں کہ تم ان کے سامنے شفاعت کی حدیث بیان کرو، چنانچہ انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اپنی اولاد کے لئے سفارش کیجئے، وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں مگر تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ سب حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دے دیں گے میں اس قابل نہیں مگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، چنانچہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہہ دیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ سب میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا اچھا یہ کام میرا ہے اور میں ان کے ساتھ چل دوں گا اور خدا تعالیٰ سے اجازت مانگوں گا، مجھے اجازت ملے گی اور میں اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا کہ آج اس پر میں قادر نہیں اسی وقت وہ حمد اللہ تعالیٰ القاء کرے گا، اس کے بعد میں سجدہ میں گر جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا

الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ هَذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ فَلَمْ نَسْمَعْ مِثْلَ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ هِيَهِ فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ هِيَهِ قُلْنَا مَا زَادَنَا قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ (خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ) مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ

سر اٹھایئے، بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے دیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا پروردگار میری امت میری امت، حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں گیہوں یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو، میں ایسے سب لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا پھر اپنے مالک کے سامنے آکر اسی طرح تعریفیں بیان کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھایئے، بیان کیجئے سنا جائے گا، سوال کیجئے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپؐ کی شفاعت قبول ہوگی، میں عرض کروں گا میرے پروردگار امتی امتی (میری امت کی معافی)، حکم ہوگا جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا اور پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور اسی طرح تعریفیں بیان کروں گا، پھر سجدہ میں گر پڑوں گا، مجھ سے کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا اور بیان کر ہم سنیں گے، مانگ دیں گے، سفارش کر قبول کریں گے، میں عرض کروں گا اے میرے مالک میری امت میری امت، ارشاد ہوگا جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم بہت کم اور بہت ہی کم ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو، میں ایسا ہی کروں گا۔ معبد بن ہلالؒ بیان کرتے ہیں یہ انسؓ کی روایت ہے جو انہوں نے ہم سے بیان کی جب ہم ان کے پاس سے نکلے اور جبان (قبرستان) کی بلندی پر پہنچے تو ہم نے کہا کاش ہم حسن بصریؒ کی طرف چلیں اور انہیں سلام کریں اور وہ ابوخلیفہ کے گھر میں (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) چھپے ہوئے تھے، خیر ہم ان کے پاس گئے اور انہیں سلام کیا ہم نے کہا ابوسعید! ہم تمہارے بھائی ابوحمزہ کے پاس سے آرہے ہیں انہوں نے شفاعت کے بارے میں ایک حدیث ہم سے بیان کی ویسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا بیان کرو، ہم نے وہ حدیث ان کے سامنے بیان کی، انہوں نے کہا اور بیان کرو، ہم نے جواب دیا بس اس سے زائد انہوں

إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي وَجِبْرِيَائِي لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ *

نے نہیں بیان کی، انہوں نے کہا یہ حدیث تو ہم سے حضرت انسؓ نے بیس سال قبل بیان کی تھی جب وہ طاقتور تھے اب انہوں نے کچھ چھوڑ دیا، میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا تم سے بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھروسہ کر بیٹھو اور نیک اعمال میں سستی کرنے لگو، ہم نے ان سے کہا تو وہ کیا ہے ہم سے بیان کیجئے، یہ سن کر حسن بصریؒ ہنسے اور کہنے لگے انسان کی پیدائش میں جلدی ہے میں نے تم سے یہ قصہ اس لئے ذکر کیا تھا کہ میں تم سے اس ٹکڑے کو (جو انس بن مالکؓ نے چھوڑ دیا) بیان کروں (چنانچہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں چوتھی مرتبہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹوں گا اور اسی طرح تعریف و توصیف کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا، مجھ سے کہا جائے گا محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ، بیان کرو سنا جائے گا، سوال کرو عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا میرے پروردگار اس شخص کو بھی جہنم سے نکالنے کی مجھے اجازت دے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارا کام نہیں لیکن قسم ہے میری عزت و بزرگی اور جاہ و جلال کی میں جہنم سے اس شخص کو بھی نکال لوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا۔ معبد بیان کرتے ہیں کہ میں حسن بصریؒ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث جو انہوں نے ہم سے بیان کی اس کو انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا ہے یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بیان کیا بیس سال قبل جبکہ وہ طاقتور تھے۔

(فائدہ) تمام قسم کی شفاعتیں ہمارے رسول پاک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہیں جن میں سے بعض تو آپ کی ذات اقدس کے لئے خاص ہیں سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھولنے والے ہمارے حبیب پاک ہی ہوں گے اس لئے ہمہ قسم کی شفاعتیں آپ ہی کی طرف راجع ہیں۔ شفاعت کبریٰ جو تمام مخلوق کے لئے کی جائے گی یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے اور انبیاء کرام میں سے کسی کو اس کی جرأت نہ ہو گی سب نفسی نفسی کہہ کر آپ ہی کی جانب اسے حوالہ کر دیں گے، دوسری قسم کی شفاعت لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں لانے کے لئے ہو گی اس کا ثبوت بھی آپؐ ہی کی ذات کے لئے ہے غرض کہ خواہ شفاعت کبریٰ ہو یا صغریٰ سب آپ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہیں۔ ۱۲

٣٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوا آدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ

٣٨٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ابو حیان، ابو زرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک روز گوشت لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ دست کا گوشت پسند تھا اس لئے پورا دست پیش کیا گیا، آپؐ نے اس کو دانتوں سے نوچنا شروع کیا، پھر فرمایا میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں گا، کیا تم کو علم ہے کس وجہ سے ایسا ہوگا (صورت یہ ہو گی) کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان میں جمع کرے گا، منادی کی آواز ان سب کو سنائی دے گی اور ہر شخص کی نگاہ (یا خدا تعالیٰ کی نظر) سب کے پار جائے گی (یعنی میدان بالکل ہموار ہوگا) اس وقت لوگوں کو ناقابل برداشت خارج از طاقت غم و اضطراب ہوگا اس لئے ایک دوسرے سے کہے گا کیا تم کو نہیں معلوم کہ تمہارا غم و اضطراب کس حد تک پہنچ گیا، کیا نہیں معلوم کہ تمہاری کیا حالت ہے، لہٰذا ایسا کوئی شخص تلاش کرو جو تمہاری سفارش کر دے۔ مشورہ کے بعد طے ہوگا کہ چلو آدم علیہ السلام کے پاس چلیں، سب آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام آدمیوں کے باپ ہیں آپ کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اپنی روح آپ کے اندر پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دے کر آپ کو سجدہ کرایا ہے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں اور ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے قبل کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ بعد کو کبھی ہوگا، مجھے اس نے درخت سے منع کر دیا تھا مگر میں نے اس کی نافرمانی کی (آہ) نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ، نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ زمین پر خدا کے سب سے پہلے رسول

يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِّي فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ

ہیں آپ کا نام خدا نے شکر گزار بندہ رکھا ہے (آج) ہماری پروردگار سے سفارش کر دیجئے کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا پروردگار اس قدر غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل اتنا غضبناک ہوا اور نہ بعد کو کبھی ہو گا، میں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی (جس سے وہ تباہ ہو گئی آہ) نفسی نفسی، تم ابراہیم علیہ اسلام کے پاس جاؤ، لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے آپ خدا کے نبی ہیں اور تمام زمین والوں میں سے خدا کے خلیل ہیں ہماری پروردگار سے سفارش کر دیجئے، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا پروردگار اتنا غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل اتنا غضبناک ہوا اور نہ بعد کو کبھی ہو گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے جھوٹ بولنے کو یاد کر کے فرمائیں گے (آہ) نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ (اچھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے آپ خدا کے رسول ہیں خدا تعالیٰ نے (اپنی زبانی) پیامات اور ہم کلامی کی وجہ سے آپ کو دوسرے لوگوں سے ممتاز فرمایا (آج) پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا، میں نے بلا حکم ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا (آہ) نفسی نفسی تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے آپ رسول اللہ ہیں کلمۃ اللہ ہیں روح اللہ ہیں آپ نے (اپنی شیر خوارگی میں ہی) جب کہ آپ گہوارے میں تھے

وَغَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى *

بات چیت (بطور معجزہ کے) کی ہے، آج پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اتنا غضبناک ہے نہ اس سے پہلے اتنا غضبناک ہوا نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے اپنے قصور کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا (آہ) نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤلوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خدا کے رسول ہیں خاتم الانبیاء ہیں خدا تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے قصور معاف فرما دیئے ہیں اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہم کس حالت میں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے، میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آؤں گا اور پروردگار کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا پھر خدا تعالیٰ میرے سینہ کو کھول دے گا اور اپنی بہترین حمد و ثناء ایسی میرے دل میں القاء کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی کے دل میں القا نہ کی گئی ہو گی اس کے بعد ارشاد ہو گا محمد سر اٹھاؤ، سوال کرو پورا کیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا یارب امتی امتی، حکم ہو گا تمہاری امت میں سے جن لوگوں پر حساب نہیں انہیں جنت کے دائیں طرف والے دروازے سے داخل کرو اور باقی دروازوں میں یہ اور لوگوں کے ساتھ شریک رہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جنت کے دروازہ کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ یا مقام ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان۔

٣٨٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۳۸۹۔ زہیر بن حرب، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ثرید کا پیالہ (ثرید ایک کھانا ہے جو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ نَهَسَ أُخْرَى فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَهُ قَالَ أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهْ قَالُوا كَيْفَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكَوْكَبِ (هَذَا رَبِّي) و قَوْله لِآلِهَتِهِمْ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) و قَوْله (إِنِّي سَقِيمٌ) قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ هَجَرٍ وَمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ *

روٹی اور شوربہ ملا کر بناتے ہیں) اور گوشت رکھا آپ نے دست کا گوشت لیا اور وہ آپ کو ساری بکری میں بہت پسند تھا، آپؐ نے اسے ایک مرتبہ منہ سے نوچا اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا، پھر دوبارہ نوچا اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، جب آپؐ نے دیکھا کہ صحابہ کرامؓ اس چیز کے متعلق کچھ دریافت نہیں کرتے تو آپؐ نے خود ہی فرمایا تم یہ نہیں دریافت کرتے کہ کیسے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیسے (تمام اولین و آخرین کے) سردار ہوں گے، آپؐ نے فرمایا سب خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے اور حدیث کو حسب سابق بیان کیا۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں اتنا زائد ہے کہ وہ ان قولوں کا بھی ذکر کریں گے جو کہ ستارہ کے متعلق (ان پر حجت قائم کرنے کے لئے) کہا یہ میرا پروردگار ہے اور ان کے بتوں کے متعلق کہہ دیا کہ بڑے بت نے سب کو توڑا ہے اور آپ نے فرمادیا تھا میں بیمار ہوں۔ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقام ہجر میں یا ہجر اور مکہ میں۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ کونسے الفاظ کہے ہیں۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ

۳۹۰۔ محمد بن طریف، خلیفہ بجلی، محمد بن فضیل، ابو مالک اشجعی، ابو حازم، ربعی بن حراس، ابوہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو جمع کریں گے، مسلمان کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ جنت ان کے قریب ہو جائے گی سو سب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے والد جنت ہمارے لئے کھلوا دیجئے، وہ جواب دیں گے جنت سے تو تمہیں تمہارے والد آدم ہی کی لغزش نے نکالا ہے میں اس کا اہل نہیں ہوں، میرے

ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا *

لڑکے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام جواب دیں گے میں اس کام کو انجام نہیں دے سکتا میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل پرے ہی پرے تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا چنانچہ سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ جواب دے دیں گے میں اس کا اہل نہیں تم عیسیٰ کلمتہ اللہ اور روح اللہ کے پاس جاؤ وہ بھی کہہ دیں گے میں اس کا اہل نہیں سو سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، چنانچہ آپؐ کھڑے ہوں گے اور آپؐ کو اس چیز کی اجازت ملے گی، امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا وہ پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے تم میں سے پل صراط سے پہلا شخص اس طرح پار ہو گا جیسا کہ بجلی۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں بجلی کی طرح کونسی چیز گزرتی ہے، آپؐ نے فرمایا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کیسے گزر جاتی ہے اور پل مارنے میں پھر لوٹ آتی ہے۔ اس کے بعد اس طرح گزریں گے جیسے ہوا جاتی ہے پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہ رفتار ہر ایک کی اس کے اعمال کے مطابق ہو گی اور تمہارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پل صراط پر کھڑا ہوا کہتا رہے گا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے پروردگار محفوظ رکھ) حتیٰ کہ بندوں کے اعمال کم ہو جائیں گے پھر وہ شخص آئے گا جو گھسٹنے کے علاوہ اور کسی طرح چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا اور پل صراط کے دونوں جانبوں میں آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے متعلق حکم ہو گا اسے پکڑتے رہیں گے بعض انسان خراش وغیرہ لگنے کے بعد نجات پا جائیں گے اور بعضے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابوہریرہؓ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے۔

٣٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ

۳۹۱۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

قُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا *

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سب سے پہلے (جنت (۱) میں) شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروں ہوں گے۔

۳۹۲- و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ *

۳۹۲۔ ابو کریب، محمد بن علاء، معاویہ بن ہشام، سفیان، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تمام انبیاء کرام سے زیادہ میرے متبع ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

۳۹۳- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ*

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا اور انبیاء کرام میں سے کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی کہ میری کی گئی اور انبیاء میں سے بعض نبی تو ایسے ہیں کہ ان کی امت میں ایک شخص کے علاوہ اور کسی نے ان کی تصدیق نہیں کی۔

۳۹٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ *

۳۹۴۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور اسے کھلواؤں گا۔ داروغہ جنت دریافت کرے گا آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وہ کہے گا آپ ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی اور کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔

۳۹٥- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

۳۹۵۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، امام مالک بن انس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) انا اول الناس یشفع فی الجنة، اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی امت کے گنہگاروں کے جنت میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلے میں سفارش کروں گا یا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں رفع درجات کے لئے سب سے پہلے میں سفارش کروں گا یا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں ہوتے ہوئے میں سفارش کروں گا۔

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

ارشاد فرمایا ہر نبی کو ایک دعا کا حق حاصل ہوتا ہے جسے وہ مانگتا ہے (اور یقینی طور پر وہ قبول ہوتی ہے) تو میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو قیامت کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے واسطے چھپا کر رکھوں۔

۳۹۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأَرَدْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۳۹۶۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، بواسطۂ عم، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں (۱)۔

۳۹۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۹۷۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، بواسطۂ عم، عمرو بن ابی سفیان، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۹۸- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ ابْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ *

۳۹۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے میرا ارادہ ہے اگر مشیت الٰہی ہوئی تو میں اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپائے رکھوں۔ کعبؓ نے ابوہریرہؓ سے دریافت کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟! ابوہریرہؓ نے جواب دیا جی ہاں۔

۳۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۳۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو

(۱) یعنی ہر نبی کی ایک دعا اس کی پوری امت کے بارے میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ باقی انبیاء علیہم السلام نے تو اپنی وہ دعا مانگ لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا آخرت کے لئے باقی رکھی۔

كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا *

صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر ایک نبی نے جلدی ہی (دنیا میں) اپنی وہ دعا مانگ لی اور میں اپنی دعا کو قیامت کے دن کے واسطے اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا کر رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری شفاعت میری امت میں سے ہر اس شخص کے لئے ہو گی جو اس حالت میں نہ مرا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو۔

٤٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۰۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نبی کی ایک قبول ہونے والی دعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے اور قبول ہوتی ہے اور دی جاتی ہے۔ اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے واسطے محفوظ کر لی ہے۔

٤٠١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۱۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری بواسطۂ والد، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کو ایک دعا کا حق ہوتا ہے جو اسے اپنی امت کے لئے مانگتا ہے اور وہ دعا اس کی قبول بھی کی جاتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا کو قیامت کے دن کے واسطے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر لوں۔

٤٠٢ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَانَا وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۲۔ ابوغسان مسمعی اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطۂ والد، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی امت کے لئے مانگا کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے واسطے قیامت کے دن کے لئے چھپا رکھی ہے۔

٤٠٣ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي

۴۰۳۔ زہیر بن حرب، ابن ابی خلف، روح، شعبہ، قتادہ رضی

خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

٤٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ أُعْطِيَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۰۴۔ ابوکریب، وکیع، (تحویل) ابراہیم بن سعید الجوہری، ابو اسامہ مسعر، قتادہؓ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے مگر وکیع کی روایت میں اُعطی کا لفظ اور اسامہ کی حدیث میں ان کے بجائے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

٤٠٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ *

۴۰۵۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطۂ والد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قتادہ بواسطۂ انسؓ والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٤٠٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۴۰۶۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے لئے مانگی ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے واسطے قیامت کے دن کے لئے محفوظ کرلی ہے۔

(٧٥) بَاب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ *

باب (۷۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے دعا کرنا اور ان کے حال پر بطور شفقت کے رونا۔

٤٠٧- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ (رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ

۴۰۷۔ یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی، ابن وہب، عمرو بن الحارث، بکر بن سوادہ، عبدالرحمٰن بن جبیر، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس میں ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے اے رب ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو بے راہ کیا سو جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری

كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) الْآيَةَ وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ *

نافرمانی کی تو تو غفور رحیم ہے، اور یہ آیت جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ اگر تو انہیں عذاب دے سو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو عزیز حکیم ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا پروردگار میری امت میری امت، اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبریل امینؑ سے فرمایا جبریلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تمہارا پروردگار بخوبی واقف ہے اور ان سے دریافت کرو کہ وہ کیوں روتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حال بیان کر دیا اور جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے جا کر عرض کیا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے جا کر کہہ دو کہ ہم آپؐ کو آپؐ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ کو ناراض نہ کریں گے۔

(٧٦) بَاب بَيَان أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ *

باب (۷۶) جو شخص کفر کی حالت میں مر جائے وہ جہنمی ہے اسے شفاعت اور بزرگوں کی عزیزداری کچھ سودمند نہ ہو گی۔

٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ *

۴۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے، آپؐ نے فرمایا دوزخ میں۔ جب وہ پشت پھیر کر چل دیا تو آپؐ نے بلایا اور فرمایا میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں (۱)۔

(فائدہ) اس لئے کہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ جہنمی ہے، اور آپ کا دوبارہ بلا کر اسے فرمانا اس سے مقصود یہ تھا کہ اس کا رنج کم ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کافروں کا یہی انجام ہے خواہ نبی کا بیٹا ہو یا باپ۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے کئی حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو آپ کے والدین کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جنتی ہیں یا جنتی نہیں ہیں۔ متعدد روایات میں یہ مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دین ابراہیمی پر تھے اس لئے جنتی ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ دوبارہ زندہ کئے گئے اور مشرف باسلام ہوئے اس لئے جنتی ہیں۔ بہت سے علماء کی یہی رائے ہے اس لئے اس مسئلہ میں گفتگو نہ کی جائے تاکہ ادب کا دامن چھوٹنے نہ پائے۔

زندہ کئے گئے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

٤٠٩ – حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا *

۴۰۹۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عبدالملک بن عمیر، موسیٰ بن طلحہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا چنانچہ سب جمع ہوگئے سو آپؐ نے عمومی طور پر ڈرایا اور پھر خصوصیت کے ساتھ فرمایا اے بنی کعب بن لوئی اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ، مرہ بن کعب کی اولاد اپنے آپ کو دوزخ سے نجات دلاؤ اور اے بنی عبد شمس اپنے نفسوں کو جہنم سے محفوظ کرو اور اے عبد مناف کی اولاد اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ، اے بنی ہاشم اپنے کو جہنم سے محفوظ کرو اور اے بنی عبدالمطلب اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرو اور اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے آپ کو جہنم سے بچا اس لئے کہ میں خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں۔ ہاں ایک رشتہ داری ہے اس کی تمھیں میں تمہیں دیتا رہوں گا (صلہ رحمی کرتا رہوں گا)۔

٤١٠ – وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ *

۴۱۰۔ عبداللہ بن عمر القواریری، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ باقی حدیث جریر اکمل اور بہتر ہے۔

٤١١ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ *

۴۱۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، یونس، ہشام بن عروہ بواسطۂ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اے صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی اور اے بنی عبدالمطلب میں خدا کے سامنے تمہیں بچا نہیں سکتا البتہ میرے مال میں سے تم جو جی چاہے لے لو۔

٤١٢ – وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

۴۱۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ سَلِينِي بِمَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا*

میسب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ تو آپؐ نے فرمایا اے گروہ قریش تم اپنے نفسوں کو (اعمالِ صالحہ کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اور اے صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا اور اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تو میرے مال میں سے جو چاہے لے لے میں اللہ رب العزت کے دربار میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔

٤١٣ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا *

۴۱۳۔ عمرو ناقد، معاویہ بن عمرو، زائدہ، عبداللہ بن ذکوان، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٤١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَالَ انْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافَاهْ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهْ *

۴۱۴۔ ابو کامل جحدری، یزید بن زریع، تیمی، ابو عثمان، قبیصہ بن مخارقؓ اور زہیر بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کے ایک پتھر پر گئے اور سب سے اونچے پتھر پر کھڑے ہوئے پھر آواز دی کہ اے بنی عبد مناف میں (عذاب جہنم سے) ڈرانے والا ہوں، میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے دشمن کو دیکھا اور وہ اپنے خاندان والوں کو بچانے کے لئے چلا مگر اسے خوف ہوا کہ دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے تو چیخنے لگا یَا صَبَاحَاهُ (خبردار آگاہ ہو جاؤ)۔

٤١٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرٍ

۴۱۵۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ والد، ابو عثمان، زہیر بن حربؓ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ

بْنِ عَمْرٍو وَقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٤١٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوا مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ قَالُوا مُحَمَّدٌ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ *

۴۱۶۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ آپ اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو ڈرائیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے حتیٰ کہ آپ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا یا صباحاہ، لوگوں نے کہا یہ کون پکارتا ہے، تو سب کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے ہیں چنانچہ سب لوگ آپؐ کے پاس جمع ہو گئے، آپؐ نے فرمایا اے بنی فلاں اور اے بنی فلاں اور اے فلاں کی اولاد اے بنی عبد مناف اور اے بنی عبدالمطلب وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے، آپؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ بات بتلا دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے گھوڑے سوار لشکر ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے تو آپ کی کوئی بات جھوٹی نہیں پائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر میں تم کو بہت سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ابو لہب بولا (عیاذاً باللہ) آپ کے لئے خرابی ہو کیا آپ نے ہم سب کو اسی لئے جمع کیا تھا تو پھر آپ کھڑے ہو گئے اسی وقت یہ آیت تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّقَدْ تَبَّ یعنی ابو لہب اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک اور برباد ہوں۔ اعمش نے اس صورت کو اخیر تک یونہی (قد کے ساتھ) پڑھا ہے۔

٤١٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمِ الصَّفَا فَقَالَ يَا صَبَاحَاهْ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) *

۴۱۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے اور یا صباحاہ پکارا جیسا کہ ابو اسامہ کی روایت میں مذکورہ ہے مگر اس میں آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ کا نزول مذکور نہیں۔

(٧٧) بَاب شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب (۷۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ۔

۴۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

شفاعت کی وجہ سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف

۴۱۸۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، محمد بن ابی بکر مقدمی اور محمد بن عبدالملک اموی، ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر، عبداللہ بن حارث بن نوفل، عباسؓ بن عبدالمطلب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا وہ تو آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپؐ کے واسطے (لوگوں پر) غصہ ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ جہنم کے اوپر کے حصہ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا (اور ان کے لئے دعا نہ کرتا) تو وہ جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہوتے

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ۔

۴۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبدالملک بن عمیر، عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوطالب آپ کا بچاؤ کرتے تھے آپ کی مدد کرتے تھے اور آپ کے لئے لوگوں پر غصہ کرتے تھے تو کیا ان کو ان باتوں سے کچھ نفع ہوا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے انہیں آگ کی شدت اور سختی میں پایا تو میں انہیں ہلکی آگ میں نکال لایا۔

۴۲۰۔ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ۔

۴۲۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، عبدالملک بن عمیر، عبداللہ بن حارث، عباسؓ بن عبدالمطلب (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوعوانہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۴۲۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي

۴۲۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن خباب، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ *

علیہ وسلم کے پاس آپ کے چچا ابو طالب کا تذکرہ ہوا آپؐ نے فرمایا شاید انہیں قیامت کے دن میری شفاعت سے فائدہ پہنچے اور وہ ہلکی آگ میں ہوں جو صرف ان کے ٹخنوں تک ہو، لیکن دماغ اسی کی شدت سے کھولتا رہے گا۔

٤٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ *

۴۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکیر، زہیر بن محمد، سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی مگر انہیں کی گرمی کی بنا پر اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

٤٢٣ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ *

۴۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو عثمان نہدی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہو گا وہ آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوئے ہوں گے اسی کی بنا پر ان کا دماغ کھولتا رہے گا۔

٤٢٤ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ *

۴۲۴۔ محمد بن مثنیٰ ابن بشار، محمد بن حفص، شعبہ، ابو اسحاق، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جس کے دونوں تلووں میں دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

٤٢٥ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

۴۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، اعمش، اسحاق، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جو دو جوتیاں اور دو تسمے آگ کے پہنے ہو گا جن دونوں سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا جیسا کہ ہانڈی جوش مارتی ہے۔ وہ سمجھے گا اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہیں حالانکہ

كَمَا يَغْلِ الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا *

اس کو سب سے ہلکا عذاب ہو گا۔

(۷۸) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ *

باب (۷۸) حالت کفر پر مرنے والے کو اس کا کوئی عمل سود مند نہ ہوگا۔

٤٢٦ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ *

۴۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، داؤد، شعبی، مسروق، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانہ میں صلہ رحمی کرتا تھا، مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا کیا یہ کام اُسے فائدہ دیں گے، آپؐ نے فرمایا کچھ فائدہ نہیں دیں گے، اس نے کسی دن بھی یہ نہیں کہا رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ کہ اے میرے پروردگار قیامت کے دن میری خطا بخش دے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ کافروں کو ان کے نیک اعمال فائدہ نہ دیں گے اور نہ ان کو کسی قسم کا اجر ملے گا اور نہ عذاب ہلکا ہو گا البتہ بعض کافروں پر دوسرے کافروں کی نسبت ان کے اعمال کے موافق عذاب سخت یا ہلکا ہو گا۔ امام حافظ فقیہ ابو بکر بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں اہل علم سے یہ قول نقل کیا ہے اور علماء نے فرمایا ہے کہ ابن جدعان رؤساء قریش میں سے تھا اور اس نے ایک پیالہ بنا رکھا تھا جس پر لوگ سیڑھی سے چڑھتے تھے اور اس کا نام عبداللہ تھا۔ ۱۲ مترجم

(۷۹) بَاب مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ *

باب (۷۹) مومن سے دوستی رکھنا اور غیر مومن سے قطع تعلقات کرنا۔

٤٢٧ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي فُلَانًا لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ *

۴۲۷۔ امام احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ باآواز بلند فرما رہے تھے پوشیدگی سے نہیں میرے باپ کی اولاد میری عزیز نہیں، میرا مالک اللہ ہے اور میرے عزیز نیک مومن ہیں۔

(۸۰) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى دُخُولِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ *

باب (۸۰) مسلمانوں کی جماعتوں کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونا۔

٤٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ

۴۲۸۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان حضرات میں سے کر دے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے عکاشہؓ سبقت کر گئے۔

(فائدہ) اس حدیث میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت اور اللہ جل جلالہ کے بڑے احسان کا بیان ہے۔ صحیح مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان ستر ہزار آدمیوں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ ستر ہزار اور داخل ہوں گے۔ اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو بے حساب جنت میں جائیں گے چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار ہوئی۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں بھی ان حضرات میں سے کر دے۔ ۱۲ مترجم

٤٢٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ *

۴۲۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ربیع والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٤٣٠ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۳۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیبؒ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے میری امت کی ایک جماعت جنت میں جائے گی جس کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں یہ سن کر عکاشہ بن محصن اسدی اپنا کمبل سمیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان حضرات میں سے کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان

وَسَلَّمَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

حضرات میں سے کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت کر گئے۔

٤٣١ - و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا زُمْرَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ *

۴۳۱۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ وہب، حیوہ، ابو یونس، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یکے بعد دیگرے جنت میں جائیں گے جن کی صورتیں چاند کی طرح چمکتی ہوں گی۔

٤٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

۴۳۲۔ یحییٰ بن خلف باہلی، معتمر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون حضرات ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو (بدن پر) داغ نہ لگواتے ہوں اور منتر نہ کرتے ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے، یہ سن کر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان حضرات میں سے کر دے۔ آپؐ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا نبی اللہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان ہی لوگوں میں سے کر دے، آپؐ نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت لے گئے۔

٤٣٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُو خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ *

۴۳۳۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، حاجب ابن عمر، ابو خشینہ ثقفی، حکم بن اعرج، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون حضرات ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا جو منتر نہیں کرتے، بدشگونی نہیں لیتے، داغ نہیں لگاتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

٤٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ *

۴۳۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ ابو حازم راوی کو شک ہے اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے پہلا شخص داخل نہ ہوگا تاوقتیکہ آخری داخل نہ ہو جائے (صف بنائے ہوئے ہوں گے) اور ان حضرات کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

٤٣٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ قُلْتُ أَنَا ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنِّي لُدِغْتُ قَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قُلْتُ حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ فَقَالَ وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهَى إِلَى مَا سَمِعَ وَلَكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا

۴۳۵۔ سعید بن منصور، ہشیم، حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے اس ستارہ کو دیکھا ہے جو کل رات ٹوٹا تھا، میں نے عرض کیا میں نے دیکھا تھا، پھر میں نے کہا کہ میں نماز وغیرہ میں مشغول نہیں تھا (سبحان اللہ تقویٰ اسی کا نام ہے) مگر مجھے بچھو نے ڈس رکھا تھا۔ سعیدؒ نے دریافت کیا تو پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا جھڑوایا، سعیدؒ نے کہا تم نے کیوں جھڑوایا، میں نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو تم سے شعبی نے بیان کی ہے، سعیدؒ نے کہا تم سے شعبی نے کیا حدیث بیان کی ہے، میں نے جواب دیا کہ انہوں نے بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جھاڑ نظر اور ڈنک کے علاوہ اور کسی چیز کے لئے فائدہ نہیں دیتی، سعیدؒ نے فرمایا جس نے جو سنا اور اس پر عمل کیا تو اچھا کیا لیکن ہم سے تو عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میرے سامنے سابقہ امتیں پیش کی گئیں تو میں نے بعض انبیاء کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت (دس حضرات سے کم) تھی اور بعض کے ساتھ ایک اور دو آدمی تھے اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اتنے میں ایک بہت بڑی امت مجھے دکھائی گئی، میرا خیال ہوا کہ یہ میری امت ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور

عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ *

ان کی امت ہے لیکن تم آسمان کے اس کنارہ کو دیکھو میں نے دیکھا تو وہ بہت بڑی جماعت ہے پھر مجھ سے کہا اچھا دوسرا افق بھی دیکھو، میں نے دیکھا تو وہ بہت عظیم الشان جماعت ہے، مجھ سے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے آدمی ہیں جو جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوں گے، اس کے بعد آپؐ وہاں سے اٹھے اور اپنے حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ ان حضرات کے بارہ میں جو جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوں گے غور و خوض کرنے لگے، بعض بولے شاید وہ حضرات ہوں جنہیں حضورؐ کا شرف صحبت حاصل ہوا ہو اور بعض نے کہا ممکن ہے وہ حضرات ہوں جن کی پیدائش اسلام کی حالت میں ہوئی ہے اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور مختلف قسم کی چیزیں بیان کیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس نکل آئے اور آپؐ نے دریافت کیا کہ کس بات میں تم سب غور و خوض کر رہے ہو، چنانچہ آپؐ کو اس کی خبر دی گئی، آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ کراتے ہیں اور نہ شگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر (کماحقہٗ) توکل کرتے ہیں، یہ سن کر عکاشہ بن محصنؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان حضرات میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو، پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان ہی میں سے کر دے، آپؐ نے فرمایا تم سے عکاشہ سبقت لے گئے۔

٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ *

۴۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، سعید بن جبیرؓ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ بقیہ حدیث ہشیم والی روایت کی طرح ہے مگر اس میں شروع کا حصہ مذکور نہیں۔

(٨١) بَاب كَوْنِ هَذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

باب (۸۱) آدھے جنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے۔

٤٣٧- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ *

۴۳۷۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، اسحاق، عمرو بن میمون، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم جنتیوں کا چوتھائی ہو؟ یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنتیوں کا ایک تہائی تم ہو؟ یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر آپؐ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں آدھا حصہ تمہارا ہو گا اور اس کی وجہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں کہ مسلمان کی تعداد کافروں میں ایسی ہے جیسے ایک سفید بال ایک سیاہ بیل میں ہو یا ایک سیاہ بال ایک سفید بیل میں ہو۔

(فائدہ) یعنی ہر ایک زمانہ میں کفار کی تعداد زائد رہی اس لئے جنتی کم ہوں گے، اور امتوں میں جنتیوں کی تعداد بہت کم ہے تو اس امت کے لوگ جنتیوں کے آدھے عدد کو گھیر لیں گے۔

٤٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّي قَالَانَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَقَ عَنْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَاكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا

۴۳۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے جس میں قریب چالیس آدمی ہوں گے، آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ جنتیوں کے چوتھائی تم لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا بیشک (خوش ہیں)، پھر فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ جنتیوں کے ایک ثلث تم ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میں اس بات کی امید کرتا ہوں کہ تم جنتیوں میں سے آدھے ہو گے (۱) اور یہ

(۱) اس روایت میں یہ آیا ہے کہ اس امت کے لوگ کل جنتیوں میں سے آدھے ہوں گے اور ایک دوسری روایت میں یوں آتا ہے کہ جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امت اہل جنت کے دو تہائی ہوں گے تو ممکن ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصف کا علم دیا ہو پھر اور اضافہ فرما دیا اور دو تہائی کر دیا ہو۔ اور اس روایت سے امت محمدیہ کی کثرت تعداد اور طول مدت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ *

اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی جائیں گے اور مسلمانوں کی تعداد کافروں میں اتنی ہے جیسے ایک سفید بال ایک سیاہ بیل کی کھال میں یا ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں۔

٤٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةِ أَدَمٍ فَقَالَ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ أَتُحِبُّونَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ *

۴۳۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، مالک بن مغول، ابواسحاق، عمرو بن میمون، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے چمڑے کے خیمہ سے ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا اور فرمایا خبر دار ہو جاؤ جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی نہ جائے گا، اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اے اللہ تو گواہ رہ، کیا تم چاہتے ہو کہ جنت کے چوتھائی لوگ تم میں سے ہوں، ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم جنت میں ایک تہائی ہو، سب نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کے نصف ہو گے، آپؐ نے فرمایا تم اپنے علاوہ اور جماعتوں میں ایسے ہو جیسے سیاہ بال سفید بیل میں یا سفید بال سیاہ بیل میں۔

٤٤٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) قَالَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

۴۴۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبسی، جریر، اعمش، ابو صالح، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدمؑ! وہ کہیں گے تیری خدمت اور تیری اطاعت میں حاضر ہوں اور تمام بھلائیاں تیرے ہی لئے ہیں، حکم ہوگا دوزخیوں کی جماعت نکالو، آدمؑ عرض کریں گے دوزخیوں کی کیسی جماعت؟ حکم ہوگا ہر ہزار آدمیوں میں سے نوسو ننانوے جہنم کے لئے نکالو (اور ایک آدمی فی ہزار جنت میں جائے گا) آپ نے فرمایا یہی وہ (ہولناک) وقت ہے جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر ایک حمل والی اپنا حمل ساقط کر دے گی، تو لوگوں کو ایسا دیکھے گا کہ جیسے وہ نشہ میں مست ہیں اور مست نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔ صحابہؓ یہ سن کر بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دیکھئے اس ہزار میں سے ایک آدمی (جو

بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ *

جنتی ہے) ہم میں سے کون نکلتا ہے، آپؐ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ یاجوج ماجوج(۱) میں سے ایک ہزار ہوں گے اور تم میں سے ایک، پھر آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں ایک چوتھائی تم ہی ہو گے، اس پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور تکبیر کہی، پھر ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت کے تہائی آدمی تم ہی میں سے ہوں گے، چنانچہ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اللہ اکبر کہا، پھر آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت کے آدھے آدمی تم ہی میں سے ہوں گے تمہاری مثال اور امتوں کے سامنے ایسی ہے جیسے ایک سفید بال ایک سیاہ بیل کی کھال میں ہو یا ایک نشان گدھے کے پاؤں میں۔

٤٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ *

۴۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ تم آج کے دن اور لوگوں کے سامنے ایسے ہو جیسے ایک سفید بال کالے بیل میں یا ایک سیاہ بال سفید بیل میں اور گدھے کے پیر کے نشان کا تذکرہ نہیں کیا۔

---

(۱) بعض علماء نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج بنی آدم میں سے ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

(٨٢) بَاب فَضْلِ الْوُضُوءِ *

٤٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا *

باب (۸۲) وضو کی فضیلت۔

۴۴۲۔ اسحٰق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان یحیٰی، زید ابو سلام، ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے اور لفظ الحمد للہ کہنا ترازوئے اعمال کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ (ہر ایک کلمہ) بھر دیتے ہیں۔ ان چیزوں کو جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دیناد لیل ہے اور قرآن کریم تیرے موافق یا تیرے خلاف دلیل ہے اور ہر ایک انسان صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کا سودا کرتا ہے اور پھر یا تو اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

(فائدہ) جب دن ہوتا ہے اور انسان اپنے افعال واعمال میں امور آخرت کو پیش رکھتا ہے تو اپنے عذاب آخرت سے آزاد کرانے والا ہوتا ہے اور اگر اپنے کاموں میں دنیا کو ترجیح دیتا ہے اور آخرت کو چھوڑ دیتا ہے تو خود کو ہلاکت میں ڈالنے والا اور فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُم کا مصداق بنتا ہے۔

(٨٣) بَاب وُجُوبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلَاةِ *

٤٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ *

باب (۸۳) نماز کے لئے پاکی ضروری ہے۔

۴۴۳۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری ابو عوانہ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عامر کی مزاج پرسی کیلئے آئے اور وہ بیمار تھے۔ انہوں نے فرمایا ابن عمرؓ تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور صدقہ اس مال غنیمت میں سے جس میں خیانت کی ہو یا مطلق مال خیانت میں سے قبول نہیں کیا جاتا اور تم تو بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو۔

٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ح قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۴۴۔ محمد بن مثنیٰ ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل)، ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، اسرائیل سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

٤٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ *

۴۴۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، معمر بن راشد، ہمام بن منبہ سے روایت ہے جو وہب بن منبہ کے بھائی ہیں انہوں نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ اس کے بعد کئی حدیثوں کو بیان کیا ان میں سے ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز بے وضو حالت میں قبول نہیں کی جاتی تاوقتیکہ وضو نہ کرے۔

(٨٤) بَاب صِفَةِ الْوُضُوءِ وَكَمَالِهِ *

باب (۸۴) وضو کا طریقہ اور اس کا کمال۔

٤٤٦ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۴۶۔ ابو طاہر احمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن سرح، حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حمران مولیٰ عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پہلے ہاتھوں کو دونوں پہنچوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھویا اور سر کا مسح کیا پھر اپنے دائیں پیر کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا اس کے بعد بایاں پیر اسی طرح دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے جن میں اپنے نفس کے ساتھ باتیں نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ *

ابن شہاب بیان کرتے ہیں یہ وضو ان تمام وضوؤں میں کامل ہے جو کہ نماز کے لئے کئے جائیں۔

٤٤٧ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ*

۴۴۷۔ زہیر بن حرب یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حمران مولیٰ عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک پانی کا برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالا، کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اس کے بعد اپنے دونوں پیروں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت (نفل) ایسی پڑھے کہ ان میں اپنے نفس سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(٨٥) بَاب فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ*

باب (۸۵) وضو اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

٤٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۴۸۔ قتیبہ بن سعید اور عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حمران مولیٰ عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ مسجد کے سامنے تھے کہ مؤذن عصر کی نماز کے وقت ان کے پاس آیا۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا، پھر وضو کیا اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر کتاب اللہ میں ایک آیت کتمان علم کی وعید کے متعلق نہ ہوتی تو میں تم سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ جو شخص اچھی طرح

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا *

وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس نماز سے لے کر دوسری نماز تک ہوں گے۔

٤٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ *

۴۴۹۔ ابوکریب، ابو اسامہ (تحویل) زہیر ابن حرب اور ابوکریب، وکیع (تحویل) ابن ابی عمر سفیان۔ ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابو اسامہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز پڑھے۔

٤٥٠- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا وَاللَّهِ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) إِلَى قَوْلِهِ (اللَّاعِنُونَ) *

۴۵۰۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، عروہ، حمران بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا تو فرمایا خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر کلام اللہ کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے۔ کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور پھر اس کے بعد نماز پڑھے تو اس نماز کے بعد سے لے کر دوسری نماز تک جو اس سے گناہ سرزد ہوں وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عروہ فرماتے ہیں آیت کریمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں ان باتوں کو جو کھلی اور ہدایت کی باتوں میں سے ہم نے نازل کی ہیں اس کے بعد کہ ہم نے لوگوں کے لئے انہیں کتاب میں بیان کر دیا۔ ان پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

٤٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ

۴۵۱۔ عبد بن حمید، حجاج بن شاعر، ابو الولید، اسحٰق بن سعید، بواسطہ والد، عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عثمانؓ کے پاس موجود تھا آپؓ نے وضو کا پانی منگوایا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمارہے تھے جو مسلمان فرض نماز کا وقت پائے اور اچھی طرح وضو کر کے نماز کے خشوع اور رکوع (سجدہ) کو اچھی طرح ادا کرے تو یہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کے لئے کفارہ

مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ *

ہو جائے گی۔ جب تک کہ کبائر کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سلسلہ پورے زمانہ ہوتا رہے گا۔

٤٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ *

۴۵۲۔ قتیبہ بن سعید، احمد بن عبدہ ضبی، عبدالعزیز دراوردی، زید بن اسلم، حمران مولیٰ عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ بعض حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔ پھر فرمایا جو اس طرح وضو کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد تک جانا یہ مزید ثواب کا باعث ہوگا اور عبدہ کی روایت میں ہے کہ میں عثمانؓ کے پاس آیا اور انہوں نے وضو کیا۔

٤٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۵۳۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابوالنضر، ابوانسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقاعد (زینہ یا وہ دکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے قریب تھیں) میں وضو کیا پھر فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھا دوں، اس کے بعد ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دھویا۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابوالنضر نے ابوانسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابی بھی موجود تھے۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا واجب ہے اور تین تین بار دھونا سنت ہے اور احادیث میں بھی حسب احوال جواز و کمال کے طور پر تعداد منقول ہے اور امام ابو حنیفہؒ مالک، احمد اور اکثر علماء کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ مسنون ہے۔ احادیث صحیحہ میں یہی منقول ہے اس پر زیادتی نہ کرنی چاہئے۔

٤٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو

۴۵۴۔ ابو کریب محمد بن علاء اور اسحٰق بن ابراہیم، وکیع، مسعر، جامع بن شداد ابو صخرہ، حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ میں

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ قَالَ كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلَاتِنَا هَذِهِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا أَدْرِي أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَسْكُتُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهَا *

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکی کے لئے پانی رکھا کرتا تھا۔ کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرتا تھا کہ وہ تھوڑے سے پانی سے (زیادتی ثواب کے لئے) غسل نہ کر لیتے ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم اس نماز سے فارغ ہوئے ہم سے حدیث بیان کی، مسعر راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں وہ عصر کی نماز ہے، آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تم سے کچھ بیان کروں یا خاموش رہوں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بھلائی کی بات ہے تو ضرور ہم سے بیان کیجئے اور اگر اس کے علاوہ اور کوئی چیز ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جو مسلمان پوری طرح پاکی حاصل کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے اور پھر پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جو ان نمازوں کے درمیان کرے گا۔

٤٥٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ *

۴۵۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد (تحویل) محمد بن مثنیٰ ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، جامع بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ ابو بردہ سے اس مسجد میں بشر کی حکومت میں حدیث بیان کر رہے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کامل وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تو فرض نمازیں ان گناہوں کے لئے جو درمیان میں کرے کفارہ ہوں گی۔ یہ ابن معاذ کی روایت ہے۔ غندر (محمد بن جعفر) کی روایت میں بشر کی امارت اور فرض نمازوں کا تذکرہ نہیں۔

٤٥٦ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

۴۵۶۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر بواسطہ والد، حمران مولیٰ عثمانؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمانؓ نے بہت اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا بہت اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا جو شخص کہ اس طرح وضو کرے اور پھر مسجد آئے نماز کے ارادہ سے تو

فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ *

اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

٤٥٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ *

۴۵۷۔ ابو الطاہر، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب عمرو بن حارث، حکیم بن عبداللہ قریشی، نافع بن جبیر، عبداللہ ابن ابی سلمہ، معاذ بن عبدالرحمٰن، حمران مولیٰ عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص نماز کے لئے کامل طور پر وضو کرے پھر فرض نماز کے لئے چل کر آئے اور اسے لوگوں کے ساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

٤٥٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ *

۴۵۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسمٰعیل ابن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک ان کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

٤٥٩ - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ *

۴۵۹۔ نصر بن علی الجہضمی، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی (صغیرہ) گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔

٤٦٠ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَانَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنُ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَايِدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ

۴۶۰۔ ابو الطاہر ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابوصخر، عمر بن اسحٰق، مولیٰ زائدہ، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ *

پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک تمام درمیانی گناہوں کے لئے کفارہ ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(٨٦) بَاب الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقِبَ الْوُضُوءِ *

باب (۸۶) وضو کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے۔

٤٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَ حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ *

۴۶۱۔ محمد بن حاتم میمون، عبدالرحمٰن بن یزید، ابو ادریس خولانی، عقبہ بن عامر اور ابو عثمان، جبیر بن نفیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارا اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے رہنے کی جگہ لے کر آیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ کر رہے ہیں۔ میں نے جو سنا تو آپؐ فرما رہے ہیں کہ جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے کہ ان میں اپنے قلب اور چہرے کے ساتھ (ظاہر و باطن) متوجہ ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا یہ تو بہت ہی عمدہ بات بیان فرمائی۔ ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا کہ پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تو ابھی آیا ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص بھی تم میں سے وضو کرے اور اچھی طرح پورا وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں وضو کے بعد بالاتفاق ان کلمات کا پڑھنا مستحب ہے اور جامع ترمذی کی روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ اور منقول ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ امام ابن سنیؒ نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیۃ میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ (مترجم)

٤٦٢ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

۴۶۲۔ زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید،

صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ *

ابوادریس خولانی، ابو عثمان، جبیر بن نفیر بن مالک حضرمی، عقبہ بن عامر جہنیؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کے بعد ان کلمات کو کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(٨٧) بَاب آخَرُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ *

باب (۸۷) طریقہ وضو پر دوبارہ نظر۔

٤٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۶۳۔ محمد بن صباح، خالد بن عبداللہ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، بواسطہ والد، عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری صحابیؓ سے روایت ہے کہ ان سے لوگوں نے کہا کہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے بتلاؤ۔ انہوں نے (پانی کا) برتن منگوایا اور اسے جھکا کر پہلے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہیں تین مرتبہ دھویا اور پھر ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالا اور ایک چلو سے تین مرتبہ کلی کی اور ایسے ہی ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈال کر پانی لیا اور تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا۔ پھر ہاتھ کو اندر ڈالا اور نکالا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت (بیان جواز کے لئے) دو دو مرتبہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر نکالا اور سر کا مسح کیا، اولاً دونوں کو سامنے سے لے گئے اور پھر پیچھے کی جانب سے لے آئے، اس کے بعد اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر فرمایا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

٤٦٤ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَعْبَيْنِ *

۴۶۴۔ قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ٹخنوں کا تذکرہ نہیں۔

٤٦٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

۴۶۵۔ اسحٰق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اس میں یہ ہے کہ تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ایک چلو کا تذکرہ نہیں،

ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُلْ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ *

اور آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لانے کے بعد اتنا اضافہ اور ہے کہ پہلے سر کا مسح آگے سے شروع کیا اور گدی تک لے گئے اس کے بعد ہاتھوں کو اسی مقام پر لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا اور اپنے پیروں کو دھویا۔

٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ وَقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَهْزٌ أَمْلَى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هَذَا الْحَدِيثَ و قَالَ وُهَيْبٌ أَمْلَى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ *

۴۶۶۔ عبدالرحمٰن بن بشر العبدی، وہیب، عمرو بن یحییٰ نے حسب روایت سابق روایت نقل کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے تین چلوؤں کے ساتھ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر ناک صاف کی اور سر کا ایک مرتبہ مسح کیا آگے سے لے گئے اور پیچھے لائے، بہز بیان کرتے ہیں وہیب بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن یحییٰ نے اس حدیث کو مجھ سے دو مرتبہ بیان کیا۔

٤٦٧ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْأُخْرَى ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا *

۴۶۷۔ ہارون بن معروف (تحویل) ہارون بن سعید ایلی، ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابان بن واسع، بواسطہ والد، عبداللہؓ بن زید بن عاصم مازنی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور داہنے ہاتھ کو تین مرتبہ اور بائیں کو بھی تین مرتبہ اور نیا پانی لے کر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کو دھویا یہاں تک انہیں صاف کیا۔

(٨٨) بَاب الْإِيتَارِ فِي الِاسْتِنْثَارِ وَالِاسْتِجْمَارِ *

باب (۸۸) طاق مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور ایسے ہی طاق مرتبہ استنجا کرنا بہتر ہے۔

٤٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ

۴۶۸۔ قتیبہ بن سعید اور عمرو ناقد، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق ڈھیلوں کو استعمال کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور پھر ناک

فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ *

صاف کرے۔

٤٦٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ *

۴۶۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، معمر، ہمام بن منبہؒ ان چند احادیث میں سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو دونوں نتھنوں کو پانی سے صاف کرے پھر ناک جھاڑے۔

٤٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ *

۴۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوادریس خولانی، ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق بار کرے۔

٤٧١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۱۔ سعید بن منصور، حسان بن ابراہیم، یونس، ابن یزید، (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوادریس خولانی، ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

٤٧٢ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ *

۴۷۲۔ بشر بن حکم عبدی، عبدالعزیز دراوردی، ابن الہاد، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ اپنی ناک صاف کرے (سنکے) اس لئے کہ شیطان اس کی ناک کے نتھنوں پر رات بسر کرتا ہے۔

٤٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

۴۷۳۔ اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا

ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ *

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق بار کرے۔

(۸۹) بَاب وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا *

باب (۸۹) وضو میں پیروں کا اچھی طرح دھونا ضروری ہے۔

٤٧٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَّادٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

۴۷۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ والد، سالم مولیٰ شداد سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا جس دن کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے انتقال فرمایا، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے وضو کیا انہوں نے فرمایا عبدالرحمٰن وضو کامل طریقہ پر کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے ہلاکت ہو ایڑیوں (کے خشک رکھنے والوں) کے لئے جہنم(۱) کی آگ سے۔

٤٧٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، حیوہ، محمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ مولیٰ شداد بن الہاد نقل کرتے ہیں کہ وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سابق روایت نقل کی۔

٤٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَوْ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ

۴۷۶۔ محمد بن حاتم، ابومعن رقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سالم مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمان بن ابی بکر سعد بن ابی وقاصؓ کے جنازہ میں نکلے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے دروازہ پر سے گزر ہوا، پھر بقیہ حدیث کو جیسا کہ اوپر گزری نقل کیا۔

(۱) وضو کرتے ہوئے پاؤں کا حکم انہیں دھونا ہے نہ کہ مسح کرنا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ اور اس کی کیفیت بڑی کثرت کے ساتھ روایات میں منقول ہے اور ان میں یہی آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کو دھویا۔ اسی طرح صحابہ کرام کا اجماع ہے اس بات پر کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

أَبِي وَقَّاصٍ فَمَرَرْنَا عَلَى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ*

٤٧٧ - حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۷۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، فلیح، نعیم ابن عبداللہ، سالم مولیٰ شداد بن ہاد بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تھا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی۔

٤٧٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ *

۴۷۸۔ زہیر بن حرب، جریر، تحویل، اسحاق، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابو یحییٰ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ واپس ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ پانی پر پہنچے تو عصر کی نماز کے لئے لوگوں نے جلدی کی اور جلدی جلدی وضو کیا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں (خشکی سے) چمک رہی تھیں ان پر پانی نہیں لگا تھا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لئے) آگ سے، وضو کامل طور پر کرو۔

٤٧٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ وَفِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ *

۴۷۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، (تحویل) ابن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور شعبہؒ نے أَسْبِغُو الْوُضُوءَ کا جملہ بیان نہیں کیا۔ اور ان کی روایت میں ابو یحییٰ الاعرج کا اضافہ ہے۔

٤٨٠ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا

۴۸۰۔ شیبان بن فروخ، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو بشر، یوسف بن مالک، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے، ہم نے آپ کو پایا تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا، ہم اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے اعلان فرمایا ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے)۔

نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

٤٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَيْهِ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

۴۸۱۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی تو آپؐ نے فرمایا ہلاکت اور خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔

٤٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ *

۴۸۲۔ قتیبہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ ابوکریب، وکیع، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو دیکھا جو بدھنی (لوٹے) سے وضو کر رہے تھے تو فرمایا وضو کامل کرو۔ اس لئے کہ میں نے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے ہلاکت ہے ابھری ہڈیوں کو آگ سے۔

٤٨٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ *

۴۸۳۔ زہیر بن حرب، جریر، سہل، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت اور بربادی ہے ایڑیوں کی آگ سے۔

(٩٠) بَاب وُجُوبِ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ *

باب (۹۰) وضو میں تمام اعضا کو پورے طریقہ پر دھونا واجب ہے۔

٤٨٤ - حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى *

۴۸۴۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن محمد، بن اعین، معقل، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ناخن بھر جگہ خشک چھوڑ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا تو فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کر کے آ، وہ لوٹ گیا اور پھر آکر نماز پڑھی۔

(٩١) بَاب خُرُوجِ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِ الْوُضُوءِ *

باب (۹۱) وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا۔

٤٨٥ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ *

۴۸۵۔ سوید بن سعید، مالک بن انس (تحویل) ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، سہیل، ابو صالح، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو آنکھوں سے جن گناہوں (چیزوں کی طرف) دیکھا تھا تو وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہر وہ (صغیرہ) گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے تھے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ساتھ نکل جاتے ہیں اور ایسے ہی جس وقت پیروں کو دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جن کی طرف وہ اپنے پیروں سے چل کر گیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ (وضو کے خاتمہ پر) سب گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔

٤٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ *

۴۸۶۔ محمد بن معمر بن ربعی قیسی، ابوہشام المخزومی، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، محمد بن منکدر، حمران، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

(٩٢) بَاب اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي الْوُضُوءِ *

باب (۹۲) اپنی پیشانی کی نورانیت اور ہاتھ پیر کے منور کرنے کے لئے وضو میں زیادتی کرنا۔

٤٨٧ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ

۴۸۷۔ ابوکریب محمد بن علاء اور قاسم بن زکریا بن دینار اور عبد بن حمید، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عمارہ ابن غزیہ انصاری، نعیم بن عبداللہ مجمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اولاً چہرہ کو کامل طور پر دھویا پھر اپنے دائیں بائیں ہاتھ کو

فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ *

بھی بازو تک دھویا، پھر سر کا مسح کیا اس کے بعد دائیں پیر کو پنڈلی کے ایک حصہ تک دھویا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وضو کامل کرنے کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں قیامت کے دن منور ہوں گے، لہٰذا اپنے چہرہ اور ہاتھ پاؤں کی نورانیت کو جو بڑھا سکے سو بڑھائے۔

٤٨٨ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتَّى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ *

۴۸۸۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ہلال، نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اپنے چہرے کو دھویا اور ہاتھوں کو دھویا حتیٰ کہ شانوں کو پہنچا دیا، اور پھر دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ پنڈلیوں تک پہنچے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشان سے سفید منہ اور سفید ہاتھ والے ہو کر آئیں گے۔ لہٰذا جو شخص اپنی سفیدی کو بڑھا سکے وہ بڑھائے۔

٤٨٩ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ

۴۸۹۔ سوید بن سعید، ابن ابی عمر، مروان فزاری، ابو مالک اشجعی سعد بن طارق، ابوحازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس سے زائد بڑا ہے جتنا کہ مقام عدن سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے اس کا پانی برف سے زائد سفید اور دودھ ملے ہوئے شہد سے زائد شیریں ہے اور اس کے اوپر جو برتن رکھے ہوئے ہیں وہ تاروں سے تعداد میں زائد ہیں، اور میں لوگوں کو اس سے روکوں گا جیسا کہ کوئی دوسروں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض یا رسول اللہ! ہمیں آپؐ

حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ *

اس روز پہچان لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تمہارا ایسا نشان ہوگا جو سابقہ امتوں میں سے کسی کے بھی نہ ہوگا، تم میرے پاس وضو کی برکت سے سفید ہاتھ پاؤں اور روشن چہرہ لے کر آؤ گے۔

٤٩٠- و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ فَيَقُولُ وَهَلْ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ *

۴۹۰۔ ابو کریب اور واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل، ابی مالک الاشجعی، ابو حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے اور میں لوگوں کو اس پر سے ہٹاؤں گا جیسا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے اونٹوں کو اپنے اونٹوں کے پاس سے ہٹاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ ہمیں پہچان لیں گے آپؐ نے فرمایا ہاں تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو تمہارے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ہوگی تم میرے پاس وضو کے آثار سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے اور تم میں سے ایک گروہ میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔ اس وقت میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ تو میرے صحابی ہیں تو ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا کہ آپؐ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپؐ کے بعد دنیا میں (رسومات بدعتیں) کیا کیا چیز ایجاد کی ہیں۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ وضو اس امت کے ساتھ خاص ہے مگر دوسری جماعت کہتی ہے کہ وضو تو اس امت کے ساتھ خاص نہیں مگر یہ فضیلت صرف اسی امت کو حاصل ہوگی اس جماعت میں سے جو لوگ روک دیئے جائیں گے وہ بدعتی ہوں گے، دوسری روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ فرشتہ کا جواب سن کر میں کہہ دوں گا دوری ہو، دوری ہو ان لوگوں کے لئے جنھوں نے دین میں تبدیلیاں کر دیں۔

٤٩١- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَعْرِفُنَا قَالَ

۴۹۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعد بن طارق، ربعی بن حراش، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس سے زائد بڑا ہے جیسا کہ عدن سے لے کر مقام ایلہ (ایک شہر ہے شام اور مصر کے درمیان) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں حوض سے لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا جیسا کہ ایک شخص دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹاتا ہے۔

نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ *

صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں پہچان لیں گے آپؐ نے فرمایا ہاں تم میرے پاس وضو کے آثار سے سفید پیشانی اور منور ہاتھ پیروں کے ساتھ آؤ گے جو تمہارے علاوہ اور کسی امت کے نہ ہوں گے۔

٤٩٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا *

۴۹۲۔ یحییٰ بن ایوب، سریج بن یونس، قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں۔ صحابہ نے عرض یارسول اللہ کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم تو میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک آپؐ کی امت میں سے نہیں آئے (یعنی آپ نے انہیں نہیں دیکھا) آپؐ نے فرمایا بھلا تم دیکھو اگر ایک شخص کے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کے گھوڑے سیاہ فام گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا، صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تو وہ وضو کی وجہ سے سفید پیشانی اور منور ہاتھ پاؤں والے آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا اور خبردار ہو جاؤ کہ بعض آدمی میرے حوض سے اس طرح ہٹائے جائیں گے جیسا کہ بھٹکا ہوا اونٹ ہنکایا جاتا ہے، میں انہیں پکاروں گا آؤ آؤ۔ اس وقت کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپؐ کے بعد (بدعتیں ایجاد کر کے دین کو) تبدیل کر دیا تھا تو میں کہوں گا جاؤ دور ہو جاؤ۔ (تمہارے لئے ہلاکت اور بربادی ہو)۔

٤٩٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ

۴۹۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی (تحویل) اسحٰق بن موسیٰ انصاری، معن مالک، علاء بن عبدالرحمٰن، بواسطہ والد

بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَقَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ بقیہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر کی روایت کی طرح ہے۔

٤٩٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوخَ أَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوءُ *

۴۹۴۔ قتیبہ بن سعید، خلف بن خلیفہ، ابومالک اشجعی، ابوحازمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے تھا اور وہ نماز کے لئے وضو کر رہے تھے تو اپنے ہاتھ کو لمبا کر کے دھوتے تھے حتیٰ کہ بغل تک دھولیا۔ میں نے عرض کیا ابوہریرہؓ یہ کیسا وضو ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اے فروخ کی اولاد (عجمی) تم یہاں موجود ہو۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے قیامت کے دن مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچا ہے۔

(٩٣) بَاب فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ *

باب (۹۳) شدت اور ہنگامی حالت میں کامل وضو کرنے کی فضیلت۔

٤٩٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

۴۹۵۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسمٰعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلادوں جس سے گناہ مٹ جائیں اور درجات بلند ہو جائیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا شدت اور سختی کے وقت(۱) کامل طور پر وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف بکثرت آنا۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا

(۱) اس سے مراد وہ حالت ہے جس میں پانی کے استعمال سے کچھ تکلیف ہوتی ہو جیسے سخت سردی کا موسم ہو یا نئی نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہو یا ذکر اللہ وغیرہ کے لئے وضو کرنا یا باوضو رہنا وغیرہ۔

وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ *

انتظار کرنا یہی تمہاری رباط (سرمایہ اور پونجی) ہے۔

٤٩٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ ثِنْتَيْنِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ*

۴۹۶۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک (تحویل) محمد بن مثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی شعبہ کی روایت میں لفظ رباط نہیں مگر مالک کی روایت میں دو مرتبہ مذکور ہے کہ یہی تمہاری رباط ہے اور یہی تمہاری رباط ہے۔

(٩٤) بَاب السِّوَاكِ *

باب (۹۴) مسواک کی فضیلت اور اس کا اہتمام۔

٤٩٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ *

۴۹۷۔ قتیبہ بن سعید اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمانوں پر شاق نہ ہوتا اور زہیر کی روایت میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا انہیں حکم دے دیتا۔

٤٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ *

۴۹۸۔ ابوکریب، محمد بن علاء، ابن بشر، مسعر، مقدام بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے، فرمایا مسواک کرتے تھے۔

٤٩٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ *

۴۹۹۔ ابوبکر بن نافع عبدی، عبدالرحمٰن، سفیان، مقدام بن شریح، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

٥٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمَعْوَلِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، غیلان بن جریر معولی، ابوبردہ، ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسواک کا ایک کونا آپ کی زبان پر تھا۔

وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ *

٥٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ *

۵۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، حصین، ابو وائل، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔

٥٠٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولُوا لِيَتَهَجَّدَ*

۵۰۲۔ اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، ابو معاویہ، اعمش، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے الخ اور تہجد کا تذکرہ نہیں۔

٥٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ *

۵۰۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، حصین، اعمش، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔

٥٠٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ) حَتَّى بَلَغَ (فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى *

۵۰۴۔ عبد بن حمید، ابو نعیم، اسمٰعیل بن مسلم، ابوالمتوکل، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ اخیر شب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر سورہ آل عمران کی یہ آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ ۔فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (تک) پڑھی پھر لوٹ کر اندر آئے مسواک کی اور وضو کیا پھر کھڑے ہوئے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھ کر وہی آیت پڑھی پھر لوٹ کر اندر آئے، مسواک کی، وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

(٩٥) بَاب خِصَالِ الْفِطْرَةِ *

باب (۹۵) دین کی مسنون باتیں۔

٥٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

۵۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان،

النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ *

ابن عیینہ، زہری، سعید بن میتب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا فطرت وخصال دین پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور مونچھ کترانا۔

٥٠٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الِاخْتِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ *

۵۰۶۔ ابو طاہر حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا فطرت پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا اور مونچھیں کتروانا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا۔

٥٠٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً *

۵۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مونچھیں لینے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیر ناف کے بال لینے میں یہ میعاد معین کر دی ہے کہ ہم انہیں چالیس دن سے زائد نہ چھوڑیں۔

٥٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى *

۵۰۸۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مونچھیں صاف کرو، داڑھیاں بڑھاؤ۔

٥٠٩- و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ *

۵۰۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو بکر بن نافع بواسطہ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہمیں مونچھیں صاف کرنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

٥١٠- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

۵۱۰۔ سہل بن عثمان، یزید بن زریع، عمر بن محمد نافع، ابن عمر

زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحَى *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو (بایں طور کہ) مونچھوں کو صاف کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

٥١١ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ *

۵۱۱۔ ابو بکر بن اسحٰق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب، مولیٰ حرقہ، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور (اس طرح) آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔

فائدہ۔ داڑھی کی نسبت احادیث میں امر کے صیغے آئے ہیں اور امام نووی فرماتے ہیں کہ ان کا ورود چار طریقہ پر ہے پھر یہ کہ داڑھی کے لٹکانے اور چھوڑنے کے متعلق حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ فرمادیا گیا جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں اور اسی طرح خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہمیشہ داڑھی رکھنا ثابت ہے اور ریش مبارک کا خوب لانبی چوڑی ہونا منصوص ہے۔ علامہ مناوی نے شرح شمائل ترمذی میں چار روایتیں کیفیت ریش مبارک سے متعلق ذکر کی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ سینہ مبارک یہاں تک بھرا ہوا تھا، اور کسی روایت میں داڑھی کا کٹانا ثابت نہیں لہذا جب قولاً داڑھی چھوڑ دینے کا حکم ہے اور فعلاً عظیم و غلیظ رکھنا ثابت ہے اس لئے ائمہ مجتہدین داڑھی رکھنے کے وجوب کے قائل ہیں باوجود اس پر متفق ہونے کے کہ قدر قبضہ سے کم کرنا جائز نہیں، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اسی چیز کے تین قول ذکر کئے ہیں اور اتنی تاکید کی وجہ سے ایک جماعت محدثین کی اس بات کی قائل ہو گئی کہ مدت العمر داڑھی کا کٹانا جائز نہیں۔ در مختار میں ہے یحرم علی الرجل قطع لحیۃ کہ آدمی کو داڑھی کٹانا حرام ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قدر قبضہ (مٹھی) داڑھی کا رکھنا واجب قطعی ہوا اور اس مقدار سے کمی حرام ہوئی۔ اور مرتکب حرام اور واجب قطعی کا تارک فاسق ہوا اور فاسق وہی ہوتا ہے جو مرتکب گناہ کبیرہ ہو اس لئے باعتبار اصول شریعت ایسا کرنے والا فاسق جاہر ہے اور ایسے شخص کی امامت بھی مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم۔

٥١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ

۵۱۲۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، زکریا بن زائدہ، مصعب بن شیبہ، طلق بن حبیب، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں سنت دین ہیں مونچھیں کترنا، داڑھی رکھنا، بغل کے بال لینا، زیر ناف کے بال صاف کرنا اور پانی سے استنجا کرنا، مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں دسویں بات بھول گیا شاید کلی کرنا ہو۔ وکیع

الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ زَادَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيعٌ انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ *

بیان کرتے ہیں اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ سے مراد استنجا کرنا ہے۔

٥١٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُوهُ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ *

۵۱۳۔ ابوکریب، ابن ابی زائدہ، بواسطہ والد، مصعب بن شیبہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

(٩٦) بَاب الِاسْتِطَابَةِ *

باب (۹۶) استنجے کا طریقہ۔

٥١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ فَقَالَ أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ *

۵۱۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ ابومعاویہ اعمش، ابراہیم عبدالرحمٰن بن یزید، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تمہارے نبی نے تو تمہیں ہر قسم کی باتیں سکھلا دیں حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ تک کے بھی آداب بتلا دیئے۔ انہوں نے کہا جی ہاں ہمیں منع کر دیا گیا ہے کہ ہم قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف (ہر جگہ) منہ کریں یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔

٥١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ قَالَ نَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَنَا بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ اِنِّيْ اَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ نَهَانَا اَنْ يَسْتَنْجِيْ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ اَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَنَهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ *

۵۱۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش، منصور ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے مشرکین نے کہا کہ ہم تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتے ہیں وہ تو تمہیں ہر ایک چیز سکھاتے ہیں حتیٰ کہ پیشاب اور پاخانے کے آداب بھی، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا بے شک آپؐ نے ہمیں داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے استنجا کرنے سے منع فرما دیا ہے نیز گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ (زائد صفائی اس میں ہے کہ) تم میں سے کوئی تین پتھروں سے کم استنجا نہ کرے۔

٥١٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بِبَعْرٍ *

۵۱۶۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحٰق، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہڈی اور مینگنی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٥١٧ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ سَمِعْتَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ *

۵۱۷۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری، عطاء بن یزید، لیثی، ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پاخانہ پھرنے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پشت کرو نہ پیشاب (کی حالت) میں نہ پاخانہ میں لیکن مشرق کی طرف رخ کر لو یا مغرب کی طرف۔ ابوایوبؓ فرماتے ہیں پھر ہم شام میں آئے تو بیت الخلاء قبلہ رو بنے ہوئے پائے سو ہم قبلہ کی جانب سے منحرف ہو کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے (کہ اگر بیٹھنے میں کوتاہی ہو جائے تو معاف فرمائے)۔

(فائدہ) یہی مذہب علماء احناف کا ہے کہ ہر ایک مقام میں استقبال قبلہ اور استدبار دونوں ممنوع ہیں اور اسی کے قائل ابوایوب انصاری، مجاہد، ابراہیم نخعی، سفیان ثوری اور امام احمد بن حنبل ہیں اور اس ہی کی تائید احادیث صحیحہ سے ہوتی ہے۔

٥١٨ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا *

۵۱۸۔ احمد بن حسن بن خراش، عمر بن عبدالوہاب، یزید بن زریع، روح، سہیل، قعقاع، ابوصالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کیلئے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت۔

٥١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شِقِّي فَقَالَ

۵۱۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ، ابن سعید، محمد بن یحییٰ اپنے چچا واسع بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی پشت قبلہ کی طرف لگائے ہوئے بیٹھے تھے جب میں نماز پڑھ چکا تو ایک طرف سے ان کی طرف مڑا، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے لوگ

عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَكَ فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ *

کہتے ہیں کہ جب حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو اور میں چھت پر چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ عَلَى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا لِحَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ *

۵۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حاجت کے لئے شام کی طرف منہ کئے ہوئے اور قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے ہیں۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ *

۵۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالرحمن بن مہدی، ہمام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیشاب کی حالت میں تم میں سے کوئی اپنی پیشاب کی جگہ داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور پاخانہ کے بعد نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ *

۵۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، ہشام، دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو شرم گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ *

۵۲۳۔ ابن ابی عمر ثقفی، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے، اپنے پیشاب کے مقام کو داہنا ہاتھ لگانے اور ایسے ہی داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٢٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ *

۵۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوالاحوص، اشعث، بواسطہ والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں اور کنگھا کرنے اور جوتہ پہننے میں داہنی ہاتھ کی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

٥٢٥ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي نَعْلَيْهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ *

۵۲۵۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، اشعث، بواسطہ والد، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر ایک کام میں داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے (چنانچہ) جوتا پہننے میں، کنگھا کرنے اور طہارت و پاکی حاصل کرنے میں۔

٥٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ *

۵۲۶۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل، ابن جعفر، ابن ایوب، علاء، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو لعنت کی چیزوں سے بچو، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ لعنت کی کیا چیزیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ایک تو راستہ میں قضائے حاجت کر دینا دوسرے لوگوں کے سایہ دار مقامات میں قضائے حاجت کرنا (اس سے تکلیف ہوتی ہے اور پھر وہ برا بھلا کہتے ہیں)۔

٥٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ هُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ *

۵۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے ایک لڑکا بھی گیا جس کے ساتھ بدھنا (لوٹا) تھا وہ لڑکا ہم سب میں چھوٹا تھا اس نے وہ لوٹا ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی پھر پانی سے استنجا کر کے باہر ہمارے پاس تشریف لائے۔

٥٢٨ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۵۲۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع اور غندر، شعبہ (تحویل) محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِي إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ *

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے میں اور میرے برابر ایک لڑکا پانی کا ڈول اور برچھی (زمین کھودنے کے لئے) اٹھاتا پھر آپ پانی سے استنجا فرماتے۔

٥٢٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَغَسَّلُ بِهِ *

۵۲۹۔ زہیر بن حرب، ابوکریب، اسمٰعیل بن علیہ، روح بن قاسم، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور میں پانی لے کر آتا پھر آپ اس سے استنجا کرتے۔

(٩٧) بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

باب (۹۷) موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔

٥٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ تَفْعَلُ هَذَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ *

۵۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور اسحاق بن ابراہیم اور ابوکریب ابومعاویہ (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، ابراہیم، ہمام سے روایت ہے کہ جریرؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، جریرؓ سے کہا گیا کہ تم ایسا کرتے ہو۔ انہوں نے کہاہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے پیشاب فرمایا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ اعمش بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا لوگوں کو یہ حدیث بہت ہی عمدہ معلوم ہوئی اس لئے کہ حضرت جریرؓ سورۂ مائدہ (جس میں وضو کا حکم ہے) کے نازل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔

٥٣١ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ

۵۳۱۔ اسحٰق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس

فائدہ۔ سورۂ مائدہ میں پیر دھونے کا حکم ہے اس لئے جواز مسح علی الخفین میں کسی قسم کا شبہ نہیں چنانچہ یہی مسلک تمام علماء کرام کا ہے کہ موزوں پر مسح کرنا سفر و حضر ضرورت اور عدم ضرورت میں ہر وقت جائز ہے اور کسی کا بھی اس میں اختلاف منقول نہیں اور روافض و خوارج کے اقوال کا کوئی اعتبار نہیں، نووی صفحہ ۱۲۲۔ مترجم کہتا ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے تو اہل سنت والجماعت ہونے کی علامت ہی یہی چیز بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کو تمام صحابہ کرام پر فضیلت دی جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں داماد یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے محبت رکھی جائے اور جواز مسح علی الخفین کا قائل ہو۔

خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى وَسُفْيَانَ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ *

(تحویل) محمد بن ابی عمر، سفیان (تحویل) منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش سے ابو معاویہ والی حدیث کی طرح منقول ہے۔ باقی عیسیٰ اور سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبداللہ کے ساتھیوں کو یہ حدیث اچھی معلوم ہوئی اس لئے کہ جریر سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

٥٣٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ *

۵۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوخیثمہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ ایک قوم کی چراگاہ پر تشریف لائے، آپؐ نے (گھٹنوں کے درد کی وجہ سے) کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں دور چلا گیا۔ آپؐ نے فرمایا قریب آجا، چنانچہ میں آپؐ کی ایڑیوں کے قریب تر آگیا۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

٥٣٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسَى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَوَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هَذَا التَّشْدِيدَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى فَأَتَى سُبَاطَةً خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ *

۵۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، جریر، منصور، ابووائلؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ پیشاب کے معاملہ میں بہت سختی کیا کرتے تھے اور ایک بوتل میں پیشاب کیا کرتے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں سے جب کسی کے بدن کو پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس مقام کو قینچیوں سے کاٹ ڈالتے تھے۔ (حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر) فرمایا میری خواہش ہے کہ اگر تمہارے ساتھی (ابو موسیٰ) اتنی سختی نہ کرتے تو اچھا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپؐ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے دیوار کے پیچھے آپؐ کھڑے ہوئے جس طرح کہ تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے پھر پیشاب کیا میں دور ہٹا مجھے آپؐ نے اشارہ سے بلایا، میں آکر آپؐ کی ایڑیوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ آپؐ فارغ ہوگئے۔

٥٣٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۵۳۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد (تحویل) محمد بن رمح بن المہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر، عروہ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ مَكَانَ حِينَ حَتَّى *

بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے (چنانچہ) مغیرہ ایک لوٹے میں پانی لے کر آپ کے ساتھ ہوئے۔ جب آپؐ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو آپؐ پر (وضو کے لئے) پانی ڈالا اور آپؐ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا اور ابن رمح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپؐ حاجت سے فارغ ہوئے۔

٥٣٥- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

۵۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپؐ نے چہرہ دھویا اور سر کا مسح کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔

٥٣٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ *

۵۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوالاحوص، اشعث، اسود بن ہلال، مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا (آپؐ مکان پر سے) اترے اور اپنی حاجت سے فارغ ہوئے، پھر تشریف لائے میرے پاس ایک برتن تھا میں نے آپؐ پر اس سے پانی ڈالا، آپؐ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

٥٣٧- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى *

۵۳۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپؐ نے فرمایا مغیرہ پانی کا برتن لے لے، میں نے لے لیا اور آپؐ کے ساتھ ہولیا، آپؐ (مجھے چھوڑ کر) چلے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئے پھر حاجت سے فراغت کے بعد تشریف لائے اور آپؐ ایک شامی جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستینیں تنگ تھیں، آپؐ نے اپنی آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا مگر تنگی کی بناء پر نہ نکل سکا تو پھر آپؐ نے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا۔ میں نے وضو کے لئے پانی ڈالا، آپؐ نے نماز کیلئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

٥٣٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا *

۵۳۸۔ اسحق بن ابراہیم اور علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے جب واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آیا اور آپ (وضو کے لئے) پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر چہرہ کو دھویا اس کے بعد ہاتھوں کو دھونا چاہا جبہ تنگ تھا دونوں ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکال کر دھویا، سر پر مسح اور موزوں پر مسح کیا اس کے بعد ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

٥٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ فَقَالَ لِي أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا *

۵۳۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، زکریا، عامر، عروہ بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپؐ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے، میں نے کہا جی ہاں، آپؐ سواری پر سے اترے اور چل دیئے۔ یہاں تک کہ اندھیری رات میں نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ پھر لوٹ کر آئے تو میں نے (وضو کے لئے) ڈول سے پانی ڈالا۔ آپؐ نے چہرہ دھویا اور آپؐ ایک اونی جبہ پہنے ہوئے تھے تو آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکال سکے اس لئے آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا، پھر میں آپؐ کے موزے نکالنے کے لئے جھکا، آپؐ نے فرمایا رہنے دے میں نے انہیں پاکی پر پہنا ہے اور موزوں پر مسح کیا۔

٥٤٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ *

۵۴۰۔ محمد بن حاتم، اسحق بن منصور، عمر بن ابی زائدہ، شعبی، عروہ بن مغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا، آپؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ مغیرہ نے آپؐ سے (موزے اتارنے کے متعلق) کہا آپؐ نے فرمایا میں نے انہیں طہارت کی حالت میں پہنا ہے۔

٥٤١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا *

۵۴۱۔ محمد بن عبداللہ بن بزیع، یزید بن زریع، حمید طویل بکر بن عبداللہ مزنی، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے، اور میں آپؐ کے ساتھ پیچھے رہ گیا، جب آپؐ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے، میں پانی کا ایک بدھنا لے کر آیا(۱)، آپؐ نے ہاتھوں کو دھویا اور چہرہ دھویا پھر جبہ میں سے ہاتھوں کو نکالنا چاہا تو جبہ کی آستینیں تنگ ہو گئیں۔ آپؐ نے نیچے سے ہاتھ کو نکالا اور جبہ کو اپنے شانوں پر ڈال دیا اور آپؐ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور پھر پیشانی و عمامہ اور موزوں پر مسح کیا اس کے بعد آپؐ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا جب جماعت اور قوم میں پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، عبدالرحمٰن بن عوفؓ نماز پڑھا رہے تھے ایک رکعت ہو چکی تھی عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو محسوس ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، آپؐ نے اشارہ سے روک دیا، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے رہ گئی تھی وہ پوری کی۔

٥٤٢ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ *

۵۴۲۔ امیہ بن بسطام، محمد بن عبدالاعلیٰ، معمر، بواسطہ والد، بکر بن عبداللہ، ابن المغیرہ، مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر اور سر کے اگلے حصہ اور عمامہ پر (سر کے ساتھ میں) مسح کیا۔

٥٤٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۳۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معمر بواسطہ والد، بکر، حسن، ابن المغیرہ، مغیرہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(۱) وضو میں دوسرا صرف وضو کا پانی لا کر دے تو کوئی حرج ہی نہیں ہے اور اگر اس طریقے سے ہو کہ دوسرا شخص پانی بھی ڈالے تو یہ خلاف اولیٰ ہے اور اگر دوسرا پانی بھی ڈالے اور اعضا بھی دھوئے تو بغیر عذر کے مکروہ ہے۔

بِمِثْلِهِ *

٥٤٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ *

۵۴۴۔ محمد بن بشار، محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید، تیمی، بکر بن عبداللہ، حسن، ابن المغیرہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور پیشانی وصافہ اور موزوں پر مسح کیا۔

٥٤٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى حَدَّثَنِي الْحَكَمُ حَدَّثَنِي بِلَالٌ *

۵۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابو معاویہ (تحویل) اسحٰق، عیسیٰ بن یونس، اعمش، حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کعب بن عجرہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔ عیسیٰ بن یونس کی روایت میں عن بلال کے بجائے حدثنی بلال موجود ہے۔

٥٤٦- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۴۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش سے حسب سابق روایت منقول ہے مگر اس میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

(٩٨) بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

باب (۹۸) موزوں پر مسح کرنے کی مدت۔

٥٤٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۵۴۷۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبدالرزاق، ثوری، عمرو بن قیس ملائی، حکم بن عتیبہ، قاسم بن مخیمرہ، شریح سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس موزوں کا مسح دریافت کرنے کے لئے آیا، انہوں نے جواب دیا تم علی بن ابی طالبؓ سے دریافت کرو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم نے ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح کی مدت تین دن تین رات اور

وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا ذَكَرَ عَمْرًا أَثْنَى عَلَيْهِ *

مقیم کے لئے ایک دن ایک رات متعین کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سفیان (ثوری) جس وقت عمرو کا تذکرہ کرتے تو ان کی تعریف فرماتے۔

(فائدہ) امام نوویؒ شافعیؒ فرماتے ہیں جمہور علماء کا یہی مسلک ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہ و شافعی اور احمد۔ نووی صفحہ ۱۳۵ جلد ا۔

۵۴۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۵۴۸۔ اسحٰق بن زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۵۴۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۵۴۹۔ زہیر بن حرب، ابو معاویہ، اعمش، حکم، قاسم ابن مخیمرہ، شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ اس مسئلہ میں مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں، چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی۔

(۹۹) بَاب جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ *

باب (۹۹) ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

۵۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ *

۵۵۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، سفیان، علقمہ ابن مرثد (تحویل) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج آپؐ نے وہ کام کیا جو کبھی نہیں کیا تھا، آپؐ نے فرمایا عمرؓ، میں نے قصداً ایسے کیا۔

(فائدہ) امام نووی شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حدث نہ ہوا ایک وضو سے باجماع علماء کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔

باب (۱۰۰) تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا مکروہ ہے۔

(۱۰۰) بَاب كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكَ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا *

۵۵۱۔ نصر بن علی جہضمی، حامد بن عمر بکراوی، بشر بن مفضل، خالد، عبداللہ بن شقیق، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو برتن میں اپنے ہاتھ کو ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھوئے(۱) اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

٥٥١ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ *

۵۵۲۔ ابوکریب، ابوسعید اشج، وکیع، (تحویل) ابومعاویہ، اعمش، ابورزین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمولی الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ یہی روایت منقول ہے۔

٥٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ يَرْفَعُهُ بِمِثْلِهِ *

۵۵۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوسلمہ، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

٥٥٣ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۵۵۴۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، جابر، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی بیدار ہو تو

٥٥٤ - و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ

---

(۱) ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین نہ ہو تو سو کر اٹھنے کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت لازمی نہیں اولیٰ اور بہتر ہے۔ اسی طرح تین مرتبہ دھونے کا حکم بھی اس لئے ہے کہ عام طور پر نجاست زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھونے سے زائل ہو ہی جاتی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ *

اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے اسے تین مرتبہ دھوئے اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں رہا۔

٥٥٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَقُولُ حَتَّى يَغْسِلَهَا وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ ثَلَاثًا إِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ وَأَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ *

۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرۃ الحزامی، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ (تحویل) نصر بن علی، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، ابوہریرہؓ۔
(تحویل)، ابوکریب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، علاء بواسطہ والد، ابوہریرہؓ۔
(تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابن منبہ، ابوہریرہؓ۔
(تحویل) محمد ابن حاتم، محمد بن بکر۔
(تحویل) حلوانی اور ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تمام روایتیں نقل کرتے ہیں اور ان سب میں صرف دھونے کا تذکرہ ہے، تین مرتبہ کا تذکرہ کسی کی روایت میں نہیں، سوائے جابر ابن المسیبؓ، ابو سلمہ، عبدالرحمٰن بن شقیق ابوصالح اور ابورزین کہ ان کی روایات میں تین مرتبہ کا تذکرہ ہے۔

(١٠١) بَاب حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ *

باب (۱۰۱) کتے کا جھوٹا اور اس کا حکم۔

٥٥٦ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ *

۵۵۶۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، اعمش، ابورزین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو بہادو اور برتن کو سات مرتبہ (استحباباً) دھولو۔

۵۵۷- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فَلْيُرِقْهُ *

۵۵۷۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں بہانے کا تذکرہ نہیں۔

۵۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ *

۵۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کتا تم میں سے کسی کے برتن میں سے پی جائے تو اسے سات مرتبہ (احتیاطاً) دھوڈالو۔

۵۵۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ *

۵۵۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے برتنوں کی پاکی جس وقت کہ اس میں کتا منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دولو پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

۵۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ *

۵۶۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حدیثوں میں سے نقل کرتے ہیں جو ان سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے برتنوں کی پاکی جس وقت کہ اس میں کتا منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھولو۔

(فائدہ) تمام علماء کا یہ مسلک ہے کہ کتے کا جھوٹا نجس ہے اور دار قطنی اور طحاوی میں ابوہریرہؓ سے تین مرتبہ دھونا منقول ہے اس لئے علماء احناف وجوباً تین مرتبہ کے قائل ہیں کہ اس سے دھونے میں کمی کرنا کسی حال میں بھی درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱- وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ

۵۶۱۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، ابوالتیاح مطرف بن عبداللہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کیا حال ہے ان کتوں کا، اس کے بعد شکاری کتے اور غلہ کے کتے کی اجازت دے دی (بکریوں کی حفاظت کے لئے جو کتا پالا جائے) اور فرمایا جب کتا کسی برتن میں منہ

إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ *

ڈال دے تو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھو۔

٥٦٢- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ مِنَ الزِّيَادَةِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذَكَرَ الزَّرْعَ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرُ يَحْيَى *

۵۶۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (تحویل) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید (تحویل) محمد بن ولید، محمد بن جعفر شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر یحییٰ کی روایت میں کچھ زیادتی ہے کہ بکریوں کی حفاظت کا کتا اور شکاری اور ایسے ہی کھیتی کا کتا ان کی اجازت دی ہے اور یہ زیادتی یحییٰ کی روایت کے علاوہ کسی اور روایت میں نہیں ہے۔

(١٠٢) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ *

باب (۱۰۲) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔

٥٦٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ *

۵۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، (تحویل) قتیبہ، لیث، ابوالزبیر جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

٥٦٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ *

۵۶۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہرگز کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں غسل شروع کر دے۔

٥٦٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ *

۵۶۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرے ہوئے پانی میں جو کہ جاری نہ ہو اس میں پیشاب مت کر کہ پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

(فائدہ) ٹھہرے ہوئے پانی میں خواہ وہ کتنا ہی ہو پیشاب پائخانہ حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

(١٠٣) بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ *

٥٦٦- وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا *

باب (۱۰۳) ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت۔

۵۶۶۔ ہارون بن سعید ایلی، ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، ابوالسائب، مولیٰ ہشام بن زہرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنابت (ناپاکی) کی حالت میں کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے۔ حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا ابوہریرہؓ تو پھر کیا کرے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاتھوں (یا کسی اور چیز سے) پانی لے کر غسل کرے۔

(١٠٤) بَاب وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهِ مِنَ النَّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْأَرْضَ تَطْهُرُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى حَفْرِهَا *

٥٦٧- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ *

٥٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ

باب (۱۰۴) مسجد میں جس وقت نجاست وغیرہ لگ جائے تو اس کا دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے، کھودنے کی کوئی حاجت نہیں۔

۵۶۷۔ قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبویؐ میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ (اسے مارنے کے لئے) اٹھے، آپؐ نے فرمایا اس کے پیشاب کو مت بند(۱) کرو، جب وہ پیشاب کر چکا تو پانی کا ایک ڈول منگا کر اس کے پیشاب پر بہا دیا۔

۵۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن سعید الانصاری (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، دراوردی، یحییٰ بن سعید، عبدالعزیز بن مدنی، یحییٰ بن سعید، انس بن مالکؓ نقل کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد کے کونے میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام نے شور مچایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو جب وہ پیشاب سے فارغ ہو

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اسے مت روکو اس لئے کہ مسجد تو ناپاک ہو ہی گئی تھی اب اسے روکتے تو احتمال تھے یا تو وہ درمیان میں ہی پیشاب روک لیتا اس سے اس کو نقصان ہوتا یا وہ پیشاب جاری رکھتا تو اس سے مزید جگہوں کے ناپاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

أَعْرَابِيًّا قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَبَالَ فِيهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ فَصُبَّ عَلَى بَوْلِهِ *

چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ایک ڈول پانی کا اس کے پیشاب پر بہادیا گیا۔

(فائدہ) نماز کا وقت قریب تھا اور دن میں یہ واقع پیش آیا اس لئے آپ نے فوری طور پر پانی بہادینے کا حکم فرمایا۔ ورنہ ابن عمرؓ کی روایت میں اس چیز کا ثبوت موجود ہے کہ خشک ہونے کے ساتھ زمین پاک ہو جاتی ہے۔

٥٦٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّ إِسْحَقَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ *

۵۶۹۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، اسحٰق بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہنے لگے رک جا رک جا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو جانے دو، چنانچہ سب نے اسے چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کو بلایا اور فرمایا کہ یہ مسجدیں پیشاب اور دیگر نجاست کے لائق نہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اور نماز اور قرآن کریم پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں او کما قال۔ پھر جماعت میں سے ایک شخص کو حکم دیا وہ ایک ڈول پانی کا لایا اور اس پر بہادیا۔

(١٠٥) بَاب حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيعِ وَكَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ *

باب (۱۰۵) شیر خوار بچے کے پیشاب کو کس طرح دھونا چاہئے۔

٥٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ

۵۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، عبداللہ بن نمیر، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لاتے، آپؐ ان کے لئے دعا کرتے اور ان پر ہاتھ پھیرتے اور کچھ چبا کر ان کے منہ میں دیتے۔ ایک لڑکا ان کے پاس لایا گیا اس نے

وَيُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ *

آپؐ پر پیشاب کر دیا، آپؐ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا اور اسے خوب (اچھی طرح مل کر) دھویا نہیں۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کا یہ مسلک ہے کہ لڑکے کے پیشاب کے دھونے میں اتنی شدت نہیں کی جاتی ہاں لڑکی کے پیشاب کو خوب اچھی طرح دھونا واجب ہے۔

٥٧١- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِي حَجْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ *

۵۷۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دودھ پیتا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا آپؐ نے پانی منگا کر اس جگہ ڈال دیا۔

٥٧٢- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۵۷۲۔ اسحٰق بن ابراہیم، عیسیٰ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر والی روایت کی طرح منقول ہے۔

٥٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ *

۵۷۳۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا لے کر آئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھلا دیا، اس نے پیشاب کر دیا، آپؐ نے فقط اس پر پانی بہا دیا۔

٥٧٤- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ *

۵۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے پانی منگایا اور اس پر چھڑک دیا۔

٥٧٥- وَ حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ

۵۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ام قیس بنت محصنؓ نے جو ان مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور وہ عکاشہ ابن محصنؓ کی بہن تھیں، مجھ سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک بچے کو لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا، اس بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود

قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى ثَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا *

میں پیشاب کر دیا، سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور اسے کپڑے پر ڈال دیا اور کپڑے کو خوب اچھی طرح دھویا نہیں۔

(۱۰۶) بَاب حُكْمِ الْمَنِيِّ *

باب (۱۰۶) منی کا حکم۔

٥٧٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ *

۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، ابو معشر، ابراہیم، علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص رات کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آکر اترا صبح کو اپنا کپڑا دھونے لگا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا تجھے کافی تھا کہ اگر منی دیکھی تھی تو صرف اسی جگہ کو دھو ڈالتا اور اگر نہیں دیکھی تھی تو پانی چاروں طرف چھڑک دیتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی (کیونکہ وہ خشک ہوا کرتی تھی) پھر آپ اسی کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

٥٧٧ - وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۷۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ والد، اعمش، ابراہیم، اسودؒ اور ہمامؒ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا میں (خشک) منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

٥٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ

۵۷۸۔ قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہشام بن حسان (تحویل)، اسحٰق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، ابو معشر، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، مغیرہ، (تحویل)، محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مہدی بن مہدی، واصل احدب (تحویل) محمد بن حاتم، اسحٰق بن منصور، اسرائیل، منصور، مغیرہ ابراہیم، اسود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منی کھرچنے کے بارے میں ابو معشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

وَمُغِيرَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ *

٥٧٩- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۵۷۹۔ محمد بن حاتم، ابن عیینہ، منصور، ابراہیم، ہمام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایتوں کی طرح حدیث منقول ہے۔

٥٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ *

۵۸۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عمرو بن میمونؒ سے روایت ہے کہ میں نے سلیمان بن یسارؓ سے دریافت کیا کہ اگر منی کپڑے میں لگ جائے تو منی کو دھو ڈالے یا کپڑے کو دھو دے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھو ڈالتے پھر اسی کپڑے میں نماز کو تشریف لے جاتے اور میں دھونے کا نشان آپؐ کے کپڑے پر دیکھتی رہتی تھی۔

٥٨١- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۸۱۔ ابوکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، (تحویل) ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ، عمرو بن میمونؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت میں بشر کی روایت کی طرح الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے سے منی کو دھو ڈالتے تھے، اور ابن مبارک اور عبدالواحد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی۔

٥٨٢- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَأَتْنِي جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ

۵۸۲۔ احمد بن جواس حنفی، ابوعاصم، ابوالاحوص، شبیب بن غرقدہ، عبداللہ بن شہاب خولانیؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس اترا، مجھے اپنے کپڑوں میں احتلام ہو گیا، میں نے انہیں پانی میں ڈبو دیا، حضرت عائشہؓ کی ایک باندی نے یہ چیز دیکھ لی اور ان سے بیان کر دی، حضرت عائشہ رضی اللہ

فَأَخْبَرَتْهَا فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهِ قَالَتْ هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا قُلْتُ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفُرِي *

تعالیٰ عنہانے میرے پاس کہلا بھیجا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ خواب میں میں نے وہ چیز دیکھی جو سونے والا دیکھتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کپڑوں میں تو نے کچھ اثر پایا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا اگر کپڑوں میں کچھ دیکھتا تو اس کا ہی دھوڈالنا کافی تھا اور میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے سوکھی منی اپنے ناخونوں سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

(فائدہ) منی ناپاک ہے اگر خشک ہو تو کھرچنے اور رگڑنے ورنہ دھونے سے پاک ہو جاتی ۱۲

(۱۰۷) بَاب نَجَاسَةِ الدَّمِ وَكَيْفِيَّةُ غَسْلِهِ*

باب (۱۰۷) خون نجس ہے اور اسے کس طرح دھونا چاہئے۔

٥٨٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ *

۵۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ، فاطمہ، اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جاتا ہے تو وہ کیا کرے، آپؐ نے فرمایا پہلے اسے کھرچ ڈالے اور پھر پانی میں ڈال کر ملے پھر اسے دھوڈالے اس کے بعد اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

٥٨٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ *

۵۸۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، (تحویل) ابوالطاہر، ابن وہب یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، مالک بن انس، عمرو بن حارث، ہشام بن عروہ سے یہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح منقول ہے۔

(۱۰۸) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبُ الِاسْتِبْرَاءِ مِنْهُ *

باب (۱۰۸) پیشاب ناپاک ہے اور اس کی چھینٹوں سے بچنا ضروری ہے۔

٥٨٥- حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ

۵۸۵۔ ابوسعید اشج اور ابو کریب، محمد بن علاء، اسحٰق بن ابراہیم، وکیع، اعمش، مجاہد، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا *

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر سے ہوا، فرمایا ان دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی بنا پر (ان کے گمان میں) عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان میں سے چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی منگائی اور اسے چیر کر دو کیا۔ ہر ایک کی قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں ان کا عذاب ہلکا ہو جائے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ علماء محققین کا یہ قول ہے کہ یہ آیت عام ہے اور ہر ایک چیز تسبیح کرتی ہے اور بعض نے کہا کہ ہر ایک چیز اپنی صورت اور سیرت اور اوصاف اور تاثیرات کی وجہ سے اپنے صانع کی قدرت پر دلالت کرتی ہے اور یہی اس کی تسبیح ہے لہٰذا ان شاخوں کی تسبیح کی وجہ سے ان کا عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

٥٨٦ - حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ *

۵۸۶۔ احمد بن یوسف ازدی، معلّٰی بن اسد، عبدالواحد، سلیمان، اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ معمولی الفاظ کے تبدل کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

(١٠٩) بَاب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ *

باب (۱۰۹) ازار کے ساتھ حائضہ عورت سے مباشرت کرنا۔

٥٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا *

۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار (تہ بند) باندھنے کا حکم دیتے پھر اس سے مباشرت کرتے۔

(فائدہ) آپ جماع نہ فرماتے کیونکہ حیض میں جماع کرنا اہل اسلام کے ہاں حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے اور اگر کوئی شخص اسے حلال جانے تو وہ کافر اور مرتد ہے یہی مسلک مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور احمد و شافعیؒ، عطاء ابن ابی ملیکہ، شعبی، نخعی، مکحول، زہری، ابوالزناد کا ہے۔ (منہاج صفحہ ۱۴۱، فتح الملہم صفحہ ۴۵۶)۔

٥٨٨ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۵۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی (تحویل) علی

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ *

بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ابو اسحٰق، عبدالرحمٰن اسود، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تہ بند باندھنے کا حکم فرماتے جس وقت حیض کا خون جوش مارتا ہوتا، پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تم میں سے کون اپنی خواہشات پر اس قدر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا۔

٥٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ *

۵۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، شیبانی عبداللہ بن شداد، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے حیض کے زمانہ میں ازار کے اوپر سے مباشرت فرمایا کرتے تھے۔

(١١٠) بَاب الِاضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ *

باب (۱۱۰) حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا۔

٥٩٠ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ مَعِي وَأَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ *

۵۹۰۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مخرمہ (تحویل)، ہارون ابن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ والد، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی اور میرے اور آپؐ کے درمیان صرف ایک کپڑا حائل ہوتا۔

٥٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ

۵۹۱۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی دفعۃً مجھے حیض آگیا تو میں کھسک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے حیض آگیا ہے، میں نے عرض

حِيضَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ *

کیا جی ہاں، آپؐ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا، پھر میں آپؐ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔

(١١١) بَاب جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالِاتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ *

باب (۱۱۱) حائضہ عورت اپنے شوہر کا سر دھو سکتی اور کنگھا کر سکتی ہے اور یہ کہ اس کا جھوٹا پاک ہے اور اسی طرح اس کی گود میں تکیہ لگا کر بیٹھنا اور قرآن کریم پڑھنا درست ہے۔

٥٩٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ *

۵۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، عمرہ، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اعتکاف فرماتے تو اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اس میں (حالت حیض میں) کنگھی کر دیتی اور آپؐ حاجت انسانی (پیشاب وغیرہ) کے علاوہ اور کسی چیز کے لئے (حالت اعتکاف میں) گھر میں تشریف نہ لاتے۔

٥٩٣- و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ *

۵۹۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ جب میں (اعتکاف) میں ہوتی تو گھر میں حاجت کے لئے جاتی چلتے چلتے جو بیمار ہوتا اسے بھی دریافت کر لیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رہتے ہوئے (اعتکاف کے زمانہ میں اپنا سر (کھڑکی میں سے) میری طرف کر دیتے، میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپؐ زمانہ اعتکاف میں حاجت کے علاوہ اور کسی ضرورت کے لئے گھر نہ تشریف لے جاتے۔

٥٩٤- و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

۵۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ *

زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے زمانہ میں اپنا سر مسجد سے میری طرف نکال دیا کرتے تھے اور میں آپ کا سر دھویا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

٥٩٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي فَأُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ *

۵۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے نزدیک کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی اور پھر میں آپؐ کے سر میں کنگھی کرتی درآنحالیکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

٥٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ *

۵۹۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، منصور، ابراہیم، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں حیض کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھودیا کرتی تھی۔

٥٩٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ *

۵۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ثابت بن عبید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے مسجد سے جائے نماز اٹھادے، میں نے عرض کیا میں حائضہ ہوں، آپؐ نے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

٥٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ تَنَاوَلِيهَا فَإِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ *

۵۹۸۔ ابوکریب، ابن ابی زائدہ، حجاج بن عیینہ، ثابت بن عبید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد سے جائے نماز اٹھانے کا حکم دیا، میں نے جواب دیا میں تو حائضہ ہوں، آپؐ نے فرمایا اٹھادے حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

٥٩٩- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ *

۵۹۹۔ زہیر بن حرب، ابو کامل، محمد بن حاتم، یحیٰی بن سعید، یزید بن کیسان، ابو حازم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اتنے میں آپؐ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے کپڑا اٹھا دے، انہوں نے جواب دیا میں حائضہ ہوں، آپؐ نے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں لگ رہا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کپڑا اٹھا دیا۔

٦٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ *

۶۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع، مسعر و سفیان، مقدام بن شریح بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں پانی پیتی تھی اور پھر پانی پی کر وہی برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپؐ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے رکھ کر پیا تھا اور پانی پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور اسی طرح میں ہڈی نوچتی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپؐ اسی جگہ منہ لگاتے (اور نوچتے)، زہیر نے پانی پینے کا تذکرہ نہیں کیا۔

٦٠١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ *

۶۰۱۔ یحیٰی بن یحیٰی، داؤد بن عبدالرحمٰن مکی، منصور، بواسطہ والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹیک لگا کر بیٹھتے اور قرآن پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی۔

٦٠٢- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي

۶۰۲۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمہ ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے، نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپؐ سے یہ بات دریافت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ یعنی آپؐ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپؐ فرما دیجئے حیض پلیدی ہے تو عورتوں سے حیض کے زمانہ میں جدا رہو، رسول اللہ صلی اللہ

الْمَحِيضِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا *

علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ تمام کام کرو، یہ خبر یہود کو پہنچی تو انہوں نے کہا یہ شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری ہر بات میں مخالفت کرنا چاہتا ہے، (استغفر اللہ) یہ سن کر اسید بن حضیر اور عباد بن بشرؓ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں پھر ہم حائضہ عورتوں سے جماع ہی کیوں نہ کر لیا کریں، یہ سنتے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا حتی کہ ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ آپ کو ان دونوں حضرات پر غصہ آیا ہے۔ وہ اٹھ کر باہر نکل گئے، اتنے میں آپ کو کسی نے تحفہ کے طور پر دودھ بھیجا تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو بلا بھیجا اور دودھ پلایا، تب ان صحابہ کو معلوم ہوا کہ غصہ ان کے اوپر نہ تھا (بلکہ یہود کی باتوں پر تھا)۔

(۱۱۲) بَابُ الْمَذْيِ *

باب (۱۱۲) مذی کا حکم۔

٦٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى وَيُكْنَى أَبَا يَعْلَى عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ *

۶۰۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، ہشیم، اعمش، منذر بن یعلی، ابن حنفیہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی کیونکہ آپؐ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، چنانچہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اپنی شرم گاہ کو دھوئے اور پھر وضو کرے۔

٦٠٤- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ الْوُضُوءُ *

۶۰۴۔ یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ، سلیمان، منذر، محمد بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے متعلق سوال کرتے ہوئے شرم آئی چنانچہ میں نے مقدادؓ کو حکم دیا، انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اس میں وضو واجب ہے۔

٦٠٥- و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ *

۶۰۵۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ والد، سلیمان بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے مقدادؓ بن اسود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مذی جو کہ انسان سے نکلتی ہے اس کے متعلق دریافت کرنے کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرلو اور اپنی شرم گاہ دھوڈالو۔

فائدہ۔ امام ابو حنیفہ شافعی اور احمد اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ (نووی)

(١١٣) بَاب غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ *

باب (۱۱۳) نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھ اور چہرہ کا دھونا۔

٦٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ *

۶۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، وکیع، سفیان، سلمہ ابن کہیل، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے، قضائے حاجت فرمائی اور چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سوگئے۔

(١١٤) بَاب جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يُجَامِعَ *

باب (۱۱۴) جنبی کو بغیر غسل کے سونا جائز ہے مگر کھاتے پیتے اور سوتے اور صحبت کرتے ہوئے شرم گاہ کا دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے۔

٦٠٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ *

۶۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن رمح، لیث، (تحویل)، قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت سونے کا ارادہ فرماتے تو سونے سے قبل نماز کے طریقہ پر وضو کر لیتے۔

٦٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

۶۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور وکیع اور غندر، شعبہ، حکم ابراہیم، اسود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح وضو کرتے۔

٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ *

۶۰۹۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر (تحویل) عبید اللہ ابن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، ابن مثنیٰ نے اپنی روایت بواسطہ حکم اور ابراہیم نقل کی ہے۔

٦١٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ *

۶۱۰۔ محمد بن ابی بکر مقدمی اور زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، بواسطہ والد، ابو بکر بواسطہ ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سونا چاہے، آپؐ نے فرمایا ہاں وضو کر کے سو جائے۔

٦١١ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ *

۶۱۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر کوئی ہم میں سے جنابت کی حالت میں سونا چاہے آپؐ نے فرمایا ہاں وضو کر کے سو جائے اور جس وقت چاہے غسل کرے۔

٦١٢ - وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ *

۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ انہیں رات جنابت ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا وضو کر لو اور شرم گاہ کو دھو کر سو جاؤ۔

٦١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

۶۱۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، معاویہ بن صالح، عبد اللہ ابن ابی

مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً *

قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا، پھر حدیث بیان کی حتی کہ میں نے دریافت کیا کہ آپؐ حالت جنابت میں کیا کرتے تھے، کیا سونے سے قبل غسل فرماتے یا غسل کئے بغیر سو جایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کرتے پھر سو جاتے اور کبھی وضو فرماتے اور پھر سوتے، میں نے کہا الحمدللہ کہ جس نے ہر ایک کام میں سہولت رکھی ہے۔

٦١٤- وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۱۴۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی (تحویل) ہارون ابن سعید ایلی، ابن وہب، معاویہ بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٦١٥- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا وَقَالَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَاوِدَ *

۶۱۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (تحویل) ابوکریب ابن ابی زائدہ، (تحویل) عمر ناقد اور ابن نمیر، مروان بن معاویہ فزاری، عاصم، ابوالمتوکل، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی اپنی بیوی ساتھ صحبت کرے اور پھر دوبارہ کرنا چاہے تو (پہلے) وضو کرے۔

٦١٦- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ *

۶۱۶۔ حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی، مسکین بن بکیر، شعبہ، ہشام بن زید، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی غسل سے ہو آتے۔

(فائدہ) احادیث بالا کے مضامین پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ یہ سب شکلیں درست ہیں (نووی)

(۱۱۵) بَاب وُجُوبِ الْغَسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا *

٦١٧- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ جَدَّةُ إِسْحَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرَى مِنْ نَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلْ أَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِذَا رَأَتْ ذَاكِ *

٦١٨- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتْ ذَلِكِ الْمَرْأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ وَهَلْ يَكُونُ هَذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ *

٦١٩- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا

باب (۱۱۵) عورت پر منی نکلنے کے بعد غسل واجب ہے۔

۶۱۷۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، اسحق ابن طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو کہ اسحٰق کی دادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما تھیں، ام سلیم نے عرض کیا یارسول اللہ اگر عورت سونے کی حالت میں ایسا دیکھے جیسا کہ مرد دیکھتا ہے اور پھر وہ چیز دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایاام سلیم تونے عورتوں کو رسوا کر دیا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، آپؐ نے (یہ سن کر بطور شفقت) فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایاہاں اس حالت میں عورت غسل کرے۔

۶۱۸۔ عباس بن ولید، یزید بن زریع، سعید، قتادہؒ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام سلیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت خواب میں دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت ایسا دیکھے تو غسل کرے، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے شرم آئی اور میں نے کہا ایسا بھی ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسا بھی ہوتا ہے ورنہ پھر بچہ عورت سے کیوں مشابہ ہوتا ہے، مرد کا نطفہ گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پتلا زرد پھر جو اوپر جاتا ہے یا سبقت لے جاتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۱۹۔ داؤد بن رشید، صالح بن عمر، ابومالک، اشجعی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت خواب میں دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے آپؐ نے فرمایا اگر اس سے

يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ *

وہی چیز نکلے جو کہ مرد سے نکلتی ہے تو غسل کرے۔

٦٢٠- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا *

۶۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو معاویہ، ہشام، عروہ، بواسطہ والد زینب بنت ابی سلمہؓ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اسے احتلام ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) دیکھے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے، آپؐ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے احتلام نہیں ہوتا تو پھر بچہ عورت کے کیونکر مشابہ ہوتا ہے۔

٦٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ *

۶۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن عروہؓ سے پہلی روایت ہی کے ہم معنی روایت منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔

٦٢٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَتَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكِ *

۶۲۲۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، باقی اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے۔

٦٢٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ سَهْلٌ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي

۶۲۳۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، سہل بن عثمان، ابو کریب، بن ابی زائدہ، بواسطہ والد، مصعب بن شیبہ، مسافع بن عبداللہ، عروہ بن زبیر، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ إِذَا احْتَلَمَتْ وَأَبْصَرَتِ الْمَاءَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَأُلَّتْ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِيهَا وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَهُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ ذَلِكِ إِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخْوَالَهُ وَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا أَشْبَهَ أَعْمَامَهُ *

ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا عورت غسل کرے جبکہ اسے احتلام ہو اور وہ پانی دیکھے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلودہ اور زخمی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے آخر بچہ ماں باپ کے جو مشابہ ہوتا ہے وہ کس وجہ سے ہوتا ہے جس وقت عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب ہوتا ہے تو بچہ اپنی نھیال کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ہو تو بچہ دادھیال کے مشابہ ہوتا ہے۔

(١١٦) بَاب بَيَان صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوقٌ مِنْ مَائِهِمَا *

باب (۱۱۶) عورت اور مرد کی منی کا بیان اور یہ کہ بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔

٦٢٤ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي فَقَالَ الْيَهُودِيُّ جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ فَقَالَ سَلْ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ

۶۲۴۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، ابو اسماء رحبی، ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا اتنے میں یہود کے عالموں میں سے ایک عالم آیا اور عرض کیا السلام علیک یا محمد، تو میں نے اسے ایک دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا، وہ بولا تو مجھے دھکا کیوں دیتا ہے، میں نے کہا تو یا رسول اللہ کیوں نہیں کہتا، یہودی نے جواب دیا ہم آپ کو اس نام سے پکارتے ہیں جو آپ کے گھر والوں نے رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام جو گھر والوں نے رکھا وہ محمدؐ ہے، یہودی نے کہا میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں تجھے کچھ بتلاؤں تو کیا تجھے فائدہ ہوگا، اس نے کہا میں اپنے کانوں سے سنوں گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی زمین پر لکیر کھینچی اور فرمایا پوچھ، یہودی نے کہا جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین ہو جائے گی اور دوسرے آسمان تو لوگ اس وقت کہاں ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت اندھیرے میں پل

أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ الْيَهُودِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَنِي هَذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى أَتَانِيَ اللَّهُ بِهِ *

صراط کے قریب ہوں گے، اس نے دریافت کیا تو پھر سب سے پہلے کون اس پل سے پار ہوگا، آپؐ نے فرمایا فقراء، مہاجرین، یہودی نے دریافت کیا پھر جب وہ لوگ جنت میں جائیں گے تو ان کا پہلا ناشتہ کیا ہوگا، آپؐ نے فرمایا مچھلی کا جگر کا ٹکڑا، اس نے عرض کیا پھر صبح کا کھانا کیا ہوگا، آپؐ نے فرمایا ان کے لئے وہ بیل کاٹا جائے گا جو جنت میں چرا کرتا تھا، اس نے دریافت کیا وہ کھا کر کیا پئیں گے، آپؐ نے فرمایا ایک چشمہ کا پانی کہ جس کا نام سلسبیل ہے، اس یہودی نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا مگر میں آپؐ سے ایسی بات پوچھنے آیا ہوں جو زمین والوں میں نبی یا ایک دو آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا، آپؐ نے فرمایا اگر میں وہ بات تجھے بتادوں تو تجھے کیا فائدہ ہوگا، اس نے کہا میں اپنے کان سے سن لوں گا، پھر اس نے کہا میں بچہ کے متعلق دریافت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد ہے جب یہ دونوں جمع ہوتے اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے، یہودی نے کہا بے شک آپؐ نے سچ فرمایا اور آپؐ یقیناً پیغمبر ہیں، پھر پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جن جن باتوں کا مجھ سے سوال کیا وہ مجھے معلوم نہ تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے وہ تمام باتیں مجھے بتلادیں۔

٦٢٥- وَ حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ وَقَالَ أَذْكَرَ وَآنَثَ وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرَا وَآنَثَا *

۶۲۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور کچھ الفاظ کی کمی زیادتی ہے۔

(١١٧) بَاب صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ *

باب (۱۱۷) غسل جنابت کا طریقہ۔

٦٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ *

۶۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے اور پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے شرم گاہ دھوتے اس کے بعد نماز کے طریقہ پر وضو کرتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں ڈالتے، جب دیکھتے کہ بال تر ہو گئے ہیں تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین چلو ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی ڈالتے اور دونوں پاؤں کو دھوتے (۱)۔

٦٢٧- وَ حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ *

۶۲۷۔ قتیبہ بن سعید اور زہیر بن حرب، جریر (تحویل) علی بن حجر، علی بن مسہر (تحویل) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے یہی روایت منقول ہے مگر اس میں پیروں کے دھونے کا تذکرہ نہیں۔

٦٢٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ *

۶۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا تو دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا اور اس روایت میں پاؤں دھونے کا تذکرہ نہیں۔

٦٢٩- وَ حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ *

۶۲۹۔ عمرو ناقد، معاویہ بن عمرو، زائدہ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت فرماتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کے طریقہ پر وضو فرماتے۔

٦٣٠- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ

۶۳۰۔ علی بن حجر، سعدی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، سالم بن ابی

(۱) جس جگہ غسل کیا جا رہا ہے وہاں اگر پانی جمع ہو رہا ہے تو غسل کے بعد وہاں سے ایک طرف ہو کر اپنے پاؤں کو دھونا چاہئے اور اگر پانی جمع نہیں ہو رہا تو پھر علیحدہ سے پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ *

جعد، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ میمونہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا، آپؐ نے اولاً اپنے پہنچوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا اور پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی شرم گاہ پر ڈالا اور بائیں ہاتھ سے دھویا اور پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رکھ کر زور سے رگڑا اور اس کے بعد نماز کے طریقہ پر وضو فرمایا اور پھر اپنے سر پر تین پانی کے چلو بھر کر ڈالے اور پھر سارے بدن کو دھویا اور پھر اس مقام پر سے ہٹ کر پیروں کو دھویا، اس کے بعد میں تولیہ لے کر آئی تو آپؐ نے واپس کر دیا۔

٦٣١- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْأَشَجُّ وَإِسْحَقُ كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا إِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَصْفُ الْوُضُوءِ كُلِّهِ يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فِيهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ *

۶۳۱۔ محمد بن صباح اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور اشج، اسحاق، وکیع، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں سر پر تین چلو ڈالنے کا تذکرہ نہیں ہے اور اس میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو بھی بیان کیا ہے اور معاویہ کی روایت میں رومال کا تذکرہ نہیں۔

٦٣٢- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا يَعْنِي يَنْفُضُهُ *

۶۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، اعمش، سالم، کریب ابن عباس، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑا لایا گیا تو آپؐ نے نہیں لیا اور پانی کو (ہاتھوں سے) جھٹکنے لگے۔

٦٣٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۳۳۔ محمد بن مثنیٰ، عنزی، ابوعاصم، حنظلہ بن ابی سفیان، قاسم، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت فرماتے تو حلاب برتن کی طرح کا ایک برتن پانی کا منگواتے، پہلے ہاتھ سے پانی

دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ *

لیتے اور اولاً سر کا داہنا حصہ دھوتے پھر بایاں اس کے بعد دونوں ہاتھوں سے پانی لیتے اور سر پر بہاتے۔

(۱۱۸) بَاب الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَغُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ وَغُسْلِ أَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ *

باب (۱۱۸) غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے اور مرد و عورت کا ایک ساتھ اور ایک ہی حالت میں اور اسی طرح ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا۔

٦٣٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ *

۶۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا ایسے برتن سے غسل کرتے تھے کہ جس میں تین صاع پانی آتا ہے۔

٦٣٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ *

۶۳۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن رمح، لیث، (تحویل). قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے برتن سے غسل فرماتے کہ جسے فَرَق بولتے ہیں اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ قتیبہ نے سفیان سے نقل کیا ہے کہ فَرَق تین صاع کا ہوتا ہے۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ مالک، شافعی اور تمام علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اسی پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔

٦٣٦ - وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ فَاغْتَسَلَتْ وَبَيْنَنَا

۶۳۶۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، ابو بکر بن حفص، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بھائی ان کے پاس گئے اور دریافت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کس طرح کیا کرتے تھے؟ چنانچہ انہوں نے صاع کے بقدر ایک برتن منگوایا اور غسل کر کے دکھایا اور ہمارے اور ان

وَبَيْنَهَا سِتْرٌ وَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذْنَ مِنْ رُءُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ *

کے درمیان ایک پردہ تھا اور انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ ابوسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ ازواج مطہرات اپنے بالوں کو لیا کرتی تھیں (۱) حتیٰ کہ وہ وفرہ کی طرح ہو جاتے۔

٦٣٧ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذَلِكَ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ *

۶۳۷۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ والد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل کرتے تو داہنے ہاتھ سے شروع فرماتے اور اس پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھوتے جب اس سے فراغت ہوتی تو سر پر پانی ڈالتے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کرتے تھے۔

٦٣٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ *

۶۳۸۔ محمد بن رافع، شبابہ، لیث، یزید، عراک، حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے کہ جس میں تین مد یا اس کے قریب پانی آتا تھا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ روایتوں میں پانی کی مقدار میں جو اختلاف آرہا ہے وہ باعتبار احوال اور قلت و کثرت پانی کے تھا۔ باقی طہارت کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں۔ (نووی صفحہ ۱۴۸)۔

٦٣٩ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ

۶۳۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح بن حمید، قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور دونوں کے ہاتھ جنابت کی حالت میں اس میں پڑ جاتے تھے۔

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ازواج مطہرات اپنے بالوں کو سر کے پیچھے اکٹھے کر لیا کرتی تھیں۔ دیکھنے میں وہ وفرہ کی طرح ہو جاتے جیسا کہ عموماً عورتیں غسل کرتے ہوئے اپنے سر کو دھونے کے لئے اپنے بال اکٹھے کر لیتی ہیں تاکہ نیچے جسم تک پانی باآسانی پہنچ سکے۔

وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ *

٦٤٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَاحِدٍ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ *

۶۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، عاصم، احول، معاذہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے جو میرے اور آپؐ کے درمیان ہوتا تھا، آپؐ جلدی جلدی سے پانی لیتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی تھی کہ میرے لئے بھی پانی چھوڑو، اور وہ دونوں جنبی ہوتے تھے۔

٦٤١- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ *

۶۴۱۔ قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، سفیان، عمرو، ابوالشعثاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

٦٤٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَكْبَرُ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطِرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ *

۶۴۲۔ اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن دینار، ابوالشعثاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہؓ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

٦٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ *

۶۴۳۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، زینب بنت ام سلمہؓ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کر لیا کرتے تھے۔

٦٤٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۶۴۴۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ و قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ جَبْرٍ *

وسلم پانچ مکوک سے غسل کرتے اور ایک مکوک سے وضو کرتے اور ابن معاذ نے عبداللہ بن عبداللہ سے عبداللہ ابن جبر کا لفظ نہیں ذکر کیا۔

٦٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ *

۶۴۵۔ قتیبہ بن سعید، وکیع، مسعر، ابن جبر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک غسل کرتے۔

٦٤٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ *

۶۴۶۔ ابو کامل جحدری، عمرو بن علی، بشر بن مفضل، ابوریحانہ، سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت ایک صاع پانی اور وضو ایک مد سے فرماتے تھے۔

٦٤٧ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ *

۶۴۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی علیہ، (تحویل) علی بن حجر، اسمٰعیل، ابوریحانہ، سفینہ، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔

(١١٩) بَاب اسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا *

باب (۱۱۹) سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا استحباب۔

٦٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا

۶۴۸۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابواسحٰق، سلیمان بن صرد، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے غسل کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، بعضوں نے کہا کہ ہم تو اپنے سر کو اس طرح دھوتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتا ہوں۔

وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ *

٦٤٩ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا *

۶۴۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحٰق، سلیمان بن صرد، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ کے سامنے غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا، آپؐ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

٦٥٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَيْفَ بِالْغُسْلِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَقَالَ إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ *

۶۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن سالم، ہشیم، ابوالبشر، ابوسفیان، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد ثقیف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا ملک سرد ہے تو پھر غسل کس طرح کریں، آپؐ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

٦٥١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ *

۶۵۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، جعفر، بواسطہ والد، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے سر پر تین چلو پانی بھر کر پانی ڈالتے، حسن بن محمد بولے میرے تو بال بہت ہیں، جابر بولے اے بھتیجے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تجھ سے زائد تھے اور پاکیزہ تھے۔

(١٢٠) بَاب حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ *

باب (۱۲۰) حالت غسل میں چوٹیوں کا حکم۔

٦٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

۶۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، اسحٰق بن ابراہیم و ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان، ایوب بن موسیٰ، سعید بن ابی سعید مقبری، عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہؓ، ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے

الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِيَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ *

سر پر چوٹی باندھتی ہوں تو کیا جنابت کے غسل کے لئے اسے کھولوں، آپ نے فرمایا نہیں تجھے سر پر تین چلو بھر کر پانی ڈالنا کافی ہے اور بعد اپنے سارے بدن پر پانی بہا، تو تو پاک ہو جائے گی۔

٦٥٣ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۶۵۳۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون (تحویل) عبد بن حمید، عبدالرزاق ثوری، ایوب بن موسیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے صرف عبدالرزاق کی روایت میں حیض اور جنابت دونوں کا تذکرہ ہے بقیہ روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح ہے۔

٦٥٤ - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَفَأَحُلُّهُ فَأَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَيْضَةَ *

۶۵۴۔ احمد بن سعید دارمی، زکریا بن عدی، یزید بن زریع، روح بن قاسم، ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں کھولنے کا ذکر ہے اور حیض کا تذکرہ نہیں۔

(فائدہ) جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ اگر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تو پھر چوٹی کھولنا ضروری نہیں ورنہ ضروری ہے۔ (نووی صفحہ ۱۵۰)۔

٦٥٥ - و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هَذَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ

۶۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، ابن علیہ، ایوب، ابوالزبیر، عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ اطلاع پہنچی کہ عبداللہ بن عمرؓ عورتوں کو غسل کے وقت سر (کے بال) کھولنے کا حکم دیتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تعجب ہے، ابن عمرؓ پر کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت سر کھولنے (۱) کا حکم دیتے ہیں تو پھر سر منڈانے ہی کا کیوں حکم نہیں دے دیتے، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بالوں کو کھولنے کا حکم فرماتے تھے یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وجوباً ہو اور ان کی رائے یہ ہو کہ عورت کے لئے بہر حال اپنے بالوں کو کھولنا لازمی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ بطور استحباب اور احتیاط کے یہ فرماتے ہوں۔

رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ *

کرتے اور میں فقط اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی۔

(١٢١) بَاب اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فِي مَوْضِعِ الدَّمِ *

باب (۱۲۱) حیض کا غسل کر لینے کے بعد خون کے مقام پر مشک وغیرہ لگانے کا استحباب۔

٦٥٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَالَ فَذَكَرَتْ أَنَّهُ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَاسْتَتَرَ وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ وَعَرَفْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ *

۶۵۶۔ عمرو بن محمد ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، منصور بن صفیہ، بواسطہ والد، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض سے کس طرح غسل کروں، آپؐ نے اسے غسل کرنا سکھایا پھر فرمایا مشک لگا ہوا ایک پھویا لے اور اس سے پاکی حاصل کر، وہ بولی کس طرح پاکی حاصل کروں، آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کر و اور آپؐ نے اس سے آڑ کر لی، سفیان نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بتایا (کہ آپؐ نے شرم کی وجہ سے اس طرح چہرہ چھپالیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب پہچان چکی تھی، میں نے کہا اس پھائے کو خون کے مقام پر لگا۔

٦٥٧ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ فَقَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۶۵۷۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، منصور، صفیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جس وقت میں حیض سے پاک ہوں تو پھر کس طرح غسل کروں، آپؐ نے فرمایا مشک لگا ہوا پھایا لے اور اس سے پاکی حاصل کر، پھر بقیہ حدیث کو حسب سابق بیان کیا۔

٦٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ

۶۵۸۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابراہیم بن مہاجر صفیہ، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماءؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ

صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ *

حیض کا غسل کیونکر کروں، آپؐ نے فرمایا پہلے پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر استعمال کرے اور اس سے خوب پاکی حاصل کرے اور پھر سر پر پانی ڈالے اور خوب زور سے ملے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے اور پھر اپنے اوپر پانی ڈالے اور پھر ایک پھایا مشک لگا ہوا لے کر اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ نے عرض کیا اس سے کس طرح پاکی حاصل کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ پاکی کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خاموشی سے کہہ دیا کہ خون کے مقام پر لگا دے، پھر اس نے جنابت کے غسل کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا پانی لے کر اچھی طرح طہارت کرے اور پھر سر پر پانی ڈالے اور ملے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انصار کی عورتیں بھی کیا خوب عورتیں تھیں کہ دینی معلومات کرنے میں حیا ان کو نہیں روکتی تھی۔

٦٥٩ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتَرَ *

۶۵۹۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہؒ اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کی کمی زیادتی سے روایت منقول ہے۔

٦٦٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ *

۶۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابراہیم بن مہاجر، صفیہ بنت شیبہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماءؓ بنت شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی حیض سے پاکی کے بعد کس طرح غسل کرے۔ بقیہ حدیث بیان کی باقی جنابت کا ذکر نہیں کیا۔

(١٢٢) بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلَاتِهَا *

باب (۱۲۲) مستحاضہ اور اس کے غسل و نماز کا حال۔

٦٦١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي *

٦٦١۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ ہو گیا ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں جب حیض کے ایام آئیں تو نماز چھوڑ دے اور ان کے گزر جانے پر خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔

فائدہ۔ مستحاضہ عورت جملہ امور میں پاک عورت کی طرح ہے، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے ۱۲ عابد (نووی صفحہ ۱۵۱)۔

٦٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَسَدٍ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنَّا قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ تَرَكْنَا ذِكْرَهُ *

٦٦٢۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد، ابو معاویہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، جریر، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) خلف بن ہشام، حماد بن زید ہشام بن عروہؒ سے وکیع کی روایت کی طرح کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

٦٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ابْنَةُ

٦٦٣۔ قتیبہ بن سعید، لیث (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عروہ، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ خون ایک رگ کا ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ چنانچہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں، لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب نے نہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت جحشؓ کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا بلکہ وہ خود ایسا کرتی تھیں۔ اور ابن رمح کی روایت میں ام حبیبہ کا لفظ نہیں بلکہ بنت جحش ہے۔

جَحْشٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ *

٦٦٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ هِنْدًا لَوْ سَمِعَتْ بِهَذِهِ الْفُتْيَا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي *

۶۶۴۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں سات سال تک استحاضہ کا خون آتا رہا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے سو غسل کرتی رہو اور نماز ادا کرتی رہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنی بہن زینب بنت جحشؓ کے حجرے میں ایک برتن میں غسل کرتیں تو خون کی سرخی پانی پر آجاتی، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؒ کے سامنے بیان کی تو وہ کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہندہ پر رحم فرمائے کاش کہ وہ یہ فتویٰ سن لیتیں۔ خدا کی قسم وہ نماز نہ پڑھ سکنے کی بنا پر روتی تھیں۔

٦٦٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ إِلَى قَوْلِهِ تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۶۵۔ ابو عمران، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عمرہ بنت عبدالرحمٰن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہیں سات سال تک استحاضہ آیا، بقیہ حدیث بدستور ہے مگر آخری حصہ مذکور نہیں۔

٦٦٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۶۶۶۔ محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، زہری، عمرۃ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کا خون آیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٦٦٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي *

٦٦٧۔ محمد بن رمح، لیث، (تحویل) قتیبہ بن سعید، لیث بن یزید بن حبیب، جعفر، عراک، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کے خون کے متعلق دریافت کیا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان کا نہانے کا برتن دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنے دنوں ٹھہری رہو کہ جتنے ایام میں حیض آیا کرتا تھا اور پھر غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

٦٦٨- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ *

٦٦٨۔ موسیٰ بن قریش تیمی، اسحٰق بن بکر بن مضر، بواسطہ والد، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، عروہ ابن زبیرؓ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ جو عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور خون بہنے کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اتنے دن ٹھہری رہو کہ جتنے دن حیض آیا کرتا ہے اور پھر غسل کر لو چنانچہ وہ استحباباً ہر ایک نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

فائدہ۔ مستحاضہ ہر ایک نماز کے وقت داخل ہونے پر وضو کرلے اور پھر وقت میں جو کچھ فرائض و نوافل پڑھنا چاہئے سو پڑھے اور باتفاق علماء کسی بھی نماز کے لئے اس پر غسل واجب نہیں مگر جب ایام حیض ختم ہوں اور ابو حنیفہ النعمان کا یہی مسلک ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں جمہور علماء کرام ہی کا مسلک صحیح ہے اور روایات میں جو تعدد غسل آیا وہ احادیث ضعیف ہیں (نووی صفحہ ۱۵۲)۔

(١٢٣) بَاب وُجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُونَ الصَّلَاةِ *

باب (۱۲۳) حائضہ عورت پر صرف روزہ کی قضا واجب ہے، نماز کی قضا نہیں۔

٦٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ ح و حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

٦٦٩۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، ابو قلابہ، معاذہ (تحویل) حماد، یزید رشک، معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ہم میں سے حیض کے زمانہ کی نمازوں کی قضا کرے، آپؐ نے فرمایا کیا تو حروری ہے، ہم میں سے جس کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آتا تھا تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ *

اس کو نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

٦٧٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِينَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَعْنِي يَقْضِينَ *

۶۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید، معاذہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا کرے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا تو حروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ کی ازواج حائضہ ہوتیں تو پھر کیا آپ ان کو نماز کی قضا کا حکم فرماتے۔

٦٧١- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ *

۶۷۱۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، عاصم، معاذہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے حائضہ روزہ کی قضا کرتی ہے نماز کی قضا نہیں کرتی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا تو حروری ہے، میں نے کہا حروری نہیں محض دریافت کرتی ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہمیں حیض آتا تو روزوں کی قضا کا حکم ہوتا اور نمازوں کی قضا کا حکم نہ ہوتا۔

(١٢٤) بَاب تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَنَحْوِهِ *

باب (۱۲۴) غسل کرنے والے کو کپڑے وغیرہ سے پردہ کرنا چاہیے۔

٦٧٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ *

۶۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، ابو مرہ مولی ام ہانی بنت ابی طالب، ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو آپؐ غسل فرمارہے تھے اور حضرت فاطمہؓ نے آپؐ پر ایک کپڑے سے پردہ کررکھا تھا۔

٦٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

۶۷۳۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، سعید بن ابی ہند، ابو مرہ مولیٰ عقیل، ام ہانی بنت ابی طالبؓ بیان کرتی ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے لئے اٹھے اور

بِأَعْلَى مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى غُسْلِهِ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَى *

حضرت فاطمہؓ نے آپؐ پر ایک کپڑے کی آڑ کی، اس کے بعد آپؐ نے اپنا کپڑا لے کر لپیٹا اور چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

٦٧٤- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ وَذَلِكَ ضُحًى *

۶۷۴۔ ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن ابی ہند سے اسی طرح روایت مروی ہے کہ آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے اپنے کپڑے سے پردہ کیا، جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو اسی کپڑے کو لپیٹا پھر کھڑے ہو کر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

٦٧٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى الْقَارِئُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ *

۶۷۵۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، موسیٰ القاری، زائدہ، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ، ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا اور آڑ کی پھر آپؐ نے غسل فرمایا۔

(١٢٥) بَاب تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ *

باب (۱۲۵) کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔

٦٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ *

۶۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدریؓ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت کسی عورت کا ستر دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ (جبکہ دونوں ننگے ہوں) ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ (جس وقت کہ دونوں ننگی ہوں) ایک کپڑے میں لیٹیں۔

٦٧٧- وَحَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَعُرْيَةِ الْمَرْأَةِ *

۶۷۷۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کی تبدیلی سے روایت منقول ہے۔

(فائدہ) مرد کا اجنبی عورت کو دیکھنا اور اسی طرح عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا حرام ہے اور حتیٰ کہ مرد کو خوبصورت بے ریش لڑکے کا منہ دیکھنا بھی بغرض شہوت بالاتفاق علماء حرام ہے (نووی جلد ا صفحہ ۱۵۴)۔

(١٢٦) بَاب جَوَازِ الِاغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخَلْوَةِ *

٦٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى قَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى بِالْحَجَرِ *

باب (۱۲۶) تنہائی میں ننگے نہانا جائز ہے۔

۶۷۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہؒ ان احادیث میں سے نقل کرتے ہیں کہ جنھیں ان سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر نقل کیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کا ستر دیکھتا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ مل کر نہیں نہاتے انہیں فتق (خصیے بڑھ جانے کی بیماری) ہے۔ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے گئے اور کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے وہ پتھر (اللہ کے حکم سے) ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دے، اے پتھر میرے کپڑے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے ان کا ستر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم ان میں تو کوئی بیماری نہیں۔ اس وقت پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ان کو دیکھ لیا، پھر انہوں نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو (غصے میں) مارنا(۱) شروع کر دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں خدا کی قسم پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی چھ یا سات ماروں کا نشان ہے۔

(١٢٧) بَاب الِاعْتِنَاءِ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ *

٦٧٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا

باب (۱۲۷) ستر کی حفاظت میں کوشش کرنا۔

۶۷۹۔ اسحٰق بن ابراہیم، حنظلی، محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن بکر، ابن جریج، (تحویل) اسحٰق بن منصور، محمد رافع عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ رضی اللہ

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ پتھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی کپڑے لے کر بھاگا ہے لیکن ستر کھلنے کی وجہ سے بشری تقاضا بھی غالب آیا اور پتھر کو سزا دینے کی نیت سے پتھر کو عصا مارنے لگے اور اس مار کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور معجزہ ظاہر فرمایا کہ پتھر پر مار کے نشانات پڑ گئے۔

إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَلَى رَقَبَتِكَ وَلَمْ يَقُلْ عَلَى عَاتِقِكَ *

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب (بعثت سے قبل) کعبہ کی تعمیر کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتھر ڈھونے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپؐ اپنا تہ بند اٹھا کر پتھر ڈھونے کے لئے شانہ پر ڈال لیں، آپؐ نے ایسا ہی کیا تو اسی وقت بے ہوش کر زمین پر گر گئے اور آپؐ کی آنکھیں آسمان سے لگ گئیں، پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے میری ازار میری ازار، چنانچہ آپؐ کی ازار باندھ دی گئی، ابن رافع کی روایت میں شانہ کے بجائے گردن کا لفظ ہے۔

٦٨٠- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبِكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ عُرْيَانًا *

۶۸۰۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحٰق، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ بنانے کے لئے لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے اور آپؐ نے تہ بند باندھ رکھا تھا تو آپ کے چچا عباسؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے تم اپنی ازار اتار کر مونڈھے پر ڈال لو تو اچھا ہو، آپؐ نے اپنی ازار کھولی اور اپنے شانہ پر ڈالی اسی وقت غش کھا گئے، پھر اس کے بعد سے آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا۔

٦٨١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ أَحْمِلُهُ ثَقِيلٍ وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ قَالَ فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِيَ الْحَجَرُ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتَّى بَلَغْتُ بِهِ إِلَى مَوْضِعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً *

۶۸۱۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ والد، عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف انصاری، ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری، مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھائے ہوئے لا رہا تھا اور ہلکی ازار پہنے ہوئے تھا وہ کھل گئی اور میں پتھر کو رکھ نہیں سکا یہاں تک وہ اس کی جگہ پر لے گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنا کپڑا اٹھاؤ اور ننگے مت پھرا کرو۔

(١٢٨) بَاب التَّسَتُّرُ عِنْدَ الْبَوْلِ *

٦٨٢- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ *

باب (۱۲۸) پیشاب کے وقت پردہ کرنا۔

۶۸۲۔ شیبان بن فروخ اور عبداللہ بن محمد بن اسماء (ضبعی) مہدی بن میمون، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، حسن، ابن سعد، مولیٰ حسن بن علی، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور پھر میرے کان میں ایک بات کہی وہ بات میں کسی سے بیان نہ کروں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ٹیلے یا کھجور کے درختوں کی آڑ پسند تھی۔

(١٢٩) بَاب بَيَانِ اَنَّ الْجِمَاعَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْإِسْلَامِ لَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ اِلَّا اَنْ يُّنْزِلَ الْمَنِيُّ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَاَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ بِالْجِمَاعِ *

٦٨٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ إِلَى قُبَاءَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَنِي سَالِمٍ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب (۱۲۹) ابتدائے اسلام میں بدون اخراج منی محض جماع سے غسل واجب نہ تھا مگر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور اب صرف جماع سے غسل واجب ہے۔

۶۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک بن ابی نمر، عبدالرحمٰن بن ابو سعید خدری، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں پیر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد قبا کی طرف نکلا جب ہم بنی سالم کے محلّہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتبان بن مالک کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور انہیں آواز دی، وہ اپنی ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس شخص کو جلدی میں مبتلا کر دیا، عتبان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص جلدی میں اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جائے اور منی نہ نکلے تو اس کا کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا پانی (غسل) پانی سے (منی) واجب ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ *

٦٨٤- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ *

۶۸۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ پانی پانی سے واجب ہوتا ہے۔

٦٨٥- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ حَدِيثُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا *

۶۸۵۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، معتمر، بواسطہ والد، ابوالعلاء بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کو دوسری حدیث منسوخ کر دیتی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت دوسری آیت سے منسوخ ہو جاتی ہے۔

فائدہ۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مسلم کا اس حدیث سے یہ مقصود ہے کہ پہلی حدیثیں منسوخ ہیں چنانچہ بعد کی احادیث میں صراحۃً موجود ہے کہ خواہ انزال منی ہو یا نہ ہو محض حشفہ غائب ہونے سے مرد اور عورتوں دونوں پر غسل واجب ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ واللہ اعلم بندہ مترجم

٦٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أَقْحَطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ *

۶۸۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ذکوان، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان پر سے گزرے اور اس کو بلایا، وہ نکلا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، آپؐ نے فرمایا ہماری وجہ سے تم نے جلدی کی، انہوں نے عرض کیا جی یارسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا جب تو جلدی کرے یا تجھے امساک ہو اور منی نہ نکلے تو تجھ پر غسل واجب نہیں، صرف وضو کرے۔

٦٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

۶۸۷۔ ابوربیع زہرانی، حماد، ہشام بن عروہ (تحویل) ابوکریب، محمد بن علاء، ابومعاویہ، ہشام، بواسطہ والد، ابوایوب، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي *

کے ساتھ صحبت کرے اور انزال سے قبل اٹھ کھڑا ہو، آپؐ نے فرمایا جو عورت سے رطوبت وغیرہ لگے اسے دھوڈالے اور پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔

٦٨٨- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ *

۶۸۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، ملی ابو ایوب، ملی، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بیوی سے جماع کرے اور اس کو انزال نہ ہو تو وہ اپنا ذکر دھوڈالے اور وضو کرے۔

٦٨٩- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۸۹۔ زہیر بن حرب اور عبد بن حمید، عبدالصمد بن عبدالوارث (تحویل) عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ والد، حسین بن ذکوان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عطاء بن یسار، زید بن خالد جہنیؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا وہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے لئے ہوتا ہے اور اپنی شرم گاہ کو دھوڈالے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

٦٩٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۹۰۔ عبدالوارث بن عبدالصمد، عبدالصمد، بواسطہ والد، داؤد، حسین یحییٰ، ابو سلمہ، عروہ بن زبیر، ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

٦٩١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو غَسَّانَ

۶۹۱۔ زہیر بن حرب، ابو غسان (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار،

الْمِسْمَعِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَفِي حَدِيثِ مَطَرٍ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ قَالَ زُهَيْرٌ مِنْ بَيْنِهِمْ بَيْنَ أَشْعُبِهَا الْأَرْبَعِ *

معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، ابوقتادہ، مطر، حسن، ابورافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں کونے (شرم گاہ) پر بیٹھے اور پھر اس کے ساتھ مصروف ہو تو اس پر غسل واجب ہو گیا اور مطر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اگرچہ انزال منی نہ ہو۔

(فائدہ) خلاصہ کلام یہ ہے کہ حشفہ عورت کی شرم گاہ میں خواہ کسی طرح سے غائب ہوا اور پھر انزال ہوا یا نہ ہو ذکر و حرکت ہو یا نہ ہو، آدمی مختون ہو یا غیر مختون بہر صورت غسل واجب ہے۔ (بندہ مترجم)

٦٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ثُمَّ اجْتَهَدَ وَلَمْ يَقُلْ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ *

۶۹۲۔ محمد بن عمرو بن عباد بن جبلہ، محمد بن ابی عدی (تحویل) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ، قتادہؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر شعبہ کی روایت میں انزال کا تذکرہ نہیں۔

٦٩٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأُذِنَ لِي فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّاهْ أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ

۶۹۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، حمید بن ہلال، ابوبردہ، ابوموسیٰ اشعری (تحویل) محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام حمید بن ہلال، ابوبردہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس مسئلہ میں مہاجرین اور انصار نے اختلاف کیا۔ انصار نے کہا غسل اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ منی کود کر نکلے اور انزال ہو اور مہاجرین نے کہا جس وقت مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہاری تسلی کئے دیتا ہوں ٹھہرو۔ چنانچہ میں وہاں سے اٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر جا کر اجازت طلب کی۔ انہوں نے اجازت دی میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اس بات کے پوچھنے میں شرم

شَيْءٍ وَإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ قُلْتُ فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ *

نہ کرو جو کہ تم اپنی حقیقی ماں سے دریافت کر سکتے ہو کہ جس کے پیٹ سے تم پیدا ہوئے، میں بھی تمہاری ماں ہوں، میں نے کہا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ تو نے اچھے واقف کار سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا ہے کہ جب مرد عورتوں کے چاروں کونوں (شرم گاہ) پر بیٹھے اور ختنہ (ذکر مرد) ختنہ (فرج) سے مل جائے (یعنی دخول ہو جائے خواہ انزال نہ ہو) تو غسل واجب ہو گیا۔

٦٩٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ *

۶۹۴۔ ہارون بن معروف اور ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عیاض بن عبداللہ، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ، ام کلثوم، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے صحبت کرے اور انزال سے قبل اپنے ذکر کو نکال لے تو کیا دونوں پر غسل واجب ہے، آپؐ نے فرمایا میں اور (عائشہؓ) ایسا کرتے ہیں اور پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ایسی باتیں اس وقت کر سکتا ہے جبکہ کوئی مصلحت اور اس میں کسی کو رنجش نہ ہو۔ آپ نے اس لئے فرمایا کہ اسے تسلی ہو جائے۔ نووی صفحہ ۱۵۶۔ اور احقر مترجم کہتا ہے کہ یہی چیز آپ کی اپنی امت پر کمال شفقت پر دال ہے کیونکہ آپ رؤف رحیم ہیں لہٰذا جو شخص اس حدیث کے مضمون کو اور کسی معنی پر محمول کرے تو ایسا شخص دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہو گا۔

(١٣٠) بَاب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ *

باب (۱۳۰) جو کھانا آگ سے پکا ہوا اس کے متعلق وضو اور عدم وضو کا حکم۔

٦٩٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

۶۹۵۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، بواسطہ والد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر، خارجہ بن زید انصاری، زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وضو اس کھانے سے جو آگ سے پکا ہو کرنا چاہئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتلایا کہ عبداللہ بن ابراہیم نے بیان کیا کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَنَا أُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ *

پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں اس لئے وضو کرتا ہوں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے وضو کرو اس کھانے سے جو آگ سے پکا ہو، اور ابن شہاب نے سعید بن خالد سے سنا اور وہ ان سے یہ حدیث بیان کر رہے تھے، سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کھانے کے متعلق وضو کرنے کے لئے جو کہ آگ سے پکا ہو عروہ ابن زبیر سے دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اس کھانے سے وضو کرو جو آگ سے پکا ہوا ہو۔

٦٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

۶۹۶۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں امام مسلم نے دونوں قسم کی حدیثیں بیان کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ وضو والا حکم منسوخ ہے اور جمہور سلف و خلف اور صحابہ و تابعین اور امام ابو حنیفہ نعمان کا یہی مسلک ہے کہ آگ کے پکے ہوئے کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ واللہ اعلم مترجم، نووی صفحہ ۱۵۶ جلد ا۔

٦٩٧- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَرْقًا أَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً *

۶۹۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، وہب بن کیسان، محمد بن عمر بن عطاء، ابن عباسؓ (تحویل) زہری، علی بن عبداللہؓ بن عباس (تحویل) محمد بن علی، بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت یا صرف گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا یا پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

٦٩٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى

۶۹۸۔ محمد بن صباح، ابراہیم بن سعد، زہری، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک دست کا گوشت چھری

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

سے کاٹ کر کھا رہے ہیں پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٦٩٩- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّينَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

٦٩٩۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری، عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بکری کا دست چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے، اتنے میں نماز کے لئے بلائے گئے۔ آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٧٠٠- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

٧٠٠۔ ابن شہاب، علی بن عبداللہ بن عباس، بواسطہ والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمرو، بکیر بن اشج، کریب مولیٰ ابن عباس، ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٧٠١- قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

٧٠١۔ عمرو، جعفر بن ربیعہ، یعقوب بن اشج، کریب، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، عمرو بن سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع، ابو عطفان، ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہ ہوں اس کا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا جگر بھونتا تھا (آپؐ اسے کھا کر) نماز پڑھتے اور وضو نہ فرماتے۔

٧٠٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا *

٧٠٢۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا اس میں ایک قسم کی دُسومت ہے۔

٧٠٣- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ *

۷۰۳۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو (تحویل) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، اوزاعی، (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عقیل، زہری سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

٧٠٤- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأَكَلَ ثَلَاثَ لُقَمٍ ثُمَّ صَلَّى بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَاءً *

۷۰۴۔ علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمر بن عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پہنے پھر نماز کو نکلے، اس وقت ایک شخص آپ کے پاس گوشت اور روٹی کا تحفہ لایا، آپؐ نے تین لقمے کھائے اور پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

٧٠٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِيهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَلَّى وَلَمْ يَقُلْ بِالنَّاسِ *

۷۰۵۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس روایت کو کچھ الفاظ کی کمی زیادتی کے ساتھ حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

(١٣١) بَاب الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ *

باب (۱۳۱) اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا بیان۔

٧٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ

۷۰۶۔ ابو کامل حجدری، ابو عوانہ، عثمان بن عبداللہ، جعفر بن ابی ثور، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا بکری کا گوشت کھا کر میں وضو کروں، آپؐ نے فرمایا چاہے کر چاہے نہ کر، پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر (استحبابا) وضو کر، اس نے کہا کہ بکریاں بٹھانے کے مقام پر نماز پڑھوں، آپؐ نے فرمایا ہاں، اس نے دریافت کیا اونٹوں کے بٹھلانے کے

نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا *

مقام پر نماز پڑھوں، آپؐ نے فرمایا نہیں (کیونکہ اونٹ سرکش اور موذی جانور ہے)۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام اور ایسے ہی تابعین اور امام ابو حنیفہ و مالک اور شافعیؒ کا یہ مسلک ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ جابرؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم یہی تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نووی صفحہ ۱۵۵ جلد ۱)

٧٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ *

۷۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن عمرو، زائدہ، سماک، (تحویل)، قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، عثمان بن عبداللہ بن موہب، اشعث بن ابی الشعثاء، جعفر بن ابی ثور، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو عوانہ والی روایت کی طرح یہ روایت منقول ہے۔

(١٣٢) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ *

باب (۱۳۲) جس شخص کو اپنے باوضو ہونے کا یقین ہو پھر اسے اس چیز میں شک ہو جائے تو اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

٧٠٨ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ *

۷۰۸۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ ابن عیینہ، زہری، سعیدؒ اور عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ کبھی آدمی کو نماز میں محسوس ہوتا ہے کہ اسے حدث ہوا، آپؐ نے فرمایا وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز نہ سنے یا بو محسوس نہ کرے، ابو بکر اور زہیر نے اپنی روایتوں میں عباد کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اس سے بڑا اصول نکلتا ہے کہ یقین شک سے باطل نہیں ہوتا (نووی صفحہ ۱۵۸ جلد ۱)۔

۷۰۹- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا *

۷۰۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں خلش محسوس ہو پھر اسے شک ہو کہ پیٹ میں سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے باہر نہ نکلے تاوقتیکہ کہ آواز نہ سنے یا بو محسوس نہ ہو۔

(۱۳۳) بَاب طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ *

باب (۱۳۳) مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۷۱۰- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

۷۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، زہری، عبیداللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو کسی نے ایک بکری صدقہ میں دی اور وہ مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑا ہوا دیکھا تو کہا تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی دباغت کے بعد کام میں لاتے، لوگوں نے عرض کیا وہ مردار ہے، آپؐ نے فرمایا مردار کا کھانا ہی تو حرام ہے۔

(فائدہ) امام ابوحنیفہ النعمانؒ کا یہی مسلک ہے کہ سور کے علاوہ تمام مرداروں کی کھالیں دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہیں (نووی صفحہ ۱۵۹ جلد ۱۸۔

۷۱۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ

۷۱۱۔ ابوطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری دیکھی جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی، آپؐ نے فرمایا تم نے اس کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا وہ تو مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا *

٧١٢- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِ رِوَايَةِ يُونُسَ *

۷۱۲۔ حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہابؒ سے یونس کی روایت کی طرح کی یہ حدیث منقول ہے۔

٧١٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَطْرُوحَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ *

۷۱۳۔ ابن ابی عمر، عبداللہ بن محمد زہری، سفیان، عمرو، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پڑی ہوئی بکری دیکھی جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے اس کی کھال کیوں نہ لی کہ دباغت کے بعد فائدہ اٹھاتے۔

٧١٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مُنْذُ حِينٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ *

۷۱۴۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے گھر میں بکری تھی تو پھر وہ مر گئی، آپؐ نے فرمایا تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

٧١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ أَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا *

۷۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کی (مری ہوئی) بکری پر سے گزر ہوا آپؐ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھالیا۔

٧١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَعْلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۷۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، زید بن اسلم، عبدالرحمن بن وعلہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ جس وقت کھال کو دباغت دیدی جائے تو وہ پاک ہو جاتی

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ *

ہے۔

٧١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۷۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، ابن عیینہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، (تحویل) ابو کریب، اسحٰق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، زید ابن اسلم، عبدالرحمٰن بن وعلہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٧١٨- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ فَرْوًا فَمَسِسْتُهُ فَقَالَ مَا لَكَ تَمَسُّهُ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوسُ نُؤْتَى بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوهُ وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَيَأْتُونَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهُ طَهُورُهُ *

۷۱۸۔ اسحٰق بن منصور، ابو بکر بن اسحٰق، عمرو بن ربیع، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیرؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن وعلہ سبائی کو ایک پوستین پہنے ہوئے دیکھا، میں نے اسے چھوا، انہوں نے کہا کیوں چھوتے ہو، میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا ہے کہ ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں بربر کے کافر آتش پرست بہت ہیں، وہ بکری ذبح کر کے لاتے ہیں، ہم تو ان کا ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے اور مشکیں چربی بھر کر لاتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

٧١٩- و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَإِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالْأَسْقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ فَقَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ أَرَأْيٌ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دِبَاغُهُ طَهُورُهُ *

۷۱۹۔ اسحٰق بن منصور، اور ابو بکر بن اسحٰق، عمرو بن ربیع، یحییٰ بن ایوب، جعفر بن ربیعہ، ابوالخیر، ابن وعلہ سبائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں، وہاں کے آتش پرست پانی کی اور چربی کی مشکیں لے کر آتے ہیں، ابن عباسؓ نے فرمایا پیو وہ پانی، میں کہا کیا اپنی رائے سے فرماتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ دباغت دینے کے بعد مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے۔

(١٣٤) بَاب التَّيَمُّمِ *

٧٢٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ *

٧٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو

باب (۱۳۴) تیمم کے احکام۔

۷۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ والد، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلے، جب مقام بیداء یا بذات الجیش پر پہنچے تو میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تلاش کرنے کے لئے رک گئے، صحابہ بھی ٹھہر گئے، وہاں پانی نہ تھا اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔ صحابہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا ہے اور لوگوں کو بھی ان کے ساتھ ٹھہرا دیا ہے نہ یہاں پانی ہے اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے، یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھ کر سو گئے تھے، انہوں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو روک رکھا ہے یہاں نہ پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے اور انہوں نے مجھ پر غصہ کیا اور جو کچھ منظورِ خدا ہوا کہہ ڈالا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کونچے دینے لگے، میں ضرور ہلتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا اس لئے میں حرکت نہ کر سکی، چنانچہ آپؐ سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی بالکل نہیں تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور یہ نقیبوں میں سے ہیں کہ اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو کھڑا کیا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکلا۔

۷۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، (تحویل) ابوکریب، ابواسامہ، ابن بشر، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ

أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً *

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک ہار مستعار لے لیا تھا وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے چند حضرات کو اس کے تلاش کرنے پر مامور کیا لیکن وہ نہیں ملا، تو انہوں نے بے وضو نماز پڑھ لی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس چیز کی آپؐ سے شکایت کی تو اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جزاک اللہ خیراً خدا کی قسم جب بھی تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زائل کر دیا اور مسلمانوں کے لئے اسے باعث برکت کر دیا۔

٧٢٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ

۷۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن شیبہ اور ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش شقیقؓ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے اور ابو موسیٰؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ابو موسیٰ نے کہا اے عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ کی کنیت ہے) اگر کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو وہ نماز کس طرح پڑھے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ ملے۔ ابو موسیٰؓ نے کہا تو پھر سورۂ مائدہ میں جو آیت ہے کہ اگر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر اس آیت سے انہیں جنابت میں تیمم کرنے کی اجازت دے دی جائے تو وہ رفتہ رفتہ پانی ٹھنڈا ہونے کی بھی شکل میں تیمم کرنے لگ جائیں گے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام سے بھیجا میں وہاں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا تو میں خاک میں اس طرح لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تجھے اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں سے تیمم کرنا کافی تھا، پھر آپؐ نے دونوں ہاتھ

بِيَدَيْكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ *

زمین پر (اوّلاً) ایک مرتبہ مارے، اور بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر مسح کیا اور پھر ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کیا، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمارؓ کی حدیث پر قناعت نہیں کی۔

(فائدہ) تیمم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ واجماع امت سے ثابت ہے اور صرف منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا ہے خواہ حدث سے ہو یا جنابت سے اور اکثر علماء کرام کے نزدیک تیمم میں دو ضربیں ضروری ہیں اور یہی حضرت علیؓ بن ابی طالب اور امام ابو حنیفہ، ومالک اور شافعیؒ کا مسلک ہے۔ نووی جلد ا صفحہ ۱۶۰۔

٧٢٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ *

۷۲۳۔ ابوکامل جحدری، عبدالواحد، اعمش، شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپؐ نے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پھر ان کو جھٹک دیا اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا۔

٧٢٤- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَمَّارُ قَالَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِي هَذَا

۷۲۴۔ عبداللہ بن ہاشم عبدی، یحییٰ بن سعید القطان، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں ملا، آپ نے فرمایا نماز نہ پڑھنا، عمارؓ نے کہا اے امیر المومنین آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھے اور ہم کو جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا آپ نے تو نماز نہ پڑھی لیکن میں مٹی میں لوٹا اور نماز پڑھی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تجھے کافی تھا اپنے ہاتھ زمین پر مارتا پھر ان کو جھاڑتا اور پھر دونوں ہاتھوں پر مسح کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا سے ڈر، عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا، حکم بیان کرتے ہیں کہ ابن عبدالرحمٰن ابزیٰ نے اپنے والد سے ذرؓ والی روایت کی طرح نقل کیا ہے اور بیان کیا کہ مجھ سے سلمہؓ نے ذرؓ کے واسطے اسی اسناد

الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ *

میں جو کہ حکم نے بیان کیا ہے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم تمہاری روایت کا بوجھ تم پر ہی ڈالتے ہیں۔

٧٢٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا وَلَمْ يَذْكُرْ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ *

۷۲۵۔ اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور پانی نہیں ملا پھر حدیث کو بیان کیا، باقی اتنا اضافہ ہے کہ عمار نے کہا اے امیر المومنین خدا نے آپ کا حق مجھ پر واجب کیا ہے اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کروں گا۔

٧٢٦ - قَالَ مُسْلِم وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ *

۷۲۶۔ مسلم، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن بن یسار مولیٰ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوالجہم بن حارث کے پاس گئے اور ابوالجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے آئے، راہ میں ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس آئے اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

٧٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ *

۷۲۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، سفیان، ضحاک بن عثمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا، آپؐ نے جواب نہیں دیا۔

(١٣٥) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ *

باب (۱۳۵) مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

٧٢٨- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ *

٧٢٨۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حمید (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حمید طویل، ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے ایک راستہ پر ملے اور جنبی تھے آپ کو دیکھ کر کھسک گئے اور غسل خانے کو چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تلاش کیا جب یہ حاضر ہوئے تو دریافت کیا کہاں تھے، تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آپؐ مجھ سے ملے تو میں جنبی تھا، میں نے بغیر غسل کئے ہوئے آپ کے ساتھ بیٹھنا مناسب نہ سمجھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ مومن کہیں نجس ہوتا ہے؟

٧٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ *

٧٢٩۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، وکیع، مسعر، واصل، ابووائل، ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملے اور وہ جنبی تھے تو الگ ہو گئے اور غسل کیا پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا میں جنبی تھا، آپؐ نے فرمایا مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

(١٣٦) بَاب ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا *

باب (١٣٦) حالت جنابت میں صرف ذکر اللہ کا جواز۔

٧٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ *

٧٣٠۔ ابو کریب، محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، بواسطہ والد، خالد بن سلمہ، بہی، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی یاد ہر وقت کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) ذکر الٰہی حالت جنابت میں جائز ہے مگر تلاوت قرآن کریم وغیرہ خواہ ایک آیت ہو اس سے بھی کم ہو باتفاق علماء کرام حرام ہے۔ (نووی جلد ا صفحہ ١٦٢)

(١٣٧) بَاب جَوَازِ أَكْلِ الْمُحْدِثِ الطَّعَامَ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ وَأَنَّ الْوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ *

باب (۱۳۷) بے وضو کھانا کھانا درست ہے اور وضو فوراً واجب نہیں۔

٧٣١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ *

۷۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوربیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لائے اور کھانا لایا گیا، حاضرین نے آپ کو وضو یاد دلایا، آپؐ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھتا ہوں جو وضو کروں۔

٧٣٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ فَقَالَ لِمَ أَأُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ *

۷۳۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپؐ بیت الخلاء سے آئے اور کھانا لایا گیا، حاضرین نے عرض کیا کیا آپؐ وضو نہیں فرماتے۔ آپؐ نے فرمایا کیوں؟ کیا نماز پڑھنا ہے جو وضو کروں۔

٧٣٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلَى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا جَاءَ قُدِّمَ لَهُ طَعَامٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَوَضَّأُ قَالَ لِمَ أَلِلصَّلَاةِ *

۷۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن مسلم طائفی، عمرو بن دینار، سعید بن حویرث، مولیٰ آل سائب، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء کے لئے گئے جب لوٹ کر آئے تو کھانا لایا گیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ وضو کیوں نہیں فرماتے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نماز پڑھنی ہے۔

٧٣٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حُوَيْرِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ

۷۳۴۔ محمد بن عمرو بن عباد بن جبلہ، ابو عاصم، ابن جریج، سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اس وقت کھانا لایا گیا، آپؐ نے تناول فرمایا اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرثؒ سے اتنی

وَزَادَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ لَمْ تَوَضَّأْ قَالَ مَا أَرَدْتُ صَلَاةً فَأَتَوَضَّأَ وَزَعَمَ عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ *

زیادتی اور نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپؐ نے وضو نہیں کیا، آپؐ نے فرمایا میں نماز تھوڑی پڑھنا چاہتا تھا جو وضو کرتا۔

(١٣٨) بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ *

باب (۱۳۸) بیت الخلاء جاتے وقت کیا دعا پڑھے۔

٧٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَفِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ *

۷۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ حماد کی روایت میں لفظ خلاء اور ہشیم کی روایت میں کنیف ہے۔

٧٣٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ *

۷۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز سے اسی سند کے ساتھ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کے الفاظ منقول ہیں۔

(١٣٩) بَاب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ *

باب (۱۳۹) بیٹھنے کی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

٧٣٧ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي الرَّجُلَ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ *

۷۳۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، تحویل، شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز تیار تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے، نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوئے حتیٰ کہ آدمی سوگئے۔

٧٣٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا

۷۳۸۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ عبدالعزیز

أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ *

٧٣٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ إِي وَاللَّهِ *

٧٤٠- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِي حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا *

بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز تیار تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے حتیٰ کہ صحابہ سو گئے، پھر آپؐ نے آکر انہیں نماز پڑھائی۔

۷۳۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے اور پھر نماز پڑھتے تھے مگر وضو نہیں کرتے تھے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہؒ سے دریافت کیا کہ تم نے یہ انسؓ سے سنا ہے انہوں نے کہاہاں خدا کی قسم۔

۷۴۰۔ احمد بن سعید بن صخر دارمی، حبان، حماد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عشاء کی نماز کی تکبیر ہوئی تو ایک شخص بولا مجھے کچھ کہنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سرگوشی فرمانے لگے حتیٰ کہ سب یا کچھ حضرات سو گئے اور پھر انہوں نے نماز پڑھی۔

(فائدہ) یعنی نماز کے طریقہ پر بیٹھا ہوا اگر سو جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نووی جلد صفحہ ۱۶۳)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّلٰوةِ (۱)

(١٤٠) بَاب بَدْءِ الْأَذَانِ *

٧٤١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب (۱۴۰) اذان کی ابتداء۔

۷۴۱۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، محمد بن بکر، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج (تحویل) ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، نافع مولیٰ ابن عمر، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو وقت پر جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا تھا، ایک روز اس چیز کے متعلق گفتگو ہوئی، بعض بولے نصاریٰ کی طرح ناقوس بنالو اور بعض بولے یہود کی طرح نرسنگا کیوں نہیں لے لیتے ہو، (۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کر دیتے کہ لوگوں کو نماز کے لئے پکار دیا کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز کے لئے (کلمات اذان سے) بلالے۔

---

(۱) لفظ "الصلوٰۃ" یا تو مشتق ہے صلوٰۃ بمعنی دعا سے یا صلوٰۃ بمعنی رحمت سے یا اس کا اصل معنی کسی چیز کی طرف اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہونا، یا اس کا معنی ہے لازمی ہونا اور لازمی بھی اس عبادت کو لازم سمجھتا ہے اور یہ عبادت اس پر لازم ہوتی ہے۔

(۲) اذان کا لغوی معنی الاعلام ہے یعنی اعلان کرنا اور مطلع کرنا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ کو جماعت کی اہمیت کا علم ہوا اور یہ بات بھی ان کے سامنے تھی کہ سارے لوگوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ پر بغیر اطلاع اور بغیر متنبہ کئے جمع کرنا ممکن نہیں تو اس بارے میں مشاورت ہوئی کہ جمع کرنے کا کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ ایک رائے یہ آئی کہ آگ جلائی جائے، اس رائے کو مجوسیوں کی مشابہت کی وجہ سے رد کر دیا گیا۔ دوسری رائے قرن کی آئی کہ یہ ایک آلہ تھا جس میں پھونک مارنے سے آواز آتی تھی، اس رائے کو یہود کی مشابہت کی وجہ سے رد کر دیا گیا۔ تیسری رائے ناقوس کی آئی یہ ایک لکڑی کو دوسری لکڑی پر مارنا ہوتا تھا کہ جس سے آواز پیدا ہوتی تھی مگر اس رائے کو بھی عیسائیوں کی مشابہت کی وجہ سے رد کر دیا گیا اور بغیر کسی نتیجہ پر پہنچے مجلس مشاورت ختم ہو گئی۔ بعد میں حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو خواب میں اذان اور اقامت مروجہ طریقے کے مطابق دکھائی گئی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سچا خواب ہے اور اس کی تصدیق فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ *

(١٤١) بَاب الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ إِلَّا كَلِمَةً فَإِنَّهَا مُثَنَّاةٌ *

باب (۱۴۱) اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم۔

٧٤٢- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ *

۷۴۲۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، اسمٰعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایوب کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

٧٤٣- و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ *

۷۴۳۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو قلابہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت بتلانے کے لئے کوئی چیز چاہئے جس سے نماز کا علم ہو جایا کرے، بعض نے کہا نماز کے وقت آگ روشن کرنی چاہئے یا ایک ناقوس بجا دینا چاہئے، اس گفتگو کے بعد بلالؓ کو اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہنے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہوا۔

٧٤٤- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُورُوا نَارًا *

۷۴۴۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، خالد حذا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ معمولی تغیر سے روایت منقول ہے۔

٧٤٥- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ *

۷۴۵۔ عبداللہ بن عمر قواریری، عبدالوارث بن سعید، عبدالوہاب بن عبدالمجید، ایوب، ابو قلابہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلال کو اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا۔

(فائدہ) جامع ترمذی میں عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی، اور اسی طرح سے ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، اور یہی چیز مسند عبدالرزاق طحاوی اور دار قطنی میں منقول ہے اور اس کے برخلاف حضرت بلالؓ کا تعامل بھی اسی چیز پر رہا اسی لئے امام ابو حنیفۃ النعمان اسی چیز کے قائل ہیں اور یہی ہمارے زمانہ کا تعامل ہے، واللہ اعلم (فتح الملہم جلد ۱)

(١٤٢) بَاب صِفَةِ الْأَذَانِ *

٧٤٦- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ و حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ إِسْحَقُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

باب (۱۴۲) اذان کا طریقہ۔

۷۴۶۔ ابو غسان مالک بن عبدالواحد، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، عامر احول، عبداللہ بن محیریز، ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سکھائی اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، اشہد ان محمداً رسول اللہ، پھر دوبارہ کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، اشہد ان محمداً رسول اللہ، پھر حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ اور حی علی الفلاح دو مرتبہ۔ اسحٰق نے اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ کو اور بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں دیگر کتب حدیث میں اللہ اکبر ابتداء میں چار مرتبہ موجود ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں مسلم کے اکثر نسخوں میں بھی چار ہی مرتبہ ہے اور شہادتین کا مکرر پڑھنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسنون نہیں کیونکہ عبداللہ بن زید کی روایت میں یہ ثابت ہے۔ حنفیہ کی مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۵ ج ۲ (نووی صفحہ ۱۶۵ جلد ۱)

(١٤٣) بَاب اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ *

٧٤٧- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى *

باب (۱۴۳) ایک مسجد کے لئے دو موذن ہو سکتے ہیں۔

۷۴۷۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے ایک بلالؓ اور دوسرے عبداللہ بن ام مکتوم جو نابینا تھے۔

٧٤٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۷۴۸۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ، قاسم، عائشہ رضی اللہ

(۱) حضرت ابو محذورہؓ مکہ کے موذن تھے، ان کا نام سمرہ یا اوس یا جابر ہے۔ غزوۂ حنین کے بعد مسلمان ہوئے اور لوگوں میں عمدہ آواز والے تھے۔ ہمیشہ مکہ مکرمہ میں ہی مقیم رہے وہیں پر ۵۹ ہجری یا ۷۷ ہجری میں وفات ہوئی۔ بعد میں ان کی اولاد میں اذان دینے کا سلسلہ جاری رہا۔

عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ *

تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(١٤٤) بَاب جَوَازِ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ مَعَهُ بَصِيرٌ *

باب (۱۴۴) اندھا اذان دے سکتا ہے جبکہ بینا اس کے ساتھ ہو۔

٧٤٩- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمَى *

۷۴۹۔ ابو کریب، محمد بن علاء ہمدانی، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ام مکتومؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دیا کرتے تھے اور آپ نابینا تھے اور ان کے ساتھ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

٧٥٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۵۰۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، یحییٰ بن عبداللہ، سعید بن عبدالرحمٰن، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(١٤٥) بَاب الْإِمْسَاكِ عَنِ الْإِغَارَةِ عَلَى قَوْمٍ فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سُمِعَ فِيهِمُ الْأَذَانُ *

باب (۱۴۵) دارالکفر میں اگر اذان ہوتی ہو تو وہاں لوٹ مار نہ کرے۔

٧٥١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى *

۷۵۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حماد بن سلمہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) علی الصبح حملہ کرتے تھے، اور اذان پر کان لگائے رکھتے، اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے ورنہ حملہ کرتے، آپؐ نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو نار جہنم سے نکل گیا، لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

(١٤٦) بَاب اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْأَلُ

باب (۱۴۶) اذان سننے والا وہی کلمات ادا کرے جو کہ مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے۔

اللَّهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ *

٧٥٢- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ *

۷۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو کہ موذن کہتا ہے۔

٧٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ *

۷۵۳۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، حیوہ، سعید بن ابی ایوب، کعب بن علقمہ، عبدالرحمٰن بن جبیر، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی کہو جو کہ موذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (۱) مانگو اور وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو ایک بندہ کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں اور مجھے امید ہے کہ بندہ میں ہی ہوں، اس لئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گی۔

٧٥٤- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ

۷۵۴۔ اسحٰق بن منصور، جعفر بن محمد جہضم ثقفی، اسمٰعیل بن جعفر، عمارہ بن غزیہ، خبیب بن عبدالرحمٰن بن اساف، حفص بن عاصم، بواسطہ والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے بھی کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، پھر وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہد ان محمد

(۱) وسیلہ لغوی معنی کے اعتبار سے اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کسی چیز تک پہنچا جائے۔ یہاں مراد جنت کا سب سے اونچا مرتبہ ہے جو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملے گا چونکہ وہ درجہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اللہ تعالیٰ کا خصوصی قرب حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اس لئے اسے وسیلہ کہا جاتا ہے۔

أَحَدُكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

ارسول اللہ کہے، پھر وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور وہ لاالہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لاالہ الا اللہ کہے، دل سے یقین رکھتے ہوئے تو جنت میں داخل ہوگا۔

٧٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا *

۷۵۵۔ محمد بن رمح، لیث، حکیم بن عبداللہ بن قیس القرشی (تحویل) قتیبہ بن سعید، لیث، حکیم بن عبداللہ، عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات کہے اشہد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ وان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولاً وبالاسلام دیناً تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن رمح نے اپنی روایت کے شروع میں انا کا لفظ بھی کہا ہے، باقی قتیبہ کی روایت میں مذکور نہیں۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اذان تمام عقائد ایمان کو جامع ہے اولاً اللہ اکبر سے اثبات ذات ہے اور پھر اشہدان لاالہ الا اللہ سے توحید اور اشہدان محمداً رسول اللہ سے رسالت کا بیان ہے اس کے بعد اعمال میں جو افضل عبادت نماز ہے اس کی تاکید ہے اور حیَّ علی الفلاح سے آخرت کی تیاری پر متنبہ کیا گیا ہے اور اس کے بعد شہادت و توحید کا تکرار کرنا اس بات پر دال ہے کہ تمام اعمال کا دارومدار حسن خاتمہ پر ہے۔ (نووی جلد اصفحہ ۱۶۷)۔

(١٤٧) بَاب فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ *

باب (۱۴۷) اذان کی فضیلت اور اذان سنتے ہی شیطان کا بھاگ جانا۔

٧٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ

۷۵۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبدہ، طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں انہیں مؤذن نماز کے لئے بلانے آیا، حضرت

الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے قیامت کے دن (خدا کی رحمت کے شوق میں) موذنوں کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔

٧٥٧ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۷۵۷۔ اسحٰق بن منصور، ابو عامر، سفیان، طلحہ بن یحییٰ، عیسیٰ بن طلحہ، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٧٥٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا *

۷۵۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ شیطان جس وقت اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر اتنا دور چلا جاتا ہے جیسا کہ مقام روحاء، سلیمان بن اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے روحاء کے متعلق دریافت کیا تو ابوسفیان نے کہا وہ مدینہ سے چھتیس میل دور ہے۔

٧٥٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۷۵۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٧٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ *

۷۶۰۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جس وقت اذان کی آواز سنتا ہے تو ریح خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سنائی دے، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے تاکہ اس کی آواز نہ سنائی دے، جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور وساوس (نمازی کے دل میں) ڈالتا ہے۔

٧٦١- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ *

۷۶۱۔ عبدالحمید بن بیان الواسطی، خالد بن عبداللہ، سہیل، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر ڈرتا ہوا بھاگتا ہے۔

٧٦٢- حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَ هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ*

۷۶۲۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا یا ایک آدمی تھا، پھر ایک شخص نے باغ میں سے میرا نام لے کر مجھے پکارا، میرے ساتھی نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا، میں نے اپنے والد سے اس چیز کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے اس چیز کا علم ہوتا تو میں تجھے نہ بھیجتا جس وقت تو اس قسم کی آواز سنے تو اذان دے جیسا کہ نماز کے لئے اذان دیتے ہیں، کیونکہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کر رہے تھے کہ آپؐ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پاد تا ہوا بھاگتا ہے۔

٧٦٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ

۷۶۳۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پاد تا ہوا چلا جاتا ہے(۱) تاکہ اذان نہ سنے، جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے، جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر لوٹ آتا ہے، آدمی اور اس کے نفس میں خطرات ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر اور فلاں اور وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کہ نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں، حتیٰ کہ آدمی اس حالت میں ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی

(۱) شیطان اذان سن کر بھاگ جاتا ہے تاکہ قیامت کے دن مؤذن کے حق میں اذان سننے کی گواہی نہ دینی پڑے اس لئے کہ جو جن یا انسان مؤذن کی اذان سنتا ہے وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ یا اس لئے بھاگتا ہے تاکہ بھاگ کر اذان سے اپنی نفرت کا اظہار کرے اس لئے کہ اذان سے بہترین عبادت کی طرف بہترین الفاظ کے ذریعے بلایا جاتا ہے۔

صَلَّى *

رکعتیں پڑھیں۔

٧٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى *

۷۶۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کیونکر نماز پڑھی۔

(١٤٨) بَاب اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ *

باب (۱۴۸) تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ہاتھوں کا شانوں تک اٹھانا اور سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا نہ اٹھانا۔

٧٦٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ *

۷۶۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، تمیمی اور سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ جس وقت نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے، اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے۔

٧٦٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ *

۷۶۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر جس وقت رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے۔

٧٦٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و

۷۶۷۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل (تحویل) محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، سلمہ بن سلیمان، عبداللہ، یونس، زہری سے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ *

یہ روایت ابن جریج والی روایت کی طرح منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کیلئے اٹھتے تو دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے (۱)۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ اور تمام اہل کوفہ کا یہ مسلک ہے کہ تکبیر افتتاح کے علاوہ کسی اور مقام پر ہاتھوں کا اٹھانا مسنون نہیں اور امام نوویؒ فرماتے ہیں یہی امام مالک کا مشہور مسلک ہے، ابن رشد مالکی بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں کہ امام مالک نے اہل مدینہ کے تعامل کی وجہ سے اس چیز کو اختیار کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اسی چیز کے قائل اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین میں سے بہت بڑی اہل علم کی جماعت ہے اور یہی سفیان ثوری کا مسلک ہے اور ترمذی وابوداؤد اور نسائی میں عبداللہ بن مسعود کی روایت بھی اسی طرح منقول ہے اور شرح معانی الآثار کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ رفع یدین ابتداء میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ واللہ اعلم (فتح الملہم جلد ۲)

٧٦٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا *

۷۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، ابو قلابہؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھی، تکبیر کہی اور پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا دیا اور پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

٧٦٩- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۷۶۹۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، قتادہ، نصر بن عاصم، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے۔

٧٧٠- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

۷۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں

(۱) فقہاء حنفیہ کے ہاں تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں کسی دوسرے موقع پر رفع یدین نہیں کرنا۔ ان کا استدلال بھی احادیث اور آثار صحابہؓ سے ہے۔ حنفیہ کے مستدلات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۱۴ ج ۲، معارف السنن ص ۷۹ ج ۲۔

حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ *

کی لو تک ہاتھوں کو اٹھایا۔

(فائدہ) یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ، مالک، شافعی، ثوری اور احمد اور تمام صحابہ و تابعین کے نزدیک تکبیر تحریمہ واجب ہے (نووی صفحہ ۱۶۸ جلد)

(١٤٩) بَاب إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ *

باب (۱۴۹) نماز میں ہر ایک رفع و خفض پر تکبیر کہے مگر رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔

٧٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا خدا کی قسم میں تم سب سے زائد نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنَى بَعْدَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور جب وقت رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، اس کے بعد کھڑے کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر جس وقت سجدہ کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، ساری نماز میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری کر دیتے اور دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد جس وقت اٹھتے تو پھر بھی تکبیر کہتے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زائد مشابہ ہوں۔

٧٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۷۷۳۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن حارث، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے بقیہ روایت ابن جریج کی روایت کی طرح ہے اس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ میں تم میں نماز کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زائد مشابہ ہوں، مذکور نہیں۔

٧٧٤ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمنؒ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب مروان نے مدینہ منورہ میں خلیفہ مقرر کیا تو وہ فرض نماز کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے، بقیہ روایت ابن جریج کی روایت کی طرح ہے، اس میں یہ ہے کہ جب وہ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو مسجد والوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نماز میں تم سب سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

٧٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ قَالَ إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۵۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے، ہم نے عرض کیا، اے ابوہریرہؓ یہ تکبیر کیسی ہے، انہوں نے فرمایا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

٧٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۷۷۶۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، سہیل، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ہر ایک خفض و رفع پر تکبیر کہتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

٧٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ

۷۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور عمران نے

بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے، جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ انہوں نے ایسی نماز پڑھائی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے یا یہ کہا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

(۱۵۰) بَاب وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمَهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا *

باب (۱۵۰) نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی نہ پڑھ سکے تو اور کوئی سورت پڑھ لے۔

۷۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

۷۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، زہری، محمود بن ربیع، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز (کامل) نہیں۔

۷۷۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ *

۷۷۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمود بن ربیع، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز (کامل) نہ ہوگی۔

۷۸۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ

۷۸۰۔ حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، محمود بن ربیع (جن کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں کے پانی سے کلی کر دی تھی) عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ام القرآن

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ *

سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز کامل نہیں ہوتی۔

٧٨١ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا *

۷۸۱۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ کچھ اور زائد نہ پڑھے۔

(فائدہ) اس سے پتہ چلتا ہے کہ سورت کا پڑھنا بھی واجب ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے کیونکہ ان احادیث سے وجوب سورۃ فاتحہ بھی ثابت ہے اور اس کے ساتھ سورت کے ملانے کا بھی وجوب ثابت ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے (فتح الملہم جلد ۲، اعلاء السنن جلد ۲)

٧٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ *

۷۸۲۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، سفیان بن عیینہ، علاء بن عبدالرحمٰن، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے، یہ تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کبھی ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں انہوں نے فرمایا اپنے دل میں پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ سے سنا آپؐ فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہوگئی ہے اور میرا بندہ جو بھی مانگے گا اسے وہی ملے گا چنانچہ جب بندہ الحمدللہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ بندہ نے میری خوبی اور بزرگی بیان کی اور کبھی یہ فرمایا کہ بندہ نے اپنے کاموں کو میرے سپرد کر دیا، پھر جب وہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور بندہ کے بیچ ہے اور میرے بندہ کو جو مانگے وہ ملے گا اور پھر جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندہ کے لئے ہے جو وہ مانگے اسے وہی ملے گا۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب اپنے مکان

میں بیمار تھے میں نے پھر ان سے جاکر یہ حدیث پوچھی۔

(فائدہ) اس حدیث سے پتہ چلا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کا جزو نہیں (مترجم)

٧٨٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۸۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، علاء بن عبدالرحمٰن، ابوالسائب، مولیٰ ہشام بن زہرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

٧٨٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي*

۷۸۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، علاء بن عبدالرحمٰن، ابوالسائب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی حسب سابق نقل کرتے ہیں۔ باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے سو نصف میری ہے اور نصف حصہ میرے بندے کا ہے۔

٧٨٥- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَمِنْ أَبِي السَّائِبِ وَكَانَا جَلِيسَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۷۸۵۔ احمد بن جعفر معقری، نضر بن محمد، ابو اویس، علاء، بواسطہ والد، ابوالسائب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے، تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔

٧٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ

۷۸۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، حبیب، شہید، عطاء، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر قرأت کے درست نہیں ہوتی۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے پڑھا ہم نے بھی زور سے پڑھا اور جس نماز میں آپؐ نے آہستہ سے پڑھا ہم نے

أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ *

بھی آہستہ پڑھا۔

٧٨٧- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنْ لَمْ أَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنْ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنِ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ *

۷۸۷۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاءؒ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ساری نماز میں قرأت کرنی چاہئے پھر جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جن نمازوں میں آپؐ نے آہستہ قرأت کی ہم نے بھی آہستہ آہستہ سے قرأت کی۔ ایک شخص بولا میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھوں، ابوہریرہؓ نے فرمایا اگر تو زائد پڑھے (یعنی سورت ملائے) تو بہتر ہے اور جو صرف سورۃ فاتحہ پڑھے تب بھی کافی ہے۔

٧٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ*

۷۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر ایک نماز میں قرأت واجب ہے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرأت سنائی ہم نے بھی تم کو قرأت سنائی اور جس نماز میں آپؐ نے آہستہ سے قرأت کی ہم نے بھی آہستہ قرأت کی اور جو شخص صرف سورۃ فاتحہ پڑھے تو بھی کافی ہے اور جو اس سے زائد پڑھے تو افضل ہے (کیونکہ سورۃ کا ملانا واجب ہے)۔

٧٨٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ

۷۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر آپ کو سلام کیا، آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جاکر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، وہ پھر گیا اور جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام کہا اور پھر فرمایا جا نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھ، حتیٰ کہ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا بالآخر اس شخص نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے

السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا *

آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، مجھے سکھایئے۔ آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اور پھر جتنا قرآن کریم پڑھ سکے وہ پڑھ، اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا، پھر ساری نماز اسی طرح پڑھ۔

۷۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَا فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ *

۷۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبداللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر بواسطہ والد، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، بقیہ حدیث سابق ہے باقی اتنا زائد ہے کہ جب نماز کا ارادہ کرے تو کامل وضو کر اور قبلہ کا استقبال کر اور پھر تکبیر کہہ۔

(۱۵۱) بَاب نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ *

باب (۱۵۱) مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنے کی ممانعت۔

۷۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا *

۷۹۱۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، زرارۃ بن اوفی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد فرمایا کہ تم میں سے کس نے میرے پیچھے سبح اسم ربك الاعلى پڑھی تھی، ایک شخص نے عرض کیا میں نے صرف ثواب کی نیت سے پڑھی تھی، آپؐ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے قرآن چھین رہا ہے۔

۷۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ

۷۹۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، زرارۃ

بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ ابْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا *

بن اوفی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، ایک شخص نے آپؐ کے پیچھے سورۃ سبح اسم ربك الاعلی کی قرأت شروع کر دی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کس نے پڑھی یا کون پڑھنے والا ہے، ایک شخص نے عرض کیا میں، آپؐ نے فرمایا میں سمجھا تم سے کوئی مجھ سے قرآن چھین رہا ہے، (یعنی ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے)۔

٧٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا *

۷۹۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن ابی عروبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپؐ نے یہی فرمایا۔

(١٥٢) بَاب حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ *

باب (۱۵۲) بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے والوں کے دلائل۔

٧٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ *

۷۹۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، غندر، محمد بن جعفر شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ (ہمیشہ) نماز پڑھی مگر میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(فائدہ) امام ابوحنیفہ النعمان کا یہی مسلک ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ امام مسلم بھی بظاہر اسی کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔

٧٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ *

۷۹۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ میں نے قتادہ سے دریافت کیا کیا تم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت سنی ہے انہوں نے کہا جی ہاں (بلکہ) ہم نے ان سے دریافت کیا ہے۔

٧٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

۷۹۶۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، عبدہؒ سے

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَعَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا *

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کلموں(۱) کو زور زور سے پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور اوزاعی کو قتادہ نے لکھا کہ ان سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرؓ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی وہ الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرأت کے شروع اور اخیر میں نہیں پڑھتے تھے۔

٧٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ *

۷۹۷۔ محمد بن مہران، ولید بن مسلم، اوزاعی، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(١٥٣) بَاب حُجَّةِ مَنْ قَالَ الْبَسْمَلَةُ آيَةٌ مِنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةٌ *

باب (۱۵۳) سورۃ برأت کے علاوہ بسم اللہ کو ہر ایک سورت کا جزو کہنے والوں کی دلیل۔

٧٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ

۷۹۸۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، مختار بن فلفل، انس بن مالکؓ (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، مختار، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے، اتنے میں آپؐ کو ایک غفلت سی آئی پھر مسکراتے ہوئے آپؐ نے سر اٹھایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں مسکرا رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اخیر تک پڑھی، پھر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کا وعدہ میرے پروردگار نے مجھ

---

(۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سکھانے کی غرض سے سبحانک اللہ الخ کبھی کبھی اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ اسی طرح کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے کہ سکھانے کی غرض سے کبھی کبھی ثناء جہراً پڑھتے تھے اگرچہ اصل سنت آہستہ آواز سے ہی پڑھنا ہے۔

شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ *

سے کیا ہے، اس پر خیر کثیر ہے وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے روز میری امت کے لوگ پانی پینے کے لئے آئیں گے، اس کے برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں، وہاں سے ایک بندہ کو نکال دیا جائے گا میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ تو میری امت کا ہے۔ ارشاد ہوگا کہ تم نہیں جانتے کہ جو اس نے آپ کے بعد نئے کام (بدعتیں) ایجاد کی ہیں۔ ابن حجر کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپؐ ہمارے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بطور تبرک کے پڑھی اس سے اس خاص سورت کا جزو ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ پھر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بھی نہیں تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بدعت کی مذمت بھی ثابت ہے۔ بہترین قول وہ ہے جو کہ مختار میں ہے کہ ہر ایک رکعت میں بسم اللہ آہستہ پڑھے اور یہ قرآن کریم کا جزو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے کسی خاص سورت کا جزو نہیں، واللہ اعلم۔

٧٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ *

۷۹۹۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابن فضیل، مختار بن فلفل، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی ابن مسہر کی روایت کی طرح منقول ہے اس میں یہ مذکور نہیں کہ اس کے برتن شمار میں تاروں کے برابر ہوں گے۔ ہاں یہ الفاظ ہیں کہ کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ جنت میں اس پر ایک حوض ہے۔

(١٥٤) بَاب وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ *

باب (۱۵۴) تکبیر تحریمہ کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنا اور ہاتھوں کو زمین پر مونڈھوں کے برابر رکھنا۔

٨٠٠- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۰۔ زہیر بن حرب، عفان، محمد بن جحادہ، عبدالجبار بن وائل، علقمہ بن وائل، مولیٰ علقمہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہی، ہمام راوی حدیث نے ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا

رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ *

بیان کیا پھر کپڑا لپیٹ لیا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا پھر ان کو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو آپؐ نے دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا۔

(١٥٥) بَاب التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۵۵) نماز میں تشہد پڑھنا۔

٨٠١- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ *

۸۰۱۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یہ کہا کرتے تھے کہ سلام ہو اللہ پر اور سلام ہو فلاں پر، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے جس وقت نماز میں تم میں سے کوئی بیٹھا کرے تو یہ کہا کرے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ، اس طرح کہنے سے ہر ایک بندہ کو خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں سلام پہنچ جائے گا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر اس کے بعد جو دعا چاہے سو مانگے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس بات میں تین تشہد منقول ہیں۔ عبداللہ بن مسعود ابن عباس اور ابو موسیٰ اشعری کے اور علماء کرام نے اتفاق کیا ہے کہ ان میں سے جونسا بھی پڑھ لے وہ کافی ہے۔ باقی امام ابو حنیفہ احمد اور جمہور فقہا و اہلحدیث کے نزدیک عبداللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت صحت کے ساتھ مروی ہے۔ نووی جلد ا صفحہ ۱۷۳۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسی چیز پر اکثر صحابہ و تابعین کا تعامل ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے آٹھ وجوہ سے اس تشہد کی فضیلت ثابت کی ہے اور یہی اولیٰ بالعمل ہے۔ واللہ اعلم۔

٨٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ

۸۰۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں دعا کے اختیار کرنے کا تذکرہ نہیں۔

مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ *

٨٠٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ *

۸۰۳۔ عبد بن حمید، حسین جعفی، زائدہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ پہلی روایتوں کی طرح روایت منقول ہے اور اس میں اختیار دعا کا تذکرہ ہے۔

٨٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ *

۸۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشہد میں بیٹھتے تھے، باقی حدیث سب روایت منصور کی ہے اس کے بعد فرمایا جو جی چاہے پڑھے۔

٨٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا *

۸۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو نعیم، سفیان بن ابی سلیمان مجاہد، عبداللہ بن سخبرہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھلایا اور میرا ہاتھ آپؐ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا جیسا کہ آپؐ مجھے قرآن کریم کی ایک سورت سکھلا رہے ہوں اور تشہد کو اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

٨٠٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ *

۸۰۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، ابوالزبیر، سعید بن جبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد سکھلاتے تھے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ الخ، ابن رمح کی روایت میں ہے جیسا کہ قرآن سکھلاتے۔

٨٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ *

۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، عبدالرحمٰن بن حمید ابوالزبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد سکھلاتے جیسا کہ قرآن کریم کی سورت سکھلاتے ہوں۔

٨٠٨- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذْ قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ

۸۰۸۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، محمد بن عبدالملک الاموی، ابو عوانہ، قتادہ، یونس بن جبیر، حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب وہ نماز میں بیٹھے تو ایک شخص بولا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے پھر کر پوچھا یہ کلمہ تم میں سے کس نے کہا، تمام جماعت پر سکتہ آگیا، پھر انہوں نے فرمایا تم میں سے یہ کلمہ کس نے کہا، لوگ پھر بھی خاموش رہے، ابو موسیٰؓ بولے اے حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں نے نہیں کہا مجھے تو آپ کا ڈر تھا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہوں، اتنے میں ایک شخص بولا میں نے کہا ہے اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ تم نماز میں کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور تمام سنتیں سکھلا دیں اور نماز پڑھنا بھی بتلا دیا۔ آپ نے فرمایا جس وقت تم نماز پڑھنا چاہو تو اولاً صفیں درست کرو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے اور جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دونوں کے افعال برابر ہو جائیں گے اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ *

٨٠٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ*

اللّٰھم ربنا ولك الحمد کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا اس لئے وہ خود اپنے پیغمبر کی زبان سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ میں جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ میں جاؤ، اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ادھر کی کسر ادھر نکل جائے گی اور جس وقت امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے سب سے پہلے یہ کہے اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۸۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، سعید بن ابی عروبہ (تحویل) ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تیمی، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور جریر نے بواسطہ سلیمان قتادہؓ سے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو (خواہ سری نماز ہو یا جہری) اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے کہ اس کی تعریف کی۔ صرف ابو کامل کی روایت میں ابو عوانہ سے منقول ہے کہ ابو اسحاق (امام مسلم کے شاگرد نے) فرمایا، ابو بکر ابو النضر کے بھانجے نے اس روایت میں گفتگو کی ہے، امام مسلم نے فرمایا وہ صحیح ہے یعنی وہ حدیث کہ جس میں یہ ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو، ابو بکر نے کہا کہ تم نے پھر اس حدیث کو اس کتاب میں کیوں ذکر نہیں کیا، امام مسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ جو حدیث میرے نزدیک صحیح ہو میں اسے کتاب میں ذکر کروں بلکہ اس کتاب میں میں نے وہ حدیثیں بیان کی ہیں کہ جن کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے صراحتہً ثابت ہے کہ مقتدی پر قرات کرنا خواہ جہری نماز ہو یا سری کسی حال میں درست نہیں اور پھر امام مسلم نے اس حدیث کی مزید تاکید کردی کہ جس کے بعد کسی قیل و قال کی گنجائش نہیں رہی۔ اس حدیث اور اس کے علاوہ اور بکثرت دلائل کی بنا پر امام ابوحنیفہ النعمان کے ہاں امام کے پیچھے قرات کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم (بندہ مترجم)

۸۱۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ *

۸۱۰۔ اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبدالرزاق، معمر، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی سند کے ساتھ منقول ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہ فرمایا کہ سمع اللہ لمن حمدہ۔

(١٥٦) بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ *

باب (۱۵۶) تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مسنون ہے۔

۸۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ *

۸۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نعیم بن عبداللہ المجمر، محمد بن عبداللہ بن زید الانصاری، عبداللہ بن زید، (عبداللہ بن زید وہی ہیں جنھیں خواب میں اذان سکھائی گئی) ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں تھے، بشیر بن سعدؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم کیا ہے تو ہم آپؐ پر کیوں کر درود بھیجیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے، ہم نے دل میں کہا کاش آپؐ سے دریافت نہ کیا ہوتا تو بہتر تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں بھیجا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى الِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اور سلام تو تم کو معلوم ہی ہے۔

فائدہ۔ امام ابوحنیفہ، مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں درود پڑھنا مسنون ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

۸۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۸۱۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ

جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ *

سے ملے انہوں نے کہا کہ کیا میں تم کو ایک ہدیہ نہ دوں۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے عرض کیا آپؐ پر سلام کرنا تو معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجیں، آپؐ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

٨١٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً *

۸۱۳۔ زہیر بن حرب وابوکریب، وکیع، شعبہ ومسعر، حکم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ کیا میں تم کو ایک ہدیہ نہ دوں۔

٨١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَنْ مِسْعَرٍ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلِ اللَّهُمَّ *

۸۱۴۔ محمد بن بکار، اسماعیل بن زکریا، اعمش، مسعر، مالک بن مغول، حکم سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ کے بجائے وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہے۔

٨١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ *

۸۱۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، روح، عبداللہ بن نافع (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، روح، مالک بن انس، عبداللہ بن بکر، بواسطہ والد، عمرو بن سلیم، ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپؐ پر درود کیونکر بھیجیں، آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

٨١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۸۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن

حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا *

جعفر، علاء، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(١٥٧) بَاب التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ*

باب (۱۵۷) سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا بیان۔

٨١٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ*

۸۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سمی، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لك الحمد کہو اس لئے جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے مطابق ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٨١٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَيٍّ *

۸۱۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، سہیل، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمی والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٨١٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ *

۸۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت امام آمین کہے (یعنی سورۃ فاتحہ ختم کرے) تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہو جائے گی تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

٨٢٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس میں ابن شہاب کا قول مذکور نہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ *

٨٢١- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۲۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو، یونس، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور پھر ایک آمین دوسری آمین کے مطابق ہو جائے تو سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

٨٢٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۲۲۔ عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری آمین کے مطابق ہو جائے تو کہنے والے کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

٨٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۲۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

٨٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۲۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، سہیل بواسطہ والد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (نماز میں) قرآن میں پڑھنے والا غیر المغضوب علیھم والا الضالین کہے اور جو شخص اس کے پیچھے ہو وہ آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے مطابق ہو جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(فائدہ) امت کا اجماع ہے کہ امام مقتدی اور منفرد کو آمین کہنا مسنون ہے باقی امام مالک اور امام ابوحنیفہ النعمان کے نزدیک آہستہ کہنا مستحب ہے (نووی جلد صفحہ ۱۷۶)

(١٥٨) بَاب ائْتِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ *

باب (۱۵۸) مقتدی کو امام کی اتباع ضروری ہے۔

٨٢٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ

۸۲۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابوکریب سفیان بن عیینہ، زہری، انس

حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ *

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر گئے، آپؐ کے داہنی طرف کا بدن چھل گیا چنانچہ ہم آپ کو دیکھنے گئے تو نماز کا وقت آگیا تو آپؐ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی۔ ہم لوگوں نے بھی آپؐ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اپنا سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ النعمانؒ اور امام شافعیؒ اور جمہوری علماء کے نزدیک مقتدی کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیقؓ و تمام صحابہ کرامؓ نے کھڑے ہو کر پڑھی۔ اور جہاں قوم کے بیٹھ کر پڑھنے کا ذکر ہے تو ممکن ہے کہ وہ قوم کی نفل نماز ہو۔ اور نفل نماز بغیر عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

٨٢٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ *

۸۲۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے تو آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔

٨٢٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَزَادَ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا *

۸۲۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپؐ کے بدن کا داہنا حصہ چھل گیا۔ باقی اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

٨٢٨- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا

۸۲۸۔ ابن ابی عمر، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے آپؐ کے بدن کا داہنا حصہ چھل گیا، بقیہ روایت حسب سابق ہے اس میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے

قِيَامًا *

ہو کر نماز پڑھو۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ *

۸۲۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے تو آپؐ کا داہنا پہلو چھل گیا، باقی اس روایت میں یونس اور مالک والی زیادتی نہیں۔

۸۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا*

۸۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپؐ کو دیکھنے کے لئے کچھ صحابہ کرامؓ آئے، آپؐ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی اور صحابہ آپؐ کے پیچھے کھڑے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، چنانچہ وہ بیٹھ گئے، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۳۱۔ ابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، تحویل، ابن نمیر بواسطہ والد، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ

۸۳۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، تحویل، محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر صدیقؓ آپؐ کی تکبیرات کی آواز سنا رہے تھے، آپؐ نے ہماری جانب جو توجہ کی تو ہمیں کھڑا ہوا پایا، آپؐ نے ہماری طرف اشارہ کیا سو ہم بیٹھ گئے، سو ہم نے آپؐ کی نماز کے ساتھ بیٹھے ہوئے نماز پڑھی، آپؐ نے

فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُودًا*

سلام پھیرا تو فرمایا تم اس وقت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم والے اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں یعنی وہ کھڑے ہوتے ہیں اور ان کا بادشاہ بیٹھا ہوتا ہے سو ایسا مت کرو اپنے اماموں کی پیروی کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم اس طرح نماز کے ابتدائی زمانہ میں تھا، باقی آخر میں منسوخ ہو گیا، جیسا کہ آئندہ باب اسی بیان میں ہے لہٰذا اب جو کھڑے ہونے پر قادر ہے، اسے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

٨٣٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۸۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، حمید بن عبدالرحمٰن، رؤاسی، بواسطہ والد، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے تھے جب آپؐ تکبیر فرماتے تو ابوبکرؓ ہم کو سنا دیتے، پھر حسب سابق روایت بیان کی۔

٨٣٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ *

۸۳۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس کے ساتھ اختلاف مت کرو، جس وقت وہ تکبیر کہے سو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٨٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۳۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٨٣٦- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۳۶۔ اسحٰق بن ابراہیم، ابن خشرم، عیسیٰ ابن یونس، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے ہوئے فرماتے تھے کہ امام

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ *

سے جلدی نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔

٨٣٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ وَزَادَ وَلَا تَرْفَعُوا قَبْلَهُ *

۸۳۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، سہیل، ابو صالح، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے کا تذکرہ نہیں ہاں اتنا زائد ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔

٨٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

۸۳۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (تحویل) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، یعلی بن عطاء، علقمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام ڈھال(۱) ہے جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جس وقت وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو، اس لئے کہ زمین والوں میں سے جس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے مطابق ہو جائے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٨٣٩- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا

۸۳۹۔ ابوالطاہر، ابن وہب، حیوہ، ابو یونس مولیٰ ابی ہریرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اس کی اتباع کرو، سو جس وقت وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو

(۱) امام ڈھال ہے کیونکہ بعض اوقات مقتدیوں سے ایسی غلطیاں جماعت کے دوران سرزد ہو جاتی ہیں کہ اگر وہ تنہا نماز پڑھتے ہوتے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا مگر امام کے پیچھے ہونے کی وجہ سے ان کی غلطی ظاہر نہیں ہوتی تو امام ان کے لئے ڈھال بن گیا۔ اسی طرح مقتدی بعض اوقات جماعت کی بنا پر بھولنے سے بچا رہتا ہے۔

فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُودًا أَجْمَعُونَ *

اور جس وقت وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ مقتدی کا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ احادیث میں چار قسم کے جملہ مذکور ہیں۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ تاکہ تمام الفاظ حدیث کو جامع ہو جائے یہی اولیٰ بالعمل ہے، (فتح القدیر)

(١٥٩) بَاب اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخُ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ *

باب (۱۵۹) امام عذر کے وقت کسی اور کو خلیفہ بنا سکتا ہے اور اگر امام قیام نہ کر سکے اور مقتدی کھڑے ہونے پر قادر ہوں تو کھڑا ہونا واجب ہے، بیٹھ کر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے۔

٨٤٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ

۸۴۰۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زائدہ، موسیٰ ابن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ بیان نہیں کرتیں، انہوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں، آپؐ بیمار ہوئے تو پوچھا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے، ہم نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھا، آپؐ نے غسل کیا تو پھر چلنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے، افاقہ ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو، ہم نے رکھ دیا پھر آپؐ نے غسل فرمایا اور نماز کے لئے چلنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا، آپؐ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم وہ آپؐ کے منتظر ہیں اور

يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ *

لوگ سب کے سب مسجد میں جمع تھے اور عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا انتظار کر رہے تھے، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ، قاصد آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نرم دل تھے، انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں تم اس بات کے زائد حقدار ہو، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر ان ایام میں ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھاتے رہے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں کے سہارے آپؐ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لائے، ان دونوں آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے اور دوسرے علی بن ابی طالبؓ اور ابو بکر صدیقؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں اور ان دونوں اشخاص سے فرمایا مجھے ابو بکرؓ کے بازو میں بٹھا دو، انہوں نے آپؐ کو ابو بکرؓ کے بازو بٹھا دیا تو ابو بکر صدیقؓ کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اتباع کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے۔ عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم سے وہ حدیث بیان کروں جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا بیان کرو، میں نے سارا واقعہ بیان کیا تو سب باتوں کو انہوں نے قبول کیا اتنا اور کہا کہ حضرت عائشہؓ نے دوسرے شخص کا نام لیا جو حضرت عباسؓ کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا وہ حضرت علیؓ تھے۔

٨٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا وَأَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ *

۸۴۱۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت میمونہؓ کے مکان میں بیمار ہوئے تو آپؐ نے بیماری میں سب ازواج مطہرات سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں رہنے کی اجازت طلب کی، سب نے اجازت دیدی، آپؐ باہر نکلے ایک ہاتھ فضل بن عباسؓ پر رکھے ہوئے اور دوسرا ہاتھ دوسرے شخص پر اور آپؐ کے پاؤں (ضعف و کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبیداللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ دوسرا شخص کون تھا کہ جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نام نہیں لیا، وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

٨٤٢- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ *

۸۴۲۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، بواسطہ والد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم بیمار ہوئے اور آپؐ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپؐ نے اپنی ازواج سے بیماری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہنے کی اجازت مانگی، سب نے اجازت دیدی تو آپؐ دو آدمیوں کے درمیان باہر نکلے کہ آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عباسؓ بن عبدالمطلب اور ایک اور شخص کے درمیان، عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو جو واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتلایا اس کی اطلاع دی تو عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ تو دوسرے آدمی کو جانتا ہے کہ جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا نہیں، عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے

٨٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ

۸۴۳۔ عبدالملک بن شعیب، شعیب بن لیث، بواسطہ والد

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ *

عقیل بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ نماز (پڑھانے) کے بارے میں میں نے رسول اللہ سے اصرار کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپؐ کی جگہ پر قائم ہو مگر میں یہ سمجھتی تھی کہ لوگ اس شخص سے جو آپؐ کی جگہ پر کھڑا ہو بدفالی لیں گے اس لئے میں نے چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس امر سے معاف رکھیں۔

٨٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ *

۸۴۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمزۃ بن عبداللہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھا دیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نرم دل انسان ہیں جس وقت وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں تو وہ آنسوؤں کو نہیں روک سکتے، آپؐ ابو بکر صدیقؓ کے علاوہ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہے، اور خدا کی قسم میں نے یہ اس لئے کہا کہ مجھے برا لگا کہیں لوگ اس شخص سے جو سب سے پہلے آپؐ کے مصلیٰ پر کھڑا ہو بدفالی نہ لیں اس لئے میں نے دو یا تین مرتبہ اسی چیز کا اعادہ کیا، آپؐ نے یہی فرمایا کہ ابو بکرؓ نماز پڑھائیں اور تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔

(فائدہ) یعنی جیسا کہ وہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تکرار کر رہی تھیں، اسی طرح تم نے بھی شروع کر دیا۔

٨٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا

۸۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بلالؓ آپؐ کو نماز کے لئے بلانے آئے، آپؐ نے فرمایا

ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ *

ابو بکرؓ سے کہہ دو کہ نماز پڑھائیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ابو بکر صدیقؓ رقیق القلب ہیں، انہیں بہت جلد رونا آجاتا ہے، جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے، اگر آپؐ عمر فاروقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو زیادہ مناسب ہے، آپؐ نے فرمایا ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ ہی نماز پڑھائیں، میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ ابو بکر صدیقؓ نرم دل آدمی ہیں اگر وہ آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے، اس لئے حضرت عمرؓ کو حکم کیجئے، حفصہؓ نے ایسا ہی کیا، آپؐ نے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آخر ابو بکر صدیقؓ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز شروع کرائی جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرا بحال دیکھا، آپؐ دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے چلے لیکن آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے، جب مسجد میں پہنچے تو ابو بکر صدیقؓ نے آپؐ کی آہٹ محسوس کر کے پیچھے ہٹنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اسی جگہ پر رہیں اور آپؐ آکر ابو بکر صدیقؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر صدیقؓ کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے اور صحابہ کرامؓ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

٨٤٦- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُجْلِسَ إِلَى جَنْبِهِ

۸۴۶۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (تحویل) اسحق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری لاحق ہوئی کہ جس میں آپؐ نے انتقال فرمایا اور ابن مسہرؒ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر ابو بکر صدیقؓ کے بازو بٹھا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر صدیقؓ لوگوں کو تکبیر

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ *

سناتے جاتے تھے اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بیٹھے نماز پڑھاتے تھے اور ابو بکر صدیقؓ آپ کے بازو میں تھے، وہ لوگوں کو (تکبیر کی آواز) سنا رہے تھے۔

۸٤۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ *

۸۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، ہشام بواسطہ والد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابو بکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا چنانچہ وہ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مزاج میں خفت محسوس کی تو آپؐ باہر تشریف لائے، دیکھا تو ابو بکر صدیقؓ امامت فرما رہے ہیں۔ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیقؓ کے بازو میں بیٹھ گئے، چنانچہ ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور صحابہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کر رہے تھے۔

۸٤۸- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ و حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۴۸۔ عمرو ناقد و حسن حلوانی و عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپؐ نے رحلت فرمائی ہے امامت فرمایا کرتے تھے، جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا، اور ہمیں کھڑے کھڑے دیکھا گویا آپؐ کا چہرہ مبارک (حسن و جمال میں) مصحف کا ایک ورق تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح پر دیکھ کر خوشی کی وجہ سے مسکرائے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ *

لانے کی خوشی کی وجہ سے نماز ہی میں دیوانے ہو گئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف میں شریک ہونے کے لئے پچھلے پاؤں پیچھے ہٹے اور یہ گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لا رہے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کرلیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ میں تشریف لے گئے اور پردہ ڈال دیا اور پھر اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

٨٤٩- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ *

۸۴۹۔ عمرو ناقد و زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آخری مرتبہ بس پیر کے دن دیکھا تھا، جبکہ آپؐ نے پردہ اٹھایا، باقی صالح کی روایت زائد کامل ہے۔

٨٥٠- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا *

۸۵۰۔ محمد بن رافع و عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

٨٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

۸۵۱۔ محمد بن مثنیٰ و ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، بواسطہ والد، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک باہر تشریف نہ لائے، اور نماز کھڑی ہونے لگی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بحکم نبوی) آگے بڑھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور جب آپ کا چہرہ انور ظاہر ہوا تو ہمیں ایسا پیارا اور عجیب معلوم ہوا کہ پوری زندگی میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اور کوئی چیز پیاری نہیں دیکھی، آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ابو بکر صدیقؓ کو آگے بڑھنے کا اشارہ فرمایا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ڈال

أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

دیا۔ اس کے بعد آپ کو وفات تک نہیں دیکھ سکے۔

٨٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، ابو بردہ، ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپؐ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، آپؐ نے فرمایا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ رقیق القلب آدمی ہیں، آپؐ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں اور تم تو حضرت یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو، ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر جس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

(١٦٠) بَاب تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ *

باب (۱۶۰) امام کے آنے میں اگر دیر ہو اور فساد کا خدشہ ہو تو کسی اور کو امام بنا سکتے ہیں۔

٨٥٣- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ

۸۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے (۱) کے لئے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آگیا تو مؤذن ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا کہ اگر آپ نماز پڑھائیں تو میں تکبیر کہہ دوں، انہوں نے کہا اچھا، چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی اور لوگ نماز ہی میں تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپؐ لوگوں کو چیر کر صف میں جا

(۱) ان لوگوں میں لڑائی ہو گئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرانے کی غرض سے نماز ظہر کے بعد ان کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت سہیل بن بیضاءؓ وغیرہ حضرات بھی تھے پھر نماز عصر پڑھانے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے کیا گیا جس کا واقعہ اس روایت میں مذکور ہے۔

فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ *

کھڑے ہوئے تو لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے شروع کئے اور ابوبکرؓ نماز میں کسی جانب ملتفت نہ ہوا کرتے تھے، جب ہاتھ مارنے کی آواز زائد ہوئی تو التفات فرمایا تو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو، ابوبکر صدیقؓ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس فضیلت پر کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا حمد و ثنا کی، پھر ابوبکر صدیقؓ پیچھے صف میں چلے آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر کیوں نہ ٹھہرے جبکہ میں نے تمہیں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ ابوقحافہ (والد ابوبکرؓ) کے بیٹے کی یہ مجال نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھائے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ تم نے اس قدر دستک کیوں دی، جب نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو سبحان اللہ کہیں اس لئے کہ جس وقت سبحان اللہ کہوگے تو اس کی جانب التفات کیا جائے گا، ہاتھ پہ ہاتھ مارنا یہ عورتوں کے لئے ہے۔

٨٥٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ *

۸۵۴۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، عبدالرحمن قاری، ابوحازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور الٹے پاؤں ہٹ گئے، حتیٰ کہ صف میں آکر مل گئے۔

٨٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ

۸۵۵۔ محمد بن عبداللہ بزیع، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ، ابوحازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے جب آپؐ آئے تو صفوں کو چیرا اور پہلی صف میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى *

شامل ہو گئے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے۔

٨٥٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا *

۸۵۶۔ محمد بن رافع، حسن بن حلوانی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، عباد بن زیاد، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کا جہاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر نکلے میں پانی کا ایک ڈول لے کر آپؐ کے ساتھ صبح کی نماز سے پہلے چلا۔ جب لوٹے تو میں ڈول سے آپؐ کے ہاتھوں میں پانی ڈالنے لگا، آپؐ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر منہ دھویا اس کے بعد جبے کو اپنے بازوؤں پر چڑھانے لگے تو آستینیں تنگ تھیں اس آپؐ نے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کئے اور اندر کی جانب سے نکال لئے اور پھر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا اور موزوں پر مسح کیا اور پھر چلے، میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، جب لوگوں میں آئے تو دیکھا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو امام کر لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت ملی، چنانچہ آپؐ نے دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھی، جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، مسلمانوں کو یہ چیز دیکھ کر بہت گھبراہٹ اور پریشانی ہوئی تو انہوں نے بہت تسبیح پڑھنا شروع کی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا، کہ تم نے اچھا کیا، یا یہ فرمایا کہ ٹھیک کیا، آپؐ ان کے وقت پر نماز پڑھنے کی تعریف فرمانے لگے۔

٨٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَ

۸۵۷۔ محمد بن رافع و حلوانی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ *

شہاب، اسماعیل بن محمد بن سعد حمزۃ بن المغیرہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے، مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو پیچھے کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو۔

(١٦١) بَاب تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۶۱) جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

٨٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ *

۸۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) ہارون بن معروف و حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مردوں کے لئے ہے اور دستک عورتوں کے لئے، حرملہ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی اور کی ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ میں نے کئی عالموں کو دیکھا کہ وہ تسبیح بھی کہتے تھے اور اشارہ بھی کرتے تھے۔

٨٥٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۵۹۔ قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، (تحویل) ابوکریب، ابو معاویہ، (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

٨٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلَاةِ *

۸۶۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق ہی روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں نماز کا اضافہ ہے۔

(١٦٢) بَاب الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا *

٨٦١- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ *

٨٦٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي *

٨٦٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ *

٨٦٤- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ

باب (۱۶۲) نماز کو کمال خوبی اور خشوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم۔

۸۶۱۔ ابوکریب محمد بن علاء الہمدانی، ابواسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن ابی سعید مقبری، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی، پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا، اے فلاں! تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتا، کیا نمازی خیال نہیں کرتا جس وقت وہ نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز اپنی ذات کے (فائدہ) کے لئے پڑھتا ہے اور خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے سے۔

۸۶۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزناد، اعرج ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں، خدا کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے میں تو تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۶۳۔ محمد بن مثنیٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح رکوع اور سجود ادا کرو، خدا کی قسم میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں جس وقت کہ تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

۸۶۴۔ ابوغسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا کرو کیونکہ خدا کی قسم جس وقت تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو، تو میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ *

(١٦٣) بَاب تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا *

باب (۱۶۳) امام سے پہلے رکوع اور سجدہ وغیرہ کرنا حرام ہے۔

٨٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ *

۸۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، علی بن مسہر، مختار بن فلفل، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اک دن ہمیں نماز پڑھائی، جب نماز پوری ہوگئی تو ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہذا تم مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ اور قیام نہ کرو اور نہ مجھ سے پہلے فارغ ہو کیونکہ میں تم کو اپنے آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم دیکھ لیتے جو کہ میں نے دیکھا ہے تو ہنستے بہت اور روتے زائد۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے کیا دیکھا ہے، فرمایا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

٨٦٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلَا بِالِانْصِرَافِ *

۸۶۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، (تحویل) ابن نمیر، اسحٰق بن ابراہیم، ابن فضیل، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔ باقی جریر کی روایت میں پہلے فارغ ہونے کا تذکرہ نہیں۔

٨٦٧- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ *

۸۶۷۔ خلف بن ہشام وابوربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس کے سر کو گدھے کا کر دے(۱)۔

---

(۱) حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو رکوع سجود میں امام سے سبق کرتا ہے تو اس نے گدھے کی طرح بے وقوفی کی ہے خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صورت میں ہی گدھے جیسا بنا دیں۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس طرح امام سے سبقت کرنے کا عادی ہو اسے چاہئے کہ یہ سوچے کہ نماز کے آخر میں سلام تو امام سے پہلے پھیر نہیں سکتا تو پھر ان ارکان میں جلدی کرنے کا اور امام سے آگے نکلنا بے وقوفی نہیں تو کیا ہے؟

٨٦٨- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ *

۸۶۸۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، یونس، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا اس کو ڈر نہیں کہ خدا اس کی صورت بدل کر گدھے کی صورت کر دے۔

٨٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ *

۸۶۹۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، عبدالرحمٰن بن ربیع، ربیع بن مسلم، (تحویل) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، حماد بن سلمہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، مگر ربیع بن مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو گدھے کا منہ نہ کر دے۔

(١٦٤) بَاب النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۶۴) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔

٨٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ *

۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ وابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، مسیب، تمیم بن طرفہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آجائیں وہ لوگ جو نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں جاتی رہیں گی۔

٨٧١- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ *

۸۷۱۔ ابوالطاہر و عمرو بن سواد، ابن وہب، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی جانب دیکھنے سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

(١٦٥) بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ *

٨٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ *

٨٧٣- و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

٨٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تُومِئُونَ

باب (۱۶۵) نماز کو سکون کے ساتھ پڑھنے کا حکم اور ہاتھ وغیرہ اٹھانے کی ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنے اور ان میں مل کر کھڑا ہونے کا بیان۔

۸۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، مسیّب بن رافع، تمیم بن طرفہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھائے دیکھتا ہوں جیسا کہ شریر گھوڑوں کی دمیں (ہلتی ہیں)، نماز میں حرکت نہ کرو، پھر آپؐ نکلے تو دیکھا کہ ہم نے علیحدہ علیحدہ حلقے بنا رکھے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں جدا جدا پاتا ہوں، اس کے بعد آپؐ پھر تشریف لائے تو فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جیسا کہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صفیں باندھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۸۷۳۔ ابوسعید اشج، وکیع، (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۸۷۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، (تحویل) ابوکریب، ابن ابی زائدہ مسعر، عبداللہ بن قبطیہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اور اپنے ہاتھ سے دونوں طرف اشارہ کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسا کہ شریر گھوڑوں کی دمیں (ہلتی ہیں) تمہیں تو ہاتھ کو اپنی ران پر رکھنا کافی ہے اور پھر

بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ *

دائیں اور بائیں اپنے بھائی پر سلام کرنا۔

(فائدہ) یعنی سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کی حاجت نہیں، بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان احادیث سے آج کل کے دستور کی بھی تردید ہوتی ہے کہ جب ملاقات کے وقت سلام کرتے ہیں تو ہاتھ ضرور اٹھاتے ہیں۔

٨٧٥ - وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ فُرَاتٍ يَعْنِي الْقَزَّازَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ *

٨٧٥۔ قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، فرات قزاز، عبیداللہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب دیکھا اور فرمایا تم ہاتھوں سے کیوں اشارہ کرتے ہو جیسا کہ شریر گھوڑوں کی دمیں (جو ہلتی رہتی ہیں) جس وقت تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے ساتھی کی طرف منہ کرے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

(١٦٦) بَاب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ *

باب (۱۶۶) صفوں کے برابر اور ان کے سیدھا کرنے کا حکم، پہلی صف اور پھر اس کے بعد والی صفوں کی فضیلت، پہلی صف پر سبقت کرنا اور فضیلت والے اور اہل علم حضرات کا آگے کرنا اور امام سے قریب ہونا!

٨٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ

٨٧٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس و ابو معاویہ و وکیع، اعمش، عمارہ بن عمیر تیمی، ابو معمر، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور میرے قریب وہ حضرات کھڑے ہوں جو بہت سمجھدار اور عقلمند ہوں، پھر جو ان سے مرتبہ میں قریب ہوں اور پھر جو ان سے قریب ہوں، ابو

فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا *

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آج تم لوگوں میں بہت اختلاف پیدا ہو گیا۔

٨٧٧- و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونسَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۷۷۔ اسحٰق، جریر، (تحویل) ابن خشرم، ابن یونس، (تحویل) ابن ابی عمر، ابن عیینہؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٨٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ *

۸۷۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، صالح بن حاتم بن وردان، یزید بن زریع، خالد خداء، ابو معشر، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے نزدیک وہ حضرات ہیں جو عقلمند اور زائد سمجھدار ہیں پھر ان سے جو مرتبہ میں قریب ہیں، اور پھر جو ان سے جو قریب ہیں اور پھر ان سے جو قریب ہیں، اور بازاروں کی لغویات سے بچو۔

٨٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ *

۸۷۹۔ محمد بن مثنیٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے کمال سے ہے۔

٨٨٠- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي *

۸۸۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صفوں کو پورا کرو اس لئے کہ میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

٨٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ *

۸۸۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہؒ سے روایت ہے اور یہ ان چند احادیث میں سے ہے جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ آپؐ نے فرمایا نماز میں صفوں کو قائم کرو اس لئے کہ صف کا قائم کرنا نماز کی خوبیوں میں سے ہے۔

٨٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ *

۸۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (تحویل)، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ عمرو بن مرہ، سالم بن ابی جعد غطفانی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

٨٨٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ *

۸۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، سماک بن حرب، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرمایا کرتے تھے گویا تیر کی لکڑی اس کے ساتھ سیدھا کر رہے ہیں، حتیٰ کہ آپؐ نے دیکھ لیا کہ ہم صف سیدھا کرنا پہچان گئے، پھر ایک دن آپؐ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے، تکبیر کہنے کو تھے اتنے میں ایک شخص کو دیکھا کہ جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے تو آپؐ نے فرمایا، اے خدا کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دے گا۔

٨٨٤- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۸۴۔ حسن بن ربیع و ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، (تحویل) قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٨٨٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي

۸۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سمی مولیٰ ابی بکر، ابوصالح سمان، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جان لیتے کہ اذان دینے اور صف اول میں کھڑے ہونے میں کتنی فضیلت ہے تو پھر انہیں بغیر قرعہ ڈالے اس چیز کا موقع نہ ملتا تو وہ قرعہ ڈالتے اور اگر نماز میں جلدی جانے کی فضیلت معلوم کر لیتے تو اس چیز کی طرف سبقت کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز

الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا *

میں کیا فضیلت ہے تو البتہ یہ ضرور آتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

٨٨٦- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ *

۸۸۶۔ شیبان بن فروخ، ابوالاشہب، ابو نضرہ عبدی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا، آپؐ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں۔ ایک جماعت اسی طرح پیچھے ہٹتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں (اپنی رحمت و فضل سے) مؤخر کر دے گا۔

٨٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۸۸۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن عبداللہ، رقاشی، بشر بن منصور جریری، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مسجد کے آخری حصہ میں دیکھا، پھر حسب سابق روایت بیان کی۔

٨٨٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً و قَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً *

۸۸۸۔ ابراہیم بن دینار، محمد بن حرب، واسطی، عمرو بن ہیثم ابو قطن، شعبہ، قتادہ، خلاص ابو رافع، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم یا وہ حضرات صف مقدم کی فضیلت جان لیتے تو البتہ اس پر قرعہ ڈالتے۔

٨٨٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا *

۸۸۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور عورتوں میں سب سے بری (جبکہ مردوں کے ساتھ ہوں) پہلی صف ہے اور سب سے بہتر آخری صف ہے۔

۸۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۹۰۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، دراوردی، سہیلؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(١٦٧) بَاب أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ *

باب (۱۶۷) جب عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔

۸۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ *

۸۹۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مردوں کو دیکھا بچوں کی طرح گردنوں میں ازاریں باندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے کیونکہ ازاریں چھوٹی ہوتی تھیں، ایک کہنے والے نے کہا اے عورتو! تم اپنا سر مت اٹھاؤ، جب تک کہ مرد نہ اٹھالیں۔

(١٦٨) بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجْ مُطَيَّبَةً *

باب (۱۶۸) اگر کسی قسم کے فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو عورتوں کو نماز کے لئے جانے کی اجازت، اور عورتوں کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت۔

۸۹۲- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا *

۸۹۲۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانا چاہے تو اسے منع نہ کرو۔

۸۹۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّهُ

۸۹۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں نہ روکو، بلالؓ نے یہ سن کر کہا کہ خدا کی قسم ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے کیونکہ فتنہ کا زمانہ ہے، سالم بیان کرتے ہیں یہ سنتے ہی عبداللہ

سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ *

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور ایسی بری طرح ڈانٹا کہ اس سے پہلے ایسے ڈانٹتے ہوئے میں نے کبھی نہیں سنا اور اور کہا میں تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم منع کریں گے۔

٨٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ إِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ *

۸۹۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، ابن ادریس عبیداللہ نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔

٨٩٥- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ *

۸۹۵۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، حنظلہ، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

٨٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَدَعُهُنَّ *

۸۹۶۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے مت روکو، عبداللہ بن عمرؓ کا ایک لڑکا بولا ہم تو اجازت نہ دیں گے کیونکہ یہ برائیاں کریں گی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جھڑکا اور فرمایا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو اجازت نہ دیں گے۔

٨٩٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۹۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٨٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ

۸۹۸۔ محمد بن حاتم، ابن رافع، شبابہ، ورقاء، عمرو، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت دو، ابن عمرؓ کا ایک لڑکا بولا جس کو واقد کہا جاتا تھا کہ یہ تو پھر برائیاں کرنی شروع کر دیں گی، عبداللہ بن عمرؓ نے اس کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ میں تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا *

بیان کرتا ہوں اور تو اسے نہیں مانتا۔

٨٩٩ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ *

۸۹۹۔ ہارون بن عبداللہ، عبداللہ بن یزید مقرئی، سعید بن ابی ایوب، کعب بن علقمہ، بلال اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے نہ روکو جبکہ وہ تم سے اجازت طلب کریں، بلالؓ نے کہا ہم تو خدا کی قسم انہیں منع کریں گے، عبداللہ بن عمرؓ بولے میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے ہم تو منع کریں گے۔

٩٠٠ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ *

۹۰۰۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ والد، بسر بن سعید، زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم (عورتوں) میں سے کوئی عشاء کی نماز میں آنا چاہے تو اس رات خوشبو نہ لگائے۔

٩٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا *

۹۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن عجلان، بکیر بن عبداللہ بن اشج، بسر بن سعید، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبداللہ کی بیوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔

٩٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ *

۹۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحٰق بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابی فروہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ

۹۰۳۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ *

زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان باتوں کو دیکھتے جواب عورتیں کرنے لگی ہیں تو ضرور ان کو مسجد میں آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرہؓ سے دریافت کیا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے روک دی گئی تھیں، انہوں نے فرمایا ہاں!

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کا زمانہ تھا اور نماز میں آنے کی بحث تھی مگر اب تو بازاروں میں نمائش کے لئے گشت لگائے جاتے ہیں، تو یہ شکل تو قطعاً حرام ہے کہ جس کے بعد عفت کا سلسلہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں تو کسی بھی نماز کے لئے آنے کی اجازت نہیں۔

٩٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۰۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، (تحویل) عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(١٦٩) بَاب التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً *

باب (۱۶۹) جہری نماز میں درمیانی آواز سے قرآن پڑھنا اور جب فتنہ کا خدشہ ہو تو پھر آہستہ پڑھنا۔

٩٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ

۹۰۵۔ ابو جعفر محمد بن صباح، عمرو ناقد، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان، نماز میں نہ بہت زور سے پڑھو اور نہ آہستہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ کافروں کے ڈر سے مکہ (ایک گھر میں) میں پوشیدہ تھے، جب نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اس کو سن کر قرآن کو اور قرآن نازل کرنے والے اور لانے والے کو برا

صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرْ ذَلِكَ الْجَهْرَ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ *

کہتے تو اللہ رب العزت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز میں اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرک آپؐ کی قرأت سنیں، اور نہ اتنا آہستہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں اور نہ اتنا بلند آواز سے پڑھو، بلکہ بلند اور پست کے درمیان پڑھو۔

٩٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) قَالَتْ أُنْزِلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ *

۹۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت لَا تَجْهَرْ بِصَلوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے بیان میں نازل ہوئی ہے.

٩٠٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ح قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۰۷۔ قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(١٧٠) بَاب الِاسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ *

باب (۱۷۰) قرآن سننے کا حکم۔

٩١٠ - و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) أَخْذَهُ (إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي

۹۱۰۔ قتیبہ بن سعید و ابو بکر بن ابی شیبہ و اسحٰق بن ابراہیم، جریر، موسیٰ بن ابی عائشہ سعید بن جبیرؒ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ منقول ہے کہ جبریل امینؑ جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ اپنی زبان اور ہونٹوں کو بھی ہلاتے جاتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جائیں، اس میں بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپؐ کے چہرہ سے محسوس ہو جاتی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اپنی زبان جلدی یاد کرنے کے لئے مت ہلایئے ہمارے اوپر اس کا جمع کر دینا اور پڑھانا لازم ہے یہ کہ ہم اسے تیرے سینے میں جما دیں اور تجھے پڑھا دیں لہٰذا جس وقت ہم تم پر نازل کریں تو تم غور سے سنو

صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَؤُهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ (إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ *

اور ہم پر اس کا بیان لازم ہے کہ آپؐ کی زبان سے اسے ادا کر دیں۔ اس کے بعد جب جبریل امینؑ آتے تو آپؐ گردن جھکا دیتے اور جب جبریلؑ چلے جاتے تو آپؐ پڑھنا شروع کر دیتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے وعدہ فرمایا تھا۔

٩١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ *

٩١١۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کے بارے میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے نازل ہوتے وقت بہت تکلیف اٹھاتے، آپؐ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور حرکت دیتے (سعید بیان کرتے ہیں کہ) ابن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ میں بھی تمہیں اپنے ہونٹوں کو اسی طرح ہلا کر بتاتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ ابن عباسؓ نے انہیں ہلا کر بتلایا۔ سعید نے کہا کہ میں بھی اسی طرح ہلا کر بتلاتا ہوں جیسا کہ ابن عباسؓ حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ سعید نے بھی اپنے ہونٹوں کو ہلا کر بتلایا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ یعنی ہم پر اس قرآن کریم کو آپؐ سینہ میں جمع کرنا شروع کر دینا اور پھر آپ کو پڑھا دینا واجب ہے لہٰذا جب ہم پڑھیں تو آپؐ سنیں اور خاموش رہیں کیونکہ ہم پر اس کا پڑھا دینا واجب ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد جس وقت جبریلؑ تشریف لاتے سنتے اور پھر جس وقت جبریلؑ چلے جاتے تو آپؐ اسی طرح پڑھ لیتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا تھا۔

(فائدہ) ہونٹوں کا ہلا کر بتلانا باعث تبرک اور خوشی کے مسلسل ہے چنانچہ میرے استاذ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی بھی اپنے ہونٹوں کو ہلا کر بتلایا۔

(١٧١) بَاب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ *

باب (۱۷۱) صبح کی نماز میں زور سے قرآن پڑھنا اور جنوں کے سامنے تلاوت قرآن۔

٩١٢ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ) *

٩١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۱۲۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیرؓ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا اور نہ ان کو دیکھا۔ آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار گئے اس وقت شیاطین کا آسمان پر جانا اور وہاں سے خبریں چرانا بند ہو گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب مارے جانے لگے تھے تو شیطان اپنی جماعت میں آگئے اور کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے ہمارا آسمان پر جانا بند کر دیا گیا اور ہم پر شہاب ثاقب برسنے لگے، انہوں نے کہا کہ اس کا سبب ضروری طور پر کوئی نیا واقعہ ہے لہٰذا مشرق و مغرب میں پھرو اور دیکھو کہ کس بنا پر ہمارا آسمان پر جانا بند کر دیا گیا ہے چنانچہ وہ زمین میں مشرق و مغرب کا گشت لگانے لگے چنانچہ کچھ حضرات ان ہی لوگوں میں سے تہامہ کی جانب آئے، بازار عکاظ جانے کے لئے آپ اس وقت مقام نخل میں تھے اور اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، جب انہوں نے قرآن کریم کی آواز سنی تو اسے غور سے پڑھنا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے، پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے عجیب قرآن سنا جو سچی راہ کی طرف لے جاتا ہے پھر ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم خدا کے ساتھ کبھی بھی کسی کو شریک نہ کریں گے، تب اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی یعنی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ الخ۔

۹۱۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد، عامرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علقمہؒ سے دریافت کیا کہ کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ علقمہؒ نے کہا میں نے خود ابن مسعودؓ سے دریافت کیا کہ کیا لیلۃ الجن میں تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، لیکن ایک رات ہم

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپؐ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے، ہم نے آپ کو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا مگر آپ نہ ملے ہم سمجھے کو آپ کو جن اڑا لے گئے یا کسی نے خاموشی کے ساتھ شہید کرڈالا چنانچہ وہ رات ہم نے بہت ہی کرب اور بے چینی کے ساتھ گزاری، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ مقام حرا کی طرف سے آرہے ہیں، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہمیں نہ ملے ہم نے تلاش کیا تب بھی نہ پایا چنانچہ جیسا کہ کوئی جماعت پریشانی کی رات گزارتی ہے ہم نے ویسی رات گزاری۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس جنوں کے پاس سے ایک بلانے والا آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا، پھر آپؐ ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور ان کے نشان اور ان کے آگ روشن کرنے کے نشان بتلائے، جنوں نے آپ سے توشہ کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا ہر اس جانور کی ہڈی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹا جائے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ آتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جائے گی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہاری خوراک ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں سے استنجامت کرو کہ یہ تمہارے جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں یہ دونوں جدا واقعے ہیں، ابن عباسؓ کا واقعہ ابتداء نبوت کا ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ اسلام خوب پھیل گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز میں زور سے قرآن کریم پڑھنا چاہئے۔ (نووی جلد ا صفحہ ۱۸۴)۔

٩١٤ – و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ *

۹۱۴۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں صرف یہ ہے کہ وہ جن تمام جزیرہ کے تھے۔

٩١٥ – وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

۹۱۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، داؤد، شعبی، علقمہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی حدیث

قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

کے آخر کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

٩١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ *

۹۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد حذاء، ابومعشر، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ میں لیلۃ الجن (جس رات حضورؐ نے جنوں سے ملاقات فرمائی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا لیکن میری تمنا رہ گئی کہ میں آپؐ کے ساتھ ہوتا۔

٩١٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ آذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ *

۹۱۷۔ سعید بن جرمی و عبداللہ بن سعید، ابواسامہ، مسعر، معنؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جنوں نے قرآن مجید آکر سنا تو اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی، انہوں نے کہا کہ مجھے تمہارے باپ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ آپؐ کو جنوں کے آنے کی خبر ایک درخت نے آکر دی۔

(فائدہ) کبھی اللہ تعالیٰ جماد کو بھی قوت تمیز عطا کر دیتا ہے چنانچہ اس قسم کے واقعات بکثرت احادیث میں موجود ہیں پھر آپ کو سلام کرنا اور ستون خانہ کا آپ کے فراق پر رونا اور کھانے کا تسبیح پڑھنا اور پہاڑ احد کا جنبش کرنا وغیر ذالک۔ ان امور میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔ (نووی جلد ا صفحہ ۱۸۵)۔

(١٧٢) بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ *

باب (۱۷۲) ظہر اور عصر کی قرأت۔

٩١٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ *

۹۱۸۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، ابن ابی عدی، حجاج صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابوسلمہ، ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی (تعلیم کی وجہ سے) ہمیں ایک دو آیت سنا دیا کرتے تھے، اور ظہر کی پہلی رکعت لمبی کیا کرتے تھے اور دوسری چھوٹی، اور اسی طرح صبح کی نماز میں۔

(فائدہ) اور احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ پہلی رکعت ہر نماز میں لمبی کرنی چاہئے یہی بہتر ہے اور یہی احمد بن الحسن کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (فتح الملہم جلد ۲ صفحہ ۷۷)۔

٩١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

٩١٩۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، ابان بن زید، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(فائدہ) در مختار میں مذکور ہے کہ فرض پڑھنے والے کے لئے پہلی دو رکعتوں کے بعد صرف سورہ فاتحہ ہی سنت ہے اور اگلی حدیث میں جو سورت بھی پڑھنا مذکور ہے وہ جواز پر محمول ہے۔

٩٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الم تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً *

٩٢٠۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، منصور، ولید بن مسلم، ابو الصدیق، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپؐ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے جتنی دیر میں سورۃ الٓمٓ تنزیل السجدہ پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپؐ کا قیام ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر تھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر نے اپنی روایت میں سورہ الٓمٓ تنزیل السجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تیس آیتوں کے برابر کہا ہے۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ نِصْفَ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

٩٢١۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، منصور، ولید بن مسلم ابو بشر، ابو صدیق ناجی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں تیس آیتوں کے بقدر قرأت کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا فرمایا کہ اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور اخیر کی رکعتوں میں اس سے آدھا۔

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذَلِكَ *

۹۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحَقَ *

۹۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سعدؓ کی نماز کی شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو بلوایا چنانچہ وہ آئے تو انہوں نے کوفہ والوں کی نماز کے متعلق جو عیب جوئی کی تھی وہ بیان کی، حضرت سعدؓ نے فرمایا میں تو انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا، پہلی دو رکعتوں کو لمبا(۱) کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابو اسحٰق (سعد) تم سے یہی امید تھی (کہ تم نماز میں کسی قسم کی خامی نہ کرو گے)۔

۹۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۲۳۔ قتیبہ بن سعید و اسحاق بن ابراہیم، جریر، عبدالملک بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۹۲۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ *

۹۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابی عون، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ لوگوں نے تمہاری ہر چیز کی شکایت کی ہے حتیٰ کہ نماز کی بھی، حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخر کی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم سے یہی گمان تھا، یا میرا گمان تمہارے ساتھ تھا۔

۹۲۵ - و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ

۹۲۵۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، عبدالملک، ابی عون، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ مذکور ہے۔ باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا یہ

(۱) پہلی رکعت کے لمبے ہونے کی وجہ یہ تھی کہ پہلی رکعت میں نشاط زیادہ ہوتا ہے یا اس میں حکمت یہ پیش نظر ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ پہلی رکعت میں شریک ہو کر جماعت اور تکبیر اولیٰ کا ثواب حاصل کر لیں۔

تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ *

دیہاتی مجھے نماز سکھاتے ہیں؟

٩٢٦- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يُطَوِّلُهَا *

۹۲۶۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، سعد بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی اور پھر جانے والا البقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے، اس قدر اس کو لمبا فرماتے۔

٩٢٧- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَاكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى *

۹۲۷۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، ربیعہ، قزعہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو ان کے پاس بہت سے آدمی موجود تھے۔ جب وہ آدمی وہاں سے متفرق ہو گئے تو میں نے کہا کہ میں تم سے وہ باتیں دریافت نہیں کرتا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ اس کے دریافت کرنے میں تیری بھلائی نہ ہو گی کیونکہ تو ویسی نماز نہیں پڑھ سکتا، قزعہ نے پھر دوبارہ دریافت کیا، تب ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آکر وضو کرتا اور مسجد کو آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ہی رکعت میں ہوتے۔

(١٧٣) بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ *

باب (۱۷۳) صبح کی نماز میں قرأت کا بیان۔

٩٢٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۹۲۸۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر، ابو سلمہ بن سفیان، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن مسیّب عابدی، عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۂ مومنون شروع کی یہاں تک موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا، محمد بن عباد کو

السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ الْعَاصِ *

اس چیز میں شک ہے یا راویوں کا اختلاف، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو کھانسی آگئی، آپؐ نے رکوع کر دیا، عبداللہ بن سائبؓ اس وقت موجود تھے اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا اور ان کی روایت میں ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے عبداللہ بن عمروؓ ہے۔

۹۲۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ *

۹۲۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، (تحویل) ابوکریب، ابن بشر، مسعر، ولید بن سریع، عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ پڑھتے ہوئے سنا۔

۹۳۰- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ) قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ *

۹۳۰۔ ابوکامل حجدری، فضیل بن حسین، ابو عوانہ، زیاد بن علاقہ، عقبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو سورہ قٓ پڑھی جس وقت آپؐ نے وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ پڑھا تو میں بھی دل میں دہرانے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا۔

۹۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ) *

۹۳۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، ابن عیینہ (تحویل) زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زیاد بن علاقہ، قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صبح کی نماز میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ سورۃ قٓ پڑھ رہے تھے۔

۹۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

۹۳۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی

عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ) وَرُبَّمَا قَالَ ق *

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تو آپؐ نے پہلی رکعت میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ یا یہ کہا کہ سورہ ق پڑھی۔

٩٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا *

۹۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سماک بن حرب، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدُ پڑھا کرتے تھے، اور اس کے بعد والی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔

٩٣٤- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هَؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِق وَالْقُرْآنِ وَنَحْوِهَا *

۹۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، سماکؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ ہلکی نماز پڑھاتے تھے اور ان لوگوں کی طرح (لمبی) نماز نہیں پڑھاتے تھے اور مجھے بتلایا کہ صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدُ یا اس کی مانند سورتیں پڑھتے تھے۔

٩٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ *

۹۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن مہدی، شعبہ، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور عصر کی نماز میں اس کے برابر اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

٩٣٦- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ *

۹۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو داؤد طیالسی، شعبہ، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

٩٣٧- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، تیمی، ابو المنہال، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو تک پڑھا کرتے تھے۔

كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ *

٩٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً *

۹۳۸۔ ابو کریب و وکیع، سفیان، خالد حذاء، ابوالمنہال، ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو تک پڑھا کرتے تھے۔

٩٣٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ *

۹۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام فضل بنت حارث نے مجھ سے سورۂ والمرسلات پڑھتے ہوئے سنی تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تیری اس سورت کے پڑھنے نے یاد دلا دیا کہ سب سے آخر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی، آپؐ نے اسے مغرب کی نماز میں پڑھا تھا۔

٩٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۹۴۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و عمرو ناقد، سفیان، (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، (تحویل) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اتنا اضافہ ہے کہ پھر اس کے بعد آپؐ نے اپنی وفات تک نماز نہیں پڑھائی۔

٩٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ *

۹۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں سورہ طور سنی۔

٩٤٢- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح و حَدَّثَنِي

۹۴۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب، سفیان (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم،

حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١٧٤) بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ *

باب (۱۷۴) عشا کی نماز میں قرأت کا بیان۔

٩٤٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ *

۹۴۳۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، عدی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپؐ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورہ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ایک رکعت میں پڑھی۔

٩٤٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ *

۹۴۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپؐ نے وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھی۔

٩٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ *

۹۴۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، مسعر، عدی بن ثابت، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عشاء کی نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ سنی۔ چنانچہ اس خوش الحانی کے ساتھ میں نے اور کسی سے قرآن نہیں سنا۔

٩٤٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۴۶۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر گھر آکر اپنی قوم کی امامت فرماتے، وہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور پھر گھر آکر اپنی قوم کی امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے منہ موڑا، سلام پھیرا اور تنہا نماز پڑھ کر چل دیا، لوگوں نے کہا اے فلاں! تو کیسا منافق ہو گیا، اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم نہیں میں منافق نہیں ہوں، میں

فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هَذَا *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو صورتحال بتاؤں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذؓ آپؐ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورۂ بقرہ شروع کر دی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبلؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذؓ کیا تو فتنے میں مبتلا کر دے گا یہ یہ سورتیں پڑھا کر، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابوالزبیرؒ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ آپؐ نے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، وَالضُّحٰی وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی کے متعلق ارشاد فرمایا، عمرو نے کہا بے شک اسی طرح ہے۔

٩٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى *

۹۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن رمح، لیث، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل انصاریؓ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی، ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی، حضرت معاذؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت معاذؓ نے جو کچھ کہا وہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ سے فرمایا کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو لہٰذا جب امامت کرو تو والشّمس وضحها اور سبّح اسم ربك الاعلى اور اقرأ باسم ربك اور والليل اذا يغشى پڑھو۔

٩٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ *

۹۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، منصور، عمرو بن دینار، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ عشاء کی نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے، پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

٩٤٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ *

۹۴۹۔ قتیبہ بن سعید و ابو ربیع زہرانی، حماد، ایوب، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی مسجد میں آکر لوگوں کو نماز پڑھاتے۔

(١٧٥) بَاب أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ *

باب (۱۷۵) اماموں کو نماز کامل اور ہلکی پڑھانے کا حکم۔

٩٥٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ *

۹۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی بنا پر صبح کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اتنا غصہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جیسا کہ اس روز، چنانچہ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض حضرات ایسے ہیں جو دین سے متنفر بناتے ہیں لہٰذا تم میں سے جو کوئی بھی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھا، کمزور اور ضرورت مند ہوتا ہے۔

٩٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَوَكِيعٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

۹۵۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشیم، وکیع، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل سے ہشیم کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

٩٥٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ *

۹۵۲۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو نماز ہلکی پڑھائے، اس لئے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے اور کمزور اور بیمار ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھو تو جس طرح جی چاہے سو پڑھے۔

(فائدہ) یعنی جتنی چاہے قرأت لمبی کرے، باقی امام کو مقتدیوں کی حالت ملحوظ رکھتے ہوئے قرأت کرنی چاہئے۔

٩٥٣- حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا قَامَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ *

۹۵۳۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہؒ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ جماعت میں بوڑھے اور کمزور بھی ہوتے ہیں، البتہ جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے اپنی نماز پڑھے۔

٩٥٤- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ آنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيْفُ وَالسَّقِيْمُ وَذَا الْحَاجَةِ *

۹۵۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے اس لئے کہ لوگوں میں کمزور، بیمار، حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

٩٥٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيْمُ الْكَبِيْرُ *

۹۵۵۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، بواسطہ والد، لیث بن سعید، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق ہی روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس روایت میں بیمار کے بجائے بوڑھے کا لفظ ہے۔

٩٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ

۹۵۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عمرو بن عثمان، موسیٰ بن طلحہ، عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی امامت کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں، آپؐ نے فرمایا میرے قریب آ اور آپؐ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر مونڈھوں کے درمیان رکھی، اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کرا اور جو کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ

قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ *

لوگوں میں کوئی بوڑھا ہے کوئی بیمار ہے کوئی کمزور ہے اور کوئی حاجت مند ہے اور جب تنہا نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے سو پڑھے۔

٩٥٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ *

۹۵۷۔ محمد بن مثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن میسّب، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو انہیں نماز ہلکی پڑھا۔

٩٥٨ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيُتِمُّ *

۹۵۸۔ خلف بن ہشام وابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے ہلکی اور کامل نماز پڑھاتے تھے۔

٩٥٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ *

۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید وابو عوانہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے ہلکی اور کامل نماز پڑھاتے تھے۔

٩٦٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک بن عبداللہ بن ابو نمیر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔

٩٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچے کا رونا سنتے، جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو آپؐ چھوٹی

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ *

سورت پڑھ لیتے تھے۔

(فائدہ) اور نماز کو جلدی پورا فرما دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زائد نہ روئے (سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام پر کس قدر شفقت تھی)۔

٩٦٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ *

۹۶۲۔ محمد بن منہال عزیز، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اسے لمبا کروں تو بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اس خیال سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو (بچہ کے رونے کی وجہ سے) بہت سخت تکلیف ہو گی۔

(١٧٦) بَاب اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا فِي تَمَامٍ *

باب (۱۷۶) نماز میں تمام ارکان کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنا اور نماز کو کمال کے ساتھ ہلکی پڑھنا۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَامِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ *

۹۶۳۔ حامد بن عمیر بکراوی، فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، ہلال بن ابی حمید، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام، رکوع اور پھر رکوع کے بعد اعتدال کے ساتھ کھڑا ہونا، پھر سجدہ اور پھر دونوں سجدوں کے درمیان کا بیٹھنا اور پھر سجدہ سے فارغ ہونے تک بیٹھنا، یہ سب برابر برابر تھے۔

٩٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ

۹۶۴۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا جس کا نام بیان کیا کہ (وہ مطر بن ناجیہ تھا)۔ اس نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ نماز پڑھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر

قَدْرَ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هَكَذَا *

کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اللّٰھم ربنا لك الحمد ملاء السمٰوت وملاء الارض و ملاء ما شئت من شئی بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد۔ حکم بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ چیز عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد کا قیام اور سجدہ اور سجدہ کے درمیان کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے تھے۔ شعبہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن مرۃؓ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کو دیکھا ان کی نماز تو ایسی نہ تھی۔

فائدہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح نماز پڑھنا بعض احوال پر مبنی ہے ورنہ آپ عموماً قیام طویل فرمایا کرتے تھے۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۹۶۵۔ محمد بن مثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم سے روایت ہے کہ مطر بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب آیا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

٩٦٦ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ *

۹۶۶۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں اس طرح نماز پڑھانے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے، ثابت بیان کرتے ہیں کہ انسؓ ایک کام کرتے تھے میں تمہیں وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا، جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے اور اس طرح جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا، وہ بھول گئے۔

٩٦٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

۹۶۷۔ ابوبکر بن نافع عبدی، بہز، حماد، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مسلسل اور قریب قریب ہوتی تھی، اور ابوبکر صدیق رضی

تَمَام كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ *

اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز بھی اسی طرح قریب قریب تھی، جب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صبح کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم لوگ (دل میں) کہنے لگتے کہ شاید آپؐ بھول گئے، پھر آپؐ سجدہ فرماتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی اتنا بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ شاید آپؐ بھول گئے۔

(١٧٧) بَاب مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ *

باب (۱۷۷) امام کی اقتداء کرنا اور ہر رکن کو اس کے بعد ادا کرنا۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا *

۹۶۸۔ احمد بن یونس، زہیر، ابواسحق، (تحویل)، یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابواسحق، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹے نہ تھے (بلکہ صادق و امین تھے) کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے، پھر جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے، اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدہ میں جاتے۔

٩٦٩- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ *

۹۶۹۔ ابوبکر بن خلاد باہلی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے تو ہم میں سے کوئی نہیں جھکتا تھا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہ جاتے، پھر ہم سب آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

٩٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۹۷۰۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم انطاکی، ابراہیم بن محمد

سَهْم الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ *

٩٧١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ *

٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ مَوْلَى آلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا *

(١٧٨) بَاب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ *

٩٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ

ابواسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی، محارب بن دثار، عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ کرام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے جب آپؐ رکوع کرتے تو سب رکوع کرتے، اور جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہم کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کو زمین پر پیشانی رکھتے ہوئے دیکھ لیتے تو پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

۹۷۱۔ زہیر بن حرب و ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابان، حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا تھا۔

۹۷۲۔ محرز بن عون بن ابی عون، خلف بن خلیفہ اشجعی، ابواحمد، ولید بن سریع، مولیٰ آل عمرو بن حریث، عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو میں نے آپ سے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (یعنی اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) پڑھتے ہوئے سنی اور ہم میں سے کوئی پشت نہ جھکاتا تھا تاوقتیکہ آپ پوری طرح سجدہ میں نہ چلے جاتے تھے۔

باب (۱۷۸) جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا دعا پڑھے؟

۹۷۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، عبید بن حسن، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ *

سمع الله لمن حمده، اللّٰهم ربنا لك الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت من شئی بعد (یعنی اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اس کے بھرنے کے برابر)۔

(فائدہ) امام تورپشتی فرماتے ہیں کہ ملاء ماشئت کے اندر اپنی عاجزی کا اعتراف ہے کہ پوری کوشش کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے قاصر ہوں اس لئے تیری مشیت پر اس چیز کو موقوف کرتا ہوں اور یہی کاملین کا مقام ہے۔ (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۵۴۲)۔

٩٧٤ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ *

۹۷۴۔ محمد بن مثنیٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبید بن حسن، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے اللھم ربنا لك الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت من شئی بعد۔

٩٧٥ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ *

۹۷۵۔ محمد بن مثنیٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر، مجزاہ بن زاہر، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اس کے برابر۔ اے اللہ مجھے برف اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔

٩٧٦ – وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ مِنَ الدَّنَسِ *

۹۷۶۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، (تحویل) زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدیل کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٩٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ*

۹۷۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، مروان بن محمد دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ بن یحییٰ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لك الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت من شئی بعد، اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلّنا لك عبد اللّٰهم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذا الجد منك الجد (توہی ثناء اور بزرگی کے لائق ہے، تو زائد مستحق ہے اس چیز کا جو تیرے بندہ نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں، اے ہمارے پروردگار جو تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے سامنے سودمند نہیں)۔

٩٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ *

۹۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشیم بن بشیر، ہشام بن حسان، قیس بن سعد، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے اللهم ربنا لك الحمد ملاء السمٰوٰت وملاء الارض وما بينهما وملاء ما شئت من شئی بعد، اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد۔ اس میں احق ما قال العبد وکلنا لك عبد کے الفاظ نہیں ہیں۔

٩٧٩- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۹۷۹۔ ابن نمیر، حفص، ہشام بن حسان، قیس بن سعد، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں ملاء ماشئت من شئی بعد تک دعا نقل کرتے ہیں بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

(١٧٩) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب (۱۷۹) رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ *

کی ممانعت۔

٩٨٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ *

٩٨٠۔ سعید بن منصور و ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن سحیم، ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الوفات میں حجرہ کا) پردہ اٹھایا اور صحابہ کرامؓ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے کھڑے تھے، آپ نے فرمایا لوگو! اب مبشرات نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا، مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اس کے لئے اور کوئی دیکھے اور مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کر دیا گیا(۱)، رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ میں دعا میں کوشش کرو تاکہ تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔

(فائدہ) رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ کہنا مسنون ہے۔ ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور تمام علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ (نووی جلد ۱ صفحہ ۱۹۱) خطابی بیان کرتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ خشوع و خضوع کی حالت ہے اور یہ دونوں مقامات تسبیح اور ذکر کے ساتھ خاص ہیں، اس واسطے آپ نے ان دونوں مقامات میں قرأت قرآن کریم سے منع فرمادیا تاکہ کلام اللہ اور کلام مخلوق کا اجتماع نہ ہو جائے اور پھر یہ کہ قرآن کریم کی عظمت کی بنا پر ان مقامات پر قرآن کریم تلاوت کی ممانعت کر دی گئی۔

٩٨١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ

٩٨١۔ یحییٰ بن ایوب، اسماعیل بن جعفر، سلیمان بن سحیم، ابراہیم بن عبداللہ، بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور مرض الموت میں آپؐ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو فرمایا کہ اے الہ العالمین میں نے تبلیغ کر دی، تین مرتبہ اسی طرح فرمایا، پھر فرمایا مبشرات نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی مگر رویائے صالحہ کہ جسے نیک بندہ دیکھے یا اس کے لئے اور کوئی دیکھے۔ پھر بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح بیان کی۔

(۱) قرأت کو حالت قیام کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور رکوع، سجدے کی حالت میں قرأت قرآن سے منع فرمادیا گیا اس لئے کہ ارکان صلوٰۃ میں سے قیام افضل رکن ہے اور اذکار میں سے افضل ذکر تلاوت قرآن ہے تو افضل ذکر کو افضل رکن کے ساتھ خاص کر دیا گیا۔ اور دوسری حالتوں میں اس سے منع فرمادیا گیا۔

أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

٩٨٢- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا *

۹۸۲۔ ابوالطاہر و حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابراہیم بن عبداللہ حنین، بواسطہ والد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

٩٨٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ *

۹۸۳۔ ابوکریب، محمد بن علاء، ابواسامہ، ولید بن کثیر، ابراہیم بن عبداللہ، بواسطہ والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

٩٨٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ *

۹۸۴۔ ابوبکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبداللہ، بواسطہ والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا تھا۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے، حضرت علیؓ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ممانعت عمومی ہے لہٰذا میرے کہنے کی اس میں حاجت نہیں، بلکہ جب مجھے ممانعت کی تو سب کو ہی ممانعت فرمائی۔

٩٨٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا *

۹۸۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، بواسطہ والد، ابن عباسؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

٩٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ

۹۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، (تحویل) عیسیٰ بن حماد مصری، لیث، یزید بن ابی حبیب، ضحاک بن عثمان، (تحویل) ہارون بن

الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ح إِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجْلَانَ فَإِنَّهُمَا زَادَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ *

سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید (تحویل) یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل یعنون، ابن جعفر، محمد بن عمرو (تحویل) ہناد بن السری، عبدہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، بواسطہ والد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے اور ان تمام راویوں نے سجدہ کی ممانعت نہیں بیان کی۔ جیسا کہ زہری، زید بن اسلم، ولید بن کثیر، اور داؤد بن قیس کی روایتوں میں موجود ہے۔

۹۸۷ - و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ *

۹۸۷۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، محمد بن منکدر، عبداللہ بن حنین، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت میں بھی سجدہ کا ذکر نہیں۔

۹۸۸ - و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا *

۹۸۸۔ عمرو بن علی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوبکر بن حفص، عبداللہ بن حنین، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت کی گئی اور اس سند میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں۔

(۱۸۰) بَاب مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ *

باب (۱۸۰) رکوع اور سجدہ میں کیا دعا پڑھنی چاہئے۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ فِي السُّجُودِ *

۹۸۹۔ ہارون بن معروف و عمرو بن سواد، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابو بکر، ابو صالح، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے پروردگار کے بہت زائد قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔

(فائدہ) ابن ملک فرماتے ہیں سجدہ غایت، عاجزی اور تذلل کا موقع ہے اس لئے اس میں کثرت دعا کا حکم فرمایا۔ (مرقاۃ جلد ا صفحہ ۱۲۷)۔

۹۹۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ *

۹۹۰۔ ابو الطاہر و یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ، ابی بکر، ابو صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اللهم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله واوله واخره و علانیته و سره (یعنی اے اللہ میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادے کم ہوں یا زائد، اول ہوں یا آخر، ظاہر ہوں یا پوشیدہ)۔

۹۹۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ *

۹۹۱۔ زہیر بن حرب و اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی، قرآن پر عمل کرتے۔

(فائدہ) کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اس کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح اور استغفار بکثرت کرتے تھے۔ (نووی جلد ا صفحہ ۱۹۲)۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

۹۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت سے قبل بکثرت یہ کلمات فرمایا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ میں نے عرض کیا

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ *

یارسول اللہ یہ کیا کلمات ہیں جو آپؐ نے نکالے ہیں آپ ان ہی کو پڑھتے رہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری امت میں ایک نشانی متعین کر دی ہے جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو ان کلمات کو کہتا ہوں اور وہ یہ ہے إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ الخ۔

(فائدہ) سورہ اذا جاء مکہ مکرمہ کے فتح ہونے کے بعد نازل ہوئی تو اس وقت اسلام ہر سمت میں پھیل گیا تو اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو تسبیح اور استغفار کا حکم دیا اور ضمناً اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کی طرف اشارہ فرمادیا، واللہ اعلم (بندہ مترجم)

٩٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمِ ابْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَوةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي *

۹۹۳۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، اعمش، سلیم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ نازل ہوئی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ جب بھی نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سُبْحَانَكَ رَبِّی وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی۔

٩٩٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) فَتْحُ مَكَّةَ (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) *

۹۹۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ فرمایا کرتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس دعا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کو بکثرت پڑھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ مجھے میرے پروردگار نے بتلایا ہے کہ تو اپنی امت میں ایک نشانی دیکھے گا لہٰذا جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو میں بکثرت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھتا ہوں۔ اور میں نے اسے دیکھ لیا ہے وہ یہ ہے إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ یعنی جس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آجائے اور مکہ مکرمہ فتح ہو جائے اور لوگ خدا کے دین میں جوق در جوق شامل ہونے لگیں تو اپنے رب کی حمد اور تسبیح پڑھ اور استغفار کر، اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

٩٩٥ - حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۹۹۵۔ حسن حلوانی، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم رکوع میں کیا پڑھتے ہو

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ *

انہوں نے فرمایا سبحانك وبحمدك لا اله الا انت اور مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہیں پایا میں نے خیال کیا کہ آپؐ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس ہوں گے، میں نے آپ کو تلاش کیا اور پھر لوٹی تو آپؐ رکوع اور سجدہ کی حالت میں تھے اور فرمارہے تھے سبحانك وبحمدك لا اله الاانت، میں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپؐ کس شان میں مصروف ہیں (کہ اپنے پروردگار کی مناجات فرمارہے ہیں)۔

٩٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ *

٩٩٦۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات بستر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا، میں نے آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا اور آپؐ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرمارہے تھے اللّٰھم انّی اعوذ بك برضاك من سخطك و بمعافاتك من عقوبتك و اعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك ۔

٩٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ *

٩٩٧۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ کلمات کہا کرتے تھے سبوح قدوس ربّنا وربّ الملئكة والرّوح ۔

٩٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ

٩٩٨۔ محمد بن مثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، مطرف، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(۱۸۱) بَاب فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ *

باب (۱۸۱) سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

۹۹۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ *

۹۹۹۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، ولید بن ہشام المعیطی معدان بن ابی طلحہ یعمریؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور کہا کہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے، یا یہ کہا کہ مجھے وہ عمل بتلایئے جو سب سے زائد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو، یہ سن کر ثوبانؓ خاموش ہوئے، پھر میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس چیز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا محض اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ بکثرت کیا کر، اس لئے کہ تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے جو بھی سجدہ کرے گا تو اس سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف فرمائے گا۔ معدانؒ بیان کرتے ہیں اس کے بعد میری ملاقات ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ثوبانؓ کی طرح فرمایا۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ *

۱۰۰۰۔ حکم بن موسیٰ، ابو صالح، معقل بن زیاد، اوزاعی، یحییٰ ابن کثیر، ابو سلمہ، ربیعہ بن کعب اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا تھا، اور آپؐ کے پاس وضو اور حاجت کے لئے پانی لاتا، ایک مرتبہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپؐ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے کہا بس یہی! آپؐ نے فرمایا تو پھر سجدے زائد کر کے میری مدد کر۔

(فائدہ) کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے زائد قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے سجدے بکثرت کر، امید ہے کہ میری رفاقت جنت میں نصیب ہو جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۱۸۲) بَاب أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۸۲) اعضاء سجود، بالوں اور کپڑوں کے سمیٹنے اور سر پر جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت۔

١٠٠١ - و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ *

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اور بال اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا، یہ یحییٰ کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابو الربیع نے بیان کیا کہ سات ہڈیوں پر اور بال اور کپڑوں کے سمیٹنے (۱) کی ممانعت کی گئی ہے (وہ سات ہڈیاں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم اور پیشانی ہیں۔

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا *

۱۰۰۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے اور (نماز کی حالت میں) کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ *

۱۰۰۳۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، کپڑے اور بال سمیٹنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ

۱۰۰۴۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور

(۱) یعنی نماز کی حالت میں مٹی سے بچانے کے لئے اپنے کپڑوں کو نہ سمیٹے بلکہ اپنی حالت پر چھوڑ دے۔

أَعْظُمِ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ *

دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ کپڑے بال نہ سمیٹوں۔

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ *

۱۰۰۵۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے اور بالوں اور کپڑوں کے نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے یعنی پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ *

۱۰۰۶۔ عمرو بن سواد عامری، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباسؓ، عبداللہ بن عباسؓ نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ بالوں کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباسؓ ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو عبداللہ بن عباسؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ میرے سر کو کیوں کھولا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جو شخص کہ بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص ستر کھول کر نماز پڑھے۔

(١٨٣) بَاب الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُودِ *

باب (۱۸۳) سجدہ کی حالت میں اعتدال اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور کہنیوں کو پہلو سے، اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ *

۱۰۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سجدہ میں اعتدال رکھو، اور کوئی تم میں سے اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے (بلکہ کھڑا رکھے)۔

(فائدہ) یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پسلیوں سے ملائے جیسا کہ کتا بیٹھتا ہے، بلکہ زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں باہوں کو کشادہ رکھے۔

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ *

۱۰۰۸۔ محمد بن مثنیٰ و ابن بشار، محمد بن جعفر (تحویل) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی ابن جعفر کی روایت میں کچھ الفاظ کا تبدل ہے۔

١٠٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ إِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ *

۱۰۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبید اللہ بن ایاد، ایاد بن لقیط، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ، اور کہنیاں زمین سے اٹھالے۔

١٠١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ *

۱۰۱۰۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، اعرج، عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی(۱)۔

١٠١١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ *

۱۰۱۱۔ عمرو بن سواد، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے، باقی عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ آپؐ کے بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی اور لیث کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

١٠١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۱۰۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن عبداللہ بن اصم، یزید بن اصم، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(۱) معنی یہ ہے کہ مرد اپنی نماز میں اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو سے الگ رکھے اس میں تواضع بھی ہے اور سستی سے دوری بھی۔

عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ *

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے نکلنا چاہتا، تو نکل جاتا۔

١٠١٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى *

۱۰۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مروان بن معاویہ فزاری، عبیداللہ بن عبداللہ بن اصم، یزید بن اصم، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں بازوؤں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھلائی دیتی اور جب (قعدۂ اولیٰ و اخریٰ میں) بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر سہارا دیتے۔

١٠١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي بَيَاضَهُمَا *

۱۰۱۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو (اپنے پہلوؤں سے) جدا رکھتے، حتیٰ کہ پیچھے سے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

(١٨٤) بَاب مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ وَصِفَةَ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ وَصِفَةَ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ *

باب (۱۸۴) نماز کی صفت جامعیت اور نماز کس طرح شروع کی جاتی ہے، رکوع و سجدہ کا طریقہ اور اس میں اعتدال، چار رکعت والی نماز میں ہر دو رکعت پر تشہد، سجدوں کے درمیان، اور تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ۔

١٠١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

۱۰۱۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو خالد احمر، حسین معلم

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ *

(تحویل)، اسحٰق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، حسین معلم، بدیل بن میسرہ، ابوالجوزا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر کے ساتھ اور قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ نیچا لیکن اس کے درمیان رکھتے اور رکوع سے جس وقت سر اٹھاتے تو تاوقتیکہ سیدھے نہ کھڑے ہو جائیں سجدہ نہ فرماتے اور سجدہ سے جب سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ فرماتے تاوقتیکہ کہ سیدھے نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس بات سے منع کرتے کہ آدمی اپنے دونوں بازو زمین پر درندہ کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم فرماتے۔

(فائدہ) امام ابوحنیفہ النعمانؒ کے نزدیک تشہد میں اسی طرح بیٹھنا مسنون ہے کہ بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور داہنا پیر کھڑا رکھے، وائل ابن حجر کی روایت مسند احمد، سنن ابوداؤد اور نسائی میں مذکور ہے۔ اس میں بھی اسی طرح بیٹھنے کا تذکرہ ہے اور ایسے ہی عبداللہ بن عمر کی روایت صحیح بخاری میں موجود ہے، اسی لئے یہی چیز اولیٰ بالعمل ہے۔

(١٨٥) بَاب سُتْرَةِ الْمُصَلِّي وَنَدْبِ الصَّلَوةِ إِلَي سُتْرَةٍ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَحُكْمِ الْمُرُوْرِ وَدَفْعِ الْمَارِّ وَجَوَازِ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالصَّلَوةِ اِلَي الرَّاحِلَةِ وَالْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانِ السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذَلِكَ *

باب (۱۸۵) نماز کو سترہ قائم کرنے کا استحباب، نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنا، اور نمازی کے آگے لیٹنے کا جواز، سواری کی طرف نماز پڑھنے اور سترہ سے قریب ہونے کا بیان۔

١٠١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ

۱۰۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ،

سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ *

ابوالاحوص، سماک، موسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی تم میں سے اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر رکھ لے تو پھر نماز پڑھ لے اور جو چیز اس پر سے چاہے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ *

۱۰۱۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسحق بن ابراہیم، عمر بن عبید الطنافسی، سماک بن حرب، موسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیز کا تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو، تو پھر سامنے سے کسی چیز کا گزرنا مضر نہیں۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ *

۱۰۱۸۔ زہیر بن حرب، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ *

۱۰۱۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن یزید، حیوہ، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں نمازی کے سترہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

۱۰۲۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن نمیر، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ *

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کو نکلتے تو اپنے سامنے برچھی گاڑنے کا حکم دیتے، پھر نماز پڑھتے اور لوگ آپؐ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے، اسی بنا پر حاکموں نے اس چیز کو تعین کر لیا ہے (کہ برچھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں)۔

١٠٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ *

۱۰۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا *

۱۰۲۲۔ احمد بن حنبل، معتمر بن سلیمان، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی آڑ میں نماز پڑھتے تھے۔

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ *

۱۰۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد احمر، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ

۱۰۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، عون، ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ مقام ابطح میں ایک لال چمڑے کے خیمے میں تھے، تو بلالؓ آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر نکلے سو اس میں سے کسی کو پانی مل گیا اور کسی نے چھڑک لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے، گویا میں اس وقت آپؐ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، آپؐ نے وضو فرمایا اور بلالؓ نے اذان دی، میں

سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ *

نے ان کے منہ کی جستجو رکھی کہ جس طرح وہ دائیں اور بائیں طرف پھر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے تھے پھر آپؐ کے لئے ایک برچھی گاڑی گئی اور آپؐ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (کیونکہ مسافر تھے) آپؐ کے سامنے سے گدھے اور کتے گزر رہے تھے، مگر آپؐ روکتے نہ تھے، پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد آپ برابر ہر چار رکعت والی نمازیں دو رکعتیں پڑھتے، یہاں تک کہ مدینہ لوٹ آئے۔

١٠٢٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ *

۱۰۲۵۔ محمد بن حاتم، بہز، عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے سرخ شامیانہ میں دیکھا وہ فرماتے ہیں اور میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو میں نے دیکھا کہ لوگ اس پانی کو لینے کے لئے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا، اور جسے نہیں ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا، پھر میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے برچھا نکالا اور اسے گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اسے سمیٹے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑا ہو کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، اور میں نے آدمیوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

١٠٢٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ *

۱۰۲۶۔ اسحٰق بن منصور و عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، (تحویل) قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، مالک بن مغول، عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی مالک بن مغول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب دوپہر کا وقت ہو گیا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز کے لئے اذان دی۔

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ *

۱۰۲۷۔ محمد بن مثنیٰ و محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو مقام بطحاء کی جانب سے نکلے، وضو کیا اور پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اسی طرح عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپؐ کے سامنے برچھی گڑی ہوئی تھی، شعبہؒ بیان کرتے ہیں کہ عون نے اس روایت میں اپنے والد ابوجحیفہؓ سے اتنی زیادتی اور نقل کی ہے کہ اس کے پار عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

١٠٢٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ *

۱۰۲۸۔ زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، ابن مہدی، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور حکم کی حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ لوگوں نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کر دیا۔

١٠٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ *

۱۰۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں گدھے کی مادہ پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بلوغ کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے، میں صف کے سامنے آکر اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا، وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا، تو مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

(فائدہ) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ *

۱۰۳۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ گدھے پر چڑھ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا بعض صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا، پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

١٠٣١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ *

۱۰۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ و عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ عرفات میں نماز پڑھ رہے تھے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ *

۱۰۳۲۔ اسحق بن ابراہیم و عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں منیٰ اور عرفات کا تذکرہ نہیں، حجۃ الوداع یا فتح مکہ کہا ہے۔

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

۱۰۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن ابی سعید، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

١٠٣٤ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي حُمَيْدًا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي نَتَذَاكَرُ حَدِيثًا إِذْ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْكُوكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۰۳۴۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ابن ہلال حمید کا بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی حدیث کا مذاکرہ کر رہے تھے کہ ابو صالح سمان نے کہا میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے ابو سعیدؓ سے سنا اور دیکھا، میں ابو سعیدؓ کے ساتھ تھا وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ابو معیط کی قوم کا جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا، اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلنا چاہا، ابو سعیدؓ نے پہلی مرتبہ سے زائد سخت مار ماری، وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعیدؓ سے لڑنے لگا، لوگوں نے آکر اسے روکا، وہ وہاں سے نکلا اور مروان حاکم سے جا کر شکایت کی۔ ابو سعید مروان کے پاس گئے، مروان بولا تم نے کیا کیا جو تمہارا بھتیجا شکایت کرتا ہے۔ ابو سعیدؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

تھے جب کوئی تم سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال(۱) کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

١٠٣٥ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ *

۱۰۳۵۔ ہارون بن عبداللہ اور محمد بن رافع، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، صدقہ بن یسار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

١٠٣٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوبکر حنفی، ضحاک بن عثمان، صدقہ بن یسار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٠٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً *

۱۰۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، بسر بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنیؓ نے انہیں ابوجہیم انصاریؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے، ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ کیا گناہ اس پر ہے تو چالیس (سال) تک کھڑا رہنا اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے، ابوالنضر بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ بسر نے کیا کہا۔ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ

۱۰۳۸۔ عبداللہ بن ہاشم بن حیان عبدی، وکیع، سفیان، سالم،

(۱) قتال سے مراد یہ ہے کہ اسے روکا جائے اور ہٹایا جائے اور شیطان سے مراد یہ ہے کہ شیطان والا کام کیا کہ نمازی کی نماز میں خلل ڈالا اس کی توجہ ہٹائی۔

الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

ابوالنضر، بسر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۰۳۹ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ *

۱۰۳۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن حازم، بواسطہ والد، سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کے برابر جگہ رہتی تھی۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ *

۱۰۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، حماد بن مسعدہ، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مصحف کی جگہ میں کوئی مقام نماز پڑھنے کے لئے تلاش کرتے تھے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ کو تلاش کرتے تھے اور درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے گزرنے کی جگہ تھی۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا *

۱۰۴۱۔ محمد بن مثنیٰ، مکی، یزید بیان کرتے ہیں کہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ستون کو تلاش کر کے نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے قریب ہے۔ میں نے ان سے کہا، اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں، جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اسی ستون کو تلاش کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، یونس، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور اس کے سامنے کجاوہ کی پچھلی لکڑی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ *

کے برابر کوئی شے ہو تو وہ سترہ کے لئے کافی ہے۔ اگر کجاوہ کی لکڑی کے برابر کوئی شے نہ ہو تو گدھا، عورت اور سیاہ کتا اس کی نماز کو قطع کر دیتا ہے، میں نے کہا ابوذرؓ! سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے، اگر لال کتا ہو یا زرد، انہوں نے کہا اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری ہی طرح سوال کیا تھا، آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

(فائدہ) یعنی ان چیزوں کے سامنے سے گزرنے سے نماز کا کمال جاتا رہتا ہے۔ ورنہ جمہور علماء کرام، ابو حنیفہؒ، مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک ان چیزوں کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ (نووی جلد۱، صفحہ ۱۹۷)

١٠٤٣ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَيْضًا أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ أَبِي الذَّيَّالِ قَالَ ح و حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ *

۱۰۴۳۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ۔
(تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔
(تحویل) اسحاق بن ابراہیم، وہب بن جریر، بواسطہ والد۔
(تحویل) اسحاق، معتمر بن سلیمان، سلم بن ابی الذیال۔
(تحویل) یوسف بن حماد، معنی، زیاد بکائی، عاصم احول، حمید بن ہلال سے یونس کی روایت کی طرح یہ حدیث منقول ہے۔

١٠٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ *

۱۰۴۴۔ اسحٰق بن ابراہیم، مخزومی، عبدالواحد بن زیاد، عبیداللہ بن عبداللہ بن اصم، یزید بن اصم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت، گدھے اور کتے کے آگے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سے بچاؤ بایں طور پر ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

١٠٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۱۰۴۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و عمرو ناقد و زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ *

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپؐ کے سامنے آڑی پڑی ہوتی جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا ہوتا ہے۔

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ *

۱۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی، جب آپؐ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگادیتے، میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

١٠٤٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي *

۱۰۴۷۔ عمرو بن علی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو بکر بن حفص، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نماز کن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے، ہم نے کہا عورت اور گدھے سے، انہوں نے فرمایا تو عورت بھی برے جانور کی طرح ہے میں تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپؐ نماز پڑھتے رہتے۔

١٠٤٨ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ *

۱۰۴۸۔ عمرو ناقد، ابو سعید اشج، حفص بن غیاث (تحویل) عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ والد، اعمش، ابراہیم، اسود، مسلم بن صبیح، مسروق، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم نے عورتوں کو گدھوں اور کتوں کے مشابہ کر دیا، خدا کی قسم میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپؐ کے سامنے قبلہ کی طرف تخت پر لیٹی رہتی تھی، مجھے حاجت ہوتی تو آپؐ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا محسوس ہوتا، میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي *

۱۰۴۹۔ اسحٰق بن ابراہیم، جریر، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تم نے ہمیں (عورتوں کو) کتوں اور گدھوں کے مرتبہ میں ڈال دیا، حالانکہ میں نے خود دیکھا کہ میں تخت پر لیٹی رہتی تھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ تشریف لاتے اور تخت کے درمیان نماز پڑھتے مجھے آپؐ کے سامنے سے نکلنا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پایوں کی طرف کھسک کر لحاف سے باہر آتی۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ *

۱۰۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی تھی اور میرے پیر آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے، جب آپؐ سجدہ کرنے لگتے تو میرا پاؤں دبا دیتے تو میں پیر سمیٹ لیتی اور آپؐ سجدہ کر لیتے، پھر جب آپؐ کھڑے ہو جاتے تو میں پیر پھیلا لیتی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ان ایام میں گھروں میں چراغ نہ تھا۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ جَمِيعًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ *

۱۰۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن العوام شیبانی، عبداللہ بن شداد بن الہاد، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی، اور کبھی سجدہ کرتے ہوئے آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا۔

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عبیداللہ بن عبداللہ، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپؐ کے پہلو میں ہوتی اور میں ایک

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ *

چادر اوڑھے ہوتی کہ جس میں سے کچھ ٹکڑا آپؐ پر بھی ہوتا۔

(١٨٦) بَاب الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةِ لِبْسِهِ *

باب (۱۸۶) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کے پہننے کا طریقہ۔

١٠٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ *

۱۰۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا ایک کپڑا پہن کر نماز درست ہے، آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

(فائدہ) یعنی ایسے بہت لوگ ہیں کہ جن کے پاس ایک کپڑے کے علاوہ دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو فرض ہے لہٰذا وہ ایک کپڑے میں بھی درست ہے۔

١٠٥٤ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ وَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۵۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٠٥٥ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ *

۱۰۵۵۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم ایوب، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا، کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے، آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

١٠٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۰۵۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے شانہ پر کچھ (کپڑا) نہ ہو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ *

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ، مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک یہ چیز مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اس طرح نماز پڑھنے میں ستر کھلنے کا خدشہ ہے۔ واللہ اعلم، (نووی جلد ا، صفحہ ۱۹۸)۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ *

۱۰۵۷۔ ابوکریب، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ام سلمہؓ کے مکان میں ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپؐ کے مونڈھوں پر تھے۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا *

۱۰۵۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، وکیع، ہشام بن عروہ اپنے والد سے کچھ الفاظ کے تبدل کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے توشح کیا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں توشح یہ ہے کہ کپڑا کا جو کنارہ داہنے شانہ پر ہو، اسے بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائے اور جو بائیں شانہ پر ہو اسے دائیں ہاتھ کے تلے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ *

۱۰۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کپڑے کے دونوں کناروں میں آپ نے تبدیلی کر رکھی تھی۔

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ *

۱۰۶۰۔ قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن سعید، ابی امامہ بن سہل بن حنیف، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا اور دونوں طرفوں میں مخالفت کر رکھی تھی، یحییٰ بن حماد نے اپنی روایت میں شانوں کا لفظ اور زائد بیان کیا ہے۔

١٠٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ *

۱۰۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۶۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، سفیان (تحویل) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا۔

١٠٦٣ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ *

۱۰۶۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو، ابوالزبیر مکیؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس کپڑے موجود تھے (مگر) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

١٠٦٤ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ *

۱۰۶۴۔ عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابو سفیان، جابر، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپؐ ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں اور میں نے آپ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ *

۱۰۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (تحویل) سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔ ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اپنے کپڑے کے دونوں جانب اپنے شانوں پر ڈال رکھے تھے، ابو بکر و سوید کی روایت میں توشح کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَ مَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

١٠٦٦ - حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّهْ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ *

۱۰۶۶۔ ابو کامل جحدری، عبدالواحد، اعمش، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ والد، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی، آپؐ نے فرمایا مسجد حرام (بیت اللہ)، میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ آپؐ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)، میں نے عرض کیا ان دونوں کی تعمیر میں کتنا فصل ہے، فرمایا (۴۰) چالیس سال کا اور جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے وہی مسجد ہے اور ابو کامل کی روایت میں وانیما کے بجائے ثم حیثما کا لفظ ہے۔

١٠٦٧ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ *

۱۰۶۷۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم بن یزید تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کو مسجد کے باہر مقام میں قرآن کریم سنایا کرتا تھا، جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو سجدہ کرتے، میں نے عرض کیا اے باپ! کیا تم راستہ ہی میں سجدہ کرتے ہو، انہوں نے کہا میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپؐ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے عرض کیا پھر کونسی؟ آپؐ نے فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا کہ ان دونوں میں کتنے سال کا فصل ہے؟ آپؐ نے فرمایا چالیس سال کا اور پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔

١٠٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ *

۱۰۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں، ایک تو یہ کہ ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا اور میں ہر ایک سرخ و سیاہ کے لئے بھیجا گیا، اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں تھا (۱) اور پھر میرے لئے تمام زمین طیب اور پاک مسجد بنا دی گئی اور پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی جو ایک ماہ کے فاصلے سے پڑتا ہے اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

١٠٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۰۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى *

۱۰۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو مالک اشجعی، ربعی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اور انسانوں پر تین چیزوں کی بنا پر فضیلت حاصل ہوئی ہے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں اور ہمارے لئے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی اور اس کی خاک پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی اور ایک خصلت اور بیان کی۔

---

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے بعضوں کے لئے جہاد کی اجازت ہی نہیں تھی اور بعضوں کے لئے جہاد تو مشروع تھا مگر حاصل ہونے والے مال غنیمت کے بارے میں حکم یہ تھا کہ اسے کھلی جگہ پر رکھ دیا جائے۔ ایک آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ اس لئے مال غنیمت کے استعمال کی اجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے...... اور اسی حدیث میں ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کا ذکر ہے تو اس کی حکمت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد جو بڑے بڑے ممالک تھے جیسے شام، عراق، مصر اور یمن ان میں کوئی بھی مدینہ منورہ سے ایک مہینہ کی مسافت سے زیادہ فاصلے پر واقع نہ تھا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ وہ تیسری خصلت سنن نسائی کی روایت میں مذکور ہے کہ مجھے سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے نیچے سے ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں اور نہ ملیں گی۔

١٠٧١- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۷۱۔ ابو کریب محمد بن علاء، ابن ابی زائدہ، سعد بن طارق، ربعی بن خراش، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٠٧٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ *

۱۰۷۲۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے (۱) جوامع الکلم عطا کئے گئے، (۲) اور میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی (۳) اور میرے لئے غنیموں کو حلال کیا گیا (۴) اور میرے لئے تمام زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی (۵) اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا (۶) اور میرے اوپر نبوت ختم کر دی گئی (یعنی میں خاتم النبیین ہوں)۔

١٠٧٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا *

۱۰۷۳۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع کلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا، اور میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی، اور ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو۔

(فائدہ) ہرویؒ بیان کرتے ہیں کہ جوامع الکلم سے قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اقوال ہیں کہ جن کے الفاظ تو کم اور معانی بکثرت ہیں، نووی جلد ا صفحہ ۱۹۹)۔

١٠٧٤- وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

۱۰۷۴۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سعید بن میتب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یونس کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ *

١٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۷۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن میبّب، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٠٧٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ *

۱۰۷۶۔ ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابویونس مولی ابی ہریرہؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں رعب کے ذریعہ دشمن پر مدد دیا گیا اور مجھے جوامع کلم عطا کئے گئے، اور میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔

١٠٧٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ *

۱۰۷۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ان سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی، اور مجھے جوامع کلم عطا کئے گئے۔

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ

۱۰۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، شیبان بن فروخ، عبدالوارث بن سعید، ابوالتیاح ضبعی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلّہ میں اترے جسے بنو عمرو بن عوف کا محلّہ کہتے ہیں وہاں چودہ دن قیام فرمایا پھر اپنے قبیلہ بنو نجار کو بلا بھیجا، وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ اونٹنی پر ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ردیف ہیں یہاں تک کہ آپ ابوایوبؓ کے مکان کے صحن میں اترے اور رسول اللہ صلی

رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخِرَبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ *

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ *

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(١٨٧) بَاب تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى الْكَعْبَةِ *

١٠٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا تھا وہیں نماز پڑھ لیتے تھے اس کے بعد آپؐ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا تو آپؐ نے فرمایا تم اپنا باغ مجھے بیچ دو، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے، ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اس باغ میں جو چیزیں تھیں میں انہیں بیان کرتا ہوں، اس میں کھجور کے درخت، مشرکین کی قبریں اور کھنڈرات تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیئے گئے اور مشرکین کی قبریں کھود دی گئیں اور کھنڈرات برابر کر دیئے گئے اور کھجور کی لکڑیاں قبلہ کی جانب بچھا دی گئیں اور اس کے دونوں جانب پتھر لگا دیئے گئے، اس وقت صحابہ کرامؓ رجز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان ہی کے ساتھ تھے وہ کہہ رہے تھے، یعنی اے اللہ خیر اور بھلائی تو صرف آخرت کی ہے، لہٰذا تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

۱۰۷۹۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، ابوالتیاح، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریاں بٹھانے کی جگہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۸۰۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن وارث، شعبہ، ابوالتیاح، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۸۷) بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ کا بدل جانا۔

۱۰۸۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابواسحاق، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) فَنَزَلَتْ بَعْدَمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثَهُمْ فَوَلَّوْا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ *

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف سولہ مہینہ (۱) تک نماز پڑھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی جو سورہ بقرہ میں ہے کہ تم جس مقام پر بھی اپنا منہ کعبہ کی طرف کرلو۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، جماعت میں سے ایک شخص یہ حکم سن کر چلا، راستہ میں انصار کی ایک جماعت کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، ان سے یہ حدیث بیان کی، یہ سنتے ہی لوگ (حالت نماز میں) بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ *

۱۰۸۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحٰق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم (بحکم الٰہی) بیت اللہ کی طرف پھیر دیئے گئے۔

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ*

۱۰۸۳۔ شیبان بن فروخ، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، ابن عمر، (تحویل) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

١٠٨٤ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

۱۰۸۴۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاوّل کے مہینے میں مدینہ منورہ تشریف لائے اور اگلے سال رجب کے نصف میں تحویل قبلہ کا حکم آیا۔

ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ *

۱۰۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے۔ سو یہ آیت نازل ہوئی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ یعنی ہم آپؐ کے چہرہ پھرانے کو آسمان کی طرف دیکھتے ہیں، بے شک ہم تمہارا منہ اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو تو تم اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لو، بنی سلمہ میں سے ایک شخص جا رہا تھا اس نے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع میں ہیں اور ایک رکعت پڑھ چکے ہیں، اس نے بہ آواز بلند کہا کہ قبلہ تبدیل ہو گیا ہے، یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

(١٨٨) بَاب النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ *

باب (۱۸۸) قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مرنے والوں کی تصویریں رکھنے اور اسی طرح قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت۔

١٠٨٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُولَئِكِ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكِ الصُّوَرَ أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۰۸۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُمّ حبیبہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا فرمایا جسے انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں لگی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور وہیں تصویریں بناتے، یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدترین ہوں گے۔

(فائدہ) قبرستان اور قبروں پر مسجد بنانا حرام ہے اور بنانے والا سزاوار لعنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں، لعنت فرمائی ہے، چنانچہ نسائی، ترمذی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت

کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر اور چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے، ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے، اس لئے کہ قبروں پر نماز پڑھنا یہود کا طریقہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی جیسا کہ آئندہ روایات میں اس کی تصریح موجود ہے، اور ایسے ہی احادیث و روایات فقہیہ کی رو سے مکان، قبّے وغیرہ اور خیمے نصب کرنا بھی حرام ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس چیز کی تصریح کی ہے لہٰذا اب اگر کوئی شخص جواز کا قائل بھی ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے قبروں پر سجدہ کرنا حرام ہے، اگر تعظیم کا قصد ہے تو شرک کا خدشہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز نہیں اور ایسے ہی قبروں کا طواف کرنا اور اس کے گرد اگرد چکر لگانا حرام ہے اور ان امور کا کرنے والا فاسق ہے اس لئے کہ طواف کرنا بیت اللہ کے لئے خاص ہے اس کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں اور ایسے ہی قبر کو بوسہ دینا اور پھولوں کی چادر چڑھانا وغیرہ تمام قسم کی چیزیں حرام ہیں اور ایسی چیزوں کا ارتکاب کرنے والا موجب لعنت ہے۔

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۰۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپؐ کے مرض الوفات میں لوگوں نے باتیں کیں اور اُمّ حبیبہؓ اور اُمّ سلمہؓ نے بھی گرجا کا حال بیان کیا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

١٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۱۰۸۸۔ ابوکریب، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے ملک حبش میں دیکھا تھا کہ جس کا نام ماریہ تھا، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَاكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ *

۱۰۸۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، شیبان، ہلال بن ابی حمید، عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں کہ جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے، ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپؐ کی قبر مبارک کھلی جگہ میں ہوتی مگر آپ ڈرے کہ کہیں لوگ آپؐ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں۔

(فائدہ) یعنی مسجدوں کی طرح وہاں روشنی کرنے، نذر چڑھانے، عبادت کرنے اور روزمرہ آنے جانے لگیں، امام نوویؒ فرماتے ہیں آپ نے اس چیز سے اس لئے ممانعت فرمائی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم میں حد سے نہ بڑھ جائیں اور یہ تعظیم کفر تک پہنچ جائے، جیسا کہ اگلی امتوں کا حال ہوا، چنانچہ اسی ڈر کی بنا پر آپ نے اپنی قبر کو کھلا نہیں رکھا۔ (نووی جلد ا صفحہ ۲۰۱)۔

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ *

۱۰۹۰۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، یونس، مالک، ابن شہاب سعید بن مسیّب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کر دے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۰۹۱ - وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ *

۱۰۹۱۔ قتیبہ بن سعید، فرازی، عبیداللہ بن اصم، یزید بن اصم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت نازل فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۰۹۲ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا *

۱۰۹۲۔ ہارون بن سعید ایلی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو آپؐ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی، جب آپؐ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ آپؐ ان کے افعال سے ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ

۱۰۹۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، زکریا بن عدی عبیداللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن حارث نجرانی، جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پانچ روز قبل سنا آپؐ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس چیز کی برأت ظاہر کرتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو خلیل اور دوست بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنالیا تھا، اور اگر میں اپنی امت میں کسی کو دوست بنانے

أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ *

والا ہوتا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست بناتا، خبر دار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے لوگ انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد (اور سجدہ گاہ) بنالیتے تھے، خبر دار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

(فائدہ) دوست سے مراد یہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی دوستی کسی اور سے نہ تھی، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو پھر تمام امت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے۔

(١٨٩) بَاب فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا *

باب (۱۸۹) مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

١٠٩٤ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ *

۱۰۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبید اللہ خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا، حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمار ہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے، اور بکیر راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپؐ نے فرمایا محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ ابن عیسیٰ اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ اس جیسا جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى

۱۰۹۵۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، ضحاک بن مخلد، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ والد، محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اس چیز کو برا سمجھا اور یہ چاہا کہ اسے اسی حالت میں چھوڑ دیں تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمار ہے تھے جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے تو خدا تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس جیسا مکان بنائے

اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ *

گا۔

(۱۹۰) بَاب النَّدْبِ إِلَى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيقِ *

باب (۱۹۰) حالت رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور اسی ہاتھ کو جوڑ کر رانوں کے درمیان نہ رکھنا۔

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ *

۱۰۹۶۔ محمد بن علاء ہمدانی، ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے گھر آئے، انہوں نے دریافت کیا، کیا ان (امراء) لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی، ہم نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تو اٹھو اور نماز پڑھ لو، اور پھر ہمیں اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا، ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف کیا اور دوسرے کو بائیں جانب، جب رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انہوں نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے درمیان رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ تمہارے اوپر ایسے امراء اور حکام متعین ہوں گے جو نمازوں کو اس کے وقت سے دیر میں پڑھیں گے اور عصر کی نماز کو اتنا تنگ کریں گے کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو جائے گا، لہٰذا جب تم ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو اور پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھ لو اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو، اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے، گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

(فائدہ) تمام علماء کرام کا یہ مسلک ہے کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا مسنون ہے اور رانوں کے درمیان ہاتھوں کو دبانا منسوخ ہو گیا، اس لئے اب ایسا کرنا نماز میں مکروہ ہے اور ایسے ہی جو گھر میں تنہا نماز پڑھے اس کے لئے اذان و اقامت کہنا مسنون ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) نووی جلد ا۔

١٠٩٧ - وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ *

۱۰۹۷۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، (تحویل) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تحویل)، محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، اعمش، ابراہیم، علقمہ اور اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق مع کچھ الفاظ کے تبدل کے روایت منقول ہے۔

١٠٩٨ -وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۹۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے والے نماز پڑھ چکے، انہوں نے کہا جی ہاں، پھر عبداللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ایک کو دائیں طرف کھڑا کیا اور ایک کو بائیں جانب، پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

١٠٩٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهِينَا عَنْ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ *

۱۰۹۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو یعفور، مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے، انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر دوسری مرتبہ اسی طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا کہ ہم اس سے روک دیئے گئے ہیں اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیئے گئے ہیں۔

(فائدہ) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول منسوخ ہے۔

١١٠٠- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَنُهِينَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ *

۱۱۰۰۔ خلف بن ہشام، ابوالاحوص، (تحویل) ابن ابی عمرو، سفیان، ابی یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١١٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ *

۱۱۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا، میرے والد نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے، مگر بعد میں ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

١١٠٢- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ *

۱۱۰۲۔ حکم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی، جب میں رکوع میں گیا تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا، انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا، جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔

(١٩١) بَاب جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ *

باب (۱۹۱) نماز میں ایڑھیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا۔

١١٠٣- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۰۳۔ اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن بکر، (تحویل) حسن حلوانی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، طاؤس بیان کرتے ہیں، ہم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا قدموں پر بیٹھنے سے متعلق کیا کہتے ہو، انہوں نے فرمایا یہ تو سنت ہے، ہم نے کہا ہم تو اس طرح بیٹھنے میں مشقت کا سبب سمجھتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یہ تو تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(١٩٢) بَاب تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب (۱۹۲) نماز میں کلام کی حرمت اور اباحت

وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ *

١١٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ

کلام کی تنسیخ۔

۱۱۰۴۔ ابو جعفر محمد بن صباح، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے کہا یرحمک اللہ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا، میں نے کہا کاش مجھ پر میری ماں رو چکتی (یعنی مر جاتا) تم مجھے کیوں گھورتے ہو، یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے، میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں نے آپؐ سے پہلے نہ آپؐ کے بعد کوئی آپؐ سے بہتر سکھلانے والا نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم، نہ آپ نے مجھے جھڑکا نہ مارا اور نہ گالی دی، چنانچہ فرمایا یہ نماز انسانوں کی باتوں میں سے کسی چیز کی صلاحیت نہیں رکھتی، یہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن کریم کی تلاوت کا نام ہے، اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جاہلیت کا زمانہ قریب ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت نصیب فرمائی ہے اور ہم میں سے بعض کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا، پھر میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض براشگون لیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ ان کے دلوں کی بات ہے، تو کسی کام سے ان کو نہ روکے یا یہ تم کو نہ روکے، پھر میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں یعنی علم رمل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا انبیاء کرامؑ میں سے ایک نبی(۱) کو یہ علم عطا ہوا لہٰذا جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہو

(۱) یہ نبی حضرت ادریسؑ یا حضرت دانیالؑ تھے۔ اس ارشاد میں لوگوں کو اس کام سے روکنے کے لئے یہ اشارہ فرمایا کہ جس کا خط اس نبیؑ کے خط کے موافق ہو جائے وہ کرلے اور نبی کے خط کے موافق ہو نہیں سکتا اس لئے کہ انہیں تو بطور معجزہ کے یہ علم عطا ہوا تھا۔

تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ *

تو خیر (اور یہ کسی کو معلوم نہیں اس لئے یہ چیز حرام ہے) معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں جو وہاں سے آنکلا تو دیکھا بھیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے، آخر میں بھی انسانوں میں سے ایک انسان ہوں مجھے بھی سب کی طرح غصہ آجاتا ہے میں نے اسے ایک چپت مار دیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا اور میرے دل میں یہ واقعہ بہت گراں گزرا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں اس لونڈی کو آزاد کر دوں، آپؐ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آؤ، میں اسے آپؐ کے پاس لے کر گیا، آپؐ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے، اس نے کہا آسمان پر، آپؐ نے فرمایا میں کون ہوں، اس نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں، تب آپؐ نے فرمایا تو اسے آزاد کردے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

١١٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۰۵۔ اسحٰق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١١٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا *

۱۱۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، ابو سعید اشج، ابن فضیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے، اور آپؐ نماز میں جواب دیتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آکر سلام کیا، آپؐ نے جواب نہ دیا، نماز کے بعد ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپؐ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے لیکن اب آپؐ نے جواب نہیں دیا، آپؐ نے فرمایا اس سے نماز میں شغل ہو جاتا ہے۔

١١٠٧ - حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۰۷۔ ابن نمیر، اسحٰق بن منصور سلولی، مریم بن سفیان، اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، اسماعیل بن ابی خالد، حارث بن

١١٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ *

١١٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

١١١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ *

١١١١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي

شبیل، ابو عمرو شیبانی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے، ہر ایک شخص نماز میں اپنے پاس والے سے بات کرتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ (اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو جاؤ) تو ہمیں خاموشی کا حکم دے دیا گیا اور کلام سے روک دیئے گئے۔

۱۱۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، وکیع، (تحویل)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۱۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کام کے لئے بھیجا، پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ (سواری) پر چل رہے تھے، قتیبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ نفل نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا، آپ نے اشارہ سے جواب دیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ کا چہرہ اس وقت مشرق کی طرف تھا۔

۱۱۱۱۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی مصطلق کی طرف جا رہے تھے، راستہ میں مجھے ایک کام سے بھیجا، پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، زہیر نے جس طرح آپ نے اشارہ کیا تھا، بتلایا۔ پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا، زہیر نے اس کو بھی زمین کی طرف اشارہ کر کے بتلایا، میں سن رہا تھا کہ آپ قرآن پڑھ رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لئے) سر سے اشارہ کر رہے تھے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تو نے اس کام

كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ *

میں جس کے لئے میں نے تجھے بھیجا تھا کیا کیا؟ اور میں نماز پڑھنے کی وجہ سے تجھ سے بات نہ کر سکا، زہیر بیان کرتے ہیں کہ ابوالزبیر قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے تو ابوالزبیر نے اپنے ہاتھ سے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ سے بتلایا کہ وہ کعبہ کی طرف نہ تھے۔

١١١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي *

۱۱۱۲۔ ابو کامل جحدری، حماد بن زید، کثیر، عطاء، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپؐ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلہ کی طرف نہ تھا، میں نے سلام کیا تو آپؐ نے مجھے جواب نہ دیا، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اور کوئی چیز مانع نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

١١١٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ *

۱۱۱۳۔ محمد بن حاتم، معلیٰ بن منصور، عبدالوارث بن سعید، کثیر بن شنظیر، عطاء، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(فائدہ) نماز میں ہمہ قسم کا کلام حرام ہے اور یہ کہ حالت نماز میں سلام کا جواب اشارہ اور زبان سے دینا صحیح اور درست نہیں۔

(١٩٣) بَاب جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۹۳) نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور ایسے ہی قلیل عمل کرنے کا جواز۔

١١١٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ رات ایک شریر جن میری نماز توڑنے کے لئے مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ

وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِئًا *

تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا، میں نے اس کا گلا دبالیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح ہوتے ہی اسے سب دیکھ لیں لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت و رسوائی کے ساتھ بھگا دیا۔

١١١٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ فَدَعَتُّهُ *

۱۱۱۵۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، شبابہ، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ *

۱۱۱۶۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن زید، ابوادریس خولانی، ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے، اعوذ باللہ منک۔ پھر فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی تجھ پر تین مرتبہ لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لے رہے ہوں، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم نے نماز میں آپ کو باتیں کرتے ہوئے سنا جو پہلے کبھی نہ سنی تھیں اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بھی بڑھایا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لئے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا تو اس لئے میں نے اعوذ باللہ منک تین مرتبہ کہا، پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی کامل لعنت بھیجتا ہوں، وہ تین مرتبہ تک پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے ارادہ کیا کہ اسے پکڑ لوں، خدا کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

(١٩٤) بَاب جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ وَاَنَّ ثِيَابَهُمْ مَحْمُوْلَةٌ عَلَي الطَّهَارَةِ حَتّي يَتحقّقَ نَجَاسَتُهَا وَاَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيْلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَكَذَا اِذَا فرّقَ الْاَفْعَالُ *

باب (۱۹۴) نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے اور جب تک نجاست کا تحقق نہ ہو ان کے کپڑے طہارت پر محمول ہیں اور عمل قلیل اور متفرق سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

١١١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ *

۱۱۱۷۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ امامہ بنت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ابوالعاص کی بیٹی (اور آپؐ کی نواسی تھیں) اٹھائے ہوئے تھے، اور جب آپؐ سجدہ کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے تھے۔

(فائدہ) امام بدرالدین عینی نے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک اس بارے میں جیسا کہ صاحب بدائع نے لکھا ہے یہ ہے کہ عمل کثیر مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، اور عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمل کثیر وہ ہے کہ جس میں دونوں ہاتھوں کے استعمال کی حاجت پیش آئے اور عمل قلیل کہ جس میں دونوں ہاتھوں کے استعمال کی حاجت نہ ہو اور اس کے بعد عمل قلیل کی چند شکلیں بیان کی ہیں۔ منجملہ ان کی یہ ہے کہ اگر ماں نماز کی حالت میں بچے کو اٹھائے اور اسے دودھ نہ پلائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور استدلال میں حدیث مذکور پیش کی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو مکروہ نہیں سمجھا، واللہ اعلم۔ (فتح الملہم، جلد ۲، صفحہ ۱۴۰)۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا *

۱۱۱۸۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، عثمان بن ابی سلیمان، ابن عجلان، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے امامہ بنت ابوالعاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی آپؐ کے کاندھے پر تھیں جب آپؐ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

١١١٩ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا *

١١٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ *

(١٩٥) بَاب جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ *

١١٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۹۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، (تحویل) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ والد، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی گردن پر تھیں، جب آپؐ سجدہ کرتے تو ان کو بٹھلا دیتے۔

۱۱۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابو بکر بن حنفی، عبدالحمید بن جعفر، سعید بن مقبری، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

باب (۱۹۵) نماز میں دو ایک قدم چلنا اور کسی ضرورت کی بنا پر امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا۔

۱۱۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعید کے پاس آئے اور منبر نبویؐ کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا، انہوں نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں وہ کس لکڑی کا تھا اور کس نے اسے بنایا تھا اور میں نے دیکھا ہے جب پہلی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے، میں نے کہا ابو عباسؓ یہ سب واقعہ ہم سے بیان کرو، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس قاصد بھیجا، ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِلَى امْرَأَةٍ قَالَ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيُسَمِّهَا يَوْمَئِذٍ انْظُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي *

بیان کرتے ہیں کہ سہل بن سعد اس عورت کا نام لے رہے تھے کہ تو اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے، اتنی فرصت دے کہ میرے لئے چند لکڑیاں (منبر) بنادے کہ جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کروں، چنانچہ اس غلام نے تین سیڑھیوں کا منبر بنادیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ مسجد میں اس مقام پر رکھ دیا گیا، اس کی لکڑی مقام غابہ کے جھاؤ کی تھی اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپؐ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپؐ منبر پر تھے اور پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھالیا اور الٹے پاؤں نیچے اترے، یہاں تک کہ منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر اپنے مقام پر لوٹے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوگئے، اس کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اتباع کرو اور میری طرح پڑھنا سیکھ لو۔

١١٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ *

۱۱۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابوحازم، سہل بن سعد ساعدی، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

(فائدہ) کیونکہ یہ فعل شیطان اور یہودی اور اسی طرح مغرور و متکبرین لوگوں کا ہے۔

(١٩٦) بَاب كَرَاهَةِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۹۶) نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت۔

١١٢٣ - حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا

۱۱۲۳۔ حکم بن موسیٰ قنطری، عبداللہ بن مبارک (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد، ابواسامہ، ہشام، محمد، ابوہریرہ رضی

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(١٩٧) بَاب كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ *

باب (۱۹۷) نماز میں کنکریاں صاف کرنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت۔

١١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً *

۱۱۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ میں کنکریاں برابر کرنے کے متعلق ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا اگر ایسا کرنا ضروری ہے تو بس ایک مرتبہ ایسا کرے۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَاحِدَةً *

۱۱۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں برابر کرنے کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا صرف ایک مرتبہ ایسا کرے (اگر سجدہ کرنا مشکل ہو)۔

١١٢٦ - وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ *

۱۱۲۶۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، خالد بن حارث، ہشام سے معیقیبؓ کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١١٢٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً *

۱۱۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرنے کے متعلق فرمایا کہ اگر اس کی ضرورت ہی پڑے تو ایک مرتبہ کرے۔

(١٩٨) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا *

باب (۱۹۸) مسجد میں نماز کی حالت میں تھوکنے کی ممانعت۔

١١٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى *

۱۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ والی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا، آپؐ نے اسے کھرچ ڈالا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے جبکہ وہ نماز پڑھتا ہے۔

١١٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۱۲۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، (تحویل) قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعید، (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، (تحویل) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، (تحویل) ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

١١٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى *

۱۱۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب میں بلغم دیکھا، آپؐ نے اسے ایک کنکری سے کھرچ ڈالا، پھر آپؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی داہنی جانب یا اپنے سامنے تھوکے، لیکن بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوکے۔

١١٣١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا

۱۱۳۱۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، (تحویل) زہیر بن

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

١١٣٢ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ *

۱۱۳۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ بواسطہ والد، ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک یا رینٹ یا بلغم وغیرہ دیکھا، آپؐ نے اسے کھرچ ڈالا۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هَكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ *

۱۱۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ قاسم بن مہران، ابورافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کر کے تھوک دے۔ جب تم میں سے کسی کو تھوک آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوک دے اور اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے، قاسم راوی حدیث نے اس کا طریقہ بتلایا کہ اپنے کپڑے پر تھوکا اور پھر اسی کپڑے کو مل دیا۔

١١٣٤ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ

۱۱۳۴۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، (تحویل) یحیٰی بن یحیٰی، ہشیم، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، قاسم بن مہران، ابورافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن علیہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں باقی ہشیم کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا

فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ *

ہوں کہ آپ اپنے کپڑے کو رگڑ رہے ہیں۔

١١٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ *

۱۱۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اس لئے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے مگر بائیں جانب قدم کے نیچے تھوکے۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا *

۱۱۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا ہے۔

١١٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا *

۱۱۳۷۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہؒ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا ہے(۱)۔

١١٣٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۳۸۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، واصل مولیٰ ابن عیینہ، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر ابوالاسود دیلی، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے تمام اعمال پیش کئے گئے تو میں

(۱) بغیر عذر کے مسجد میں تھوکنا ممنوع ہے اور کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے مسجد سے باہر جانے پر قدرت نہ ہو تو اپنے کپڑے سے صاف کر لے اور اگر مسجد میں تھوکا تو اسے وہاں سے صاف کر دے۔

وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ *

نے ان کے نیک کاموں میں راستے سے ایذا دینے والی چیز کا ہٹا دینا دیکھا اور میں نے ان کے برے اعمال میں وہ تھوک اور آویزش دیکھی جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کی جائے۔

١١٣٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ *

۱۱۳۹۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، کہمس، یزید بن عبداللہ بن شخیر، عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ آپؐ نے تھوکا اور پھر زمین پر اپنے جوتے سے مل ڈالا۔

١١٤٠ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرَى *

۱۱۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، جریری، ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر، عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپؐ نے تھوکا اور پھر اسے بائیں جوتے سے مل ڈالا۔

(١٩٩) بَاب جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ *

باب (۱۹۹) جوتے پہن کر نماز پڑھنا۔

١١٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ *

۱۱۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، سعید بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

١١٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ *

۱۱۴۲۔ ابو ربیع زہرانی، عباد بن عوام، سعید بن یزید، ابو مسلمہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) اگر جوتوں پر نجاست نہ لگی ہو، اور ان کی پاکی یقینی ہو اور ایسے ہی تمام انگلیوں کے ساتھ سجدہ کرنا ممکن ہو، تو پھر جائز ہے۔

(٢٠٠) بَاب كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ *

باب (۲۰۰) بیل بوٹے والے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

١١٤٣ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۱۱۴۳۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، (تحویل)، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت

وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ *

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں جس میں نقش و نگار تھے، نماز پڑھی تو فرمایا ان نقشوں نے مجھے الجھن میں ڈال دیا، یہ ابوجہم کو لے جا کر دیدو اور مجھے اس کی چادر لادو۔

(فائدہ) ابوجہم نے یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں پیش کی تھی، آپ نے قبول کیا مگر نماز میں یہ چیز خشوع کے خلاف ہوئی تو آپؐ نے اسے واپس کر دیا اور ان کی خوشی کو ملحوظ رکھنے کے لئے اس کے بدلے ان کی سادہ چادر لے لی اور بخاری میں تعلیقاً یہ الفاظ منقول ہیں کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں یہ نقش و نگار نماز میں الجھن نہ پیدا کر دیں اس لئے آپ نے قبل از وقت ہی ان کا انتظام فرمالیا۔

١١٤٤ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي *

۱۱۴۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے کہ جس پر نقش و نگار تھے آپؐ کی نظر اس کے نقشوں پر پڑ گئی چنانچہ آپؐ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہؓ کے پاس لے جاؤ اور ان کا کمبل مجھے لادو کیونکہ اس چادر نے میری نماز کے خشوع میں خلل ڈال دیا۔

١١٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَخَذَ كِسَاءً لَهُ أَنْبِجَانِيًّا *

۱۱۴۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں بیل بوٹے تھے اس چادر سے نماز کے خشوع میں آپؐ کو خلل محسوس ہوا۔ آپؐ نے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور ان سے سادہ کمبل لے لیا۔

(٢٠١) بَاب كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثَيْنِ *

باب (۲۰۱) جب کھانا سامنے آجائے اور قلب اس کا مشتاق ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

١١٤٦ - أَخْبَرَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ

۱۱۴۶۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب شام کا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ *

کھانا سامنے آجائے اور نماز کھڑی ہونے کو ہو، تو پہلے کھانا کھالو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم روزہ دار کے لئے ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز شروع کرنے سے پہلے کھانا کھالو اور ایک صحیح روایت میں تصریح موجود ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اولاً وہ کھانا کھالے۔ واللہ اعلم۔ اور بعض علماء کرام نے اس حدیث کو محمول کیا ہے اس صورت پر جب بھوک شدید ہو یا کھانا خراب ہونے کا اندیشہ ہو یعنی ایسی کوئی بات ہو کہ کھائے بغیر نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں توجہ کھانے کی طرف ہی رہے۔

١١٤٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ *

۱۱۴۷۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز بھی تیار ہو جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے شام کا کھانا کھالو اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو۔

١١٤٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَحَفْصٌ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ *

۱۱۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، حفص، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ، زہری، بواسطہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح نقل کرتی ہیں۔

١١٤٩- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ *

۱۱۴۹۔ ابن نمیر، بواسطہ والد (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اودھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالے اور نماز کے لئے جلدی نہ کرے جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہولے۔

١١٥٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۱۵۰۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، (تحویل) ہارون بن عبداللہ، حماد بن مسعدہ، ابن جریج، (تحویل) صلت بن مسعود، سفیان بن موسیٰ، ایوب، نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روایت منقول ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

١١٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هَذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ *

۱۱۵۱۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن مجاہد، ابن ابی عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور قاسم بن محمد (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے) حضرت عائشہؓ کے پاس ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد بہت زیادہ گفتگو کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا، قاسم تجھے کیا ہوا کہ تو اس بھتیجے کی طرح گفتگو نہیں کرتا میں تو جانتی ہوں کہ تو کہاں سے آیا ہے اس (ابن ابی عتیق) کو اس کی ماں نے تعلیم دی ہے اور تجھے تیری ماں نے، یہ سن کر قاسم غصہ ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر خفگی کا اظہار کیا، جب انہوں نے حضرت عائشہؓ کے دستر خوان کو دیکھا کہ وہ لایا گیا تو وہ کھڑے ہوئے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہاں جاتا ہے، قاسم بولے نماز کو جاتا ہوں، حضرت عائشہؓ بولیں بیٹھ، وہ بولے نماز کو جاتا ہوں، حضرت عائشہؓ بولیں اے بے وفا بیٹھ جا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے جب کھانا سامنے آجائے یا پیشاب اور پاخانہ کا تقاضا ہو تو نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

١١٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ *

۱۱۵۲۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابوحزرہ قاص، عبداللہ ابن ابی عتیق، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں، باقی قاسم کے قصہ کو بیان نہیں کیا۔

(٢٠٢) بَاب نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ تِلْكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ *

باب (۲۰۲) لہسن، پیاز، اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا تاوقتیکہ اس کی بدبو منہ سے نہ جائے، ممنوع ہے۔

١١٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ *

۱۱۵۳۔ محمد بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، یحییٰ، قطان، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا جو اس درخت یعنی لہسن کو کھائے تو وہ مسجدوں میں نہ آئے، زہیر نے غزوہ کا تذکرہ کیا اور خیبر نہیں بیان کیا۔

(فائدہ) یہ ممانعت ہر ایک مسجد کے لئے ہے اور اسی حکم میں بیڑی، سگریٹ اور حقہ وغیرہ تمام بدبودار چیزیں شامل ہیں۔

١١٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ *

۱۱۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، (تحویل) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبید اللہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے تو جب تک اس کی بدبو نہ جائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔

١١٥٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا *

۱۱۵۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس درخت کو کھائے وہ ہمارے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

١١٥٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ *

۱۱۵۶۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے ستائے۔

١١٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۱۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کثیر بن ہشام دستوائی، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا تو ہمیں ان

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ *

چیزوں کی ضرورت پیش آئی تو ہم نے انہیں کھالیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان بدبودار درختوں میں سے کھائے تو وہ ہمارے مسجد کے قریب نہ آئے اس لئے کہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

۱۱۵۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي *

۱۱۵۸۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے ہی مکان میں بیٹھ جائے اور ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ہانڈی لائی گئی اس میں ترکاریاں تھیں، آپؐ نے اس میں بدبو پائی تو دریافت کیا اس میں کیا پڑا ہے؟ تو اس میں جو بھی ترکایاں پڑی ہیں تو وہ آپ کو بتلادی گئیں، آپؐ نے فرمایا اسے فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ، جب انہوں نے دیکھا تو انہوں نے اسے کھانا پسند نہ کیا کیونکہ آپؐ نے پسند نہیں فرمایا تھا، اس پر آپؐ نے فرمایا کھالو میں ان (فرشتوں) سے سرگوشی کرتا ہوں کہ جن سے تم نہیں کرتے۔

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ و قَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ *

۱۱۵۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو اس درخت لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص کہ پیاز اور لہسن کھائے اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے لئے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے، تکلیف ہوتی ہے۔

۱۱۶۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ

۱۱۶۰۔ اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن بکیر، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں کیا۔

الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ *

١١٦١ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيحَ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا *

۱۱۶۱۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن علیہ، جریری، ابونضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوٹے نہ تھے، حتیٰ کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا، اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس درخت لہسن پر گرے اور لوگ اس وقت بھوکے تھے تو ہم نے اس سے خوب کھایا، پھر ہم مسجد کی طرف چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدبو محسوس کی، اس پر فرمایا جو شخص اس خبیث درخت سے کھائے وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے، سب کہنے لگے لہسن حرام ہو گیا لہسن حرام ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، آپؐ نے فرمایا لوگو! میں اس چیز کو حرام نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے حلال کر دیا ہے لیکن یہ درخت لہسن ایسا ہے کہ اس کی بدبو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

(فائدہ) باجماع علماء لہسن کا کھانا جائز ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اس کا کھانا درست تھا مگر اس کی بدبو آپ کو ناگوار تھی اس لئے آپؐ احتراز فرماتے۔ (نووی جلد ۱)۔

١١٦٢ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا *

۱۱۶۲۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، ابن خباب، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ساتھ ایک پیاز کے کھیت پر سے گزر ہو تو ان میں سے کچھ اصحاب اترے اور انہوں نے پیاز کھائی اور دیگر اصحاب نے نہیں کھائی، پھر ہم آپؐ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہیں کھائی تھی تو انہیں تو آپؐ نے بلا لیا اور جن حضرات نے پیاز کھائی تھی جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہوئی آپؐ نے انہیں نہیں بلایا۔

١١٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ أَبِي

۱۱۶۳۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ

وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے تین ٹھونگیں ماریں، میں اپنی موت کے قریب ہونے کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتا، بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تم اپنا خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین اور خلافت اور اس چیز کو کہ جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا، ضائع نہ کرے گا، اگر میری موت جلد ہی آجائے تو خلافت مشورہ کرنے کے بعد ان چھ حضرات کے درمیان رہے گی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرمانے تک راضی رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بعض لوگ اس کام میں جن کو خود میں نے اپنے ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر طعن کرتے ہیں، سو اگر انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ اللہ کے دشمن اور گمراہ کافر ہیں، اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑ تا کہ جتنا کلالہ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو اتنا دریافت نہیں کیا جتنا کلالہ کے مسئلہ کو پوچھا اور آپؐ نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنا کہ اس مسئلہ میں کی یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی انگلی مبارک سے میرے سینے میں مارا اور فرمایا اے عمرؓ کیا تجھے وہ آیت کافی نہیں جو گرمی کے موسم میں سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی۔ (يَسْتَفْتُونَكَ الخ) اور اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے متعلق ایسا فیصلہ دوں گا کہ جس کے متعلق ہر ایک شخص خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو حکم کرے۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الٰہی میں تجھے ان لوگوں پر گواہ بناتا ہوں کہ جنہیں میں نے شہروں کی حکمرانی دی ہے، میں نے انہیں اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے نبی کی سنت سکھائیں اور ان کا مال غنیمت جو لڑائی میں ہاتھ آئے تقسیم کر دیں اور جس بات میں انہیں مشکل پیش آئے اس میں میری طرف رجوع کریں اور پھر اے لوگو! تم ان دو درختوں کو کھاتے ہو، میں ان کو خبیث اور ناپاک

فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا *

ہی سمجھتا ہوں یعنی پیاز اور لہسن اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپؐ مسجد میں کسی شخص میں سے ان دونوں کی بدبو محسوس کرتے تو حکم فرماتے تو اسے بقیع کے قبرستان کی طرف نکال دیا جاتا سو اگر انہیں کھائے تو خوب پکا کر ان کی بدبو مار دے۔

فائدہ۔ خلافت کے مشورہ کے لئے جن چھ صحابہ کرام کو منتخب فرمایا تھا وہ یہ تھے۔ حضرت عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعید بن زیدؓ اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا تھا اور کلالہ وہ شخص ہے کہ جس کے مرنے کے بعد اس کا کوئی وارث نہ ہو۔

١١٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۱۶۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، (تحویل) زہیر بن حرب، اسحٰق بن ابراہیم، شبابہ بن سوار، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(٢٠٣) بَاب النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ *

باب (۲۰۳) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت اور تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہئے۔

١١٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا *

۱۱۶۵۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو، ابن وہب، حیوۃ، محمد بن عبدالرحمٰن، ابوعبداللہ مولیٰ شداد بن الہاد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں کسی کو اپنی گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنے کہ بلند آواز سے تلاش کر رہا ہو تو کہہ دے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لئے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

١١٦٦ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۱۶۶۔ زہیر بن حرب، مقری، حیوۃ، ابوالاسود، ابوعبداللہ مولیٰ شداد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روایت منقول ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں دنیاوی کام اور پیشے کرنا درست نہیں مسجدیں تو صرف اللہ تعالیٰ

کے ذکر اور تلاوت قرآن اور دینی امور کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے امام ابو حنیفہؒ نے علم دین میں بلند آواز کرنا مسجد میں جائز قرار دیا ہے۔

١١٦٧ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ *

۱۱۶۷۔ حجاج بن شاعر، عبدالرزاق، ثوری، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا اور کہا کہ سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے کہ وہ کس کا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے، مسجدیں تو جن کاموں کے لئے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لئے بنی ہیں۔

١١٦٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ *

۱۱۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو سنان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا کہ سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے (کہ وہ کس کا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں تو جن کاموں کے لئے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لئے ہیں۔

١١٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِم هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ *

۱۱۶۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، محمد بن شیبہ، علقمہ بن مرثد، ابی بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک دیہاتی آیا اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے داخل کیا، پھر بقیہ حدیث پہلی روایتوں کی طرح بیان کی، امام مسلمؒ فرماتے ہیں محمد بن شیبہ بن نعامہ راوی ہیں اور ابو نعامہ سے مسعر، ہشیم اور جریر وغیرہ اہل کوفہ نے روایت کی ہے۔

(٢٠٤) بَاب السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ *

باب (۲۰۴) نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان۔

١١٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ

۱۱۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے بھلانے کے لئے اس کے پاس آتا ہے یہاں

يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ *

تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں، جب ایسا ہو تو بیٹھے ہوئے (سلام کے بعد) دو سجدے کرے۔

١١٧١ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۷۱۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، (تحویل) قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١١٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ *

۱۱۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سنائی دے، جب ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے، جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے وہ بات یاد کر، یہ بات یاد کر ان باتوں کو یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہیں تھیں یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں، لہٰذا جب تم میں کسی کو یاد نہ رہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر پہلی مرتبہ نمازی کو اس قسم کا شک پیدا ہوا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر شک کی عادت پڑ گئی تو سوچے اور غالب ظن پر عمل کرے اور اگر کوئی پہلو راجح تو پھر کم پر بناء کرے اور صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے کرے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو داؤد اور ابن ماجہ میں صاف طور پر فرمان منقول ہے کہ ہر ایک سہو کے لئے بعد میں دو سجدے ہیں اور باتفاق علماء کرام اگر کئی سہو انہی نماز میں لاحق ہو جائیں تو اس کے لئے دو ہی سجدے کافی ہیں۔ واللہ اعلم، (فتح الملہم، جلد ۲، نووی صفحہ ۲۱۱)۔

١١٧٣ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ

۱۱۷۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو، عبدربہ بن سعید، عبدالرحمٰن، الاعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی اور اس میں یہ زیادتی اور ہے

ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ *

کہ پھر وہ اسے آکر رغبتیں اور آرزوئیں دلاتا ہے اور اس کی وہ ضروریات یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہ تھیں۔

١١٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبدالرحمٰن، الاعرج، عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر کھڑے ہوگئے اور درمیان میں بیٹھنا بھول گئے، لوگ بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور جب آپؐ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں تھے کہ اب آپؐ سلام پھیریں گے آپؐ نے (ایک سلام کے بعد) تکبیر کہی اور بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔

١١٧٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ *

۱۱۷۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن رمح، لیث، ابن شہاب، اعرج، عبداللہ بن بحینہ اسدی حلیف بنی عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں قعدہ اولیٰ بھول گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر چکے تو (آخری) سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے، ہر سجدے کے لئے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ دو سجدے کئے، یہ اس قعدہ کا عوض تھا جو آپؐ بھول گئے تھے۔

١١٧٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۷۶۔ ابوربیع زہرانی، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن الاعرج، عبداللہ بن مالک بن بحینہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں کہ جن کے بعد بیٹھنے کا ارادہ تھا، پڑھ کر کھڑے ہوگئے پھر آپؐ نماز پڑھتے ہی چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو (آخری) سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا، پھر سلام پھیرا۔

١١٧٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

۱۱۷۷۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، موسیٰ بن داؤد، سلیمان بن بلال، زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ *

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے اور معلوم نہ ہو سکے کہ تین پڑھیں یا چار، تو شک کو دور کرے اور جس قدر یقین ہو اسے قائم کرے اور آخری سلام سے پہلے دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی رسوائی اور ذلت کے لئے ہو جائیں گے۔

١١٧٨- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ *

۱۱۷۸۔ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، عبداللہ بن وہب، داؤد بن قیس، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے جیسا کہ سلیمان بن بلال نے بیان کیا ہے۔

١١٧٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ *

۱۱۷۹۔ ابوبکر و عثمان بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور نماز میں کچھ کمی بیشی ہوئی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپؐ نے فرمایا وہ کیا، حاضرین بولے آپؐ نے ایسے ایسے نماز پڑھی، یہ سن کر آپؐ نے اپنے دونوں پاؤں کو جھکایا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں بتلاتا، بات اتنی ہے کہ میں بھی ایک انسان ہوں جیسے اور انسان ہوتے ہیں، میں بھی بھول جاتا ہوں اور جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دو، اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پیدا ہو جائے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اسی پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے سلام کے بعد کرے۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے اس حدیث سے صاف طور پر بشریت رسول ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان اقدس سے اس چیز کا اقرار فرمایا ہے کہ میں بھی تمہارے جیسا ایک انسان ہوں اور امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم سے دین کی باتوں میں بھوک چوک ہوتی ہے اور قرآن وحدیث سے یہی ظاہر ہے پر اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے آگاہ فرما دیتے ہیں اور آپؐ اس بھول پر قائم نہیں رہتے۔ جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ (نووی، صفحہ ۲۱۲)

١١٨٠- حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ *

۱۱۸۰۔ ابوکریب، ابن بشر، (تحویل) محمد بن حاتم، وکیع، مسعر، منصور اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت نقل کرتے ہیں۔

١١٨١- حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ *

۱۱۸۱۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، وہیب بن خالد، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب شبہ پیدا ہو جائے تو غور کرے، درستگی کے لئے یہی چیز مناسب ہے۔

١١٨٢- حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ *

۱۱۸۲۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبید بن سعید اموی، سفیان منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ فلیتحر الصواب۔

١١٨٣- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ *

۱۱۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور اسی سند سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ وہ غور کرے یہی چیز درستگی کے زائد قریب ہے۔

١١٨٤- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ *

۱۱۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، منصور نے اسی سند سے یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ جو صحیح ہو، اس کے متعلق سوچے۔

١١٨٥- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ *

۱۱۸۵۔ ابن ابی عمر، عبدالعزیز بن عبدالصمد، منصور نے اسی سند کے ساتھ فلیتحر الصواب کا لفظ نقل کیا ہے۔

١١٨٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ

۱۱۸۶۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ *

پڑھیں، جب سلام پھیرا تو حاضرین نے کہا، کیا نماز زیادہ ہو گئی، آپؐ نے فرمایا کیسے، عرض کیا آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، تب آپؐ نے دو سجدے کئے۔

فائدہ۔ بعض روایات میں ہے کہ صحابہؓ نے سبحان اللہ کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے اور سنن ابوداؤد میں مغیرہ سے روایت منقول ہے کہ جب امام دو رکعتوں پر کھڑا ہو جائے اگر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اور در مختار میں اسی طرح منقول ہے کہ اگر فرض میں قعدہ اولیٰ بھول جائے تو جب یاد آئے بیٹھ جائے اگر سیدھا نہیں کھڑا ہوا تو ظاہر مذہب میں سجدہ سہو واجب نہیں اور یہی چیز ہدایہ میں موجود ہے۔ اگر بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو تو کھڑا ہو جائے اور سجدہ سہو کرے۔

١١٨٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُولُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ *

١١٨٧۔ ابن نمیر، ابن ادریس، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم، علقمہ (تحویل) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں، جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابوشبل (ان کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں وہ بولے نہیں، لوگوں نے کہا تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور ابراہیم کہتے ہیں کہ میں ایک کونہ میں تھا، اور کم سن تھا، میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، وہ بولے اے اَعْوَر تو بھی یہی کہتا ہے میں نے کہا ہاں، یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا، اور پھر کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی، آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز زائد ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، حاضرین بولے آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں اور دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا، پھر فرمایا میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

(فائدہ) روایت میں یہ ترتیب جو بیان کی جارہی ہے یہ حقیقت پر مبنی نہیں بلکہ محض واقعہ کا بیان کرنا ہے خواہ کسی طرح ہو اور پھر اس حدیث سے صراحۃً بشریت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے، واللہ اعلم۔

١١٨٨- وَحَدَّثَنَاه عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ *

۱۱۸۸۔ عون بن سلام کوفی، ابوبکر نہشلی، عبدالرحمٰن بن اسود، بواسطہ والد، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز میں زیادتی ہوگئی، آپؐ نے فرمایا میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں، تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو اور آپؐ نے سہو کے دو سجدے کئے۔

١١٨٩- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ *

۱۱۸۹۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو کچھ زیادتی یا کمی کی، ابراہیم راوی حدیث بھولتے ہیں یہ وہم میری جانب سے ہے، آپؐ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کچھ زیادتی کی گئی ہے، آپؐ نے فرمایا میں بھی تمہارے جیسا ایک انسان ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے (غرضیکہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرے اور دو سجدے کئے۔

١١٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ *

۱۱۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ (تحویل) ابن نمیر، حفص، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام وکلام کے بعد دو سجدے سہو کے کئے۔

(فائدہ) یہ واقعہ نماز میں کلام کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا چاہئے اور یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

۱۱۹۱- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَايْمُ اللَّهِ مَا جَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ *

۱۱۹۱۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی جعفی، زائدہ، سلیمان ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی سو آپ نے کچھ زیادتی فرمائی یا کمی کی، ابراہیم راوی بیان کرتے ہیں خدا کی قسم یہ شبہ میری طرف سے ہی ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپؐ نے فرمایا نہیں تو ہم نے وہ بات یاد دلائی جو آپ سے صادر ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا جبکہ آدمی نماز میں کچھ زیادتی کرے یا کمی کرے تو وہ دو سجدے کرے چنانچہ آپؐ نے بھی دو سجدے کئے۔

۱۱۹۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ *

۱۱۹۲۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر ایک لکڑی کی طرف آئے جو مسجد میں قبلہ رخ لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیک لگا کر غصہ میں کھڑے ہوئے۔ جماعت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے وہ دونوں آپؐ سے بات کرنے سے ڈرے اور جلد جانے والے حضرات یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی ہوگئی تو ذوالیدین نامی شخص بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کمی ہوگئی یا آپؐ بھول گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے، صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں، یہ سن کر آپؐ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا اور سلام پھیرا۔

(فائدہ) ذوالیدین کا قصہ ابن مسعود اور زید بن ارقم کی روایت سے منسوخ ہے کیونکہ ان روایتوں میں نماز میں کلام کی حرمت بیان کی گئی ہے اور یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے اور اس وقت کلام نماز میں جائز تھا اور ذوالیدین غزوہ بدر میں شہید ہوگئے اور زید بن ارقم اور عبداللہ

بن مسعود کی روایت کی بناپر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کلام سے نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ بھولے سے ہو یا جہالت سے۔

١١٩٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۱۹۳۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١١٩٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ *

فائدہ۔ یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

۱۱۹۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، داؤد بن حصین، ابوسفیان مولی ابن ابی احمد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی، یا آپؐ بھول گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں باتوں میں سے کوئی بھی نہیں ہوئی، وہ بولا یا رسول اللہ کچھ تو ضرور ہوا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی اور سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

١١٩٥ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ*

۱۱۹۵۔ حجاج بن شاعر، ہارون بن اسماعیل خزاز، علی بن مبارک، یحییٰ، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپؐ بھول گئے، اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

١١٩٦ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ

۱۱۹۶۔ اسحاق بن منصور، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا، آپؐ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

١١٩٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد، ابو قلابہ، ابوالمہلب، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے، آپؐ کے پاس ایک شخص گیا کہ جسے خرباق (ذوالیدین) کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ نے جو کیا تھا وہ بیان کیا، آپؐ چادر کھینچتے ہوئے غصے سے نکلے اور لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا کہ کیا یہ سچ کہتا ہے، لوگوں نے کہا جی ہاں، پھر آپؐ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

١١٩٨ - وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۱۹۸۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابوالمہلب، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے، اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی، آپؐ غصہ کی حالت میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اسے پڑھ کر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔

(٢٠٥) بَاب سُجُودِ التِّلَاوَةِ *

باب (۲۰۵) سجدہ تلاوت اور اس کے احکام۔

١١٩٩ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

۱۱۹۹۔ زہیر بن حرب، عبیداللہ بن سعید، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھتے

عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ *

تو وہ سورت پڑھتے کہ جس میں سجدہ ہے، پھر سجدہ فرماتے اور ہم سب بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ تک نہیں ملتی تھی۔

(فائدہ) سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے اور صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ وجوب کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سجدہ تلاوت ہر ایک سننے والے اور پڑھنے والے پر واجب ہے اور اسی طرح ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے اور بخاری میں تعلیقاً اسی کے ہم معنی الفاظ موجود ہیں اور پورے قرآن کریم میں ۱۴ چودہ سجدے واجب ہیں کہ جن میں سورہ حج کا دوسرا سجدہ واجب نہیں اور سورۂ ص کا سجدہ ہے اور یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ *

۱۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسااوقات قرآن کریم پڑھتے اور آیت سجدہ تلاوت کرتے پھر ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی اور یہ نماز کے علاوہ ہوتا۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان احادیث سے خود صراحۃً وجوب سجدہ تلاوت ثابت ہوتا ہے۔

١٢٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا *

۱۲۰۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحٰق، اسود، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے سورۂ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا، آپؐ کے پاس جتنے لوگ تھے (۱) ان سب نے سجدہ کیا مگر ایک شخص (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا مجھے یہی کافی ہے، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہ بوڑھا اس کے بعد کفر ہی کی حالت میں قتل کیا گیا۔

(فائدہ) یہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا، ایمان کی دولت سے محروم رہا اور بدر کی لڑائی میں مارا گیا، آپ کے ساتھ سب لوگوں نے حتیٰ کہ جنوں اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مکہ والے مسلمان ہوگئے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کیونکہ یہ سجدہ سب سجدوں سے پہلے نازل ہوا اس لئے سب سربسجود ہوگئے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(۱) مشرکین مکہ نے سجدہ کیا تھا اس کی وجہ یہ مذکور ہے کہ جب سورۂ نجم میں مشرکین مکہ کے بتوں کے نام منات، عزیٰ ذکر کئے گئے تو انہوں نے اپنے بتوں کے نام سن کر تعظیماً سجدہ کیا۔

١٢٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ *

١٢٠٢۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت نہیں، اور بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والنجم پڑھی تو آپؐ نے سجدہ (فوراً) نہیں کیا۔

(فائدہ) یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے کہ مقتدی پر قرأت کرنا حرام ہے اور سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً نہیں کیا اس لئے اس کی نفی ثابت نہیں ہوتی، اسی کے قائل امام ابوحنیفہ النعمانؒ اور امام شافعیؒ ہیں۔

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا *

١٢٠٣۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن یزید، مولیٰ اسود بن سفیان، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی تو سجدہ کیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

١٢٠٤ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٢٠٤۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اوزاعی (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ *

١٢٠٥۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، عطاء بن میناء، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

١٢٠٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ *

۱۲۰۶۔ محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، صفوان بن سلیم، عبدالرحمٰن، اعرج مولیٰ بنی مخزوم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اوراِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

١٢٠٧- و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ*

۱۲۰۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابی جعفر، عبدالرحمٰن، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٢٠٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ و قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا *

۱۲۰۸۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، محمد بن عبدالاعلیٰ، معمر، بواسطہ والد، بکر، ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا، میں نے کہا تم یہ کیسا سجدہ کیا، وہ بولے یہ سجدہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پیچھے کیا ہے اور میں اسے کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپؐ سے ملوں اور ابن عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ سجدہ میں ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

١٢٠٩- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۰۹۔ عمرو ناقد، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) ابوکامل، یزید بن زریع، (تحویل) احمد بن عبدہ، سلیم بن احضر، تیمیؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں خلف ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ مذکور نہیں۔

١٢١٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ

۱۲۱۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کرتے تھے، میں نے کہا تم اس صورت میں

انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

سجدہ کرتے ہو؟ تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ آپؐ سے جا کر ملوں، شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، وہ بولے ہاں۔

(۲۰۶) بَاب صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ *

باب (۲۰۶) نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ۔

١٢١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ *

۱۲۱۱۔ محمد بن معمر بن ربعی قیسی، ابوہشام مخزومی، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے، اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور داہنا ہاتھ داہنی ٹانگ پر رکھتے اور (شہادت کے وقت) انگلی سے اشارہ فرماتے۔

١٢١٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ *

۱۲۱۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، ابن عجلان، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرنے کے لئے بیٹھتے تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے، اور بایاں بائیں ران پر اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے، اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھتے۔

١٢١٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

۱۲۱۳۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، عبیداللہ بن عمر، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا *

ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھاتے، اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں، عبداللہ بن زبیر کی روایت میں بیٹھنے کی جو شکل آئی ہے یہ تورک ہے مگر یہ مشکل ہے کیونکہ اس میں باتفاق علماء داہنا پیر کھڑا کرنا سنت ہے اور یہی احادیث سے ثابت ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں، شاید غلطی سے ایسا بیان کر دیا گیا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں قعدوں میں بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنے پیر کو کھڑا کرنا افضل ہے اور شہادتین کے وقت انگلی سے اشارہ کرنا باتفاق علماء مسنون ہے (نووی صفحہ ۲۱۶۔ فتح الملہم جلد ۲)۔

١٢١٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ *

۱۲۱۴۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور شہادت کے وقت ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

١٢١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى *

۱۲۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، مسلم بن ابی مریم، علی بن عبدالرحمٰن معاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے منع کیا اور فرمایا ایسا کیا کر جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، میں بولا وہ کیسے کیا کرتے تھے، فرمایا جب آپؐ نماز میں بیٹھتے، تو داہنی ہتھیلی اپنی داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ فرماتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

١٢١٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۲۱۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، مسلم بن ابی مریم، علی بن عبدالرحمٰن

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ فَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ *

معاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو میں نماز پڑھی، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

(۲۰۷) بَاب السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ *

باب (۲۰۷) نماز کے اختتام پر سلام کس طرح پھیرنا چاہئے۔

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ *

۱۲۱۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، حکم، منصور، مجاہد، ابو معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ میں ایک امیر تھا، وہ دو سلام پھیرا کرتا تھا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی، اور حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۲۱۸ - و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلِقَهَا *

۱۲۱۸۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، شعبہ، حکم، منصور، مجاہد، ابی معمر، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک امیر یا ایک شخص دو سلام پھیرا کرتا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ *

۱۲۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعد، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا کرتا تھا، حتیٰ کہ آپ کے رخساروں کی سفیدی مجھے نظر آجاتی۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جمہور سلف و خلف کا یہی مسلک ہے کہ نماز کے بعد دو سلام پھیرنے چاہئیں۔

(۲۰۸) بَاب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ *

باب (۲۰۸) نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہئے۔

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۲۲۰۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو معبد مولیٰ،

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبَدٍ ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ *

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر کے ذریعہ پہچان لیتے تھے۔

١٢٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ *

۱۲۲۱۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو معبد مولیٰ ابن عباسؓ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو سوائے تکبیر سے اور کسی چیز سے نہیں پہچانتے تھے۔ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے ابو معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوبارہ یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا میں نے نہیں بیان کی، حالانکہ انہوں نے ہی مجھ سے بیان کی تھی۔

(فائدہ) اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ حدیث بیان کرنے سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں اس لئے یہ حدیث امام مسلم اور جمہور فقہا و اہل حدیث کے نزدیک حجت ہے، اور جملہ علماء کرام کے نزدیک نمازوں کے بعد آہستہ ذکر کرنا مسنون ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کے لئے بلند آواز سے ذکر فرمایا۔

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ *

۱۲۲۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، (تحویل) اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو معبد مولیٰ ابن عباسؓ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کر لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے۔

(٢٠٩) بَاب اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ

باب (۲۰۹) تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم، اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا

الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ *

استحباب۔

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۲۳۔ ہارون بن سعید، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ بولی کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ گئے اور فرمایا کہ یہودی آزمائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر ہم چند راتیں ٹھہرے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی کہ تمہاری قبروں میں آزمائش ہوگی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

١٢٢٤ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۲۴۔ ہارون بن سعید، حرملہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۲۲۵۔ زہیر بن حرب، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ کی دو یہودی بوڑھیاں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے، میں نے انہیں جھٹلایا اور مجھے ان کی تصدیق اچھی معلوم نہ ہوئی، پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپؐ سے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں میں سے دو یہودی بوڑھیاں میرے پاس آئیں اور ان کا خیال ہے کہ قبر والوں کو

إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

قبر میں عذاب ہوتا ہے، آپؐ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپؐ ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّى صَلَاةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۲۲۶۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، اشعث، بواسطہ والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے بعد آپؐ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی کہ جس میں عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ *

۱۲۲۷۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ *

۱۲۲۸۔ نصر بن علی جہضمی، ابن نمیر، ابوکریب، زہیر بن حرب، وکیع، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن ابی عائشہ، ابوہریرہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے نماز میں کوئی تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے اور اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اے اللہ میں تجھ سے عذاب جہنم اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۲۲۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا

۱۲۲۹۔ ابوبکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ *

زہیر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا(۱) مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یعنی قبر کے عذاب سے دجال کے فتنے سے زندگی اور موت کے فتنے سے گناہ اور قرض سے، اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک کہنے والے نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ بکثرت قرض سے کیوں پناہ مانگتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۲۳۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ *

۱۲۳۰۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن ابی عائشہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ مانگے، جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے عذاب اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

۱۲۳۱- وَحَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرِ *

۱۲۳۱۔ حکم بن موسیٰ، ہقل بن زیاد، (تحویل) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں تشہد اخیر کا تذکرہ نہیں۔

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۲۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود معصوم و مغفور ہونے کے دعا مانگا کرتے تھے۔ یا تو تواضعاً، اسی طرح دوسروں کو سکھانے کے لئے یا یہ دعا اپنی امت کے لئے ہوتی تھی۔

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۱۲۳۳ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۱۲۳۳۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، طاؤس، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو، اللہ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، اللہ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو، اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو۔

۱۲۳٤ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۲۳۴۔ محمد بن عباد، سفیان، ابن طاؤس، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲۳۵ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۲۳۵۔ محمد بن عباد، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳٦ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ *

۱۲۳۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، بدیل، عبداللہ بن شقیق، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر اور عذاب جہنم اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۲۳۷ – وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ

۱۲۳۷۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دعا سکھاتے تھے جیسا کہ قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے ہوں۔ فرماتے یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ

بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مسْلِم بْن الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ *

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ امام مسلم بن حجاجؒ مصنف کتاب فرماتے ہیں مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ طاؤس نے اپنے لڑکے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی، اس نے جواب دیا نہیں، طاؤس نے کہا اپنی نماز پھر پڑھ کیونکہ طاؤس نے اس حدیث کو تین چار راویوں سے نقل کیا او کمال قال۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں طاؤس کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی تاکید ثابت ہوئی۔

(۲۱۰) بَاب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَان صِفَتِهِ *

باب (۲۱۰) نماز کے بعد ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا طریقہ۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الِاسْتِغْفَارُ قَالَ تَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ *

۱۲۳۸۔ داؤد بن رشید، ولید، اوزاعی، ابو عمار، شداد بن عبداللہ، ابو اسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ولید راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے دریافت کیا کہ استغفار کس طرح فرماتے، بولے، فرماتے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ *

۱۲۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو معاویہ، عاصم، عبداللہ بن حارث، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد بقدر اتنا کہنے کے بیٹھتے، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اور ابن نمیر کی روایت میں یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے۔

۱۲۴۰ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ *

۱۲۴۰۔ ابن نمیر، ابو خالد احمر، عاصم سے اسی سند کے ساتھ یاذا الجلال والاکرام کے الفاظ منقول ہیں۔

١٢٤١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ *

۱۲۴۱۔ عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ والد، شعبہ، عاصم، عبداللہ بن حارث، خالد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بھی ہے۔

١٢٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ *

۱۲۴۲۔ اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، مسیّب بن رافع، وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو فرماتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ تا مِنْكَ الْجَدّ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے سلطنت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے سود مند نہیں۔

١٢٤٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ *

۱۲۴۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، احمد بن سنان، ابومعاویہ، اعمش، میسّب بن رافع، وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی ابوبکر اور ابوکریب کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ وراد نے کہا مغیرہ بن شعبہؓ نے مجھے بتلایا۔ اور میں نے یہ دعا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ دی۔

١٢٤٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۴۴۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا اور یہ تحریر وراد ہی نے لکھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ جب سلام پھیرتے تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا إِلَّا قَوْلَهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

فرمایا جیسا کہ ابو بکر اور کریب کی روایت میں ہے مگر اس میں وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے الفاظ منقول نہیں۔

١٢٤٥ - وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَزْهَرُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ *

۱۲۴۵۔ حامد بن عمر بکراوی، بشر بن مفضل، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ازہر، ابن عون، ابو سعید، وراد کاتب مغیرہ بن شعبہؓ سے منقول ہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ کو منصور اور اعمش کی روایت کی طرح لکھ بھیجا۔

١٢٤٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَنُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا قُضِيَ الصَّلَوةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ *

۱۲۴۶۔ ابن ابی عمر مکی، سفیان، عبدہ بن ابی لبابہؒ اور عبدالملک بن عمیرؒ دونوں وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، چنانچہ انہوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

١٢٤٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ *

۱۲۴۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، ہشام، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت لا الہ الا اللّٰہ سے ولو کرہ الکافرون تک پڑھتے یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ تعالیٰ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی سلطنت ہے اور ہمہ قسم کی تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی دینے والا نہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اس کی تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام ثناء حسن ہے،

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر برا سمجھیں۔

١٢٤٨ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ *

۱۲۴۸۔ ابو بکر ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، ابوالزبیرؒ جو ان کے غلام ہیں نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نماز کے بعد آواز سے یہ دعا پڑھتے تھے جیسا کہ ابن نمیر کی حدیث میں گزرا ہے اور اخیر میں ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

١٢٤٩ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۲۴۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نماز یا نمازوں کے آخر میں فرماتے، پھر ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

١٢٥٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۵۰۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، موسیٰ بن عقبہ سے ابوالزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو اوپر دونوں روایتوں میں مذکور ہوئی اور وہ اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے تھے۔

١٢٥١ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ

۱۲۵۱۔ عاصم بن نضر تیمی، معتمر، عبیداللہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، سمی، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء المہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لوٹ لیں، آپؐ نے فرمایا

الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

وہ کیوں، عرض کیا کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسا کہ ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں لیکن ہم صدقہ نہیں دے سکتے ہیں اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں مگر ہم آزاد نہیں کر سکتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ جو تم سے سبقت لے گئے ہیں تم انہیں پالو اور اپنے بعد والوں سے ہمیشہ کے لئے آگے ہو جاؤ اور کوئی تم سے افضل نہ ہو مگر وہی جو تمہارے جیسا کام کرے، انہوں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ بتلایئے، آپؐ نے فرمایا ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ تسبیح و تکبیر اور تحمید کرو، ابو صالح راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ چیز سن لی ہے اور وہ بھی ہماری طرح پڑھنے لگے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء، اور اس روایت میں غیر قتیبہ نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ لیث ابن عجلان سے راوی ہیں کہ سمی بیان کرتے کہ میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں میں سے کسی سے بیان کی تو وہ بولے کہ تم بھول گئے، یہ فرمایا ہے کہ اللہ کی ۳۳ بار تسبیح کرے اور اللہ کی ۳۳ بار تحمید کرے اور اللہ کی ۳۳ مرتبہ تکبیر کہے، پھر میں ابو صالح کے پاس گیا اور ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد اللہ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ اس طرح تاکہ کل تعداد ۳۳ ہو جائے، ابن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے حدیث رجاء بن حیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے بواسطہ ابو صالح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

١٢٥٢ - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ

۱۲۵۲۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح، سہیل بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سُهَيْلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَجَمِيعُ ذَلِكَ كُلِّهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ *

سے نقل کرتے ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالدار حضرات درجات اعلیٰ اور نعیم مقیم لوٹ لے گئے ہیں، بقیہ حدیث قتیبہ بواسطہ لیث کی طرح ہے مگر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ابوصالح کا قول درج کر دیا ہے کہ پھر فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ کر آئے الخ، اور یہ زیادتی بھی بیان کی کہ سہیل راوی لکھتے ہیں کہ ہر ایک کلمہ گیارہ مرتبہ کہے تاکہ سب کی تعداد تینتیس (۳۳) مرتبہ کی ہو جائے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں سہیل کی یہ زیادتی اور روایتوں کے منافی نہیں کیونکہ بعض روایتوں میں سو مرتبہ بھی آیا ہے اور ایک روایت میں تکبیر ۳۴ مرتبہ آئی ہے اور یہ چیز بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط مقصود ہو تو تسبیح اور تحمید ۳۳، ۳۳ بار اور تکبیر کو ۳۴ بار کہہ لے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کو آخر تک پڑھ لے تاکہ سب روایتوں پر عمل ہو جائے اور عدد کا مخصوص لحاظ رکھنا ضروری ہے ممکن ہے اس میں کوئی خاص حکمت اور مصلحت ہو تو اس پر اور کلمات کو قیاس نہیں کر سکتے جیسا کہ طبیب جسمانی کے نسخے میں اپنی رائے نہیں دے سکتے اسی طرح اس مقام پر اپنی عقل سے کام لینا گستاخی ہے۔ احقر کے نزدیک یہی چیز اولیٰ ہے اور شمس الائمہ حلوانی فرماتے ہیں کہ فرض اور سنت کے درمیان اوراد مذکورہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر اختیار شرح مختار میں ہے کہ جس نماز کے بعد سنتیں پڑھنا مشروع ہے اس کے بعد اوراد وغیرہ کیلئے بیٹھنا مکروہ ہے، مگر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ جو فرض نماز کے بعد سنتیں پڑھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اس لئے کہ اہل کتاب فرض اور سنتوں میں فصل نہ کرنے ہی کی بنا پر ہلاک ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کی درستگی فرمائی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سنتیں اپنے مکانوں میں پڑھو، اس لئے میرے نزدیک فرائض اور سنن کے درمیان اذکار اور ادعیہ ماثورہ پڑھنا ہی افضل ہے تاکہ فصل زبانی حاصل ہو جائے جیسا کہ فصل مکانی کا آپ نے خود حکم فرمایا ہے، واللہ اعلم، بندہ مترجم۔

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً *

۱۲۵۳۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، مالک بن مغول، حکم بن عیینہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا بجالانے والا ہر فرض نماز کے بعد کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا، سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا

۱۲۵۴۔ نضر بن علی جہضمی، ابو احمد، حمزہ زیات، حکم،

أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ *

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کچھ بعد کی دعائیں ہیں کہ اُن کا کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں ہوتا سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔

١٢٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۲۵۵۔ محمد بن حاتم، اسباط بن محمد، عمرو بن قیس ملائی، حکم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٢٥٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ قَالَ مُسْلِم أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

۱۲۵۶۔ عبدالحمید بن بیان الواسطی، خالد بن عبداللہ، سہیل، ابو عبید مذحجی مولیٰ سلیمان بن عبدالملک، عطاء بن یزید لیثی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ بار کہے تو یہ ۹۹ کلمات ہوں گے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے بقدر ہوں۔

١٢٥٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۵۷۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، سہیل، ابو عبید، عطاء، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٢١١) بَاب مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ *

باب (۲۱۱) تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی دعائیں۔

١٢٥٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۲۵۸۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ،

جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد نماز میں قرأت کرنے سے قبل کچھ دیر خاموش رہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش ہو جاتے ہیں تو اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللّٰهم باعد بينى و بين خطاياى الخ اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا بعد کردے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہے، اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ صاف کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۲۵۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن فضیل، (تحویل) ابوکامل، عبدالواحد بن زیاد، عمارۃ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١٢٦٠ - قَالَ مُسْلِم وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ *

۱۲۶۰۔ مسلم، یحییٰ بن حسان، یونس مودب، عبدالواحد بن زیاد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے اور خاموش نہ رہتے۔

١٢٦١ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۶۱۔ زہیر بن حرب، عفان، قتادہ، ثابت، حمید، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور صف میں مل گیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا تو اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا تم میں ان کلمات کے کہنے والا کون

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا *

ہے؟ تو سب خاموش ہو گئے، پھر آپؐ نے دوبارہ فرمایا کہ تم میں سے ان کلمات کا کہنے والا کون تھا اس نے کوئی بری بات نہیں کہی، سوایک شخص نے عرض کیا کہ میں آیا اور میرا سانس پھول رہا تھا، میں نے ان کلمات کو کہا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ سبقت کر رہے ہیں کہ کون ان میں سے انہیں اوپر لے جائے۔

١٢٦٢- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ *

۱۲۶۲۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابو الزبیر، عون بن محمد بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ نے فرمایا میں متعجب ہوا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بکثرت روایات موجود ہیں یہ سب امام ابو حنیفہؒ، مالکؒ اور شافعی اور جمہور علماء کی دلیل ہیں کہ ان قسم کی تمام ادعیہ افتتاح صلوٰۃ میں مستحب ہیں۔

(٢١٢) بَاب اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا *

باب (۲۱۲) نماز میں وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کا استحباب اور دوڑ کر آنے کی ممانعت۔

١٢٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي

۱۲۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعید، زہری، سعید، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، (تحویل) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب،

ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا *

یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ اس طرح چلتے ہوئے آؤ کہ تم پر تسکین اور سکون ہو اور جو امام کے ساتھ مل جائے اسے پڑھو اور جو نہ ملے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔

(فائدہ) مسبوق سلام کے بعد نماز کے اول حصہ کی قضا کرے، اس لئے اس میں سورت وغیرہ بھی پڑھے کیوں کہ روایتوں میں قضا کا لفظ آیا ہے اس لئے امام ابوحنیفہ النعمان، امام احمد سفیان، ابن سیرین، ابن مسعود، ابن عمر اور ابراہیم نخعی، شعبی اور قلابہ اور اکثر فقہا کا یہی مسلک ہے۔

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ *

۱۲۶۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکینت اور اطمینان سے آؤ جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو اس لئے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا *

۱۲۶۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند احادیث میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکینت کے ساتھ آؤ جو مل جائے اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي

۱۲۶۶۔ قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، ہشام، (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین،

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو اس کی طرف تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ آئے، لیکن سکینت اور وقار کے ساتھ چل کر آئے جو تجھے مل جائے وہ پڑھ لے اور جو امام تجھ سے پہلے پڑھ چکا ہے اسے قضا کرے۔

١٢٦٧- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا *

١٢٦٧۔ اسحاق بن منصور، محمد بن مبارک صوری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو آپؐ نے لوگوں کی گڑبڑ سنی (نماز کے بعد) فرمایا تمہیں کیا ہوا، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے نماز کے لئے جلدی کی، آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو جب نماز کے لئے آؤ تو تم پر سکینت کے آثار نمایاں ہوں جو تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کرلو۔

١٢٦٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

١٢٦٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، شیبان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٢١٣) بَاب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ*

باب (٢١٣) نمازی نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں۔

١٢٦٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ *

١٢٦٩۔ محمد بن حاتم، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، حجاج صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عبداللہ، ابن ابی قتادہؓ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو جس وقت تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہوں، ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا قیمت ہے یا نووی کا لفظ ہے۔

١٢٧٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا

١٢٧٠۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، معمر، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس،

ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ *

عبدالرزاق بن معمر، ولید بن مسلم، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں اتنا اضافہ ہے یہاں تک کہ مجھے نکلتا ہوا دیکھ لو۔

١٢٧١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلَّى بِنَا *

۱۲۷۱۔ ہارون بن معروف، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی، ہم کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل صفیں برابر کرنا شروع کیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپؐ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوگئے، تکبیر تحریمہ سے پہلے آپ کو (غسل کرنا) یاد آگیا اور گھر تشریف لے گئے اور ہم سے کہہ گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں ہم سب آپؐ کے انتظار میں کھڑے رہے یہاں تک کہ آپؐ تشریف لائے اور آپؐ غسل کئے ہوئے تھے کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر تکبیر کہی اور ہمیں نماز پڑھائی۔

(فائدہ) دار قطنی کی روایت میں اتنی زیادتی اور موجود ہے کہ آپؐ نے فرمایا مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی میں غسل کرنا بھول گیا تھا، اس سے معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء کرام سے نسیان ہو سکتا ہے کیونکہ اقتضاء بشریت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اقامت اور نماز کے درمیان فصل درست ہے کیوں کہ آپ نے دوسری مرتبہ اقامت کہنے کا حکم نہیں دیا، مقتدیوں کے نماز کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی مقدار معین نہیں، مگر اکثر علماء نے جب موذن تکبیر کہنا شروع کردے اس وقت کھڑے ہونے کو مستحب سمجھا ہے اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اس چیز پر لبیک کہنے کا تقاضا یہی ہے کہ امام نماز اسی وقت شروع کردے مگر تکبیر ختم ہو جانے کے بعد پھر بغیر کسی عذر کے نماز کے شروع کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔ (فتح الملہم، جلد ۲ نووی)۔

١٢٧٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۱۲۷۲۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو عمرو، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور لوگوں نے اپنی صفیں

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطُفُ الْمَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ *

باندھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے، پھر ہمیں اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپؐ تشریف لے گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور سب کو نماز پڑھائی۔

١٢٧٣ - و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ *

۱۲۷۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم اوزاعی، زہری، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی تکبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھ لینے پر کہی جاتی تھی اور لوگ صف میں قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوں اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے تھے۔

١٢٧٤ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتْ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ *

۱۲۷۴۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، زہیر، سماک بن حرب، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زوال ہو جاتا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دے دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، جب آپؐ تشریف لاتے اور بلال رضی اللہ عنہ دیکھ لیتے تب اقامت کہتے۔

(فائدہ) اگر امام مسجد میں موجود نہ ہو تو جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے (عمدۃ القاری شرح بخاری)

(٢١٤) بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ *

باب (۲۱۴) جس نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے اس نماز کو پالیا۔

١٢٧٥ - و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ *

۱۲۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے نماز کو حاصل کر لیا۔

(فائدہ) یعنی اسے جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

١٢٧٦ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

۱۲۷۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز کو پالیا۔

١٢٧٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَيُونُسَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا *

۱۲۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، (تحویل) ابو کریب، ابن المبارک، معمر، اوزاعی، مالک بن انس، یونس، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، (تحویل) ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ، زہری، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے اور ان میں سے کسی بھی روایت میں مع الامام کا لفظ نہیں اور عبیداللہ کی روایت میں ادرک الصلوۃ کلّها کا لفظ موجود ہے۔

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ *

۱۲۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زید بن اسلم، علاء بن یسار، بسر بن سعید، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل صبح کی ایک رکعت پالی اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جسے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پالیا۔

(فائدہ) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ وقت کا پانے والا حکم کا پانے والا ہو گیا، پھر بعد میں اس کی تکمیل کرے اور علامہ عینی فرماتے ہیں کہ وہ وجوب کا پانے والا ہو گیا، مثلاً اگر بچہ طلوع آفتاب کے قبل یا غروب آفتاب سے قبل بالغ ہو گیا تو نماز اس پر فرض ہو گئی۔ ایسے ہی اگر حائضہ عورت حیض سے پاک ہو گئی خواہ ذرا سا ہی وقت ہو اس پر نماز فرض ہو گی پھر اس کی قضا کرے اور پھر اگر عصر کی نماز میں سورج غروب ہو جائے تو باتفاق علماء اس کی نماز فاسد نہ ہو گی۔ اپنی نماز پورے کرے اور اگر صبح کی نماز میں سورج طلوع ہو جائے تو ہمارے علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ مسند عبدالرزاق میں راوی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسی پر فتویٰ موجود ہے۔ واللہ اعلم (بندہ مترجم)۔

١٢٧٩ - و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ

۱۲۷۹۔ حسن بن ربیع، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، عروہ، عائشہؓ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل)

الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ *

ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز کا سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سجدہ پالیا اس نے نماز کو پالیا، سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

۱۲۸۰ - و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ *

۱۲۸۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مالک عن زید بن اسلم کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۸۱ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ *

۱۲۸۱۔ حسن بن ربیع، عبداللہ بن مبارک، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ والد، ابن عباسؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اسے پالیا اور جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز میں ایک رکعت پالی تو اس نے اسے پالیا۔

۱۲۸۲ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۸۲۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، معتمر، معمر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(۲۱۵) بَاب أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ *

باب ۲۱۵۔ پانچوں نمازوں کے اوقات۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۸۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، زہری بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن عصر کی نماز میں کچھ دیر کی تو عروہؓ نے ان سے کہا بے شک جبرائیل امینؑ اترے تو انہوں نے امام بن کر رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھائی تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا عروہ سمجھ کر کہو کیا

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ *

کہتے ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے بشیر بن مسعود سے بواسطہ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سناوہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے جبرائیل امینؑ اترے اور انہوں نے میری امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پانچوں نمازوں کا اپنی انگلی کے ساتھ حساب لگاتے تھے۔

(فائدہ) گو اس روایت میں اوقات مذکور نہیں مگر زہری سے ابوداؤد اور طبرانی میں جو روایت مذکور ہے اس میں اوقات نماز کا تذکرہ ہے اور اگلی روایت میں خود آخر میں اس چیز کو بیان کر دیا۔

١٢٨٤ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ

۱۲۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن عصر کی نماز میں تاخیر کی تو اس کے پاس عروہ بن زبیر تشریف لائے اور فرمایا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن کوفہ میں عصر کی نماز مؤخر کی تھی تو ان کے پاس ابو مسعود انصاریؓ آئے اور انہوں نے کہا مغیرہؓ تم نے یہ کیا کیا؟ تمہیں معلوم نہیں کہ جبریل امینؑ اترے اور انہوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، اور پھر نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آپ کو اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے، تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے عروہ سے فرمایا کہ عروہ سوچو تم کیا بیان کرتے ہو، کیا جبرئیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز کی تعلیم فرمائی، عروہ نے کہا ہاں! اسی طرح بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے نقل کرتے تھے اور پھر عروہ نے کہا کہ مجھ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ *

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی، دیوار پر نہ چڑھنے پاتی تھی۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ *

۱۲۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرے میں چمکتا تھا کہ اس کے بعد سایہ بلند نہیں ہوتا تھا۔

١٢٨٦ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حُجْرَتِهَا *

۱۲۸۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور چڑھتی نہ تھی۔

١٢٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي *

۱۲۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ میرے حجرے میں ہوتی تھی۔

(فائدہ) کیونکہ حجرہ چھوٹا اور تنگ تھا اس لئے دھوپ اس میں دیر تک رہتی تھی۔

١٢٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا

۱۲۸۸۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، ابو ایوب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کے اوپر کا کنارہ نہ نکلے، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو عصر تک اس کا وقت باقی ہے اور جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت بھی شفق کے غروب ہونے تک باقی ہے پھر جب عشاء کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت (مستحب) آدھی رات تک

صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ * باقی ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک اوقات خمسہ اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشاء کا یہ وقت استحبابی ہے باقی وقت جواز جیسا کہ شرح منیہ میں ہے، صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے، واللہ اعلم۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ وَيُقَالُ الْمَرَاغِيُّ وَالْمَرَاغُ حَيٌّ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ *

۱۲۸۹۔ عبید اللہ بن معاذ، عنبری، بواسطہ والد، شعبہ قتادہ، ابوایوب، یحیٰ بن مالک، ازدی، یامراغی، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو، اور مغرب کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک اور صبح کا وقت جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو، باقی رہتا ہے۔

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ *

۱۲۹۰۔ زہیر بن حرب، ابوعامر عقدی، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیٰ بن ابی بکیر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٢٩١ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ *

۱۲۹۱۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، ابوایوب، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد ہوتا ہے اس وقت تک کہ آدمی کا سایہ اس کے لمبان کے برابر ہو جائے اور عصر کا وقت آفتاب کے زرد نہ ہونے تک رہتا ہے اور مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کا وقت جب تک کہ بالکل آدھی رات نہ ہو اور صبح کا وقت صبح صادق سے آفتاب کے نکلنے تک رہتا ہے پھر جب آفتاب نکلنے لگے تو کچھ دیر کے لئے نماز سے رک جائے اس لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔

(فائدہ) یعنی شیطان اپنا سر سورج کے نیچے کر دیتا ہے تاکہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں تو گویا وہ سجدہ اس شیطان مردود کو ہو جائے۔

١٢٩٢ – وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ *

۱۲۹۲۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن عبداللہ بن رزین، ابراہیم بن طہمان، حجاج، قتادہ، ابوایوب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات دریافت کئے گئے، فرمایا صبح کا وقت جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کا وقت اس وقت ہے کہ جب آسمان کے درمیان سے آفتاب ڈھل جائے اور جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک کہ سورج نہ زرد ہو جائے اور اس کا اوپر کا کنارہ نہ غروب ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت اس وقت ہے کہ جب آفتاب غروب ہو جائے جب تک شفق غائب نہ ہو اور عشا کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔

١٢٩٣ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ *

۱۲۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ علم آرام طلبی سے حاصل نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں گو اس حدیث کو اوقات صلوٰۃ سے کوئی مناسبت نہیں مگر امام مسلم نے ترغیب علم کیلئے یہ چیز بھی ذکر کر دی۔

١٢٩٤ – حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ

۱۲۹۴۔ زہیر بن حرب، عبیداللہ بن سعید، ازرق، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ سے نماز کا وقت پوچھا، آپؐ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھ کر دیکھ چنانچہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر حکم فرمایا انہوں نے اقامت کہی، پھر عصر پڑھی تو سورج بلند تھا، سفید اور صاف، پھر حکم دیا اور سورج کے غروب ہونے پر مغرب کی اقامت کہی گئی، پھر حکم فرمایا تو صبح صادق کے طلوع ہو جانے پر فجر کی اقامت کہی گئی، جب دوسرا دن ہوا تو ظہر دن کے

الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ *

۱۲۹۵ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ *

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب شفق (ابیض) کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی، اور عشاء تہائی رات کے بعد پڑھی اور فجر جب کہ خوب روشنی پھیل گئی اس وقت پڑھی، پھر فرمایا نمازوں کے اوقات دریافت کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا یہ جو اوقات تم نے دیکھے اس کے درمیان تمہاری نمازوں کے اوقات ہیں۔

۱۲۹۵۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ سامی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات دریافت کئے۔ آپؐ نے فرمایا تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر بلال کو حکم دیا انہوں نے اندھیرے میں صبح کی اذان دی اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی اور جب درمیان آسمان سے آفتاب ڈھل گیا تو ظہر کا حکم دیا اور پھر عصر کا حکم فرمایا تو سورج بلند تھا، اور جب سورج ڈھل گیا تو مغرب کا حکم فرمایا اور شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا حکم دیا، پھر اگلی صبح کو خوب روشنی ہو جانے پر فجر کا حکم فرمایا، پھر ظہر کا حکم دیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی، پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید صاف تھا اس میں زردی کا اثر نہیں ہوا تھا اور پھر شفق کے غائب ہونے سے پہلے پہلے مغرب کا حکم دیا، پھر ان کو ثلث لیل گزر جانے یا اس سے کچھ کم پر عشاء کا حکم دیا۔ حرمی راوی کو اس میں شک ہے پھر صبح ہونے پر فرمایا سائل کہاں ہے اور فرمایا یہ جو تم نے دیکھا اس کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۱۲۹۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، بدر بن عثمان، ابو بکر بن ابی موسیٰ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ کی خدمت میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ *

ایک نمازوں کے اوقات دریافت کرنے والا آیا آپؐ نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا اور صبح صادق کے طلوع ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھی کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے اور پھر حکم فرمایا اور آفتاب کے ڈھل جانے پر ظہر قائم کی اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور آپؐ تو بخوبی جانتے تھے، پھر حکم فرمایا اور عصر کی نماز قائم کی اور سورج بلند تھا، پھر حکم فرمایا اور سورج کے غائب ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھی اور پھر حکم فرمایا اور شفق کے غائب ہو جانے پر عشاء کی اقامت کہی اور دوسرے دن فجر کو مؤخر فرمایا، جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل گیا یا نکلنے کو ہے، اور پھر ظہر میں اتنی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ کل کے عصر پڑھنے کا وقت قریب ہو گیا، پھر عصر میں اتنی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج زرد ہو گیا اور مغرب کو اتنی تاخیر سے پڑھا کہ شفق ڈوبنے کو ہو گئی اور عشاء کو اتنی تاخیر سے پڑھا کہ تہائی رات کا اوّل حصہ ہو گیا پھر صبح ہونے پر سائل کو بلایا اور فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي *

۱۲۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، بدر بن عثمان، ابو بکر بن ابی موسیٰ، ابو موسیٰ سے ابن نمیر کی روایت کی طرح منقول ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پڑھنا منقول ہے۔

(٢١٦) بَاب اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَمْضِي إِلَى جَمَاعَةٍ وَيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ *

باب (۲۱۶) گرمی میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا استحباب۔

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و

۱۲۹۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

شہاب، ابن میسب، ابو سلمہ، بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو (ظہر) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

۱۲۹۹ - و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً *

۱۲۹۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعید بن میسب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۰ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ *

۱۳۰۰۔ ہارون بن سعید ایلی، عمرو بن سواد، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر، بسر بن سعید، سلیمان اغر، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن شہاب، ابن میسب، ابو سلمہ نے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۰۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ *

۱۳۰۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ والد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ

۱۳۰۲۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ان سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو گرمی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

سے ٹھنڈا کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے(۱)۔

١٣٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ *

۱۳۰۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، مہاجر، ابوالحسن، زید بن وہب، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو ٹھنڈا ہونے دو، یا یہ فرمایا ذرا انتظار کرو، ذرا انتظار کرو، اور فرمایا کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے جب گرمی زائد ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لئے۔

١٣٠٤ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ *

۱۳۰۴۔ عمرو بن سواد، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے سامنے شکایت کی اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرا بعض حصہ بعض کو کھا گیا سو اسے دو سانس لینے کی اجازت دیدی گئی، ایک سانس سردی میں اور دوسرا گرمی میں سو اسی وجہ سے تم شدت گرمی پاتے ہو اور اسی بنا پر تم سردی کی شدت پاتے ہو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کی ناقص رائے میں دو سانسوں کا ہونا یہ انسان کے طریقہ پر ہے ایک داخلی اور دوسرا خارجی، لہٰذا جب دوزخ اندر سانس لیتی ہے تو باہر کی ساری گرمی سمیٹ لیتی ہے جس کی وجہ سے سردی ہو جاتی ہے اور جب باہر سانس لیتی ہے تو گرمی ہو جاتی ہے۔

١٣٠٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

۱۳۰۵۔ اسحٰق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، عبداللہ بن یزید مولیٰ، اسود بن سفیان، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن عبدالرحمٰن، ثوبانؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس جملے کے بارے میں اپنی رائے تحریر فرماتے ہیں کہ حرارت کا اصل مرکز جہنم ہے اور سورج جہنم سے حرارت حاصل کرتا ہے اور پھر زمین کی اشیاء سورج سے حرارت حاصل کرتی ہیں اور یہ اشیاء اپنی استعداد کے کم زیادہ ہونے، سورج سے دوری کے کم زیادہ ہونے اور رکاوٹوں کے کم زیادہ ہونے کے اعتبار سے مختلف درجہ میں کم یا زیادہ سورج سے حرارت حاصل کرتی ہیں۔

الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ *

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے اور بیان کیا کہ نار جہنم نے اپنے پروردگار سے درخواست کی تو اسے ہر سال میں دو سانس لینے کی اجازت دے دی گئی، ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

١٣٠٦ - وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ *

۱۳۰۶۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، حیوۃ، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد، محمد بن عبدالرحمٰن، ابو سلمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دوزخ نے عرض کیا پروردگار میرا بعض بعض کو کھا گیا، لہذا مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرما، سوا سے دو سانس لینے کی اجازت دیدی گئی ایک سانس سردی میں اور دوسرا گرمی میں، سو تم جو سردی پاتے ہو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور ایسے ہی تم جو گرمی پاتے ہو، وہ دوزخ کے سانس سے ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم عطا کی ہے اور تمام اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور دونوں فی الحال موجود ہیں اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور جمعہ کی نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھنا جمہور علماء کرام کے نزدیک درست نہیں اس لئے اول وقت ہی پڑھنا مستحب ہے، یہ حکم صرف ظہر کے لئے گرمیوں کے زمانہ میں خاص ہے۔

(٢١٧) بَاب اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ *

باب (۲۱۷) جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ ح قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ح قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۷۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، یحییٰ قطان، ابن مہدی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، سماک بن حرب، جابر بن سمرہ، ابن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھل جاتا تھا تو اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھاتے تھے۔

يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ *

١٣٠٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا *

۱۳۰۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سلام بن سلیم، ابواسحاق، سعید بن وہب، خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی شکایت کی تو آپؐ نے ہماری شکایت کو قبول نہیں فرمایا کیونکہ سردی تھی۔

١٣٠٩ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ عَوْنٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۳۰۹۔ احمد بن یونس، عون بن سلام، زہیر، ابواسحاق، سعید بن وہب، خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپؐ نے قبول نہ فرمائی، زہیر بیان کرتے ہیں میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا کیا ظہر کی نماز کی شکایت کی تھی؟ انہوں نے ہاں! میں نے کہا کیا اول وقت پڑھنے کی، انہوں نے کہا ہاں۔

١٣١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ *

۱۳۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بہت سخت گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے سو اگر ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی سجدہ میں رکھنا ممکن نہ ہوتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا تھا۔

(٢١٨) بَاب اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ *

باب (۲۱۸) عصر اول وقت پڑھنے کا استحباب۔

١٣١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ *

۱۳۱۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی رہتی تھی اور جانے والا بلند آبادی تک چلا جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور سورج پھر بھی بلند رہتا تھا، قتیبہ نے اپنی روایت میں عوالی کا تذکرہ نہیں کیا۔

١٣١٢ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

۱۳۱۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، انس

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۱۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ *

۱۳۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز عصر پڑھتے تھے اور پھر جانے والا قباء تک چلا جاتا تھا اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

۱۳۱۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ *

۱۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محلہ میں جاتا تو پھر انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا تھا۔

(فائدہ) جامع ترمذی میں ام سلمہؓ سے اور مسند عبدالرزاق میں ابراہیم سے اور اسی طرح دار قطنی میں رافع بن خدیجؓ سے اور حاکم نے زیادہ بن عبدالرحمٰن نخعی سے تاخیر عصر کے استحباب کے بارے میں احادیث نقل کی ہیں اور اس کے علاوہ ابوداؤد میں بھی اسی کے ہم معنی حدیث موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز بہت جلدی پڑھتے تھے اور عصر کی نماز بہت تاخیر سے اس لئے علماء حنفیہ عصر میں تاخیر کے استحباب کے قائل ہیں۔

۱۳۱۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا *

۱۳۱۵۔ یحییٰ بن ایوب، محمد بن صباح، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ظہر کی نماز پڑھ کر گئے اور ان کا مکان مسجد کے بازو میں تھا پھر جب ہم ان کے ہاں گئے تو وہ بولے کیا تم نے عصر پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آئے، انہوں نے کہا عصر پڑھ لو سو ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ لی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھا ہوا دیکھتا رہتا ہے جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو اٹھ کر دو چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا مگر بہت کم۔

(فائدہ) بے شک وقت مکروہ تک نماز عصر کو موخر کرنا مذموم ہے۔ واللہ اعلم۔ (فتح الملہم)

١٣١٦ - و حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ *

۱۳۱۶۔ منصور بن ابی مزاحم، عبداللہ بن مبارک، ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، امامۃ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے کہا عم محترم! کون سی نماز ہے؟ فرمایا عصر، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جو ہم آپؐ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

١٣١٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ *

۱۳۱۷۔ عمرو بن سواد عامری، محمد بن سلمہ مرادی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، موسیٰ بن سعد انصاری، حفص بن عبیداللہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہو گئے تو بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری تمنا ہے کہ آپؐ بھی تشریف لے چلیں، آپؐ نے فرمایا اچھا اور آپ تشریف لے گئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ گئے اور اونٹ کو دیکھا کہ وہ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا، پھر وہ ذبح کیا اور کاٹا گیا پھر اس میں سے کچھ پکایا گیا اور ہم نے آفتاب غروب ہونے سے قبل اس میں سے کچھ کھا بھی لیا۔

١٣١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ *

۱۳۱۸۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابوالنجاشی، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح کیا جاتا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم کئے جاتے تھے پھر وہ پکایا جاتا تھا اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

١٣١٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ *

۱۳۱۹۔ اسحق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، شعیب بن اسحق دمشقی، اوزاعی، اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں مگر انہوں نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عصر کے بعد اونٹ ذبح کیا جاتا تھا اور یہ نہیں بیان کیا کہ ہم آپؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(٢١٩) بَاب التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ *

باب (۲۱۹) عصر کی نماز فوت کر دینے پر عذاب کی وعید۔

١٣٢٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ *

۱۳۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا اہل اور مال لوٹ لیا گیا۔

١٣٢١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ *

۱۳۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان، زہری، سالم، بواسطہ والد، عمرو نے روایت میں یبلغ کا صیغہ اور ابوبکر نے رفعہ کا لفظ بولا ہے۔

١٣٢٢- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ *

۱۳۲۲۔ ہارون بن سعید، ابن وہب، عمرو بن الحارث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے تو گویا کہ اس کا اہل اور مال لوٹ لیا گیا۔

(٢٢٠) بَاب الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ *

باب (۲۲۰) نماز وسطیٰ نماز عصر ہے۔

١٣٢٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا

۱۳۲۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے ہمیں روکا اور نماز وسطیٰ (نماز عصر سے) ہمیں

عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ *

مشغول کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(فائدہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں تصریح آ گئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس بارے میں اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جس کا قرآن کریم میں تذکرہ ہے اس سے کون سی نماز مراد ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن مسعود، ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید خدری، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبید سلمانی حسن بصریؒ ابراہیم نخعیؒ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلبیر ضی اللہ تعالیٰ عنہ مقاتلر ضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ابو حنیفہؒ اور احمدؒ داؤد ظاہری اور ابن منذر وغیرہ کا یہی قول ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں اور یہی قول اکثر علماء و صحابہ اور ان کے بعد والوں کا ہے اور امام نووی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب میں سے ماوردیؒ نے امام شافعی کا بھی یہی قول نقل کیا ہے کیونکہ احادیث اسی نماز کے بارے میں صحت کے ساتھ منقول ہیں (بندہ مترجم، نووی جلد ا صفحہ ۲۲۶)۔

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۲۴۔ محمد بن ابی بکر، مقدمی، یحییٰ بن سعید، (تحویل) اسحٰق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٣٢٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ بُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ *

۱۳۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو حسان، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول کر دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اور ان کے مکانوں یا ان کے پیٹوں کو آگ سے لبریز کر دے، شعبہ کو بیوت اور بطون میں شبہ ہے۔

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ *

۱۳۲۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور انہوں نے بیوت اور قبور کو بغیر شک کے بیان کیا ہے۔

١٣٢٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ

۱۳۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، شعبہ، حکم، یحییٰ بن جزار، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تحویل) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، حکم، یحییٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب کے دن خندق کے راستوں میں سے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرما

عَلِيًّا يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا *

رہے تھے کہ ان کافروں نے ہمیں نماز وسطی سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے لبریز کر دے۔

۱۳۲۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

۱۳۲۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم بن صبیح، شتیر بن شکل، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ ان کفار نے ہمیں نماز وسطی نماز عصر سے باز رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے لبریز کر دے۔ پھر آپؐ نے مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کو پڑھا۔

۱۳۲۹ - و حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ قَالَ حَشَا اللَّهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا *

۱۳۲۹۔ عون بن سلام کوفی، محمد بن طلحہ، زبید، مرہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکین نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یا زرد ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں نماز وسطی نماز عصر سے مشغول کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے یا ملاء کے بجائے لفظ حشااللہ فرمایا، معنی ایک ہی ہیں۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ (حَافِظُوا عَلَى

۱۳۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، زید بن اسلم، قعقاع بن حکیم، ابو یونس مولی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک قرآن کریم لکھ کر دوں اور فرمایا جس وقت اس آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى پر پہنچو تو مجھے اطلاع کر دو۔ چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا اس طرح لکھو حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ

الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٣٣١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذَنْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ *

١٣٣٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى

الوُسطی وَصَلوۃُ العَصْرِ وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۳۳۱۔ اسحق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن آدم، فضیل بن مرزوق، شقیق بن عقبہ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت حَافِظُوْا عَلَی الصَّلوٰتِ وَالصَّلوۃِ العَصْرِ نازل ہوئی اور جب تک مشیت الٰہی قائم رہی ہم اس کو پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا اور اس طرح نازل فرمائی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلوٰتِ وَالصَّلوۃِ الْوُسْطٰی۔ ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اب تو صلوٰۃ وسطیٰ ہی نماز عصر ہے، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں تجھے بتلا چکا ہوں کہ کس طرح یہ آیت نازل ہوئی؟ اور کیسے اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا؟ واللہ اعلم۔ امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو اشجعی نے بواسطہ سفیان ثوری، اسود بن قیس، شقیق بن عقبہ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے ایک زمانہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو پڑھا جیسا کہ فضیل بن مرزوق کی روایت ہے۔

۱۳۳۲۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ ابن کثیر، ابو سلمٰی بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خندق کے دن آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہو حتی کہ آفتاب غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں نے ابھی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک کنکریلی زمین کی طرف آئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی وضو کیا، اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور پھر اس کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ *

بعد مغرب کی پڑھی۔

۱۳۳۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۳۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن ابراہیم، وکیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(۲۲۱) بَاب فَضْلِ صَلَاتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا *

باب (۲۲۱) صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس پر محافظت کا حکم۔

۱۳۳٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ *

۱۳۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری سے آتے رہتے ہیں اور صبح وعصر کی نماز میں سب کا اجتماع ہوتا ہے جب وہ فرشتے جو کہ رات کو تمہارے ساتھ رہے اوپر چڑھتے ہیں تو ان سے ان کا پروردگار دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ بخوبی واقف ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ(۱) کر آئے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم ان کو نماز پڑھتا ہوا چھوڑ کر آئے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۳۳٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ *

۱۳۳۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبّہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوالزناد کی روایت کی طرح اخیر تک نقل کرتے ہیں کہ تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں۔

۱۳۳٦ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ

۱۳۳۶۔ زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سوال کرتے ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ فرشتے انسانوں کے بارے اچھائی اور خیر کی گواہی دیں اور اللہ تعالیٰ انسانوں کو پیدا کرنے میں اپنی حکمت کو ظاہر فرمائیں کیونکہ فرشتوں نے تخلیق انسان کے موقع پر یہ عرض کیا تھا کہ یہ لوگ تو فساد مچائیں گے اور خون بہائیں گے۔

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا) *

پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو بے شک اسی طرح دیکھو گے جیسا کہ اس چاند کو دیکھتے ہو، اس کے دیکھنے میں کسی قسم کی رکاوٹ اور آڑ محسوس نہ کرو گے، سواگر تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور ایسے ہی غروب ہونے سے پہلے کی نماز یعنی صبح اور عصر کو نہ فوت (۱) ہونے دو۔ اس کے بعد جریر نے یہ آیت تلاوت فرمائی، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ یعنی اپنے رب کی تعریف کے ساتھ طلوع آفتاب اور غروب سے قبل اس کی پاکی بیان کر۔

۱۳۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيرٌ *

۱۳۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابو اسامہ، وکیع سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو، اور اس میں جریر کا نام بیان نہیں کیا۔

۱۳۳۸- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَمِسْعَرٍ وَالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۳۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحٰق بن ابراہیم، وکیع، ابن ابی خالد مسعر، بختری بن مختار، ابو بکر بن عمارۃ بن رؤیبہ، عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر گز وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے نماز کی اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز کی یعنی صبح اور عصر پڑھی، بصرہ والوں میں ایک شخص بولا کیا تم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، وہ شخص بولا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میرے کانوں نے اس چیز کو سنا ہے اور میرے قلب نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

(۱) نماز افضل عبادت ہے اور پھر نمازوں میں سے بھی فجر اور عصر کی نمازیں دوسری نمازوں سے زیادہ افضل ہیں اس لئے کہ ان نمازوں کے وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں تو افضل ترین عبادت پر ثواب اور بدلہ بھی سب سے بہتر انعام کی صورت میں ملے گا اور وہ اللہ کا دیدار ہے۔

وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي *

١٣٣٩ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

۱۳۳۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن ابی بکیر، شیبان، عبدالملک بن عمیر، ابن عمارۃ بن رؤیبہ، عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کہ جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے قبل کی نماز پڑھی، ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اس کی، وہ شخص بولا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ایسے مکان میں سنا جہاں سے میں آپؐ کی بات سنتا تھا۔

١٣٤٠ - وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۳۴۰۔ ہداب بن خالد ازدی، ہمام بن یحییٰ، ابوجمرہ ضبعی، ابی بکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو ٹھنڈی (صبح و عصر) نمازیں ادا کرتے رہے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

١٣٤١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۴۱۔ ابن ابی عمر، بشر بن سری (تحویل) ابن خراش، عمرو، ابن عاصم، ہمام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٢٢٢) بَاب بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ *

باب (۲۲۲) مغرب کا اوّل وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد ہے۔

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ *

۱۳۴۲۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا اور نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

١٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ

۱۳۴۳۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی،

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُا كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ *

ابوالنجاشی، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اس کے بعد ہم میں سے کوئی بھی جاتا تھا تو اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیتا تھا۔

١٣٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ *

۱۳۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، شعیب بن اسحاق دمشقی، اوزاعی، ابو نجاشی، شعیب بن اسحاق دمشقی، اوزاعی، ابو نجاشی، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

(٢٢٣) بَاب وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا *

باب (۲۲۳) نماز عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر۔

١٣٤٥ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ وَذَاكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ *

۱۳۴۵۔ عمرو بن سواد عامری، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کی کہ جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف نہ لائے حتیٰ کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد والوں سے آنے کے وقت فرمایا کہ زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ اس وقت اس نماز کا اور کوئی انتظار نہیں کر رہا ہے اور یہ واقعہ لوگوں میں اسلام کی اشاعت سے قبل کا تھا، حرملہ نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ اور نقل کیا ہے کہ مجھے ابن شہاب نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز کے لئے تقاضا کرو اور یہ اس وقت فرمایا جب کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو پکارا تھا۔

١٣٤٦ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ

۱۳۴۶۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے، باقی اس میں زہری کا قول اور

ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ *

اس کے بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

١٣٤٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي *

۱۳۴۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، (تحویل) ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، (تحویل) حجاج بن شاعر، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، مغیرہ بن حکیم، ام کلثوم بنت ابی بکر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو حضرات تھے وہ بھی سو گئے، پھر آپؐ تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور فرمایا اس کا یہی وقت ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہو کہ میں اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کروں، اور عبدالرزاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہو۔

١٣٤٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى *

۱۳۴۸۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، حکم، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم ٹھہرے رہے، نماز عشاء کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ آپؐ ہماری طرف آئے جب تہائی رات چلی گئی یا اس سے زائد، ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کو گھر کے کسی کام کی وجہ سے مشغولیت ہو گئی تھی یا اور کوئی بات تھی چنانچہ جب آپؐ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ایسی نماز کا انتظار کرتے رہے کہ تمہارے علاوہ اور کوئی دین والا اس کا انتظار نہیں کر رہا تھا، اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں ان کے ساتھ یہ نماز اسی وقت پڑھتا، پھر مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی اور آپؐ نے نماز پڑھی۔

١٣٤٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۳۴۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ *

اس میں دیر کی حتیٰ کہ ہم مسجد میں سوگئے پھر ہم بیدار ہوئے اور پھر سوگئے اور پھر بیدار ہوئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے علاوہ زمین والوں میں آج کی رات کوئی بھی اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے۔

۱۳۵۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى بِالْخِنْصِرِ *

۱۳۵۰۔ ابوبکر بن نافع عبدی، بہز بن اسد عمی، حماد بن سلمہ، ثابت بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا حال دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک تاخیر فرمائی، پھر آپؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سوگئے، اور تم جس وقت تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے نماز ہی کے (حکم) میں رہو گے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ گویا کہ اب میں آپؐ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ فرمایا (کہ انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

۱۳۵۱ - وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبٌ مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ *

۱۳۵۱۔ حجاج بن شاعر، ابو زید سعید بن ربیع، قرہ بن خالد، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے یہاں تک انتظار کیا کہ آدھی رات کے قریب ہوگئی پھر آپؐ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا اب بھی میں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی۔

۱۳۵۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ *

۱۳۵۲۔ عبداللہ بن صباح العطار، عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی، قرہ سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس میں ہماری طرف متوجہ ہونے کا تذکرہ نہیں۔

۱۳۵۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو

۱۳۵۳۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ،

كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بَرِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ وَأَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِيْ وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ أَمْرِهٖ حَتّٰى أَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوْا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِيْ أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْنَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے رفیق جو کشتی میں آئے تھے یہ سب بقیع کی کنکریلی زمین پر اترے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اور ہم میں سے ایک جماعت عشاء کے وقت ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں سو ایک روز میں چند ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کچھ کام میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہوگئی اور رات نصف کے بعد ہوگئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھہرو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ فرمایا۔ ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کی وجہ سے خوشی خوشی واپس ہوئے۔

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا

۱۳۵۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے؟ کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں، جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، خواہ امام ہو کر اور خواہ تنہا۔ عطاء نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ لوگ سوگئے اور پھر بیدار ہوگئے اور سوگئے اور پھر بیدار ہوگئے، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا نماز، عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ

يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا إِمَامًا وَخِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً *

علیہ وسلم تشریف لائے گویا میں اس وقت آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپؐ اپنے سر مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور آپؐ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کریں۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کیفیت دریافت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ کس طرح رکھا تھا؟ اور جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہیں بتلایا ہے چنانچہ عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں اور پھر اپنی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور پھیرا یہاں تک کہ آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ منہ کی جانب ہے اور پھر آپ کا انگوٹھا کنپٹی تک اور داڑھی کے کنارے تک ہاتھ کسی چیز کو نہ چھوتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا، میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ اس رات عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی تاخیر فرمائی؟ کہا میں نہیں جانتا، پھر عطاء نے بیان کیا میں اسی چیز کو محبوب رکھتا ہوں امام ہو کر یا تنہا نماز ادا کروں جیسا کہ اس کو اس رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا ہے، اور اگر تم پر تنہائی بار گزرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کر لیا کرو، نہ جلدی کر کے نہ دیر کر کے۔

١٣٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ *

۱۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر فرمایا کرتے تھے۔

١٣٥٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ

۱۳۵۶۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ *

علیہ وسلم تمہارے ہی طریقہ پر نمازیں پڑھا کرتے تھے مگر عشاء کی نماز میں بہ نسبت تمہارے کچھ دیر کیا کرتے تھے اور نماز ہلکی پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۵۷ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ *

۱۳۵۷۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی لبید، ابو سلمہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ تمہاری نماز کے نام پر بدوی لوگ غالب نہ آئیں وہ عشاء ہے اس لئے کہ وہ اونٹوں کے دودھ دوہنے میں دیر کیا کرتے ہیں اسی وجہ سے (وہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں)۔

۱۳۵۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ *

۱۳۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبداللہ بن ابی لبید، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر دیہاتی لوگ عشاء کی نماز پر غالب نہ ہوں کیونکہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے اور یہ تو اونٹنیوں کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔

(فائدہ) اور عتمہ کے معنی لغت میں تاخیر کرنے کے آئے ہیں، اس واسطے وہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں، باقی تم ان سے مغلوب ہو کر عتمہ مت کہو بلکہ عشاء ہی کہو۔

(٢٢٤) بَاب اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالصُّبْحِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيسُ وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا *

باب (۲۲۴) صبح کی نماز کے لئے جلدی جانا اور اس میں قرأت کرنے کی مقدار۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ *

۱۳۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مومنوں کی عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتی تھیں، پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں انہیں کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

١٣٦٠ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ *

۱۳۶۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مومن عورتیں اپنی چادر میں لپٹی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلدی نماز پڑھنے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

١٣٦١ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ و قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ مُتَلَفِّفَاتٍ *

۱۳۶۱۔ نصر بن علی جہضمی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، یحییٰ، بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس جاتی تھیں، اندھیرے کی بنا پر پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ *

۱۳۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ منورہ آیا تو ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (نمازوں کے متعلق دریافت کیا) تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز گرمی کے وقت پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں جبکہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اوّل وقت میں پڑھتے، جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے تو اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

١٣٦٣ - وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۱۳۶۳۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، سعد، محمد بن عمرو

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ *

بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجاج نمازوں میں تاخیر کیا کرتا تھا تو ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، بقیہ روایت غندر والی روایت کی طرح ہے۔

١٣٦٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ *

۱۳۶۴۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، سیار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال دریافت کرتے تھے، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم نے ابوبرزہؓ سے سنا ہے انہوں نے کہا گویا کہ میں ابھی سن رہا ہوں (یعنی اتنا یاد ہے) پھر سیار نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال دریافت کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپؐ پرواہ نہ کرتے تھے اگرچہ عشاء کی نماز میں آدھی رات تک تاخیر ہو جائے اور نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہ فرماتے تھے، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پھر ان سے ملا اور پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا اور عصر اس وقت پڑھتے تھے جبکہ آدمی مدینہ کے آخر تک چلا جاتا تھا اور سورج باقی رہتا تھا، اور مغرب کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ کون سا وقت بیان کیا۔ شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور دریافت کیا تو فرمایا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی اپنے ہم نشین کو دیکھتا جس کو پہچانتا تھا تو اسے پہچان لیتا تھا اور اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا

۱۳۶۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، سیار بن سلامہ، ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرواہ نہ کرتے اگرچہ نماز عشاء میں آدھی رات تک تاخیر ہو جاتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا سمجھتے تھے، شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سے ملا تو انہوں نے

الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ *

فرمایا یا تہائی رات تک۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ *

۱۳۶۶۔ ابو کریب، سوید بن عمرو کلبی، حماد بن سلمٰی، سیار بن سلامہ ابوالمنہال، ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرتے تھے اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور صبح کی نماز میں سو آیتوں سے لے کر ساٹھ تک پڑھتے تھے اور نماز سے ایسے وقت میں فارغ ہوتے تھے کہ ہم میں سے ایک دوسرے کو پہچان لیتا تھا۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ صبح کی نماز میں اسفار اولیٰ ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے۔

(٢٢٥) بَاب كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ *

باب (۲۲۵) وقت مستحب سے نماز کو موخر کرنا مکروہ ہے اور امام جب ایسا کرے تو مقتدی کیا کریں؟

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا *

۱۳۶۷۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید (تحویل) ابوربیع زہرانی، ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ابوعمران جونی، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے کہ نماز کو اس کے آخر وقت میں پڑھیں گے یا نماز کو اس کے وقت سے ختم کر ڈالیں گے (۱)، میں نے عرض کیا تو اس وقت کے لئے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو جائے تو پھر پڑھ لینا، کیونکہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ اور خلف راوی نے عَنْ وَقْتِهَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(۱) مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کے مستحب وقت سے موخر کریں گے یہ معنی نہیں کہ اس کے وقت جواز اور ادا والے وقت سے موخر کریں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری بھی ہو گئی کہ بعد والے بعض امراء اپنے کاموں میں مصروف ہو کر نماز کو موخر کر کے پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ولید اور حجاج وغیرہ حضرات نے ایسا کیا۔

١٣٦٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ *

۱۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذرؓ میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت سے مار ڈالیں گے لہٰذا تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا، اگر تم نماز کو وقت پر پڑھ چکے تو وہ نماز جو امراء کے ساتھ پڑھو گے تمہارے لئے نفل ہو جائے گی اور اگر تم ان کے ساتھ نہیں پڑھو گے تو اپنی نماز کو تو کامل کر ہی چکے۔

١٣٦٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً *

۱۳۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، شعبہ، ابو عمران، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں، اگرچہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا غلام ہو۔ اور نماز کو اپنے وقت پر ادا کر لوں سو اگر اب تو لوگوں کو پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا ورنہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا تیرے لئے نفل ہو جائے گی۔

١٣٧٠- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ *

۱۳۷۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، بدیل، ابوالعالیہ، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو وقت سے ٹال کر نماز پڑھیں گے تو کیا کرو گے۔ میں نے عرض کیا آپؐ اس وقت کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھ کر اپنی ضرورت کو پوری کرنے کے لئے چلے جانا اس کے بعد اگر نماز کی اقامت ہو تو تم نماز پڑھ لینا۔

١٣٧١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ

۱۳۷۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے ایک دن نماز میں دیر کی اور عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے، میں نے ان کے لئے کرسی ڈال دی وہ اس پر بیٹھے میں نے ان سے

عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتِهِ وَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي *

١٣٧٢ - وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ *

١٣٧٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذُكِرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ *

عبید اللہ کے کام کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اپنے ہونٹ (باعتبار افسوس کے) دبائے اور میری ران پر مارا اور فرمایا میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تھا جیسا کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے، اور آپ نے بھی میری ران پر مارا جیسا کہ میں نے تمہاری ران پر مارا، آپؐ نے فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تجھے ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی، اب نہیں پڑھتا۔

۱۳۷۲۔ عاصم بن نضر تیمی، خالد بن حارث، شعبہ، ابو نعامہ، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارا کیا ہوگا یا تیرا کیا ہوگا جب کہ تو ایسے لوگوں میں باقی رہے گا جو نماز کو اس کے وقت سے دیر میں پڑھتے ہیں تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لینا، پھر اگر نمازی کھڑے ہونے لگے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اس لئے اس میں نیکی میں ہی اضافہ ہے۔

۱۳۷۳۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، مطر، ابو العالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابو العالیہؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن صامتؓ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی بات کو دریافت کیا تھا تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی بات کو دریافت کیا تھا آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے مسنون وقت پر نماز پڑھ لیا کرو اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو، راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوذرؓ کی ران پر ہاتھ مارا تھا۔

(٢٢٦) بَاب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا *

باب (۲۲۶) نماز کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ترک کی شدید ممانعت اور اس کا فرض کفایہ ہونا۔

١٣٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا *

۱۳۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے ۲۵ درجے زائد فضیلت والی ہے۔

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) *

۱۳۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سعید بن مسیّب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ۲۵ پچیس درجہ افضل ہے اور رات دن کے فرشتے صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو۔ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔

١٣٧٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا *

۱۳۷۶۔ ابوبکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالاعلیٰ والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں ۲۵ پچیس جزء کا لفظ ہے۔

١٣٧٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ *

۱۳۷۷۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، سلمان اغر، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی ۲۵ پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

۱۳۷۸- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ إِذْ مَرَّ بِهِمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانَ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ *

۱۳۷۸۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن حاتم، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمر بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نافع بن جبیر بن مطعمؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابو عبداللہ کا وہاں سے گزر ہوا تو نافع نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز پڑھ لینا ۲۵ پچیس نمازیں پڑھنے سے زائد فضیلت رکھتا ہے۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً *

۱۳۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ ستائیس درجے افضل ہے۔

(فائدہ) تین قسم کی روایتیں مذکور ہیں، ایک میں ۲۵ درجہ دوسری میں ۲۵ جزء اور تیسری روایت میں ۲۷ درجہ زائد فضیلت بیان کی گئی ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ ان روایتوں میں کسی قسم کی منافات نہیں، نمازیوں کے احوال کی وجہ سے فضیلت میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے اور تعداد ثواب مقصود نہیں، واللہ اعلم۔

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ *

۱۳۸۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

۱۳۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً *

۱۳۸۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابن نمیر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی ابن نمیر نے بیس پر کئی درجہ زائد ہونے کو نقل کیا ہے اور ابوبکر نے اپنی روایت میں ۲۷ ستائیس درجہ بیان کیا ہے۔

۱۳۸۲- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۳۸۲۔ ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۲۰ بیس پر کئی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ *

درجہ زائد ہونے کو نقل کرتے ہیں۔

١٣٨٣ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ *

۱۳۸۳۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو کسی نماز میں نہیں پایا تو فرمایا کہ میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آئے اور اس بات کا حکم دوں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر کے ان کے گھروں میں آگ لگا دی جائے اور اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک ہڈی فربہ جانور کی ملے گی تو ضرور آئے، مقصود عشاء کی نماز تھی۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ *

۱۳۸۴۔ ابن نمیر، بواسطہ، والد، اعمش، (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز عشاء اور نماز فجر منافقین پر بہت بھاری ہیں اگر ان لوگوں کو اس کا ثواب معلوم ہو جائے تو ضرور آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے اور میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ نماز کا حکم دوں وہ قائم کی جائے، پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں، ان کے ساتھ لکڑیوں کا ڈھیر ہو کہ جو حضرات نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

١٣٨٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِنْ

۱۳۸۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چند روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، من جملہ ان احادیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے ارادہ کیا اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر ان لوگوں

حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا *

سمیت ان کے مکانوں کو جلادیا جائے۔

١٣٨٦ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۱۳۸۶۔ زہیر بن حرب، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٣٨٧ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ *

۱۳۸۷۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابو اسحاق، ابوالاحوص، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں جو کہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے، فرمایا کہ میں اس بات کا ارادہ کرتا ہوں کہ ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگادوں جو جمعہ میں نہیں آتے۔

١٣٨٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ *

۱۳۸۸۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، سوید بن سعید، یعقوب دورقی، مروان فزاری، عبیداللہ بن اصم، یزید بن اصم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ مجھے کوئی مسجد تک لانے والا نہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ آپؐ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا کردیں چنانچہ آپؐ نے اسے اس چیز کی اجازت دیدی۔ جب وہ چل دیا تو آپؐ نے پھر بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو، اس نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو پھر تم مسجد میں آیا کرو۔

(فائدہ) یہ سائل عبداللہ بن ام مکتومؓ تھے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا

۱۳۸۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، زکریا بن ابی زائدہ، عبدالملک بن عمیر، ابوالاحوص سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم دیکھتے تھے جماعت سے کوئی شخص پیچھے نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جس کا نفاق ظاہر

يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ *

۱۳۹۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ *

ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز میں شریک ہونے کے لئے چلا آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی باتیں بتلائی ہیں ان ہی ہدایت کی باتوں میں سے اس مسجد میں نماز پڑھنا ہے کہ جس میں اذان دی جائے۔

۱۳۹۰۔ ابوبکر بن شیبہ، فضیل بن دکین، ابوالعمیس، علی بن اقمر، ابوالاحوص، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز مسلمان ہو کر ملاقات کرے تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کے لئے ہدایت کے طریقے متعین کر دیئے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت ہی کے طریقوں میں سے ہیں، اگر تم ان کو گھر میں پڑھ لو جیسا کہ فلاں جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنی نبیؐ کی سنت کو چھوڑ دیا ہے اور اگر تم اپنے نبیؐ کی سنت کو چھوڑو گے تو بے شک گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم پر جو کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ہم دیکھتے تھے کہ جماعت سے نہیں پیچھے رہتا تھا مگر وہ منافق کہ جس کا نفاق ظاہر ہو اور آدمی کو نماز میں دو شخصوں کے کاندھوں کے سہارے لایا جاتا تھا یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

(فائدہ) بعض روایتوں میں ہے کہ اگر تم اپنے نبی کی شریعت کو چھوڑ دو گے تو کافر ہو جاؤ گے، اس لئے نماز کا ترک اس کی اہانت کا باعث ہے اور نماز کی توہین اور شریعت کا ترک یقینی طور پر کفر ہے۔ ان احادیث سے وجوب جماعت ثابت ہوتا ہے اور بعض علماء ان وعیدات کی بنا پر جماعت کی فرضیت کے قائل ہوگئے اور شیخ قطب قسطلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں پنج وقت حضوری کی بنا پر نمازیوں میں نظام الفت قائم رہتا ہے اور کامل کی برکات ناقص کو شامل ہو جاتی ہیں کہ جس کی وجہ سے سب کی نمازیں کامل ہو جاتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

١٣٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، ابراہیم بن مہاجر، ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے دیکھتے رہے حتی کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ تب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(فائدہ) اذان کے بعد مسجد سے فرض نماز پڑھے بغیر کسی خاص عذر نہ ہونے کی وجہ سے نکلنا مکروہ ہے اور طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو منافق فرمایا ہے۔

١٣٩٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْأَذَانِ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۹۲۔ ابن ابی عمر مکی، سفیان بن عیینہ، عمر بن سعید، اشعث بن ابی الشعثاء محاربی، ابوالشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اذان کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا، اس کے متعلق فرمایا کہ اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

١٣٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ *

۱۳۹۳۔ اسحق بن ابراہیم، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، عبدالرحمٰن بن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا کہ اس نے پوری رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھیں)(۱)۔

١٣٩٤ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

۱۳۹۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ اسدی، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ابی سہل عثمان بن حکیم رضی اللہ

(۱) اس لئے کہ نماز فجر کا پڑھنا نفس پر زیادہ شاق اور شیطان کے لئے شدید ہوتا ہے کیونکہ سونے سے پہلے نماز پڑھنا اتنا مشکل نہیں جتنا نیند سے اٹھ کر نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس میں مجاہدہ زیادہ ہے۔

بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٣٩٥ - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ *

۱۳۹۵۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، خالد، انس بن سیرین، جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی حفاظت اور پناہ میں ہے سو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ کا تم میں سے جس کسی سے بھی ذرا سا بھی حق طلب کرے گا اس کو نہیں چھوڑے گا اسے دوزخ میں داخل کر دے گا۔

١٣٩٦ - وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ *

۱۳۹۶۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل، خالد، انس بن سیرین، جندب قسری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی تو وہ اللہ کی حفاظت اور پناہ میں ہے، سو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ کا تم میں جس کسی سے بھی ذرا سا حق طلب کرے گا تو اس کو پکڑ کر سرنگوں کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔

١٣٩٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ *

۱۳۹۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، داؤد بن ابی ہند، حسن، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں دوزخ میں ڈالنے کا تذکرہ نہیں۔

(٢٢٧) بَاب الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ بِعُذْرٍ *

باب (۲۲۷) کسی خاص عذر کی وجہ سے جماعت ترک کرنے کی گنجائش۔

١٣٩٨ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

۱۳۹۸۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمود بن ربیع انصاری، عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور انصار میں سے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری نگاہ جاتی رہی ہے اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب بارشیں ہوتی ہیں وہ نالہ جو میرے اور ان کے درمیان ہے بہنے لگتا ہے اور میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا تاکہ ان کی امامت کر سکوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری یہ خواہش اور آرزو ہے کہ آپؐ (میرے گھر) تشریف لائیں اور ایک جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ اسے نماز کی جگہ مقرر کرلوں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا، عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے کہ کچھ دن چڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے کی اجازت لی اور میں نے آپ کو بلایا، آپؐ گھر میں داخل ہونے کے بعد بیٹھے نہیں اور فرمایا کہ تم کہاں چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں میں نماز پڑھوں۔ عتبانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکان کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کر دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم سب آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپؐ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور ہم نے آپؐ کے لئے حریرہ پکار کھا تھا اس کے بعد آپؐ کو روک لیا اور محلّہ والے بھی آگئے یہاں تک کہ مکان میں کچھ آدمی جمع ہو گئے سو ان میں سے ایک شخص نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے؟ تو کسی نے (جذبہ میں) کہہ دیا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت نہیں کرتا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ کلمہ لاالٰہ الااللہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کہتا ہے، حاضرین نے کہا اللہ ورسولہ اعلم، پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو کلمہ لاالٰہ الااللہ کا قائل اور اس سے محض اللہ تعالیٰ

مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ *

١٣٩٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ *

١٤٠٠- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَلَّى بِنَا

کی خوشنودی مقصود ہو اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے، ابن شہابؒ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے روایت کی تصدیق کی اور حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

۱۳۹۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، محمود بن ربیع، عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، باقی اتنا اضافہ ہے کہ ایک شخص نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے اور یہ کہ محمود راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں سے بیان کی ان میں ابو ایوب انصاریؓ بھی تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی ہوگی سو میں نے قسم کھائی کہ میں پھر جا کر عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کروں گا، سو میں ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ ان کی نگاہ جاتی رہی تھی اور وہ اپنی قوم کے امام تھے تو ہم ان کے بازو میں جا بیٹھے اور میں نے ان سے یہی حدیث دریافت کی، تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح بیان کر دی جیسا کہ پہلے بیان کی تھی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد بہت سی چیزیں فرض ہوئیں اور احکام الٰہی نازل ہوئے جنہیں ہم جانتے ہیں کہ کام ان پر منتہی ہو گیا سو جو دھوکہ نہیں کھانا چاہتا وہ نہ کھائے۔

۱۴۰۰۔ اسحٰق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کلی کرنا یاد ہے جو ہمارے مکان کے ڈول سے کی تھی۔ محمودؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بصارت کم ہو گئی ہے، پھر بیان کیا حدیث کو حتیٰ کہ عتبانؓ نے کہا کہ آپؐ نے ہمارے ساتھ دو رکعت پڑھی اور ہم نے

رَكْعَتَيْنِ وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ *

جشیشہ کھانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک رکھا تھا جو کہ آپؐ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا اور بعد والی زیادتی جو معمر اور یونس نے بیان کی ہے ذکر نہیں کی۔

(فائدہ) اور بخاری کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ محمودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر کلی اور اس وقت ان کی عمر پانچ سال کی تھی تاکہ صحبت کے فیض سے بہرہ ور ہو جائیں۔

(٢٢٨) بَاب جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ *

باب (۲۲۸) نفل نماز باجماعت اور چٹائی وغیرہ پر پڑھنے کا جواز۔

١٤٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

۱۴۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے ایک کھانے پر جو انہوں نے پکایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا چنانچہ آپؐ نے اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ کھڑے ہو میں تمہاری خیر و برکت کے لئے نماز پڑھوں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک چٹائی لے کر کھڑا ہوا جو بہت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہوگئی تھی اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے، میں نے اور ایک یتیم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور لوٹے۔

فائدہ۔ چٹائی کو نرم کرنے کے لئے پانی چھڑکا۔

١٤٠٢ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۴۰۲۔ شیبان بن فروخ، ابوربیع، عبدالوارث، ابوالتیاح، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سب انسانوں سے بہت ہی پاکیزہ تھے۔ اوقات نماز کا وقت آجاتا اور آپؐ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو اس بستر اور چٹائی کے متعلق حکم فرماتے جو آپؐ کے نیچے ہوتا، اسے جھاڑ کر پانی چھڑک دیا جاتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر امامت فرماتے اور ہم آپؐ کے پیچھے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ *

کھڑے ہوتے اور آپؐ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور ان کا بستر کھجور کے پتوں کا تھا۔

١٤٠٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ *

۱۴۰۳۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے میں گھر میں تھا اور میری والدہ اور خالہ اُم حرام بھی، آپؐ نے فرمایا، کھڑے ہو میں تمہارے لئے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہیں تھا چنانچہ آپؐ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی، ایک شخص نے ثابتؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں کھڑا کیا، فرمایا اپنی داہنی طرف، پھر ہم سب گھر والوں کے لئے تمام بھلائیوں کی دعائے خیر کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی، پھر میری والدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں چنانچہ آپؐ نے میرے لئے تمام بھلائیوں کی دعا مانگی اور میرے لئے جو دعا مانگی اس کے آخر میں فرمایا اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں زیادتی عطا فرما اور پھر اس میں برکت دے۔

١٤٠٤ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعَ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا *

۱۴۰۴۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میری والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی، مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

(فائدہ) یہی علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔

١٤٠٥ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۴۰۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، (تحویل) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا

۱۴۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، خالد بن عبداللہ، (تحویل) ابو بکر

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ *

بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، شیبانی، عبداللہ بن شداد، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپؐ کے برابر حاضر تھی۔ بسا اوقات جب آپؐ سجدہ فرماتے تو آپؐ کا کپڑا مجھے لگ جاتا تھا اور آپؐ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ *

۱۴۰۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، (تحویل) سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو دیکھا کہ آپؐ چٹائی پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

(۲۲۹) بَاب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَفَضْلِ الْمَشْيِ إِلَيْهَا *

باب (۲۲۹) فرض نماز با جماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مسجدوں کی طرف بکثرت آنے کی فضیلت۔

۱۴۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا

۱۴۰۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، صالح، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر مسجد میں آتا ہے نماز کے علاوہ اور کسی چیز نے اسے نہیں اٹھایا اور نماز کے علاوہ اور کسی چیز کا ارادہ نہیں سو کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض

الصَّلَاةَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ *

ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے اور فرشتے تم میں اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے اسی مقام پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے اور کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اے اللہ تو اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا اور جس وقت تک وہ حدث نہیں کرتا۔

١٤٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ *

۱۴۰۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبثر (تحویل) محمد بن بکار بن ریان، اسماعیل بن زکریا (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤١٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ *

۱۴۱۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب سختیانی، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے، کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما جب تک کہ وہ حدث نہیں کرتا اور تم میں سے ہر ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔

١٤١١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ

۱۴۱۱۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک آدمی نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی میں رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدث کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا حدث کیا ہے فرمایا پھسکی

يَضْرِطُ *

چھوڑے یا گوز مارے۔

١٤١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ *

۱۴۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے گھر جانے میں نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے مانع نہیں ہوتی۔

١٤١٣ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ *

۱۴۱۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تحویل) محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن ہرمز، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے جس وقت تک حدث نہ کرے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

١٤١٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا *

۱۴۱۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ *

۱۴۱۵۔ عبداللہ بن براد اشعری، ابوکریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کا سب سے زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر نماز کو آئے، اور پھر جو اس سے زائد دور سے آئے اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا منتظر رہے تو اس کا ثواب اس، شخص سے زائد ہے جو خود نماز پڑھ کر سو جائے اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کا منتظر رہتا ہے۔

١٤١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ

۱۴۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبثر، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تھا اس

أُبَيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ *

سے زیادہ دور مسجد سے مکان کسی کا نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی فوت نہیں ہوتی تھی تو اس سے کہا گیا یا میں نے کہا کہ اگر تم ایک گدھا خرید لو کہ جس پر اندھیرے اور دھوپ میں سوار ہو کر آیا کرو تو اچھا ہو، انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بات خوشی کی نہیں ہے کہ میرا مکان مسجد کی جانب ہو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد تک آنا اور مسجد سے میرا گھر تک لوٹنا لکھا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سب کا ثواب تمہارے لئے جمع کر دیا ہے۔

١٤١٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ *

۱۴۱۷۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، (تحویل)، اسحاق بن ابراہیم، جریر، تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤١٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ أَمَ وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ *

۱۴۱۸۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، عباد بن عباد، عاصم ابو عثمان، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں انصار میں ایک شخص تھے کہ جن کا گھر مدینہ کے گھروں میں سب سے زائد دور تھا اور ان کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی جماعت فوت نہیں ہوتی تھی تو ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہوا تو میں نے کہا اے فلاں! کاش کہ تم ایک گدھا خرید لو جو تمہیں گرمی اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے نجات دلائے، انہوں نے کہا سنو خدا کی قسم میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میرا مکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کے قریب ہو، مجھے ان کی یہ بات بہت ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو صورتحال سے مطلع کیا، آپ نے انہیں بلوایا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور بیان کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر اور ثواب چاہتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے لئے وہی ثواب ہے جس کے تم امیدوار ہو۔

١٤١٩ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ

۱۴۱۹۔ سعید بن عمرو اشعثی محمد بن ابی عمر، ابن عیینہ، (تحویل)

وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

سعید بن ازہر واسطی، وکیع، بواسطہ والد، عاصم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٢٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً *

۱۴۲۰۔ حجاج بن شاعر، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحٰق، ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ ہمارے مکان مسجد سے دور تھے سو ہم نے ارادہ کیا کہ اپنے مکانوں کو بیچ دیں اور مسجد کے قریب مکان لے لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمادیا اور فرمایا تمہارے لئے ہر ایک قدم پر ایک درجہ ہے۔

١٤٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ *

۱۴۲۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد بن عبدالوارث، بواسطہ والد، جریری، ابو نضرہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئیں تو قبیلہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو، انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ہم نے اس چیز کا ارادہ کیا ہے، تب آپؐ نے فرمایا بنو سلمہ اپنے مکانات میں رہو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں، بنو سلمہ اپنے مکانات میں ہی رہو تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔

١٤٢٢ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا *

۱۴۲۲۔ عاصم بن نضر، تیمی، کہمس، ابو نضرہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں بنو سلمہ نے مسجد کے قریب ہونے کا ارادہ کیا اور وہاں کچھ مکانات خالی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا بنو سلمہ اپنے ہی مکانوں میں رہو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔ بنو سلمہ بیان کرتے ہیں یہ چیز ہمارے لئے اتنی خوشی کی باعث ہوئی کہ وہاں منتقل ہونے میں اتنی خوشی نہ تھی۔

١٤٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

۱۴۲۳۔ اسحاق بن منصور، زکریا بن عدی، عبیداللہ بن عمرو،

زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً *

زید بن ابی انیسہ، عدی بن ثابت، ابوحازم اشجعی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر میں پاکی حاصل کرے پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف اللہ تعالیٰ کے فرضوں میں سے کوئی فرض ادا کرنے کے لئے آئے تو اس کے قدموں میں ایک سے تو برائیاں معاف ہوں گی اور دوسرے سے درجات بلند ہوں گے۔

١٤٢٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا *

۱۴۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکر بن مضر، ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بکر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور ہر دن اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا پھر اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا سو یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

١٤٢٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنَ الدَّرَنِ *

۱۴۲۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر جاری ہو، کہ ہر روز وہ اس سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ حسن نے کہا کہ پھر اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گا۔

١٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۴۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو مسجد آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ *

لئے جنت میں اس کی ضیافت تیار کر رکھی ہے جب بھی وہ صبح و شام کو آئے۔

(٢٣٠) بَاب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ *

باب (۲۳۰) صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت۔

١٤٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ *

۱۴۲۷۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، سماک بن حرب (تحویل)، یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، سماک بن حربؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے، انہوں نے کہا بہت زیادہ پھر کہا آپ اسی جگہ بیٹھے رہا کرتے تھے جہاں صبح کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا اور پھر جب سورج نکل جاتا تو آپ کھڑے ہوتے اور لوگ باتیں کرتے رہا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کرتے رہتے تھے اور ہنستے تھے تو آپ بھی مسکرا دیتے۔

١٤٢٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا *

۱۴۲۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، محمد بن بشر، زکریا، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب روشن نہ ہو جاتا۔

١٤٢٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا حَسَنًا *

۱۴۲۹۔ قتیبہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، (تحویل) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں حسناً کا لفظ نہیں ہے۔

١٤٣٠ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ فِي رِوَايَةِ

۱۴۳۰۔ ہارون بن معروف، اسحاق بن موسیٰ انصاری، انس بن عیاض، ابن ابی ذباب، حارث عبدالرحمٰن بن مہران مولیٰ ابوہریرہؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ

هَارُونَ وَفِي حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہروں میں محبوب ترین مقامات اللہ تعالیٰ کی مسجدیں ہیں اور مبغوض ترین مقامات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

(۲۳۱) بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ *

باب (۲۳۱) امامت کا کون زیادہ مستحق ہے۔

۱۴۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ *

۱۴۳۱- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کے لئے (اگر اور کوئی نہ ہو) تو وہ زائد مستحق ہے جو قرآن کریم زائد پڑھا ہوا ہو۔

۱۴۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۳۲- محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمد، سعید بن ابی عروبہ، (تحویل)، ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ جَمِيعًا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۳۳- محمد بن مثنیٰ۔ سالم بن نوح، (تحویل) حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، جریری، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً

۱۴۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، ابو خالد، اعمش، اسماعیل بن ابی رجاء، اوس بن ضمعج، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قوم کی وہ امامت کرے جو کتاب اللہ کا سب سے زائد جاننے والا ہو، اگر قرآن کے جاننے میں سب برابر ہوں تو پھر وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زائد جاننے والا ہو، اگر سنت کے جاننے میں بھی سب برابر ہوں تو جس

فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا *

شخص نے پہلے ہجرت کی ہے سو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوا، اور کوئی انسان کسی انسان کی حکومت (امامت) کی جگہ جاکر امامت نہ کرے اور نہ اس کے مکان میں اس کی مسند پر جاکر بیٹھے مگر اس کی اجازت کے ساتھ، اشج نے اسلام کے بجائے عمر کا تذکرہ کیا ہے۔

فائدہ۔ عالم اور حافظ قرآن کی موجودگی میں بوجہ اولیٰ شرعیہ عالم کو امامت کے لئے حافظ پر تقدیم حاصل ہے۔

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۳۵۔ ابو کریب، ابو معاویہ (تحویل) اسحاق، جریر، ابو معاویہ (تحویل) اشج، ابن فضیل (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۴۳۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ بِإِذْنِهِ *

۱۴۳۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن رجاء، اوس بن ضمعج، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا لوگوں کی وہ امامت کرے جو قرآن خوب جانتا ہو اور قرآن کریم خوب پڑھتا ہو، سو اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جو از روئے ہجرت سب سے مقدم ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب کو برابری حاصل ہے تو جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے اور کوئی شخص کسی کے گھر اور اس کی حکومت کی جگہ پر امامت نہ کرے اور نہ اس کے مکان میں اس کی مسند پر بیٹھے تاوقتیکہ وہ اجازت نہ دے یا اس کی اجازت سے۔

۱۴۳۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا

۱۴۳۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب جوان ہم سن تھے اور بیس روز آپؐ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور رحمدل تھے آپ کو اس چیز کا احساس ہوا کہ ہمیں وطن کا شوق ہو گیا، تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اپنے عزیز و اقارب میں سے کن لوگوں کو تم

مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ *

اپنے وطن چھوڑ آئے ہو، ہم نے آپ کو بتلا دیا تو آپؐ نے فرمایا تم اپنے وطن لوٹ جاؤ اور وہیں رہو اور وہاں والوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو تم سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

١٤٣٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَبُو سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۱۴۳۸۔ ابو ربیع زہرانی، خلف بن ہشام، حماد، ایوب، تحویل، ابن ابی عمر، عبدالوہاب، ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم سب ہم عمر تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

١٤٣٩ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا *

۱۴۳۹۔ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو قلابہ، مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے آپ کے پاس سے لوٹنا چاہا، تو آپؐ نے ہم سے فرمایا جب نماز کا وقت آجائے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور پھر جو تم سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

١٤٤٠ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ *

۱۴۴۰۔ ابوسعید اشج، حفص بن غیاث، خالد حذاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی خالد نے اتنی زیادتی بیان کی ہے حذاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ دونوں قرأت میں برابر تھے۔

(٢٣٢) بَاب اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِيرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهِ *

باب (۲۳۲) جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں قنوت پڑھنا اور اللہ سے پناہ مانگنا مستحب ہے اور صبح کی نماز میں اس کا محل دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے؟

١٤٤١ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) *

۱۴۴۱۔ ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھتے، یا اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کفار سے نجات دے اور ضعیف مسلمانوں کو بھی نجات عطا فرما، اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی سختی نازل فرما اور ان پر بھی یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط کے سال مسلط کر دے، الٰہی (قبائل) لحیان، رعل ذکوان اور عصیہ کو رحمت سے دور کر دے، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے لیکن بعد میں ہمیں اطلاع ملی کہ آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِشَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے اس کو ترک کر دیا تھا۔

(فائدہ) اس حدیث کے پیش نظر اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ قنوت کا حکم منسوخ ہو گیا اس لئے کہ بزار، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور طحاوی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں صرف ایک قنوت پڑھی پھر چھوڑ دیا اس سے پہلے اور اس کے بعد پھر نہیں پڑھی اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ موطا امام مالک میں عبداللہ بن عمر کا عمل منقول ہے کہ وہ کسی بھی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے، ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے کہ اسی طرح سالم بھی قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے، ابن جریج نے مجاہد سے اسی چیز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو بعد میں لوگوں نے ایجاد کر لیا۔ الغرض امام ابو حنیفہؒ اور محمدؒ فرماتے ہیں اگر کسی ایسے شخص کی اتباع کر لی جو نماز میں قنوت پڑھ رہا ہے تو خاموش رہے، شیخ ابن الہمام تحریر فرماتے ہیں کہ قنوت جہری نمازوں کے لئے کیسے مسنون ہو سکتا ہے جبکہ صحت کے ساتھ ابو مالک اشجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے والد سے روایت منقول ہے۔ نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپؐ نے قنوت نہیں پڑھا، اسی طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہیں پڑھا اور فرمایا اے بیٹے یہ تو بدعت ہے (نسائی) اور اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں ان احادیث کے پیش نظر اتنی بات نکل سکتی ہے کہ قنوت نازلہ کا حکم ابھی باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ در مختار میں ہے کہ وتر کے علاوہ اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے مگر کسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت جہری نمازوں میں قنوت پڑھے۔ علامہ ابن عابدین نے بھی اسی چیز کی تائید کی ہے لیکن اشباہ میں مذکور ہے کہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھے اور اس کی تائید شرح

منیہ کی عبارت سے ہوتی ہے کہ قنوت نازلہ کی مشروعیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت پڑھا وہ قنوت نازلہ ہی تھا اور یہی ہمارا اور جمہور کا مسلک ہے۔ حافظ ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں کہ بغیر کسی مصیبت کے صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے اور اگر کوئی فتنہ یا مصیبت لاحق ہو جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے، غرض کہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد امام قنوت نازلہ پڑھ سکتا ہے اور مقتدی آمین کہیں۔ شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں اسی چیز کی تصریح کی۔ واللہ اعلم۔

١٤٤٢ – وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۴۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابن عیینہ، زہری، سعید بن میسب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کَسِنِي يُوسُفَ تک نقل کی ہے، اس کے بعد اور کچھ بیان نہیں کیا۔

١٤٤٣ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا *

۱۴۴۳۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد نماز میں ایک مہینہ تک قنوت (نازلہ) پڑھی، جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیتے تو اپنی قنوت میں فرماتے: الٰہی ولید بن ولید (۱) کو نجات عطا فرما، الٰہی عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما، الٰہی ضعیف مومنوں کو بھی نجات عطا فرما، الٰہی اپنی سختی سے قبیلہ مضر کو پامال کر دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسی قحط سالی نازل فرما۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو مجھ سے کہا گیا کہ دیکھتے نہیں کہ جن کے لئے نجات کی دعا کی جاتی تھی وہ تو آگئے۔

١٤٤٤ – وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۴۴۴۔ زہیر بن حرب، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہؓ،

(۱) ولید بن ولید، یہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے بھائی ہیں غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے تھے پھر فدیہ دے کر آزاد ہوئے تو اسلام قبول کر لیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ فدیہ سے پہلے ہی مسلمان ہو جاتے فدیہ نہ دینا پڑتا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ لوگ یہ کہیں کہ فدیہ سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا۔ مکہ گئے تو مشرکین مکہ نے انہیں قید کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رہائی کے لئے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی رہائی کی صورت پیدا فرما دی۔

حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سجدہ سے پہلے یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اس کے بعد اوزاعی کی حدیث کے مطابق روایت ذکر کی کسنی یوسف کے لفظ تک اور اس کے مابعد کو ذکر نہیں کیا۔

١٤٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ *

۱۴۴۵۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں چنانچہ ظہر اور عشاء اور صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لئے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے تھے۔

١٤٤٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ *

۱۴۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک ان لوگوں کے لئے صبح کے وقت بددعا کی جنھوں نے بیر معونہ والوں کو شہید کر دیا تھا، خصوصیت کے ساتھ آپ قبیلہ رعل اور ذکوان اور لحیہ اور عصیہ کے لئے بددعا فرمایا کرتے تھے کہ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اصحاب کے بارے میں جو بیر معونہ میں شہید کر دیئے گئے تھے قرآن کریم نازل فرمایا پھر ہم اس حصہ کو پڑھتے بھی رہے، پھر بعد میں وہ منسوخ ہو گئی (وہ آیت یہ تھی) ہماری جانب سے ہماری قوم کو بشارت سنا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہو گئے۔

(فائدہ) بیر معونہ بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان زمین کا ایک حصہ ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کے لئے قرآن کریم کے ۷۰ ستر قاری روانہ فرمائے تھے کفار نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

١٤٤٧ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا *

۱۴۴۷۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا ہے؟ فرمایا ہاں رکوع کے بعد کچھ زمانہ تک۔

١٤٤٨ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۴۴۸۔ عبید اللہ بن معاذ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، بواسطہ والد، ابو مجلز، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے لئے بد دعا فرمائی، اور فرماتے تھے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

١٤٤٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصَيَّةَ *

۱۴۴۹۔ محمد بن حاتم، بہز بن اسد، حماد بن سلمہ، انس بن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا کہ جس میں بنو عصیہ کے لئے بد دعا فرماتے تھے۔

١٤٥٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ *

۱۴۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا کہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد میں، آپ نے فرمایا رکوع سے پہلے، میں نے کہا کہ کچھ لوگوں کا تو خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ تو ایک مہینہ کے لئے ان لوگوں کے لئے قنوت (نازلہ) پڑھا تھا کہ جنھوں نے آپ کے اصحاب میں سے ان لوگوں کو شہید کر دیا تھا کہ جنہیں قراء کہا جاتا ہے۔

(فائدہ) یعنی وتر میں تو ہمیشہ رکوع سے پہلے ہی قنوت پڑھا جاتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام اور عبداللہ بن مسعودؓ سے اس چیز کا ثبوت موجود ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

١٤٥١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُا مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتَلَتِهِمْ *

۱۴۵۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، عاصمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمار ہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لئے اتنا غمگین ہوتے نہیں دیکھا جس قدر کہ آپ ان ستر صحابہ کرامؓ کی وجہ سے غمگین ہوئے کہ جو بیر معونہ میں شہید کر دیئے گئے تھے اور انہیں قراء کہا جاتا تھا آپ ان کے قاتلین کے لئے ایک ماہ تک بد دعا کرتے رہے۔

١٤٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۴۵۲۔ ابو کریب، حفص، ابن فضیل، (تحویل) ابن ابی عمر، مروان، عاصم، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق کچھ الفاظ کی کمی زیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٥٣ - و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۴۵۳۔ عمرو ناقد، اسود بن عامر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت نازلہ پڑھا کہ جس میں رعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے تھے کہ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

١٤٥٤ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۱۴۵۴۔ عمرو ناقد، اسود بن عامر، شعبہ، موسیٰ بن انس، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٤٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ *

۱۴۵۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، ہشام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت نازلہ پڑھا، عرب کے قبیلوں میں سے کئی قبیلوں کے لئے بد دعا فرماتے تھے، پھر چھوڑ دیا۔

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ *

۱۴۵۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔

١٤٥٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ *

۱۴۵۷۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، سفیان، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا۔

١٤٥٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ *

۱۴۵۸۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح مصری، ابن وہب، لیث، عمران بن ابی انس، حنظلہ بن علی، خفاف بن ایما غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں فرمایا الٰہی بنی لحیان اور رعل وذکوان اور عصیہ پر لعنت نازل فرما کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ تعالیٰ آفتوں سے محفوظ رکھے۔

١٤٥٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءَ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ*

۱۴۵۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل محمد بن عمرو، خالد بن عبداللہ بن حرملہ، حارث بن خفاف نقل کرتے ہیں کہ خفاف بن ایماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا، غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سالم و محفوظ رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے، الٰہی بنی لحیان پر لعنت نازل فرما اور رعل اور ذکوان پر لعنت نازل فرما، پھر سجدہ میں تشریف لے گئے، خفاف کہتے ہیں کہ کفار پر اسی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ وَأَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ *

۱۴۶۰۔ یحییٰ بن ایوب، اسماعیل، عبدالرحمٰن بن حرملہ، حنظلہ بن علی بن اسقع، خفاف بن ایماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ جملہ نہیں کہ اسی وجہ سے کفار پر لعنت کی جاتی ہے۔

(٢٣٣) بَاب قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ

باب (۲۳۳) قضا نماز اور اس کی جلدی ادائیگی کا

وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا *

١٤٦١ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرَى *

١٤٦٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

استحباب۔

۱۴۶۱۔ حرملہ بن یحییٰ التجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو ایک رات چلے، جب آپؐ پر نیند کا غلبہ ہوا تو اخیر شب میں اتر پڑے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم آج کی رات ہمارا پہرہ دو، تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنا ہو سکا نماز پڑھتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ اور آپؐ کے اصحابؓ بھی سو گئے جب صبح قریب ہوئی تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح طلوع ہونے کے مقام کی طرف توجہ کر کے اپنی اونٹنی سے ٹیک لگائی اور ان کی بھی آنکھ لگ گئی پھر نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نہ آپؐ کے اصحابؓ میں سے اور کوئی صحابی یہاں تک کہ ان پر دھوپ پھیل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور گھبرائے تو فرمایا اے بلالؓ! بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میرے نفس کو بھی اسی نے روک لیا جس نے آپؐ کے نفس کریمہ کو روک دیا۔ آپؐ نے فرمایا یہاں سے اونٹوں کو ہانکو، پھر تھوڑی دور چلے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بلال کو حکم دیا، انہوں نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور آپؐ نے صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آتے ہی اسے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ یونس راوی بیان کرتے ہیں کہ ابن شہابؒ اس آیت کو لِذِکْرٰی یعنی یاد کے لئے پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۶۲۔ محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن سعید، یزید بن کیسان، ابو حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اخیر شب میں ہم رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ *

علیہ وسلم کے ساتھ اترے اور پھر بیدار نہ ہوئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص اپنی اونٹ کی لگام پکڑے اور چلائے کیونکہ اس مقام پر ہمارے پاس شیطان آگیا ہے چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے (آگے جاکر) پانی منگوایا اور وضو کی اور دو رکعت پڑھی، یعقوب راوی نے سجد کی بجائے صلّی کا لفظ بولا ہے پھر اس کے بعد تکبیر کہی گئی اور آپؐ نے صبح کے فرض پڑھے۔

١٤٦٣ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هَذَا

١٤٦٣۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبداللہ بن ابی رباح، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر سے واپسی پر) ہمیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم دوپہر سے لے کر ساری رات سفر کرو گے اور کل صبح انشاء اللہ تعالیٰ پانی پر پہنچو گے، سو لوگ اسی طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپؐ کے پہلو میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آنے لگی اور آپؐ اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آکر آپؐ کو بغیر جگائے ہوئے سہارا دیا حتیٰ کہ آپؐ اپنی سواری پر پھر سیدھے ہو گئے، پھر چلے یہاں تک کہ جب بہت رات ہو گئی تو پھر آپؐ جھکے تو میں نے بغیر بیدار کئے ہوئے آپؐ کو سیدھا کیا تو آپؐ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا، پھر ایک مرتبہ اور پہلی دونوں مرتبہ سے زائد جھکے قریب تھا کہ آپؐ گر پڑیں، پھر میں آیا اور میں نے آپؐ کو سہارا دیا، آپؐ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا، ابو قتادہ! آپؐ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں رات سے اسی طرح آپؐ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبیؐ کی

رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِينَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْشُدُوا قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ

حفاظت کی ہے پھر آپؐ نے فرمایا تم ہمیں دیکھتے ہو، ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں، پھر فرمایا تمہیں کوئی نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے، پھر میں نے کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ سے ایک طرف ہوئے اور اپنا سر مبارک رکھا اور فرمایا کہ تم ہماری نماز کا خیال رکھنا، چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور آفتاب آپؐ کی پیٹھ پر آ گیا تھا تو پھر ہم لوگ بھی گھبرائے ہوئے اٹھے، آپؐ نے فرمایا چلو سوار ہو ہم سوار ہوئے اور چلے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا اور آپؐ اترے پھر آپؐ نے اپنے وضو کا برتن منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا، پھر آپؐ نے اس سے وضو کیا جو اور وضوؤں سے کم تھا پھر بھی اس میں کچھ پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے اس لوٹے کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے ایک عجیب کیفیت کا اظہار ہو گا، پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت پڑھی پھر صبح کے فرض نماز اسی طرح ادا کی جیسا کہ وہ پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ سوار ہوئے پھر ہم سے ہر ایک آہستہ آہستہ کہتا جاتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کفارہ کیا ہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا (کہ آنکھ لگ گئی) تو آپؐ نے فرمایا میں تمہارے لئے مقتداء اور پیشوا نہیں ہوں، پھر فرمایا کہ سو جانے میں کوئی تفریط نہیں، قصور تو یہ ہے کہ ایک نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے لہٰذا اگر کسی سے ایسی چیز کا صدور ہو جائے تو بیدار ہو جانے کے بعد نماز پڑھ لے اور جب دوسرا دن آ جائے تو پھر اپنی نماز اوقات متعینہ پر پڑھے، پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا، پھر خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تب ابو بکر صدیق رضی اللہ

وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتُهُ *

تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہوں گے آپؐ کی شان سے یہ چیز بعید ہے کہ آپؐ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور حضرات نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوں گے سو اگر وہ حضرات ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے حتیٰ کہ دن چڑھ گیا اور ہر ایک چیز گرم ہو گئی، سب عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم تو ہلاک ہو گئے اور پیاسے مر گئے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں تم ہلاک نہیں ہوئے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو صرف ایک ہی لوٹے میں ہے تو وہ اس پر گرے، آپؐ نے فرمایا اچھی طرح سکینت کے ساتھ لیتے رہو تم سب سیراب ہو جاؤ گے، غرض کہ پھر سب اطمینان سے پانی لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے رہے اور میں پلاتا رہا یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہ رہا، بس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی باقی رہ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک آپ نہ پئیں گے میں بھی نہ پیوں گا۔ آپؐ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، چنانچہ میں نے پانی پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا، پھر سب لوگ پانی پر خوشی خوشی اور آسودہ پہنچے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رباح نے کہا میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کرتا تھا کہ عمران بن حصین بولے اے جوان سوچو کیا بیان کرتے ہو اس لئے کہ میں بھی اس رات میں ایک سوار تھا، میں نے کہا تو آپ اس حدیث سے بخوبی واقف ہوں گے، وہ بولے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا میں

انصار میں سے ہوں تو انہوں نے کہا کہ پھر تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو، پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی، تب عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا اور کسی نے بھی یاد رکھا ہوگا۔

١٤٦٤- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا حَتَّى بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوا فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّى ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ

۱۴۶۴۔ احمد بن سعید صخر دارمی، عبیداللہ بن عبدالمجید، اسلم بن زریر عطاردی، ابورجاء العطاردی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، سو ایک رات ہم چلے یہاں تک کہ جب اخیر رات ہوئی تو ہم اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی، حتیٰ کہ دھوپ نکل آئی تو سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور ہماری عادت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے بیدار نہیں کیا کرتے تھے جب تک کہ آپؐ خود بیدار نہ ہوں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہوگئے، جب آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ وہ نکل آیا تو فرمایا یہاں سے چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہوگئی تو ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے علیحدہ رہا، اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ کیوں نماز ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا اس نے مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر آپؐ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی تلاش کریں اور ہم بہت پیاسے ہوگئے تھے اور ہم چلے جا رہے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا اپنے دونوں پیر لٹکائے ہوئے دو پکھالوں (مشکیزوں) پر بیٹھی جا رہی ہے۔ ہم نے اس سے کہا

سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيْهَاهْ أَيْهَاهْ لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ لَهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا فَأُنِيخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشٌ حَتَّى رَوِينَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا *

کہ پانی کہاں ہے؟ وہ بولی بہت دور ہے بہت دور ہے تمہیں پانی نہیں مل سکتا، ہم نے کہا تیرے گھر والوں سے پانی کتنی دور ہے، وہ بولی ایک رات دن کا راستہ ہے، ہم نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل، وہ بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہیں؟ غرض کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ آپؐ نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے ویسا ہی آپ کو بتلا دیا جو ہمیں بتلایا تھا اور اس نے یہ بھی بتلایا کہ وہ یتیموں والی ہے اس کے پاس کئی یتیم بچے ہیں۔ آپؐ نے اس کے اونٹ کو بٹھلا دینے کا حکم دیا، سو وہ بٹھایا گیا اور آپ اس پکھالوں کے اوپر خانوں میں کلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا گیا پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم چالیس آدمی تھے جو بہت ہی پیاسے تھے سب سیر ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور برتن بھر لئے اور ہمارے جس ساتھی کو جنابت تھی اس کو بھی غسل کروا دیا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کی پکھالیں اسی طرح پانی سے پھٹی پڑی تھیں، پھر آپؐ نے فرمایا تم میں سے جس کے پاس جو کچھ ہو وہ لائے سو ہم نے بہت سے ٹکڑوں اور کھجوروں کو جمع کر دیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھی اور اس نیک بخت عورت سے فرمایا یہ لے جا اور اپنے بچوں کو کھلا اور یہ بات بھی جان لے کہ ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ کمی نہیں کی جب وہ عورت اپنے گھر پہنچی تو (اپنی لاعلمی اور جہالت کی بنا پر) کہنے لگی کہ آج میں ایک بہت بڑے جادوگر انسان سے ملی یا بے شک وہ نبی ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتا ہے اور آپؐ کا سارا معجزہ اور شان نبوت بیان کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس ساری بستی کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت عطا کی، وہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئی اور بستی والے بھی اسلام لائے۔

فائدہ۔ ان احادیث میں آپ کے بکثرت معجزات کا ظہور ہوا اور یہ کہ جنبی کو جس وقت پانی مل جائے فوراً غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو اور شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی وجہ سے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں تصریح ہے کہ آپ نے بلالؓ کو حکم دیا، انہوں نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ ہمارے علماء حنفیہ کا یہ مسلک ہے کہ فوت شدہ نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں گی اور اگر

چند نمازیں فوت ہو جائیں تو پہلی نماز کیلئے تو اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں گی اور بقیہ نمازوں کیلئے اسے اختیار ہے چاہے دونوں کہے یا صرف اقامت پر اکتفا کرے۔ غزوہ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں قضا کرنے کی جامع ترمذی میں یہی کیفیت منقول ہے۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ *

۱۴۶۵۔ اسحق بن ابراہیم حنظلی، نضر بن شمیل، عوف بن ابی جمیلہ اعرابی، ابورجاء العطاردی، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور صبح قریب ہونے کو ہوئی تو لیٹ گئے اور اس لیٹنے سے زائد مسافر کو اور کوئی لیٹنا زیادہ محبوب نہیں چنانچہ پھر ہمیں دھوپ کی گرمی کے علاوہ اور کسی چیز نے بیدار نہ کیا اور روایت سلم بن زریر کی طرح بیان کی اور انہوں نے لوگوں کی حالت دیکھی اور وہ بلند آواز والے اور قوی تھے، غرض کہ انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے، جب آپؐ بیدار ہوئے تو لوگوں نے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا، آپؐ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، چلو اور بقیہ حدیث بیان کی۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي *

۱۴۶۶۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو نماز کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے ادا کرے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

١٤٦٧ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ *

۱۴۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے مگر اس میں کفارہ کا تذکرہ نہیں۔

۱۴۶۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا *

۱۴۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کسی نماز کو بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ یاد آنے پر اسے پڑھ لے۔

۱۴۶۹ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرَى *

۱۴۶۹۔ نصر بن جہضمی، بواسطہ والد، مثنیٰ، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو یاد آنے پر اسے پڑھ لینا چاہئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ صَلٰوةُ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا

۱۴۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ *

۱۴۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، صالح بن کیسان، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نماز حالت سفر اور اقامت میں دو دو رکعت فرض ہوئی تھی، سفر کی نماز تو اسی حالت پر باقی رہی اور اقامت کی نماز بڑھا دی گئی۔

(فائدہ) طبرانی نے کبیر میں سائب بن یزید سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابی الکنوز بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا آسمان سے دو رکعتیں نازل ہوئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو واپس کر دو، ہیثمیؒ بیان کرتے ہیں کہ اسے طبرانی نے صغیر میں نقل کیا ہے اور ابن عباسؓ اور عمر فاروقؓ سے اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کی روایت فرضیت قصر پر صراحتاً دال ہے۔ شیخ بدرالدین عینی فرماتے ہیں اسی وجہ سے علماء کرام کی جماعت اس کی قائل ہے کہ سفر میں قصر کرنا واجب ہے اور اس پر زیادتی درست نہیں اور یہی امام ابو حنیفہ النعمانؒ اور اکثر علماء کرام کا مسلک ہے۔ (فتح الملہم جلد ۲، نووی جلد ۱)

۱۴۷۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۴۷۱۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ

قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى *

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے نماز جب فرض کی تو دو رکعت کی اور پھر حالت اقامت میں پوری کر دی اور سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی وہی باقی رکھی۔

۱٤٧٢ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ*

۱۴۷۲۔ علی بن خشرم، ابن عیینہ، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نماز اولاً دو رکعت فرض کی گئی تھی تو نماز سفر تو اسی حالت پر باقی رہی اور اقامت کی حالت میں نماز پوری کر دی گئی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ سے دریافت کیا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی تاویل کی جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاویل فرمائی تھی۔

(فائدہ) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں جس وقت قیام فرماتے تو نماز پوری پڑھتے اور اس کی وجہ مسند احمد میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے مکہ میں شادی کر لی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو کسی شہر میں شادی کر لے اور سکونت اختیار کر لے تو پھر وہ پوری نماز پڑھے اور صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مذکور ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، آپ نے کبھی بھی دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اسی طرح ابو بکر صدیقؓ، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا کسی نے سفر کی حالت میں دو رکعت پر زیادتی نہیں کی حتیٰ کہ انتقال فرما گئے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے آپ کو مسافر ہی نہ سمجھتی تھیں بلکہ آپ توام المؤمنین تھیں جہاں آپ پہنچ گئیں وہی آپ کا مکان تھا۔ واللہ اعلم۔

۱٤٧٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ

۱۴۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج، ابن عمار، عبداللہ بن بابیہ، یعلی بن امیہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر نماز میں تم قصر کرو تو کوئی مضائقہ نہیں، اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ کافر لوگ ستائیں گے اور اب تو لوگ امن سے ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے مجھے بھی یہی تعجب ہوا تھا جو کہ تمہیں ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک صدقہ دیا ہے لہٰذا اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ *

(فائدہ) یعنی قصر کرو۔

١٤٧٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ *

۱۴۷۴۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، یحییٰ، ابن جریج، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار، عبداللہ بن بابیہ، یعلیٰ بن امیہ سے ابن ادریس کی طرح روایت منقول ہے۔

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً *

۱۴۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابوالربیع، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، بکیر بن اخنس، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حالت اقامت میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں (امام کے ساتھ) ایک رکعت مقرر کر دی۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کی طرح ہے، اقامت میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور ایک رکعت کسی بھی حال میں درست نہیں جیسا کہ روایات صحیفہ سے نماز خوف میں اس چیز کا ثبوت ہو جائے گا، مقصود اس حدیث کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ ہر ایک جماعت حالت سفر میں خوف کی نماز ایک ایک رکعت پڑھے گی۔

١٤٧٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً *

۱۴۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، قاسم بن مالک، مزنی، ایوب بن عائذ طائی، بکیر بن اخنس، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر مسافر پر دو رکعتیں اور مقیم پر چار اور حالت خوف میں (امام کے ساتھ ہر ایک طائفہ کے لئے) ایک رکعت فرض کر دی ہے۔

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا

۱۴۷۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، موسیٰ بن سلمہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھوں، تو پھر کتنی نماز

كُنْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

پڑھوں، فرمایا دو رکعت نماز فرض پڑھنا (یہ) ابوالقاسم (آنحضرت) صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

١٤٧٨ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۷۸۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروہ، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام بواسطہ والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۴۷۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطابؓ، حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ کے راستہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی، کچھ لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا دریافت کیا یہ کیا کرتے ہیں، میں نے کہا سنتیں پڑھتے ہیں، تو وہ بولے مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا، پھر فرمایا اے بھتیجے میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپؐ نے دو رکعت سے زائد نہیں پڑھی ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دار فانی سے بلا لیا اور میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا لیا اور میں عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا لیا اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنی کے ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی بلا لیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

۱۴۸۰۔ قتیبہ بن سعید، یزید بن زریع، عمر بن محمد، حفص بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار

حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)*

ہوا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری مزاج پرسی کے لئے آئے میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا اور کبھی آپ کو سنتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں فرض ہی پورے پڑھتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(فائدہ) شیخ بدر الدین عینی شرح بخاری میں امام ترمذی کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے سنتیں نہیں پڑھیں تاکہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا جواز ثابت ہو جائے اور جو پڑھے تو اس کے لئے بڑی فضیلت کی چیز ہے اور یہی اکثر اہل علم کا مسلک ہے اور سرخسی مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں کہ سنتوں اور نفلوں میں قصر نہیں باقی فضیلت میں اختلاف ہے کہ پڑھنا افضل ہے یا ترک اور شیخ ہندوانی نقل کرتے ہیں کہ چلتے ہوئے سفر میں سنتیں نہ پڑھنا بہتر ہے اور کسی مقام پر ٹھہرنے کی حالت میں پڑھنا افضل ہے اور امام محمدؒ صبح اور مغرب کی سنتوں کو سفر کی حالت میں بھی نہیں چھوڑتے تھے، ملا قاریؒ شرح مشکوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ معتمد علیہ یہ ہے کہ ٹھہرنے کی حالت میں سنتیں پڑھے اور چلنے کی حالت میں چھوڑ دے۔

١٤٨١ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۸۱۔ خلف بن ہشام، ابوالربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید (تحویل) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، ایوب، ابو قلابہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھیں اور (سفر کی حالت میں) ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

(فائدہ) علماء کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ کتنی مسافت پر قصر واجب ہے تو علماء حنفیہ نے آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد کرتے ہوئے تین دن اور تین رات کے بقدر سفر کو موجب قصر قرار دیا ہے جس کا اندازہ تین منزلوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ مسافر درمیانی رفتار سے یومیہ ایک منزل طے کرتا ہے۔ یہی چیز ہدایہ اور نہایہ میں منقول ہے اور صاحب مبسوط نے اسی کی تصریح کی ہے اور امام مالکؒ چار بردوں پر قصر کے قائل ہیں کہ ہر ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے اور امام شافعیؒ سے ۴۶ میل کا قول نقل کیا گیا ہے اور اگر فرسخوں کے حساب سے سفر کر رہا ہے تو در مختار میں ہے کہ فتویٰ ہمارے علماء کرام کا ۱۸ فرسخ پر ہے کہ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور ایک قول ۱۵ فرسخ کے متعلق بھی نقل کیا گیا ہے یہ چیز امام مالک کے مسلک کے قریب ہے اور بخاری نے تعلیقاً عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار برد پر قصر شروع کر دیا کرتے تھے اور یہی چیز ہمارے مشائخ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور اسی کے متعلق مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ نے فتویٰ دیا ہے اور ابن عابدین نے یہ چیز بھی بیان کی ہے کہ دنوں کی قید سے مراحل معتاد کا طے کرنا مقصود ہے اور در مختار میں ہے کہ اگر کسی نے سرعت کے ساتھ دو ہی دن میں اتنی مسافت طے کرلی تو قصر واجب ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ ۴۸ میل کا ارادہ ہو، پھر چاہے کتنی ہی مدت میں پہنچے، قصر واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۸۲۔ سعید بن منصور، سفیان، محمد بن منکدر، ابراہیم بن میسرہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

١٤٨٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۸۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، یحییٰ بن یزید، الہنائی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز کے قصر کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (سفر کے ارادہ سے) چلتے شعبہ کو شک ہے تو دو رکعتیں پڑھنا شروع کر دیتے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں نطوق قرآن یہ ہے کہ مسافر قصر شروع کر دے خواہ ایک میل بھی نہ گیا ہو کیونکہ جب سفر کے ارادہ سے باہر نکلا تو پھر مسافر کہلایا، اس کے لئے قصر واجب ہے۔

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ *

۱۴۸۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، یزید بن خمیر، حبیب بن عدی، جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا جو سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے ذوالحلیفہ میں (سفر کے ارادہ سے) دو رکعت پڑھیں تو میں نے ان کو ٹوکا، تو انہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٤٨٥ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ حِمْصَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا *

۱۴۸۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور انہوں نے ابن سمط کہا، شرحبیل ذکر نہیں کیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دُومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل دور ہے۔

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا *

۱۴۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے نکلے اور آپ دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے، میں نے کہا مکہ میں کتنا قیام کیا، کہا دس روز (۱)۔

١٤٨٧ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

۱۴۸۷۔ قتیبہ، ابو عوانہ، (تحویل) ابو کریب، ابن علیہ، یحییٰ بن اسحٰق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٨٨ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۴۸۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، یحییٰ بن ابی اسحٰق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے حج کے ارادہ سے نکلے، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

١٤٨٩ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ *

۱۴۸۹۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، ابو کریب، ابو اسامہ ثوری، یحییٰ بن ابی اسحاق، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت میں حج کا تذکرہ نہیں کیا۔

١٤٩٠ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ

۱۴۹۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ وغیرہ میں (سفر کی حالت میں) دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ابتداء خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں اور پھر پوری چار پڑھنے لگے۔

(۱) مسافت سفر یا اس سے زیادہ دوری پر واقع کسی علاقے میں جانے والا کتنے دن تک ٹھہرے تو قصر کر سکتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور حضرات علماء احناف کے ہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنا ہو تو وہ قصر کرے گا۔ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو پوری نماز پڑھے گا۔ ان حضرات کی اس رائے کی بنیاد صریح احادیث پر ہے۔ ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۵۴۲ ج ۲۔

أَتَمَّهَا أَرْبَعًا*

١٤٩١ - وَحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ *

۱۴۹۱۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی (تحویل) اسحاق عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں خالی منیٰ کا تذکرہ ہے۔

١٤٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بعد اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ابتدائی خلافت میں اور پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار رکعت پڑھنے لگے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

١٤٩٣ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۹۳۔ ابن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان، (تحویل) ابو کریب، ابن ابی زائدہ، (تحویل) ابن نمیر، عقبہ بن خالد، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٩٤ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتَّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ

۱۴۹۴۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسافر والی نماز پڑھی اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آٹھ برس یا چھ برس تک، حفص بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے، اور پھر اپنے بستر پر آجاتے، میں نے کہا اے میرے چچا کاش آپ فرضوں کے بعد دو رکعت اور

لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ *

پڑھتے، انہوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے پڑھتا۔

١٤٩٥- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمِنًى وَلَكِنْ قَالَا صَلَّى فِي السَّفَرِ *

۱۴۹۵۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (تحویل) ابن مثنیٰ، عبدالصمد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر حدیث میں منیٰ کا تذکرہ نہیں، سفر کو بیان کیا ہے۔

١٤٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُا صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ *

۱۴۹۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزیدؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں ہمارے ساتھ چار رکعت نماز پڑھی، اور اس کا ذکر کسی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا تو وہ بولے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، میری آرزو ہے کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو زائد بہتر تھا۔

١٤٩٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (تحویل) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تحویل) اسحاق، ابن خشرم عیسیٰ، اعمشؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٤٩٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ *

۱۴۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابوالاحوص، ابو اسحٰق، حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ حالانکہ لوگ اطمینان اور کثرت کے ساتھ تھے۔

١٤٩٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

۱۴۹۹۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابواسحاق، حارثہ بن

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِم حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِأُمِّهِ *

وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ بہت تھے اور پھر آپ نے حجۃ الوداع میں بھی دو رکعت پڑھیں۔ امام مسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن وہب، خزاعی، عبیداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔

(۲۳۵) بَاب الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ *

باب (۲۳۵) بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا جواز۔

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ *

۱۵۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ابن عمرؓ نے نماز کے لئے اذان دی کہ جس رات سردی اور آندھی تھی تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد بلند آواز سے کہہ دیا کرو اپنے گھر میں نماز پڑھ لو۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جب ایسا عذر لاحق ہو جائے تو ترک جماعت جائز ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ جو شخص چاہے اپنے مکان میں نماز پڑھ لے۔

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ *

۱۵۰۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات اذان دی کہ جس میں سردی ٹھنڈی ہوا اور بارش تھی اور اپنی اذان کے آخر میں کہہ دیا، اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں سردی اور بارش کی رات ہوتی تو مؤذن کو حکم فرماتے کہ کہہ دے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

۱۵۰۲- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ

۱۵۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبیداللہ، نافع نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام ضجنان میں اذان دے کر فرمایا اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو اور اس میں دوسرا جملہ مکرر نہیں۔

ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ *

١٥٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ *

۱۵۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، جابر (تحویل) احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو بارش ہونے لگی، آپؐ نے فرمایا جس کا جی چاہے اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے۔

١٥٠٤ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذَاكَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ *

۱۵۰۴۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل، عبدالحمید صاحب زیادی، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش والے دن اپنے موذن سے فرمایا جب تم اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ چکو تو حی علی الصلوٰۃ نہ کہو، بلکہ یہ کہہ دو کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ لوگوں کو یہ بات نئی معلوم ہوئی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہیں اس سے تعجب ہوا یہ تو انہوں نے ہی کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جمعہ اگرچہ واجب اور ضروری ہے مگر مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تمہیں تکلیف دوں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں ہو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ آج کل اسباب وذرائع بکثرت ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پختہ سڑکیں ہر مقام پر موجود ہیں لہٰذا جب تک مذکورہ بالا صورت حال نہ ہو جائے جماعت میں سستی کرنا ہر گز جائز نہیں اور اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ابن عباسؓ نے جمعہ کے لئے انہیں جمع کیا اور خطبہ دیا اور یہ رخصت دوسری نماز کے لئے دی جمعہ کے ترک کی اجازت انہیں نہیں دی۔ شیخ ابن منیر نے یہی چیز نقل کی ہے۔ واللہ اعلم۔

١٥٠٥ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۱۵۰۵۔ ابوکامل جحدری، حماد بن زید، عبدالحمید، عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیچڑ پانی کے دن خطبہ دیا اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا یہ کام تو اس ذات نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابوکامل بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح ہم سے حماد نے بواسطہ عاصم عبداللہ بن حارثؓ سے

عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ *

روایت نقل کی ہے۔

١٥٠٦ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۰۶۔ ابو ربیع عتکی زہرانی، حماد بن زید، ایوب، عاصم احول سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور یعنی نبی اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ اس میں مذکور نہیں۔

١٥٠٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ *

۱۵۰۷۔ اسحٰق بن منصور، ابن شمیل، شعبہ، عبدالحمید صاحب زیادی، عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس دن کہ بارش تھی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موذن نے اذان دی پھر ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

١٥٠٨ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۰۸۔ عبد بن حمید، سعید بن عامر، شعبہ، تحویل عبداللہ بن حمید، عبدالرزاق، معمر، عاصم، احول، عبداللہ بن حارث سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٥٠٩ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وُهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۵۰۹۔ عبد بن حمید، احمد بن اسحاق حضرمی، وہیب، ایوب، عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے موذن کو جمعہ کے دن اور بارش کے دن میں حکم فرمایا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(٢٣٦) بَاب جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ *

باب (۲۳۶) سفر میں سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہو نفل نماز پڑھنے کا جواز۔

١٥١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۵۱۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَاقَتُهُ *

علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہو۔

١٥١١ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ *

۱۵۱۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر (نفل) نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی وہ منہ کرے۔

١٥١٢ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) *

۱۵۱۲۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، یحییٰ بن سعید، عبد الملک بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف اس کا رخ ہوتا اور آپ مکہ سے مدینہ منورہ آتے تھے، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی چیز کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے تم جس طرف بھی منہ کرو اللہ ہی اللہ ہے۔

١٥١٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) وَقَالَ فِي هَذَا نَزَلَتْ *

۱۵۱۳۔ ابوکریب، ابن مبارک، ابن ابی زائدہ، (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، عبد الملک، اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت منقول ہے۔

١٥١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ *

۱۵۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، سعید بن یسار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

١٥١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ

۱۵۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوبکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، سعید بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں جب صبح ہو جانے کا

عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ *

خدشہ ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے اور ان سے جا ملا، تب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا تم کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا صبح کے خیال سے اتر کر وتر پڑھے تو مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

١٥١٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۱۵۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہو۔ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

١٥١٧- وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ *

۱۵۱۷۔ عیسیٰ بن حماد مصری، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر (صلوٰۃ اللیل) پڑھا کرتے تھے۔

(فائدہ) وتر سے مراد وتر اصطلاحی نہیں بلکہ وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل اور تہجد ہے جیسا کہ روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اور مسند احمد میں صراحۃً ذکر ہے کہ ابن عمر صلوٰۃ اللیل سواری پر پڑھتے اور وتر سواری سے اتر کر پڑھتے۔

١٥١٨- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ *

۱۵۱۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف بھی آپ کا منہ ہوتا۔ اور اسی پر وتر (صلوٰۃ اللیل) پڑھتے مگر فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

١٥١٩- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۵۱۹۔ عمرو بن سواد، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد نے بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفر کی حالت میں رات کو اپنی سواری پر نفل نماز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ *

پڑھتے تھے جس طرف بھی سواری کارخ ہو۔

١٥٢٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَلِكَ الْجَانِبَ وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ *

۱۵۲۰۔ محمد بن حاتم، عفان بن مسلم، ہمام، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب وہ ملک شام آئے تو ملے اور ہم نے ان سے مقام عین التمر میں ملاقات کی، سو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا منہ اس جانب تھا، ہمام راوی نے قبلہ کی بائیں جانب اشارہ کر کے بتلایا میں نے ان سے کہا کہ آپ قبلہ کے علاوہ اور طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، وہ بولے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو کبھی نہ کرتا۔

(٢٣٧) بَاب جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ *

باب (۲۳۷) سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا(۱)۔

١٥٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۵۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جلدی چلنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے۔

(فائدہ) بایں طور پر مغرب کی نماز آخر وقت میں پڑھتے، پھر عشا کا وقت داخل ہو جاتا تو فوراً عشاء کی نماز پڑھ لیتے، سفر کی جلدی میں ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر ایک ہی وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا یہ حج کے زمانہ میں مقام مزدلفہ اور عرفہ کے علاوہ کسی اور مقام پر جائز نہیں کیونکہ مسند ابی شیبہ میں ابو موسیٰ کی روایت موجود ہے کہ بغیر عذر کے دو نمازوں کا جمع کرنا کبائر میں سے ہے۔ واللہ اعلم۔

١٥٢٢ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ

۱۵۲۲۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، عبیداللہ، نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو غروب شفق کے بعد مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب

(۱) جمع بین الصلوٰتین جائز ہے یا نہیں اس بارے میں ائمہ کرام کے مابین اختلاف ہے۔ حضرت حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ، ابراہیم نخعی، اسود اور علمائے احناف کے نزدیک عرفہ اور مزدلفہ میں حج کے موقع پر جمع بین الصلوٰتین جائز ہے باقی موقعوں پر سفر کی وجہ سے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں ہیں۔ ان حضرات کا استدلال بھی روایات سے ہے ان کو دیکھنے کے لئے اور دوسرے حضرات کے مستدلات کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۵۶۸ ج ۴۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے۔

١٥٢٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ *

۱۵۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابن عیینہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے۔

١٥٢٤- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ *

۱۵۲۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو سفر میں جس وقت جلدی چلنا ہوتا تو آپؐ مغرب میں دیر کر کے اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔

١٥٢٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ *

۱۵۲۵۔ قتیبہ بن سعید، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپؐ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر فرماتے تو ظہر کو عصر تک موخر کرتے پھر اتر کر دونوں کو ملا کر پڑھتے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو پھر ظہر ہی پڑھ کر سوار ہوتے۔

١٥٢٦- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا *

۱۵۲۶۔ عمرو ناقد، شبابہ بن سوار مدائنی، لیث بن سعد، عقیل بن خالد، زہری، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر میں اتنی تاخیر فرماتے کہ عصر کا اول وقت آ جاتا پھر دونوں کو ملا کر پڑھ لیتے۔

١٥٢٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ

۱۵۲۷۔ ابو الطاہر، عمرو بن سواد، ابن وہب، جابر بن اسماعیل،

سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ *

عقیل بن خالد، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو اتنا موخر کرتے کہ عصر کا اول وقت آ جاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے اور مغرب میں بھی دیر کرتے، جب شفق ڈوب جاتی تو پھر اسے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ *

۱۵۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھیں۔

۱۵۲۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ *

۱۵۲۹۔ احمد بن یونس، عون بن سلام، زہیر، ابوالزبیر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر بغیر خوف اور سفر کے ملا کے پڑھی، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولے کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے یہی دریافت کیا تھا جو کہ تم نے مجھ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ آپؐ کی امت میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

۱۵۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ *

۱۵۳۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرۃ، ابوالزبیر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں کہ آپ غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے تھے چنانچہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپؐ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۵۳۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

۱۵۳۱۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، ابوالطفیل

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا *

عامر، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو آپ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملاتے تھے۔

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ *

۱۵۳۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرۃ بن خالد، ابو الزبیر، عامر بن واثلہ، ابو الطفیل، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔ عامر بن واثلہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا ایسا کیوں کیا؟ معاذؓ نے کہا کہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ آپؐ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

١٥٣٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ *

۱۵۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (تحویل) ابو کریب، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور سفر کے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔ اور وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا تاکہ آپؐ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ نے کس ارادہ سے ایسا کیا؟ بولے یہ چاہا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

١٥٣٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ

۱۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعتیں (ظہر اور عصر) ایک ساتھ پڑھیں اور سات رکعتیں (مغرب اور عشاء) ایک ساتھ پڑھیں، میں نے کہا ابو الشعثاء (جابر بن زید) میں گمان

وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذَاكَ *

کرتا ہوں کہ آپؐ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور ایسے ہی مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی وہ بولے کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

١٥٣٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ *

۱۵۳۵۔ ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعتیں یعنی ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء ملا کر پڑھیں۔

١٥٣٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ *

۱۵۳۶۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، زہیر بن خریت عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کے بعد جب آفتاب غروب ہو گیا اور تارے نکل آئے وعظ کیا اور لوگ نماز نماز پکارنے لگے، اس کے بعد قبیلہ بن تمیم کا ایک شخص آیا کہ وہ خاموش نہ ہوتا تھا اور نہ باز رہتا تھا، برابر نماز ہی نماز کہے جاتا تھا، تب ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تیری ماں مرے تو مجھے سنت سکھلاتا ہے، پھر فرمایا کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا کہ آپؐ نے ظہر اور عصر کو مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں اس سے کچھ خلش پیدا ہوئی تو میں ابوہریرہؓ کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان سچا ہے۔

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۳۷۔ ابن ابی عمر، وکیع،، عمران بن حدیر، عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نماز، آپ خاموش رہے، پھر اس نے کہا نماز، پھر آپ خاموش رہے، پھر وہ بولا نماز پڑھو، پھر آپ خاموش رہے، اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تیری ماں مرے تو ہمیں نماز سکھاتا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(٢٣٨) بَاب جَوَازِ الِانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب (۲۳۸) نماز پڑھنے کے بعد دائیں اور بائیں

عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ *

جانب سے پھرنے کا جواز۔

١٥٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرَى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ *

۱۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، عمارہ، اسود، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی ذات میں شیطان کو ہر گز حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی طرف ہی پھرنا اس پر واجب ہے، میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ جب اتنا سا تعین اپنی طرف سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجے، دسویں یا چھٹی یا چلہ یا بسم اللہ یا حلوہ اور تعزیہ وغیرہ دیگر خرافات اور لغویات کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں اور ان چیزوں کو ضروری سمجھتے ہیں وہ تو معاذ اللہ پورے شیطان کے حصہ میں آگئے۔

١٥٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) علی بن خشرم، عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٥٤٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۵۴۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سدیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نماز پڑھ کر کس طرف پھرا کروں؟ اپنی دائیں جانب یا بائیں طرف، انہوں نے کہا کہ میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٥٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۵۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، سدیؒ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پھرا کرتے تھے۔

(٢٣٩) بَاب اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ *

باب (۲۳۹) امام کے داہنی طرف کھڑے ہونے کا استحباب۔

١٥٤٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ

۱۵۴۲۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، مسعر، ثابت بن عبید، ابن البراء، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول

الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس بات کو پسند کرتے کہ آپ کی داہنی جانب ہوں کہ آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں اور میں نے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے۔اے میرے رب بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن آپ اپنے بندوں کو جمع کریں گے۔

(فائدہ) ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کبھی داہنی جانب منہ کر کے بیٹھتے تھے اور کبھی بائیں طرف، جس نے جو دیکھا وہ بیان کر دیا اور ترمذی میں حضرت علیؓ بن ابی طالب سے منقول ہے کہ اگر آپ کو داہنی جانب جانے کی حاجت ہوتی تو اس طرف منہ کر بیٹھتے اور اگر بائیں طرف کی حاجت ہوتی تو اس طرف رخ فرمالیتے، داہنی طرف پھرنا اولیٰ اور بہتر ہے اور اسے ضروری سمجھنا شیطان کا حصہ ہے۔

١٥٤٣- و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ *

۱۵۴۳۔ ابو کریب، زہیر بن حرب، وکیع، مسعر سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے ردوبدل سے روایت منقول ہے۔

(٢٤٠) بَاب كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ *

باب (۲۴۰) فرض نماز شروع ہو جانے کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت۔

١٥٤٤- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ *

۱۵۴۴۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب فرض نماز کی تکبیر ہو جائے تو سوائے فرض کے اور کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔

١٥٤٥- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۴۵۔ محمد بن حاتم، ابن رافع، شبابہ، ورقاء سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٥٤٦- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ *

۱۵۴۶۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز درست نہیں۔

١٥٤٧- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۵۴۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، زکریا بن اسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

مِثْلَهُ *

١٥٤٨ - وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ *

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحَطْنَا نَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَطَأٌ *

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا *

١٥٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

۱۵۴۸۔ حسن حلوانی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حمادؒ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں عمرو سے ملا اور انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر بیان کیا۔

۱۵۴۹۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، ابراہیم بن سعد، بواسطہ والد، حفص بن عاصم، عبداللہ بن مالک بن بحینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے اور وہ نماز پڑھ رہا تھا اور صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی، آپؐ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے گھیر لیا اور پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا ہے اس نے کہا کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اب تم میں سے صبح کی کوئی چار رکعتیں پڑھنے لگے گا، قعنبی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں امام ابوالحسین مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ان کا والد کا واسطہ بیان کرنا خطا اور چوک ہے۔

۱۵۵۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم، ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا کہ تم صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

۱۵۵۱۔ ابوکامل جحدری، حماد بن زید (تحویل) حامد بن عمر بکراوی، عبدالواحد بن زیاد (تحویل) ابن نمیر، ابومعاویہ، عاصم (تحویل) زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، عاصم، احوال، عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا *

کے فرض پڑھ رہے تھے، اس نے دو رکعت سنت مسجد کے کونے میں پڑھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں! تم نے فرض نماز کسے شمار کیا آیا جو اکیلے پڑھی یا جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

(فائدہ) ایک طرف احادیث میں جماعت کی بہت تاکید اور فضیلت ہے اور دوسری طرف صبح کی سنتوں کی بہت سخت تاکید آئی ہے اور جماعت کی فضیلت امام کے ساتھ ایک رکعت ملنے سے حاصل ہو جاتی ہے اس لئے ہمارے علماء اس چیز کے قائل ہو گئے کہ اگر امام کے ساتھ ایک رکعت مل جانے کی امید ہو تو پھر صبح کی سنتیں پڑھ سکتا ہے اور احادیث میں تنکیر ان اسباب پر وارد ہے کہ جن کی بنا پر یہ نوبت ہو کہ صبح کی سنتوں کا وقت نہ رہے۔ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں سنت طریقہ یہ ہے کہ صبح کی سنتیں مکان میں پڑھے ورنہ مسجد کے دروازہ پر اگر کوئی جگہ ہو تو پھر وہاں پڑھ لے اور اگر یہاں بھی کوئی جگہ نہ ہو تو صفوں کے پیچھے پڑھے مگر بہتر یہی ہے کہ کسی علیحدہ جگہ ہی پڑھے۔

(٢٤١) بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ *

باب (۲۴۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھے؟

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ قَالَ مُسْلِم سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ *

۱۵۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالملک بن سعید، ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے لکھی اور انہوں نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی اور ابو اسید کہتے تھے۔

١٥٥٣ - و حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ

۱۵۵۳۔ حامد بن عمر بکراوی، بشر بن مفضل، عمارۃ بن غزیہ، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالملک بن سعید بن سوید انصاری، ابو حمید یا ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(٢٤٢) بَاب اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ *

باب (۲۴۲) تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنے کا استحباب اور یہ ہمہ وقت مشروع ہے۔

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ *

۱۵۵۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید مالک (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

١٥٥٥ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ *

۱۵۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عمرو بن یحییٰ انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، عمرو بن سلیم بن خلدہ انصاری، ابو قتادہؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، تو میں بھی بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس بات سے کس چیز نے منع کیا کہ تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آپؐ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

(٢٤٣) بَاب اسْتِحْبَابِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ *

باب (۲۴۳) مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنے کا استحباب۔

١٥٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ *

۱۵۵۶۔ احمد بن جواس حنفی، ابو عاصم، عبید اللہ الاشجعی، سفیان، محارب بن دثار، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا کچھ قرض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا، آپؐ نے پورا فرمادیا اور زائد بھی دیا، اور میں آپؐ کے پاس مسجد میں گیا، آپؐ نے فرمایا دو رکعت پڑھ لے۔

١٥٥٧ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ *

۱۵۵۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، محارب، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا جب میں مدینہ منورہ آیا تو مجھے حکم فرمایا کہ میں مسجد آؤں اور دو رکعتیں پڑھوں۔

١٥٥٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ *

۱۵۵۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ، وہب بن کیسان، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور وہ چلنے سے عاجز ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے آگئے اور میں اگلے دن پہنچا اور مسجد آیا تو آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا، آپؐ نے فرمایا تم ابھی آئے ہو! میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد جاؤ اور دو رکعت پڑھو، چنانچہ میں مسجد گیا اور دو رکعت پڑھی، پھر واپس ہوا۔

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي

۱۵۵۹۔ محمد بن مثنیٰ، ضحاک، ابو عاصم (تحویل) محمود بن غیلان، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب، عبد اللہ بن کعب، عبید اللہ بن کعب، کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے اور دن چڑھے داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے اور پھر بیٹھتے۔

الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ *

(٢٤٤) بَاب اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى *

باب (۲۴۴) نماز چاشت اور اس کی تعداد کا بیان۔

١٥٦٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ *

۱۵۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سعید جریری، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے، فرمایا نہیں مگر یہ کہ سفر سے تشریف لاتے۔

١٥٦١ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ *

۱۵۶۱۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، کہمس بن حسن قیسی، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جب سفر سے تشریف لاتے۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ *

۱۵۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اعمال کو محبوب رکھتے تھے مگر (پابندی کے ساتھ) اس خوف کی وجہ سے نہیں کرتے تھے کہ اگر لوگ اسے کرنے لگیں گے تو کہیں وہ فرض نہ ہو جائے۔

(فائدہ) اور فرض ہو جانے کے بعد پھر دین کے کسی کام کو نہ کرنا بہت ہی سخت گناہ ہے۔

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي الرِّشْكَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ *

۱۵۶۳۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، یزید رشک، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے، فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زائد فرمالیتے۔

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۵۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر یہ

يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ *

الفاظ ہیں کہ چار سے جتنا اللہ چاہے زائد فرماتے۔

١٥٦٥ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ *

۱۵۶۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، معاذ، عدویہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے اور جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا زائد ادا فرماتے۔

١٥٦٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطۂ والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٥٦٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ *

۱۵۶۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے نہیں بتلایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر اُم ہانی نے، انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر یہ کہ رکوع اور سجدہ کمال اور خوبی کے ساتھ کرتے تھے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں بیان کیا۔

١٥٦٨ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۵۶۸۔ حرملہ بن یحییٰ، محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو مجھے کوئی نہ ملا جو مجھے یہ بتائے مگر اُم ہانی بنت ابی طالب نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز دن چڑھ جانے کے بعد آئے اور ایک کپڑا لا کر اس سے پردہ کیا گیا، پھر آپؐ نے غسل فرمایا پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نہیں جانتی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَخْبَرَنِي *

سجدہ یہ سب ارکان برابر برابر تھے اور میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ مرادی نے یونس سے روایت نقل کی ہے اور اس میں اخبرنی کا لفظ نہیں بیان کیا۔

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى *

١٥٦٩۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، ابو مرہ مولیٰ اُم ہانی بنت ابی طالب، اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے سلام کیا، آپؐ نے فرمایا کون؟ میں نے کہا اُم ہانی بنت ابی طالب، آپؐ نے فرمایا مرحبا، اُم ہانی ہیں۔ غرض کہ جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں جب آپؐ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں کے بیٹے علیؓ بن ابی طالب فلاں بن ہبیرہ ایک شخص کو جس کو میں نے امان دی ہے مارے ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُم ہانیؓ جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔ اُم ہانیؓ فرماتی ہیں یہ نماز چاشت کی تھی۔

١٥٧٠ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ *

١٥٧٠۔ حجاج بن شاعر، معلی بن اسد، وہیب بن خالد، جعفر بن محمد، بواسطہ والد، ابو مرہ مولیٰ عقیل، اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اُن کے مکان میں ایک کپڑا اوڑھ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں کہ جس کے داہنے حصہ کو بائیں طرف اور بائیں حصہ کو داہنی طرف ڈال رکھا تھا۔

١٥٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

١٥٧١۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، مہدی بن میمون، واصل مولیٰ بن عیینہ، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی،

وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى *

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، سو ہر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ایسے ہی ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب سے چاشت کی دو رکعتیں جسے وہ پڑھ لیتا ہے کافی ہو جاتی ہیں۔

١٥٧٢ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ *

۱۵۷۲۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابوالتیاح، ابو عثمان نہدی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے قبل وتر پڑھ لینے کی۔

(فائدہ) جسے تہجد کے وقت اٹھنے کا یقین نہ ہو، اس کو اوّل وقت ہی وتر پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ان تمام روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت غیر موکدہ ہے اور کم سے کم اس کی دو رکعت اور پوری آٹھ رکعات اور متوسطہ چار یا چھ رکعات ہیں، اور کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پڑھی اور کبھی نہیں پڑھی اس لئے جن صحابہ کرامؓ نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے انکار کر دیا اور آپؐ نے اس پر مداومت اور ہمیشگی اس وجہ سے نہیں فرمائی کہ کہیں فرض نہ ہو جائے، اور اس کا مستحب ہونا ہمارے حق میں ہمیشہ کے لئے ثابت ہو گیا، جیسا کہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت منقول ہے کہ آپ نے سورج بلند ہو جانے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اس کے بعد چار اور صوفیاء کرام ان میں سے پہلی نماز کو اشراق اور دوسری نماز کو چاشت کہتے ہیں۔

١٥٧٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۷۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عباس جریری، ابوشمر ضبعی، ابو عثمان نہدی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٥٧٤ - وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ

۱۵۷۴۔ سلیمان بن معبد، معلی بن اسد، عبدالعزیز بن مختار، عبداللہ داناج، ابو رافع، صائغ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

١٥٧٥ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ *

۱۵۷۵۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ابومرہ مولیٰ اُم ہانی، ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں گا انہیں ہرگز نہ چھوڑوں گا، ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنا اور چاشت کی نماز اور بغیر وتر پڑھے نہ سونا۔

(٢٤٥) بَاب اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا *

باب (۲۴۵) سنت فجر کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ *

۱۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو فرض نماز سے پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

١٥٧٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ *

۱۵۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعد (تحویل) زہیر بن حرب، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ، عبیداللہ (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١٥٧٨ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ

۱۵۷۸۔ احمد بن عبداللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ، زید بن محمد، نافع، ابن عمرؓ، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح صادق ہو جاتی تو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

دو ہلکی رکعتوں کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتے۔

١٥٧٩ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۵۸۰۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح روشن ہو جاتی تو دو رکعت پڑھتے۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا *

۱۵۸۱۔ عمرو ناقد، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ بواسطۂ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سن لیتے تو دو رکعت سنت فجر پڑھا کرتے اور ان کو ہلکا پڑھتے۔

١٥٨٢ - وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ *

۱۵۸۲۔ علی بن حجر، علی بن مسہر (تحویل) ابوکریب، ابو اسامہ، (تحویل) ابوبکر، ابوکریب، ابن نمیر، عبداللہ بن نمیر (تحویل) عمرو ناقد، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابو اسامہ کی روایت میں ہے کہ جب صبح طلوع ہو جاتی۔

١٥٨٣ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ *

۱۵۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت پڑھتے تھے۔

١٥٨٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ

۱۵۸۴۔ محمد بن مثنی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ*

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعتیں اس قدر ہلکی پڑھتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی تھی کہ ان میں فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

(فائدہ) سندی بیان کرتے ہیں کہ مبالغہ خفت کا بیان کرنا مقصود ہے شک نہیں، اور قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شک نہیں ہوا بلکہ آپ نوافل میں قرأت لمبی فرمایا کرتے تھے، جب صبح کی سنتوں میں قرأت ہلکی کی تو ایسا محسوس ہوا کہ اور نمازوں کے بہ نسبت اس میں قرأت بھی کی ہے یا نہیں۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ اگلی روایات میں آرہا ہے کہ آپ کیا قرأت کیا کرتے تھے اس سے سندی اور قرطبیؒ کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

۱۵۸۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ، محمد بن عبد الرحمٰن انصاری، عمرہ بنت عبد الرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے، میں کہتی کہ فاتحۃ الکتاب بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

١٥٨٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ *

۱۵۸۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا کہ صبح کی دو سنتوں کا۔

١٥٨٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ *

۱۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، حفص بن غیاث، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نفلوں میں سے کسی بھی نفل کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی جلدی کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی کہ صبح سے پہلی دو سنتوں کے لئے۔

١٥٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ

۱۵۸۸۔ محمد بن عبید غبری، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ

بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا*

علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

۱۵۸۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا *

۱۵۸۹۔ یحییٰ بن حبیب، معتمر، بواسطہ والد، قتادہ، زرارہ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے صبح کی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے یہ ساری دنیا سے زائد پیاری ہیں۔

۱۵۹۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ *

۱۵۹۰۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یزید بن کیسان، ابو حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قُلْ یَآاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔

۱۵۹۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا (قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا (آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) *

۱۵۹۱۔ قتیبہ بن سعید، فزاری یعنی مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم انصاری، سعید بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتوں میں پہلی رکعت میں قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ سے اخیر تک جو آیتیں کہ سورۂ بقرہ میں ہیں پڑھتے تھے اور اس کی دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پر ختم ہونے والی آیت پڑھتے۔

۱۵۹۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ (تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) *

۱۵۹۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، عثمان بن حکیم، سعید بن یسار، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتوں میں قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الخ اور وہ آیت جو کہ سورۂ آل عمران میں ہے تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ۔

۱۵۹۳ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي

۱۵۹۳۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ مروان فزاری کی روایت کی طرح منقول ہے۔

هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ *

(٢٤٦) بَاب فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ *

باب (۲۴۶) سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان کی تعداد!

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَتَسَارُّ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ *

۱۵۹۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو خالد یعنی سلیمان بن حیان، داؤد بن ابی ہند، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنی اس بیماری میں کہ جس میں اُن کا انتقال ہوا ہے ایسی ایک حدیث بیان کی کہ جس سے خوشی ہوتی ہے، بیان کرتے ہیں میں نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں تو اس کے بدلہ میں اس کے لئے جنت میں مکان بنایا جائے گا۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا انہیں نہیں چھوڑا، عنبسہؓ بیان کرتے ہیں جب سے میں نے اُم حبیبہؓ سے سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا، عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے عنبسہؓ سے سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا، اور نعمان بن سالم بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے عمرو بن اوسؒ سے سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

(فائدہ) ان سنتوں کے اوقات کی تعیین نسائی، ترمذی اور حاکم میں اسی اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں اس طرح منقول ہوئی ہے کہ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو صبح سے پہلے۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں یہ روایت مسلمؒ کی شرط پر صحیح ہے۔ اسی حدیث کے پیش نظر ہمارے علماء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ پانچوں نمازوں میں صرف یہ بارہ رکعتیں ہی سنت مؤکدہ ہیں۔

١٥٩٥ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ *

۱۵۹۵۔ ابو غسان مسمعی، بشر بن مفضل، داؤد، نعمان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ جس نے ہر دن بارہ رکعتیں سنت کی پڑھیں اس کے لئے جنت میں مکان بنایا جاتا ہے۔

١٥٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

۱۵۹۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس، عنبسہ بن ابی سفیان، حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ

سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ و قَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ و قَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ *

عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ اللہ کے لئے ہر دن بارہ رکعت سنت علاوہ فرض کے پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بناتا ہے یا اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جاتا ہے۔ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس دن سے انہیں برابر پڑھتی ہوں۔ عنبسہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے بعد سے انہیں برابر پڑھتا ہوں اور عمرو کہتے ہیں کہ اس روز سے میں انہیں برابر پڑھتا ہوں اور اسی طرح نعمان نے بھی اپنا فعل نقل کیا۔

١٥٩٧ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۹۷۔ عبد الرحمٰن بن بشر، عبداللہ بن ہاشم عبدی، بہز، شعبہ، نعمان بن سالم، عمرو بن اوس، عنبسہ، اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل طرح وضو کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے لئے ہر دن نماز پڑھے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

١٥٩٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ *

۱۵۹۸۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمر، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں مگر مغرب اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے مکان میں پڑھیں۔

(فائدہ) شیخ بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ظہر سے پہلے دو رکعتوں کا تذکرہ ہے مگر بخاری، ابو داؤد اور نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل کی چار سنتوں کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور اسی کے ہم معنی مسلم، ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے خالد حذاء سے نقل کی ہے۔ اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہی اکثر علماء، صحابہ اور بعد والوں کا مسلک ہے۔ باقی بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپ مکان میں چار رکعت پڑھتے اور مسجد میں آکر دو رکعت پڑھتے۔ اس لئے روایت میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی بیان کر دیا اور پھر مکان میں سنتوں کا پڑھنا افضل ہے۔ اکثر علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اسی کی تصریح در مختار میں مذکورہ ہے۔

(٢٤٧) بَاب جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا *

١٥٩٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

١٦٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا *

باب (۲۴۷) نفل کھڑے اور بیٹھ کر پڑھنے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھ کر پڑھنے کا جواز۔

۱۵۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا آپؐ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے اور گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ مغرب پڑھتے اور پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ عشاء پڑھتے اور پھر میرے گھر تشریف لا کر دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے انہیں میں وتر ہوتے اور لمبی رات تک کھڑے کھڑے پڑھتے اور لمبی رات تک بیٹھ کر پڑھتے اور کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۶۰۰۔ قتیبہ بن سعید، حماد، بدیل، ایوب، عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبی رات تک نماز پڑھتے، جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۶۰۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

۱۶۰۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، بدیل، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں ملک فارس میں بیمار ہوا تھا تو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا *

۱۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ بن معاذ، حمید، عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپؐ لمبی رات میں کھڑے کھڑے نماز پڑھتے تھے اور لمبی رات میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے تھے اور جب کھڑے ہونے کی حالت میں قرأت فرماتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور ایسے ہی جب بیٹھنے کی حالت میں قرأت کرتے تو رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کرتے۔

۱۶۰۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا *

۱۶۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن حسان، ابن سیرین، عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہوئے بھی جب نماز کھڑے ہونے کی حالت میں شروع فرماتے تو رکوع بھی کھڑے ہونے کی حالت میں فرماتے اور جب نماز بیٹھنے کی حالت میں پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھے ہوئے کرتے۔

۱۶۰۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

۱۶۰۴۔ ابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، (تحویل) حسن بن ربیع، مہدی بن میمون (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (تحویل) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ (تحویل) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، بواسطۂ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ نماز میں آپ بیٹھ کر قرأت کرتے ہوں

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ *

مگر جب آپ بوڑھے ہوگئے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب سورت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر انہیں پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

١٦٠٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۶۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن یزید، ابوالنضر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہوئے قرأت کرتے تھے، جب آپؐ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیات کے بقدر رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت فرماتے اور پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔

(فائدہ) دونوں روایتوں سے نفل کی ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا اور کچھ بیٹھنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے، عراقی بیان کرتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں خواہ ابتداء میں کھڑا ہو اور پھر بیٹھ جائے یا اولاً بیٹھا ہو اور پھر کھڑا ہو جائے۔ اور یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اسحاقؒ اور اس کے علاوہ جو کچھ منقول ہے، وہ جمہور علماء کرام کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً *

۱۶۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، ولید بن ابی ہشام، ابو بکر بن محمد، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرأت کرتے جب آپؐ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اتنی دیر کے لئے کھڑے ہو جاتے کہ جتنی دیر میں آدمی چالیس آیتیں پڑھتا ہے۔

١٦٠٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ

۱۶۰۷۔ ابن نمیر، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں بیٹھنے کی حالت میں کیا کیا کرتے تھے، فرمایا کہ ان دونوں میں قرأت کرتے، جب رکوع کا

فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ *

ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور پھر رکوع کرتے۔

١٦٠٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ *

۱۶۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سعید جریری، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، فرمایا ہاں! جب کہ لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تھا۔

١٦٠٩- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۶۰۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، کہمس، عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٦١٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ *

۱۶۱۰۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت نہیں فرمائی جب تک کہ آپ بکثرت بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے۔

١٦١١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا *

۱۶۱۱۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، زید بن حباب، ضحاک بن عثمان، عبداللہ بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب بدن مبارک بھاری اور ثقیل ہو گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

١٦١٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ

۱۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سائب بن یزید، مطلب بن ابی وداعہ سہمی، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی رحلت میں ایک سال باقی رہ گیا تو آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور آپ سورت پڑھتے اور اتنی ترتیل کے ساتھ پڑھتے کہ وہ لمبی سے

قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا *

لمبی ہو جاتی۔

١٦١٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ *

۱۶۱۳۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں ہے کہ جب آپؐ کی وفات میں ایک سال یا دو سال رہ گئے۔

١٦١٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا*

۱۶۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سماک، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ آپؐ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

١٦١٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ *

۱۶۱۵۔ زہیر بن حرب، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابویحییٰ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھے نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے، سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کے سر پر رکھا، آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن عمرو! کیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز کے برابر ہے اور آپ تو بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا صحیح ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

(فائدہ) یہ آپؐ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپؐ کو بیٹھنے کی حالت میں بھی پورا ثواب ملتا ہے لہٰذا اور حضرات کو اس چیز پر قیاس کرکے اپنے نصف ثواب کو برباد نہ کرنا چاہئے۔

١٦١٦- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

۱۶۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (تحویل) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

يَحْيَى الْأَعْرَجِ *

(٢٤٨) بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ *

باب (۲۴۸) تہجد کی نماز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعداد اور وتر پڑھنا۔

١٦١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

۱۶۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے، کہ ایک رکعت کے ذریعہ اسے وتر(۱) بنا لیتے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آتا پھر آپؐ دو رکعت ہلکی ہلکی پڑھتے۔

١٦١٨ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ

۱۶۱۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے، پھر جب مؤذن صبح کی اذان دے چکتا اور آپؐ پر صبح ظاہر

---

(۱) یعنی وتر تو تین ہوتے تھے، بواحدہ کا معنی یہ ہے کہ ایک رکعت کے ذریعے طاق بنا لیتے تھے۔ اور فجر کی نماز سے پہلے لیٹنا تہجد کی بنا پر ہونے والی تھکان کو دور کرنے کے لئے اور طبیعت میں نشاط پیدا کرنے کے لئے ہوتا تھا۔ اور یہ لیٹنا واجب اور ضروری نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مداومت نہیں فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کی کتنی رکعات پڑھتے تھے اس بارے میں روایات میں سترہ، پندرہ، تیرہ، گیارہ، نو اور سات مختلف تعداد بیان کی گئی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ تمام روایتوں کو دیکھنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رات کی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے کرتے جو نماز تہجد کی مبادی ہوتیں پھر آٹھ رکعات پڑھتے یہ اصل تہجد کی نماز ہوتی پھر تین وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر جب موذن کی اذان کی آواز سنتے تو دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے۔ تو سترہ رکعات کا قول ان تمام پڑھی جانے والی روایات کے اعتبار سے ہے اور پندرہ کا قول فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ کے اعتبار سے ہے۔ تیرہ کا قول نقل کرنے والوں نے تہجد سے پہلے کی خفیف دو رکعتیں بھی شمار نہیں کیں اور گیارہ کے قول میں وتر کے بعد کی دو رکعتیں بھی شامل نہیں کی گئیں۔ بس اصل تہجد اور وتر کو شامل کیا۔ نو اور سات والی روایات بیماری اور کمزوری کے زمانہ کی ہیں۔

اور وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے ہوتی ہیں اس پر دلالت کرنے والی روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۱۸ اجلد ۵۔

اور وتر واجب ہیں، وجوب کے دلائل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۴۸ ج ۵۔

الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ *

ہو جاتی اور آپؐ کے پاس (بطور اطلاع کے) مؤذن آتا تو آپ کھڑے ہو کر دو ہلکی رکعت پڑھتے پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کے لئے آتا۔

١٦١٩ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً *

۱۶۱۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل سے روایت منقول ہے۔

١٦٢٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا *

۱۶۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبداللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، ہشام بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے، پانچ ان میں سے وتر بنا لیتے نہ بیٹھتے مگر آخر میں۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جن صحابہ کرامؓ نے آپ کی نماز کا جس طرح مشاہدہ کیا بیان کر دیا، کم سے کم آپؐ کی نماز کی تعداد سات اور زائد سے زائدہ ۱۵ ہوتی کہ جس میں صبح کی سنتیں بھی شامل ہوتیں اور اکثر تیرہ رکعتیں ہوتیں کہ جن میں تین رکعت وتر بھی ہوتے۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ روایات میں وتر کا جو لفظ آ رہا ہے اس سے وتر اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی بمعنی صلوٰۃ اللیل اور تہجد مراد ہے۔ بخاری اور مسلم ہی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت موجود ہے کہ آپ رات کو چار رکعت پڑھتے کہ ان کے حسن اور طوالت کے متعلق نہ سوال کر، پھر اسی طرح چار اور پڑھتے اور پھر تین رکعت وتر پڑھتے، بندہ کے نزدیک روایات سے جس چیز کا اندازہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی نماز دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ شروع فرماتے اور پھر آٹھ رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت وتر پڑھتے اور اس کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جو کہ وتر کے توابعات میں ہیں، اور پھر صبح کے طلوع ہو جانے پر دو رکعتیں پڑھتے۔ اس کے بعد لیٹ جاتے تاکہ کچھ سکون حاصل ہو اور یہ لیٹنا شروع سے کوئی ضروری نہیں۔

١٦٢١ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ

۱۶۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان (تحویل) ابو کریب، وکیع، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

١٦٢٢ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ *

۱۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صبح کی سنتوں کے تیرہ رکعت پڑھتے۔

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي *

۱۶۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کے بارہ میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہو یا غیر رمضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت تو ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور درازی کی بابت کچھ نہ پوچھ پھر چار ایسی پڑھتے کہ ان کے حسن اور طول کے متعلق بھی کچھ نہ پوچھ، پھر تین رکعت وتر پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

١٦٢٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ *

۱۶۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن عدی، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا تیرہ رکعات پڑھتے، اولاً آٹھ رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت وتر پڑھتے اور اس کے بعد دو رکعتیں بیٹھے ہوئے پڑھتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہوتے اور پھر رکوع کرتے اور اس کے بعد صبح کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت پڑھتے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ صحیح قول یہ ہے کہ آپؐ نے وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وتر کے بعد نماز درست ہے اور اس پر دوام اور ہمیشگی نہیں فرمائی۔ اور مسند احمد اور بیہقی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے کہ آپؐ نے

ان دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی ہے۔ اور اسی کے ہم معنی دار قطنی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے۔ واللہ اعلم

١٦٢٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوتِرُ مِنْهُنَّ *

۱۶۲۵۔ زہیر بن حرب، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہؓ (تحویل) یحییٰ بن بشر حریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے، اس میں اتنا فرق ہے کہ آپؐ نو رکعت پڑھتے اور وتر ان ہی میں سے ہوتا تھا۔

١٦٢٦- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ *

۱۶۲۶۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ابی لبیدؒ نے ابو سلمہؒ سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا اے اُم المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مجھے اطلاع دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ آپؐ کی نماز رمضان و غیر رمضان میں تیرہ رکعت ہوتیں، انہیں میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

١٦٢٧- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً *

۱۶۲۷۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، حنظلہ، قاسم بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز دس رکعت تھیں کہ جنہیں ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں فجر کی سنت کی پڑھتے تو یہ کل تیرہ رکعتیں ہوتیں۔

١٦٢٨- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ

۱۶۲۸۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو اسحاق (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابو اسحاقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید سے ان احادیث کے متعلق جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان کی ہیں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے اور آخر رات میں بیدار ہوتے۔ پھر

كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ *

اگر آپ کو ازواج مطہرات سے کچھ حاجت ہوتی تو پوری فرما لیتے، پھر سو جاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اٹھ جاتے اور اپنے اوپر پانی ڈالتے اور خدا کی قسم انہوں نے نہیں فرمایا کہ غسل کرتے، اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد تھی۔ اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو جیسے لوگ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں وضو فرماتے اور دو رکعت پڑھتے۔

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوِتْرُ *

۱۶۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، یحییٰ بن آدم، عمار بن رزیق، ابو اسحاق، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتا۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے (نوویؒ)

١٦٣٠ - حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى *

۱۶۳۰۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، اشعث، بواسطہ والد، مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے متعلق دریافت کیا، فرمایا آپ عمل کی ہمیشگی کو پسند فرماتے تھے، میں نے کہا آپ نماز کس وقت پڑھتے تھے، فرمایا جب مرغ کی آواز سنتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

(فائدہ) مرغ اکثر آدھی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں، محمد بن نصر نے یہی چیز بیان کی ہے اور یہ چیز ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق ہے کہ آپ آدھی رات پر بیدار ہو جاتے۔ مسند احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ میں زید بن خالد جہنیؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مرغ کو گالی مت دو اس لئے کہ یہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔ (فتح الملہم)

١٦٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي أَوْ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا *

۱۶۳۱۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر میں یا اپنے پاس سوتا ہوا ہی پایا (کہ آپ تہجد پڑھ کر سو جاتے)۔

١٦٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۱۶۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، نصر بن علی، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو النضر، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی سنتیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ *

پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

١٦٣٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۶۳۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، ابن ابی عتاب، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتی ہیں۔

١٦٣٤ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ *

۱۶۳۴۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، تمیم بن سلمہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھتے، جب وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ سے فرماتے عائشہؓ اٹھو اور وتر پڑھو۔

١٦٣٥ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ *

۱۹۳۵۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور وہ آپؐ کے سامنے آڑی لیٹی رہتیں، جب وتر باقی رہ جاتے تو آپؐ ان کو جگا دیتے اور وہ آپؐ کے ساتھ وتر پڑھ لیتیں۔

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَاسْمُهُ وَاقِدٌ وَلَقَبُهُ وَقْدَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ *

۱۶۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، ابو یعفور واقد (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر ایک حصہ میں وتر پڑھی یہاں تک کہ آپ کا وتر سحر کے وقت پر پہنچ گیا۔

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

۱۶۳۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات

عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ *

کے ہر ایک حصہ میں اول اور اوسط اور اخیر میں وتر پڑھی حتی کہ آپ کا وتر سحر تک پہنچ گیا۔

١٦٣٨ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ قَاضِي كِرْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۳۸۔ علی بن حجر، حسان، قاضی کرمان، سعید بن مسروق، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر ایک حصہ میں وتر پڑھی حتی کہ آپ کا وتر اخیر رات تک پہنچ گیا۔

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا

۱۶۳۹۔ محمد بن مثنیٰ، عنزی، محمد بن ابی عدی، سعید، قتادہ، زرارہ سے نقل کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام بن عامر نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہا تو مدینہ منورہ آئے اور اپنی زمین وغیرہ بیچنی چاہی تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور روم سے مرنے تک لڑیں، پھر جب مدینہ میں آئے اور مدینہ کے کچھ لوگوں سے ملے سو انہوں نے انہیں اس چیز سے منع کیا اور بتلایا کہ چھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس چیز کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چیز سے منع کیا اور فرمایا کیا تمہارے لئے میری سیرت اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ جب ان سے یہ چیز بیان کی گئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا حالانکہ انہیں طلاق دے چکے تھے اور اس کی رجعت پر گواہ بنائے۔ پھر وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا میں تمہیں ایسی ذات نہ بتلا دوں کہ روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو زائد جاننے والی ہے۔ انہوں نے کہا وہ کون؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سو تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے دریافت کرو اس کے بعد میرے پاس آؤ اور وہ جو جواب دیں اس کی مجھے اطلاع دو، چنانچہ میں اُن کی طرف چلا اور حکیم بن افلح کے پاس

فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحَكِيمٌ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ

آیااور ان سے چاہاکہ وہ مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلیں، وہ بولے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس تمہیں نہیں لے جاتا اس لئے کہ میں نے انہیں منع کیا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے درمیان کچھ نہ بولیں سو انہوں نے نہ مانا مگر چلی گئیں۔ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حکیم کو قسم دی غرض کہ وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہؓ کی طرف چلے، انہیں اطلاع دی، انہوں نے اجازت دی اور ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انہوں نے (آواز سن کر) فرمایا کیا یہ حکیم ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، غرضیکہ حضرت عائشہؓ نے انہیں پہچان لیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ حکیم بولے سعد بن ہشام، بولیں کہ کون ہشام؟ حکیم نے کہا ابن عامر، تب ان پر انہوں نے بہت مہربانی کی اور نرمی کا معاملہ فرمایا۔ قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے ، پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق خبر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہی تھا، پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور اس بات کا قصد کیا کہ مرنے تک اب کسی سے کوئی نہ دریافت کروں گا، پھر میرے خیال میں آیا تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کے متعلق خبر دیجئے، وہ بولیں کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قیام لیل کو اس سورت کی ابتداء میں فرض کیا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب ایک سال تک رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے خاتمہ کو بارہ مہینے تک آسمان پر روکے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا آخری حصہ نازل فرمایا اور اس میں تخفیف کی، چنانچہ پھر قیام لیل فرض ہونے کے بعد سنت ہو گیا، پھر میں

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا *

نے عرض کیا کہ اے اُم المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق بتلائیے، انہوں نے فرمایا کہ ہم آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ رات کو جس وقت چاہتا آپؐ کو بیدار کر دیتا، آپؐ مسواک کرتے اور وضو فرماتے اور نو رکعت پڑھتے، درمیان میں شاید نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حمد کرتے اور دعا مانگتے، پھر اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہوتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہمیں سنا دیتے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعت پڑھتے غرضیکہ اے میرے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، پھر جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زائد ہو گیا اور آپؐ کے بدن پر گوشت آ گیا تو سات رکعات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے اے میرے بیٹے تو یہ نو رکعتیں ہوتیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ اس پر ہمیشگی اور دوام کو محبوب رکھتے تھے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ جس کی بناء پر تہجد نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے اور میں نہیں جانتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن کریم پڑھ لیا ہو اور نہ یہ جانتی ہوں کہ آپؐ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی ہو اور نہ یہ کہ سارے مہینہ روزے رکھے ہوں سوائے رمضان المبارک کے، پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا حضرت عائشہؓ نے یہ سب سچ بیان فرمایا اگر میں ان کے پاس ہوتا یا ان کے پاس جاتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا۔ زرارہؓ بولے اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی باتیں آپؐ سے نہ بیان کرتا۔

١٦٤٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ

۱۶۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطۂ والد، قتادہ، زرارہ

بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

بن اوفی، سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر مدینہ روانہ ہوئے تاکہ اپنی زمین فروخت کریں۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

١٦٤١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوِتْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ *

۱۶۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق دریافت کیا۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر، وہ بولیں وہ کیا خوب شخص تھے، اور عامر جنگ اُحد میں شہید ہوئے تھے۔

١٦٤٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا *

۱۶۴۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام اُن کے پڑوسی تھے، سو اُنہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور سعید کی روایت کی طرح بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ اُنہوں نے دریافت کیا کہ کون ہشام؟ اُنہوں نے کہا، ابن عامر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ کیا ہی خوب شخص تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلحؒ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث تم سے نہ بیان کرتا۔

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً *

۱۶۴۳۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کا تہجد جب کسی درد وغیرہ کی بنا پر فوت ہو جاتا تو دن میں بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

(فائدہ) اگر وتر فوت ہو جائیں تو بالاتفاق علماء کرام ان کی قضا واجب ہے۔

١٦٤٤ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

۱۶۴۴۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، شعبہ، قتادہ، زرارہ بن

وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ *

اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشگی اور دوام فرماتے۔ اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن میں بارہ رکعت پڑھ لیتے۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ساری رات بیدار رہے ہوں، اور آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے مسلسل روزے نہیں رکھے۔

١٦٤٥ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ *

۱۶۴۵۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، (تحویل) ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، سائب بن یزید، عبید اللہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفہ سے یا اس میں سے کسی عمل سے سو گیا، سو اُسے صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لیا تو وہ ویسا ہی لکھ دیا جاتا ہے جیسا کہ اس نے رات کو پڑھ لیا ہو۔

١٦٤٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ *

۱۶۴۶۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، قاسم شیبانی بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک جماعت چاشت کی نماز پڑھ رہی ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ نماز اس کے علاوہ اور وقت میں افضل ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ الاوابین یعنی نماز چاشت اس وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ *

۱۶۴۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بن ابی عبداللہ، قاسم شیبانی، زید بن راقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا والوں کی طرف تشریف لے گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا صلوٰۃ الاوابین کا وقت اس وقت ہے جبکہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں۔

١٦٤٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى *

۱۶۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے، سو جب صبح ہونے کا خدشہ ہو جائے تو (دو کے ساتھ) ایک رکعت اور پڑھ لے جو ساری نماز کو جو اس نے پڑھی ہے طاق کر دے گی۔

١٦٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ *

۱۶۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، بواسطہ والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تحویل) محمد بن عباد، سفیان، عمرو، طاؤس، ابن عمرؓ (تحویل) زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ سے (آخری دو رکعتوں کو) وتر بنا لے۔

١٦٥٠ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ *

۱۶۵۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ سے وتر بنا لے۔

١٦٥١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ

۱۶۵۱۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، بدیل، عبداللہ بن شقیق، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور میں حضرت کے اور سائل کے درمیان تھا، اس نے عرض کیا یا

السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ *

رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا دو دو رکعت ہے۔ جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو (ان دو رکعتوں کے ساتھ) ایک رکعت پڑھ لے اور اپنی آخر نماز میں وتر ادا کر۔ پھر ایک شخص نے ایک سال کے بعد دریافت کیا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح تھا سو میں نہیں جانتا کہ یہ وہی شخص تھا یا اور کوئی آدمی تھا، پھر آپؐ نے اسی طرح فرمایا۔

١٦٥٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ *

۱۶۵۲۔ ابو کامل، حماد، ایوب، بدیل، عمران بن حدیر، عبداللہ بن شقیق، ابن عمرؓ (تحویل) محمد بن عبید الغبری، حماد، ایوب، زبیر بن خریت، عبداللہ بن شقیق، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ اور اس میں یہ نہیں ہے کہ سال کے ختم ہونے پر پھر دریافت کیا۔

١٦٥٣ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ *

۱۶۵۳۔ ہارون بن معروف، سریج بن یونس، ابو کریب، ابن ابی زائدہ، ہارون، عاصم احوال، عبداللہ بن شقیق، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے کے قریب پڑھ لیا کرو۔

١٦٥٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ *

۱۶۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن رمح، لیث، نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب نماز کے آخر میں ادا کرے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی حکم فرماتے تھے۔

١٦٥٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

۱۶۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ (تحویل) ابن نمیر، بواسطۂ والد (تحویل) زہیر بن حرب، ابن مثنیٰ، یحییٰ، عبید اللہ، نافع،

أَبِي ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا *

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی نماز میں وتر کو سب سے آخر میں پڑھو۔

١٦٥٦ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ *

۱۶۵۶۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اپنی نماز کے آخر میں صبح سے پہلے وتر پڑھے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حکم فرمایا کرتے تھے۔

١٦٥٧ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۵۷۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابوالتیاح، ابو مجلز، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر رات میں وتر ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے۔

١٦٥٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۵۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو مجلز، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا وتر آخر رات میں ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے۔

١٦٥٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ *

۱۶۵۹۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، ابو مجلز کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے وتر آخر رات میں ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے اور میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وتر آخر شب میں ایک رکعت (ملانے کی وجہ سے) ہے۔

١٦٦٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ

۱۶۶۰۔ ابو کریب، ہارون بن عبداللہ، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحَسَّ أَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ عُمَرَ *

پکارا اور آپؐ مسجد میں تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رات کی نماز کو کیونکر طاق کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز پڑھے وہ دو دو رکعت پڑھے، جب صبح ہونے کا احساس ہو تو ایک رکعت ان کے ساتھ اور پڑھ لے جو تمام پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

١٦٦١ - وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُوْطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا تَدَعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ خَلَفٌ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةِ *

۱۶۶۱۔ خلف بن ہشام، ابو کامل، حماد بن زید، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھے ان دو رکعتوں کے متعلق خبر دیجئے جو میں صبح کی نماز سے پہلے پڑھتا ہوں میں ان میں قرأت طویل کرتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنا لیتے۔ ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا میں یہ نہیں دریافت کرتا، ابن عمرؓ نے فرمایا تم موٹی عقل والے آدمی ہو مجھے اتنی بھی مہلت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت ملا کر وتر پڑھ لیتے اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے گویا کہ اذان کی آواز آپؐ کے کانوں ہی میں ہوتی۔ خلف نے اپنی روایت میں صرف ارأیت الرکعتین کا لفظ بیان کیا ہے اور نماز کا تذکرہ نہیں کیا۔

١٦٦٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَضَخْمٌ *

۱۶۶۲۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، انس بن سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی اور اس میں اتنی زیادتی ہے کہ ٹھہرو ٹھہرو! تم موٹے آدمی ہو۔

١٦٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ

۱۶۶۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عُقْبَةَ بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ *

وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کے قریب دیکھو تو ایک رکعت ملا کر وتر پڑھ لو، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دو دو رکعت کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا چاہئے۔

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا *

۱۶۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو نضرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

١٦٦٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ *

۱۶۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ، شیبان، یحییٰ، ابو نضرہ عوفی، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ و قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ *

۱۶۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اس بات کا خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا تو وہ اول شب ہی میں (عشاء کے بعد) وتر پڑھ لے اور جسے اس بات کی آرزو ہو کہ آخر شب میں قیام کرے گا تو وہ آخر شب ہی میں وتر پڑھے اس لئے کہ آخر شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔ ابو معاویہ نے مشہودہ کے بجائے محضورہ کا لفظ بولا ہے۔

١٦٦٧ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ

۱۶۶۷۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبید اللہ، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے اگر تم میں سے جو کوئی اس بات کا خوف کرے کہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا، سو وہ وتر پڑھ لے اور پھر سو جائے اور جسے رات کو اٹھنے

وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ *

پر یقین ہو، تو وہ آخر شب میں وتر پڑھے اس لئے کہ آخری شب کی قرأت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

١٦٦٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ *

۱۶۶۸۔ عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین نماز لمبی قرأت والی ہے۔

١٦٦٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ *

۱۶۶۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے، آپؐ نے فرمایا جس میں قرأت لمبی ہے۔ ابوبکر نے حدثنا الاعمش کے بجائے عن الاعمش کہا ہے۔

١٦٧٠- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ *

۱۶۷۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ رات میں ایک ساعت ایسی (۱) ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے۔

١٦٧١- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

۱۶۷۱۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر اور بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔

١٦٧٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۱۶۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوعبداللہ اغر، ابوسلمہ

(۱) اس خاص گھڑی کو متعین نہیں فرمایا بلکہ مبہم رکھا۔ اسے مبہم رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ آدمی اسے پانے کے لئے زیادہ کوشش کرے گا۔ کچھ وقت گزرنے سے مایوس نہیں ہوگا۔ خود پسندی اور غرور سے بچا رہے گا، امید اور خوف کے مابین رہے گا جیسا کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں مبہم رکھا گیا۔

عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ *

بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آخری تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، اور کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اُسے دُوں اور کون مجھ سے مغفرت چاہتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

١٦٧٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ *

١٦٧٣۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہل بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر رات جب تہائی رات کا اوّل حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے، میں اس کی دعا قبول کروں، اور کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے، میں اس کی مغفرت کروں، غرضیکہ صبح کے روشن ہونے تک اسی طرح فرماتا رہتا ہے۔

١٦٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ *

١٦٧٤۔ اسحاق بن منصور، ابوالمغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ ہے کوئی سائل جسے دیا جائے اور ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

١٦٧٥ - حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ أَبُو الْمُوَرِّعِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

١٦٧٥۔ حجاج بن شاعر، محاضر ابوالمورع، سعد بن سعید، ابن مرجانہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدھی رات یا آخری تہائی رات میں اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور

وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ قَالَ مُسْلِم ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ *

کہتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، یا مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے دوں، پھر فرماتا ہے کہ کون اس ذات کو قرض دیتا ہے جو کبھی مفلس نہ ہو گا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں ابن مرجانہ سعید بن عبداللہ ہیں اور مرجانہ ان کی ماں ہیں۔

(فائدہ) اللہ تبارک و تعالیٰ بندوں پر بطور شفقت و رحمت کے یہ کلمات فرماتا ہے تاکہ اس کی عبادت کے لئے تیار ہوں۔

١٦٧٦ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ *

۱۶۷۶۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، سلیمان بن بلال، سعد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں کو دراز فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کون قرض دیتا ہے اسے جو کبھی مفلس نہ ہو گا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنَيْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ *

۱۶۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابو اسحاق، اغرابی مسلم، ابو سعیدؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مغفرت طلب کرے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو مانگے؟ کون ہے جو دعا کرے؟ یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

١٦٧٨ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *

۱۶۷۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاقؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر منصور کی روایت پوری اور مفصل ہے۔

(فائدہ) ان احادیث کے ظاہر پر بلا کیف ایمان لانا سلف صالحین کا عقیدہ ہے کہ جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔

(٢٤٩) بَاب التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ *

باب (۲۴۹) تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

١٦٨٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ *

١٦٨١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

١٦٨٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا أُرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ *

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۱۶۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان (کی رات) میں ایمان اور ثواب سمجھ کر قیام کیا (تراویح پڑھی) تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۸۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (یعنی تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے بغیر اس کے کہ بہت تاکید کے ساتھ حکم دیں، چنانچہ فرمایا کرتے تھے جو رمضان میں ایمان اور ثواب سمجھ کر تراویح پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرماگئے اور یہ معاملہ اسی طرح باقی رہا۔ اور پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں یہ حکم اسی طرح باقی رہا۔

۱۶۸۱۔ زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام، بواسطۂ والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں ایمان اور ثواب سمجھ کر روزہ رکھا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے لیلتہ القدر میں ایمان اور ثواب سمجھ کر قیام کیا تو اس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۶۸۲۔ محمد بن رافع، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شب قدر میں قیام کرے اور اس کا شب قدر ہونا جان لے، میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا ایمان اور ثواب کی غرض سے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۱۶۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ

عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مسجد میں نماز پڑھی، آپؐ کے ساتھ کچھ لوگوں نے نماز پڑھی، پھر دوسرے روز نماز پڑھی تو لوگ بہت زائد ہوگئے، پھر سب تیسری یا چوتھی رات میں بھی جمع ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا تھا مگر مجھے تمہاری طرف آنے سے یہی چیز مانع ہوئی کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ کر دی جائے اور یہ سارا واقعہ رمضان ہی میں تھا۔

١٦٨٤- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا *

۱۶۸۴۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان رات میں نکلے، آپؐ نے مسجد میں نماز پڑھی اور آپؐ کے ساتھ لوگوں نے نماز پڑھی، صبح کو لوگ اس کا ذکر کرنے لگے، چنانچہ دوسرے دن لوگ اس سے زائد جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے، پھر آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی، صبح کو لوگ پھر اس کا تذکرہ کرنے لگے، تیسری رات مسجد والے بکثرت ہوگئے پھر آپؐ تشریف لے گئے اور آپؐ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی، جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد صحابہ کرامؓ سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تشریف لائے تو کچھ حضرات نماز نماز پکارنے لگے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے حتیٰ کہ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور تشہد پڑھا اور بعد حمد وصلوٰۃ کے فرمایا کہ تمہاری آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ مخفی نہ تھا لیکن میں نے خوف کیا کہ کہیں تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

(فائدہ) ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حکم اسی پر دائر ہو گیا۔ علی قاری شرح نقایہ میں فرماتے ہیں کہ بیہقی نے جو حدیث اسناد صحیح کے ساتھ روایت کی ہے کہ لوگ عمر فاروق اور عثمان اور علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اسی پر اجماع ہو گیا۔ بحر الرائق میں ہے کہ یہی جمہور علماء کرام کا قول ہے اس لئے کہ موطا مالکؒ میں یزید بن رومان سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی پر مشرق و مغرب کا تعامل ہے۔ واللہ اعلم

(٢٥٠) اَلنَّدْبِ الْاَكِيْدِ اِلَي قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيْلِ مَنْ قَالَ اِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ *

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي وَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا *

١٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ *

باب (۲۵۰) شب قدر میں نماز پڑھنے کی تاکید اور ستائیسویں رات کو شب قدر ہونے کی دلیل۔

۱۶۸۵۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی عبدہ، زر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو سال بھر تک جاگے اور اسے شب قدر ملے، ابی بن کعبؓ بولے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، شب قدر رمضان میں ہے، اور قسم کھاتے تھے مگر ان شاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہے اور وہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جاگنے کا حکم فرمایا ہے اور وہ وہ رات ہے کہ جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہوتی ہے اور شب قدر کی نشانی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے مگر اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔

۱۶۸۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدہ بن ابی لبابہ، زر بن حبیش، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے شب قدر کے متعلق فرمایا خدا کی قسم میں اسے جانتا ہوں اور وہ اسی رات میں ہے کہ جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جاگنے کا حکم فرمایا تھا اور وہ ستائیسویں رات ہے اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا۔ اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات میرے ایک ساتھی نے ان سے نقل کی ہے۔

١٦٨٧- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ *

(٢٥١) صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَاءِهِ بِاللَّيْلِ *

١٦٨٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظِّمْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ

۱۶۸۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطۂ والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، شعبہ کا شک اور بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

باب (۲۵۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دعائے شب کا بیان۔

۱۶۸۸۔ عبداللہ بن ہاشم بن حیان عبدی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، سلمہ بن کہیل، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر رہا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی قضاء حاجت کے لئے گئے، پھر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے۔ اس کے بعد پھر اُٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے، اور اس کا منہ کھلا اور پھر دو وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا اور زائد پانی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی، میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کے لئے بیدار تھا۔ میں نے وضو کیا اور آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی، پھر آپؐ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپؐ کی عادت مبارک تھی کہ جب سو جاتے تو خراٹے لیتے تھے، پھر بلالؓ آئے اور آپؐ کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا اور آپؐ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا اور آپؐ کی دعا یہ تھی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا سے وَعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا تک یعنی اے اللہ میرے قلب میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں نور اور بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور

خَصْلَتَيْنِ *

اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور میرے لئے نور کو زائد فرما۔ کریب راوی بیان کرتے ہیں کہ سات الفاظ اور فرمائے جو میرے دل میں۔ پھر میں نے عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ الفاظ یہ ہیں کہ آپؐ نے بیان کیا میرے پٹھے اور میرے گوشت اور میرے خون اور میرے بال اور میری کھال میں نور کر دے اور دو چیزیں اور بیان کیں۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ تھا کہ آپؐ کو علم غیب حاصل نہیں جیسا کہ آج کل جاہل اور ہوا پرست اولیاء اور صوفیاء کے ساتھ اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

١٦٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى

١٦٨٩۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریب، مولیٰ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مسلمانوں کی ماں اور ان کی خالہ ہیں ان کے گھر رہے۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں تکیہ کے چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی زوجہ اس کے لمبان میں سر رکھ لیتیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک سوئے یا اس سے کچھ پہلے یا بعد تک سوئے اور نیند کا اثر اپنے چہرہ سے اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگے، پھر سورۂ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں پھر ایک پرانی مشک کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور اس کے بعد نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کیا اور پھر آپؐ کے بازو میں کھڑا ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑا اور کان مروڑتے تھے پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر وتر پڑھے، اور اس کے بعد لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن آیا اور آپؐ اٹھے اور دو ہلکی

رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ *

رکعتیں پڑھیں اور پھر نکلے اور صبح کی نماز پڑھی۔

١٦٩٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۶۹۰۔ محمد بن سلمہ مرادی، عبداللہ بن وہب، عیاض بن عبداللہ فہری، مخرمہ بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اتنی زیادتی ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کی طرف ارادہ کیا اور مسواک کی اور وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور پانی کم گرایا۔ پھر مجھے حرکت دی، تو میں اٹھا۔ اور باقی روایت مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١٦٩١ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ *

۱۶۹۱۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن عبدربہ بن سعید، مخرمہ بن سلیمان، کریب، مولیٰ ابن عباسؓ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سویا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی، میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپؐ نے مجھے پکڑ کر داہنی طرف کھڑا کر لیا اور اس رات تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے، پھر مؤذن آیا اور آپؐ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے بکیر بن اشج سے یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ کریب نے مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

١٦٩٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ

۱۶۹۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، مخرمہ بن سلیمان، کریب مولیٰ ابن عباسؓ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں تو مجھے بھی اٹھا دینا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا اور جب ذرا اونگھنے

فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

لگتا تو آپ میرا کان پکڑ لیتے، چنانچہ آپؐ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ میں آپؐ کے سونے کے خراٹے سنتا رہا۔ جب صبح صادق ہوئی تو آپؐ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔

١٦٩٣- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وُضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ *

۱۶۹۳۔ ابن ابی عمر، محمد بن حاتم، ابن عیینہ، سفیان، عمرو بن دینار، کریب مولی ابن عباسؓ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا، پھر وضو کا طریقہ بتلایا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور کم پانی سے کیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، پھر میں آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے پیچھے کیا اور پھر اپنی داہنی طرف کھڑا کر دیا، پھر نماز پڑھی اور لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، پھر بلالؓ آئے اور نماز کی اطلاع کی، آپؐ باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اس لئے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ آپؐ کی آنکھیں سوتی تھیں اور قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور اس لئے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔

١٦٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ فَأَكَبَّهُ

۱۶۹۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہا اور اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں، آپؐ اٹھے، پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے، پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالہ میں پانی ڈالا اور اسے

بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا *

١٦٩٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشُكَّ *

١٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

اپنے ہاتھ سے جھکایا، پھر بہت ہی اچھا وضو فرمایا دو وضوؤں کے درمیان کا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی، پھر میں آیا اور آپؐ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہو گیا، آپؐ نے مجھے پکڑا اور اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل نماز تیرہ رکعتیں ہوئیں، پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپؐ کے سو جانے کو آپ کے خراٹوں ہی سے پہچانتے تھے، پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور آپ اپنی نماز (تہجد) اور سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا یا یہ فرمایا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا کہ مجھے نور کر دے۔

۱۶۹۵۔ اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، سلمہ بن کہیل، بکیر، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غندر کی روایت کی طرح منقول ہے اور بغیر شک کے راوی نے وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ذکر کیا ہے۔

۱۶۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، رشد بن مولیٰ ابن عباسؓ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔ باقی اس میں چہرہ اور ہاتھ دھونے کا تذکرہ نہیں کیا صرف اتنا بیان کیا کہ پھر آپؐ مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا اور دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا، پھر اپنے بستر پر تشریف لائے اور سوئے پھر دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس تشریف لائے اور اس کا بندھن کھولا اور وضو کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور دعا میں اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا کو بیان کیا

وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا *

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا کو بیان نہیں کیا۔

۱۶۹۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا *

۱۶۹۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن سلیمان، حجری، عقیل بن خالد، سلمہ بن کہیل، کریبؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اسے جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہیں کی اور بقیہ حدیث بیان کی۔ باقی اس میں یہ بھی ہے کہ اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کلمات کے ساتھ دعا کی۔ سلمہ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ مجھ سے کریب نے بیان کئے تھے مگر مجھے اس میں سے بارہ یاد رہے بقیہ بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا الخ اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور نیچے نور اور داہنے اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور میرے نفس میں نور کر دے اور مجھے بڑا نور دے۔

۱۶۹۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ *

۱۶۹۸۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک بن ابی نمر، کریب، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے سویا، تاکہ آپؐ کی نماز دیکھوں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی بیوی سے باتیں کیں پھر سو گئے۔ بقیہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔

۱۶۹۹ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا

۱۶۹۹۔ واصل بن عبدالاعلیٰ، محمد بن فضیل، حصین بن

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ) فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا *

۱۷۰۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ *

عبدالرحمٰن، حبیب بن ابی ثابت، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ، بواسطۂ والد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوئے، آپؐ بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور آپ یہ آیتیں پڑھتے تھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر سورت تک، پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں کہ ان میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا فرمایا پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، غرضیکہ اسی طرح تین مرتبہ کیا اور چھ رکعتیں پڑھیں، ہر ایک مرتبہ وضو کرتے، مسواک کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھے اور مؤذن نے اذان دی، آپؐ نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ الخ اے میرے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور، اے اللہ مجھے نور عطا کر۔

۱۷۰۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل نماز کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے، آپؐ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میں بھی اسی طرح کھڑا ہوا جیسا کہ آپ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا اور مشکیزے سے وضو کیا پھر آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپؐ نے پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، میں نے دریافت کیا کہ کیا یہ نفل میں کیا؟ ابن عباسؓ نے فرمایا ہاں نفل میں کیا۔

١٧٠١ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ *

۱۷۰۱۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن رافع، وہب بن جریر، بواسطۂ والد، قیس بن سعد، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپؐ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تھے چنانچہ میں اس رات آپؐ کے ساتھ رہا، آپؐ رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر دیا۔

١٧٠٢ - حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۷۰۲۔ ابن نمیر، بواسطۂ والد، عبدالملک، عطاء، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٧٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً *

۱۷۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو جمرہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

١٧٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ

۱۷۰۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبداللہ بن ابی بکر بواسطۂ والد، عبداللہ بن قیس بن مخرمہ، زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز دیکھوں گا، سو آپؐ نے دو رکعتیں ہلکی پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، لمبی سے لمبی اور لمبی سے لمبی، پھر دو رکعت پڑھیں جو ان سے کم تھیں، پھر دو اور جو ان سے کم تھیں، پھر دو اور جو ان سے کم تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے بھی کم تھیں، پھر دو اور پڑھیں جو ان سے بھی کم تھیں۔ پھر ان دو کے ساتھ وتر پڑھے تو کل یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً *

١٧٠٥ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ *

١٧٠٥۔ حجاج بن شاعر، محمد بن جعفر مدائنی، ابو جعفر ورقا، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا چنانچہ ہم ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا جابرؓ تم پار ہوتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پار اترے اور میں بھی، پھر آپؐ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے آپؐ کے وضو کا پانی رکھا، آپؐ نے آکر وضو کیا پھر کھڑے ہو کر ایک کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھنے لگے جس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال رکھا تھا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تو آپؐ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا۔

١٧٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

١٧٠٦۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، ابو حرہ، حسن، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔

١٧٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ *

١٧٠٧۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔

١٧٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

١٧٠٨۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزبیر، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نصف رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الخ اے الہ العالمین تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں کہ تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تو آسمان وزمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان چیزوں کا جو

وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ*

کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، الٰہی میں تیری اطاعت کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں تجھ پر توکل کرتا ہوں، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے ہی ساتھ ہو کر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں لہٰذا میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کو بخش دے تو ہی میرا معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

١٧٠٩- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرُفٍ*

١٧٠٩۔ عمرو ناقد، ابن نمیر، ابن ابی عمر، سفیان (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، سفیان احول، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں، ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے۔ فرق اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کے بجائے قَیِّمُ کہا اور مَآ اَسْرَرْتُ کا لفظ بولا ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث میں بعض باتیں زائد ہیں اور مالک اور ابن جریج کی روایت سے بعض باتوں میں مختلف ہے۔

١٧١٠- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفَاظِهِمْ *

١٧١٠۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، عمران قصیر، قیس بن سعد، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٧١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ

١٧١١۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن حاتم، عبد بن حمید، ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن یحییٰ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی نماز کس طرح

الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ *

شروع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جب آپؐ رات کو اٹھتے تو اس دعا سے اپنی نماز شروع کرتے اَللّٰھُمَّ الخ اے اللہ جبریلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرتا ہے اپنے حکم سے، مجھے سیدھا راستہ بتلا، بے شک تو ہی جسے چاہے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

۱۷۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي

۱۷۱۲- محمد بن ابی بکر مقدمی، یوسف ماجشون، بواسطہ والد، عبدالرحمٰن، اعرج، عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے اِنِّیْ وَجَّھْتُ سے اَتُوْبُ اِلَیْكَ تک یعنی میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمان و زمین کو یکسو ہو کر بنایا اور میں مشرکین میں نہیں ہوں، بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا، سو میرے تمام گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما، اس لئے کہ اچھے اخلاق کی ہدایت عطا کرنے والا تیرے علاوہ اور کوئی نہیں اور مجھ سے بری عادتوں کو دور کر دے اس لئے بری عادتوں کا دور کرنے والا تیرے علاوہ اور کوئی نہیں، میں تیری خدمت کے لئے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور تمام خوبیاں تیرے شایان شان ہیں اور شر تیری طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا، میری توفیق تیری طرف سے

وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ *

ہے اور میری التجا تیری جانب ہے تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور جب رکوع کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ تا وَعَصَبِیْ یعنی اے اللہ میں تیرے لئے رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں تیرے لئے میرے کام جھک گئے اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جو رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلأَ الْاَرْضِ وَمِلأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَلأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اور جب سجدہ کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ اِلٰى اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا ہے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا فرمانبردار ہوں میرے منہ نے اس ذات کو سجدہ کیا ہے کہ جس نے اسے بنایا اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا ہے تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پھر آخر میں سلام اور تشہد کے درمیان کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ آخر تک اے اللہ میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے آگے کئے اور جو میں نے پیچھے کئے اور جو چھپائے اور ظاہر کئے اور حد سے زائد کئے اور جو تو مجھ سے زائد جانتا ہے اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

١٧١٣ - وَحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَقَالَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَقَالَ وَإِذَا

١٧١٣۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، ابوالنضر، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون بن ابی سلمہ، اعرج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور وَجَّهْتُ وَجْهِیَ پڑھتے اور اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ فرماتے اور جب سلام پھیرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ آخر حدیث تک اور تشہد اور سلام کے درمیان کا تذکرہ نہیں کیا۔

سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ *

(٢٥٢) بَاب اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ *

١٧١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ *

١٧١٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ

باب (۲۵۲) تہجد کی نماز میں لمبی قرأت کا استحباب۔

۱۷۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ (تحویل) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، اعمش، سعد بن عبیدہ، مستورد بن احنف، صلہ بن زفر، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپؐ نے سورۂ بقرہ شروع کر دی میں نے دل میں سوچا کہ آپؐ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے ہیں میں نے خیال کیا کہ شاید ایک دوگانہ میں پوری سورت پڑھیں، پھر آپؐ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع فرمائیں گے اس کے بعد آپؐ نے سورۂ نساء شروع کر دی وہ پوری پڑھی، اس کے بعد سورۂ آل عمران شروع کر دی آپؐ ترتیل اور خوبی کے ساتھ پڑھتے تھے جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ سبحان اللہ کہتے اور جب کسی سوال کی آیت پر سے گزرتے تو آپؐ سوال فرماتے اور جب تعوذ کی آیت پر سے گزرتے تو آپؐ پناہ مانگتے، پھر آپؐ نے رکوع کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہو گیا پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا اس کے بعد رکوع کے برابر دیر تک قیام کیا پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی آپؐ کے قیام کے برابر تھا۔ اور جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے ساتھ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہا۔

۱۷۱۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو وائل سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ *

بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپؐ نے قرأت بہت طویل کی یہاں تک کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کر لیا، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کس چیز کا ارادہ کیا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں۔

١٧١٦ - وَحَدَّثَنَاه إِسْمَعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٧١٦۔ اسماعیل بن خلیل، سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(٢٥٣) بَاب الْحُثِّ عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ *

باب (٢٥٣) تہجد کی ترغیب اگرچہ کم ہی ہو۔

١٧١٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ *

١٧١٧۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق، جریر، منصور، ابو وائل، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس شخص کے کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

١٧١٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) *

١٧١٨۔ قتیبہ، بن سعد، لیث، عقیل، زہری، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور فاطمہؓ کو تہجد کے لئے جگایا اور فرمایا تم (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑ دیتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے، پھر میں نے سنا کہ آپ جاتے ہوئے فرماتے تھے اور اپنی رانوں پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ انسان بہت زائد جھگڑالو ہے۔

١٧١٩ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ

١٧١٩۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ *

گردن پر جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر ایک گرہ پر پھونک مار دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے، سو جب کوئی بیدار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے ورنہ تو خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تہجد کے ساتھ بیدار ہونے پر ہر ایک مسلمان کو ذکر الٰہی ضرور کرنا چاہئے تا کہ خباثت نفس دور ہو۔

(٢٥٤) بَاب اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ *

باب (۲۵۴) نفل نماز کا گھر میں استحباب۔

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا *

۱۷۲۰۔ محمد بن مثنیٰ، یحیٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنی کچھ نمازیں اپنے گھر میں ہی ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ (جیسا کہ وہ نماز سے خالی رہتے ہیں)۔

١٧٢١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا *

۱۷۲۱۔ ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، ایوب، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنے مکانوں میں بھی نماز پڑھو اور انہیں قبرستان مت بناؤ(۱)۔

١٧٢٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا *

۱۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اس میں سے اپنے گھر کے لئے بھی کچھ حصہ باقی رکھ لے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری فرمائے گا۔

(۱) گھروں میں بھی نماز پڑھنی چاہئے یعنی سنن و نوافل۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کی طرح مت بنو کہ وہ اپنے گھر یعنی قبروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ نماز نہ پڑھی تو تمہارے گھر بھی قبروں کی طرح ہو جائیں گے۔ گویا کہ گھر میں نماز نہ پڑھنے والا مردے کی طرح ہے۔

١٧٢٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ *

۱۷۲۳۔ عبداللہ بن براد الاشعری، محمد بن علام، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس مکان کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور اس مکان کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

١٧٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۱۷۲۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے کہ جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

١٧٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ *

۱۷۲۵۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، عبداللہ بن سعید، سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، بسر بن سعید، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پتوں وغیرہ یا چٹائی کے ساتھ ایک حجرہ بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے، پھر آپؐ کے پیچھے بہت لوگ اقتداء کرنے لگے اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے، پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپؐ نے دیر کی اور باہر تشریف نہ لائے، لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنکریاں ماریں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ میں نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا برابر یہی عمل رہا تو میرا خیال ہے کہ تم پر یہ چیز فرض نہ کر دی جائے، اس لئے تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ فرض کے علاوہ بہترین نماز آدمی کی وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

١٧٢٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

۱۷۲۶۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، ابوالنضر، بسر بن سعید، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریئے سے ایک حجرہ بنالیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی رات تک اس میں نماز پڑھی حتی کہ لوگ جمع ہونے لگے پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو جاتی تو پھر تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔

(۲۵۵) بَاب فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ *

باب (۲۵۵) عمل دائم کی فضیلت۔

١٧٢٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ *

۱۷۲۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی، آپؐ رات کو اس کا ایک حجرہ سا بنا لیتے اور پھر اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسے بچھا لیتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرامؓ نے ہجوم کیا تو آپؐ نے فرمایا اے لوگو اتنا عمل کرو کہ جس کی طاقت رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتے تم عمل کرنے سے تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے کہ جب پر دوام اور ہمیشگی کر سکو اگرچہ کم ہی ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا کہ جب کوئی عمل کرتے اس پر دوام اور ہمیشگی کرتے۔

١٧٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ *

۱۷۲۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن ابراہیم، ابوسلمہؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زائد محبوب ہے، آپؐ نے فرمایا جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

١٧٢٩ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

۱۷۲۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ اے اُم المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا طریقہ تھا۔ کیا

كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ *

١٧٣٠ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ *

١٧٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيَقْعُدْ *

١٧٣٢ - وَحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

١٧٣٣ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ ابْنِ عَبْدِ الْعُزَّى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

دنوں میں سے کسی دن کو کسی عبادت کے لئے خاص فرماتے تھے، انہوں نے فرمایا نہیں آپؐ کی عبادت ہمیشہ ہوتی تھی اور تم میں سے کون اس عبادت کی طاقت رکھتا ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے۔

۱۷۳۰۔ ابن نمیر، بواسطہ والد، سعد بن سعید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین عمل وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی ہو اگرچہ کم ہی ہو۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کوئی عمل کرتیں تو پھر اس پر ہمیشگی فرماتیں۔

۱۷۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، (تحویل) زہیر بن حرب، اسماعیل، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ایک رسّی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی اور دریافت کیا یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسّی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اسے پکڑ لیتی ہیں، آپؐ نے فرمایا اسے کھول ڈالو، تم میں سے ہر ایک کو نماز اپنے نشاط اور خوشی کے وقت تک پڑھنی چاہئے۔ پھر جب سست ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے اور زہیر کی روایت میں ہے چاہئے کہ بیٹھ جائے۔

۱۷۳۲۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۳۳۔ حرملہ بن یحییٰ، محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ حولا بنت تویبؓ ان کے پاس سے گزریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے، میں نے عرض کیا یہ حولاء بنت تویب ہیں اور لوگوں کا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا *

خیال ہے کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رات بھر نہیں سوتیں، اتنا عمل اختیار کرو کہ جس کی تم میں طاقت ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکے گا، پر تم تھک جاؤ گے۔

١٧٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ *

۱۷۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ (تحویل) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بواسطۂ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی، آپؐ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے، آپؐ نے فرمایا اتنا عمل کرو کہ جتنی طاقت ہو، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا مگر تم تھک جاؤ گے اور آپ کو دین میں وہی چیز پسند تھی کہ جس پر ہمیشگی اور دوام حاصل ہو اور ابو سامہؓ کی روایت میں ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی عورت تھی۔

(٢٥٦) بَاب أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ *

باب (۲۵۶) نماز یا تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی حالت میں اونگھ اور سستی کے غلبہ پر اس کے زائل ہونے تک بیٹھ جانا یا سو جانا۔

١٧٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ *

۱۷۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر بواسطۂ والد، (تحویل) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ (تحویل) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ بواسطۂ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آجائے تو سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے عالم میں اونگھ آتی ہے تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے مگر اپنے نفس ہی کو برا کہنے لگے۔

١٧٣٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ *

۱۷۳۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ اُن چند احادیث میں سے نقل کرتے ہیں جو ان سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن کریم میں اٹکنے لگے اور نہ سمجھ سکے کہ کیا پڑھ رہا ہے تو لیٹ جائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ فَضَآئِلِ الْقُرْاٰنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

(٢٥٧) بَاب الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا *

باب (۲۵۷) قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے یاد رکھنے کا حکم اور یہ کہنے کی ممانعت کہ میں فلاں آیت بھول گیا۔

١٧٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ ذَكَّرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا *

۱۷۳۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک شخص کا مسجد میں قرآن کریم پڑھنا سنتے تھے، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی کہ جسے میں فلاں سورت سے چھوڑ دیتا تھا۔

١٧٣٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا *

۱۷۳۸۔ ابن نمیر، عبدہ، ابومعاویہ، ہشام، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا مسجد میں قرآن کریم پڑھنا سنتے تھے تب آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے کہ مجھے اس نے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھلا دیا گیا تھا(۱)۔

(۱) قرآن کریم کی کوئی آیت یا کوئی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول جانا دو طرح سے ہوتا تھا ایک تو اس حصہ کا بھول جانا جس کو منجانب اللہ منسوخ کرنا ہوتا تھا، اس کا بھول جانا تو ہمیشہ کے لئے ہوتا تھا دوسرے طبعی اور بشری تقاضے سے کسی حصے کا بھول جانا، ایسی بھول پر آپؐ قائم نہیں رہتے تھے، یاد دلایا جاتا تھا۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و تبلیغ کے طریقوں کے علاوہ ابتداءً بھول ہو سکتی ہے اور یہی جمہور محققین کا مسلک ہے۔

١٧٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ *

۱۷۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال اس اونٹ کے طریقہ پر ہے کہ جس کا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور نہ چل دیا۔

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ *

۱۷۴۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنی، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، ابن نمیر، بواسطہ والد، عبیداللہ (تحویل) ابن ابی عمر، عبدالرزاق، معمر، ایوب (تحویل) قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن (تحویل) محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔ باقی موسیٰ بن عقبہؒ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا رات اور دن کو اٹھ کر پڑھتا رہتا ہے تو یاد رکھتا ہے اور اگر نہیں پڑھتا رہتا تو بھول جاتا ہے۔

١٧٤١ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ

۱۷۴۱۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ہی برا ہے کہ تم میں سے کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ یوں کہے کہ بھلا دیا گیا۔ قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان چارپایوں سے زائد بھاگنے والا ہے کہ جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو۔

الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا *

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ *

۱۷۴۲۔ ابن نمیر بواسطۂ والد، ابو معاویہ (تحویل) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم کا خیال رکھو اس لئے کہ وہ سینوں سے ان چوپاؤں سے زائد بھاگنے والا ہے جن کا ایک پاؤں بندھا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے کہ بھلادیا گیا۔

۱۷۴۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ *

۱۷۴۳۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدہ بن ابی لبابہ، شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ آدمی کے لئے یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ بھلادیا گیا۔

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَّادٍ *

۱۷۴۴۔ عبداللہ بن براد اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قرآن کریم کا خیال رکھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے یہ قرآن کریم اونٹ سے زائد بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے۔

(۲۵۸) بَاب اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ *

باب (۲۵۸) خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کا استحباب۔

۱۷۴۵- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۱۷۴۵۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسی محبت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ *

اور خوشی کے ساتھ کسی چیز کو نہیں سنتا جیسے اس نبی خوش آواز کو جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھے۔

١٧٤٦ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ *

۱۷۴۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (تحویل) یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے جیسا کہ اس نبی سے سنتا ہے جو کہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھے۔

١٧٤٧ - وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ *

۱۷۴۷۔ بشر بن حکم، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جیسا کہ خوش الحان نبی کی آواز سنتا ہے جو کہ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتا ہے۔

١٧٤٨ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ *

۱۷۴۸۔ ابن اخی ابن وہب، عبداللہ بن وہب، عمرو بن مالک، حیوۃ بن شریح، ابن ہاد اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں سَمِعَ کا لفظ نہیں کہا۔

١٧٤٩ - وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ *

۱۷۴۹۔ حکم بن موسیٰ، ہقل، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جیسا کہ اس نبی کی آواز کو سنتا ہے جو بلند آواز کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔

١٧٥٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ

۱۷۵۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں مگر ابن ایوب نے اپنی روایت میں كَأَذَنِهِ کا لفظ بولا ہے۔

ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ كَإِذْنِهِ *

١٧٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوِ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ *

۱۷۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد، مالک بن مغول، عبداللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن قیس یا اشعری کو داؤد علیہ السلام کی آوازوں میں سے ایک آواز دی گئی ہے۔

١٧٥٢- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ *

۱۷۵۲۔ داؤد بن رشید، یحییٰ بن سعید، طلحہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر تم مجھے دیکھتے (تو بہت خوش ہوتے) جب کل رات میں تمہاری قرأت سن رہا تھا۔ بے شک داؤد علیہ السلام کی آوازوں میں سے تمہیں ایک آواز دی گئی ہے۔

١٧٥٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ *

۱۷۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، شعبہ، معاویہ بن قرہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال راستہ میں اپنی سواری پر سورۂ فتح پڑھی اور آپؐ اپنی قرأت میں آواز دہراتے تھے۔ معاویہؓ بیان کرتے ہیں اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں آپؐ کی قرأت تمہیں سناتا۔

(فائدہ) خوش الحانی اور سادگی کے قرآن کریم پڑھنا مستحب ہے، اس کا دل پر اثر ہوتا ہے مگر گویوں اور فساق کی آواز سے گستاخی اور بے ادبی ہے۔

١٧٥٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ

۱۷۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، معاویہ بن قرۃ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر سورۂ فتح پڑھ رہے تھے چنانچہ ابن مغفلؓ نے پڑھا اور اپنی آواز کو دہرایا (کہ جس سے لرزہ پیدا ہوتا تھا) معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی

وَرَجَّعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

قرأت کرتا جیسا کہ ابن مغفل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی ہے۔

١٧٥٥- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلَى رَاحِلَةٍ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ *

۱۷۵۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، (تحویل) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور خالد بن حارث کی روایت میں ہے کہ آپؐ اپنی سواری پر سوار تھے اور سورۂ فتح پڑھتے جاتے تھے۔

(٢٥٩) بَاب نُزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ *

باب (۲۵۹) قرآن کریم کی قرأت پر سکینت کا نازل ہونا۔

١٧٥٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ *

۱۷۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابواسحاق، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو لمبی رسیوں میں بندھا ہوا تھا سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اسے دیکھ کر بھاگنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے یہ چیز بیان کی، آپؐ نے فرمایا یہ سکینت ہے جو کہ قرآن کریم کی برکت سے نازل ہوئی ہے۔

(فائدہ) سکینت اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک چیز ہے کہ جس سے اطمینان اور رحمت حاصل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، واللہ اعلم۔

١٧٥٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ *

۱۷۵۷۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا تو وہ بھاگنے لگا، جب اس نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک بدلی ہے جس نے اُس کو گھیر رکھا، اس نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپؐ نے فرمایا اے فلاں پڑھتا جا یہ سکینت ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت یا تلاوت کے لئے نازل ہوتی ہے۔

١٧٥٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ فَذَكَرَا نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ *

١٧٥٨۔ ابن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں تَنْقُز کا لفظ بولا ہے۔

١٧٥٩- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ *

١٧٥٩۔ حسن بن علی حلوانی، حجاج بن شاعر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ والد، یزید بن ہاد، عبداللہ بن خباب، ابو سعید خدریؓ، اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کھجوروں کے کھلیان میں ایک شب قرآن کریم پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا، انہوں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر وہ کودنے لگا، پھر وہ پڑھنے لگے پھر وہ کودنے لگا، بیان کرتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں یحییٰ کو نہ کچل ڈالے سو میں اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے اور اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں پھر اسے نہ دیکھ سکا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ رات کو میں اپنے کھلیان میں قرآن کریم پڑھ رہا تھا کہ یک بارگی میرا گھوڑا کودنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن حضیرؓ پڑھے جاؤ، انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا پھر وہ کودنے لگا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن حضیرؓ پڑھے جاؤ، انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا پھر وہ کودنے لگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھے جاؤ، ابن حضیر بولے جب میں فارغ ہوا تو یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ یحییٰ کو نہ کچل ڈالے اور میں نے ایک سائبان سا دیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ پھر میں اسے نہ دیکھ سکا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری قرأت سنتے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کو لوگ ان کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

۱۷۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ *

۱۷۶۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، قتادہ، انس، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے ترنج کی طرح ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزہ اچھا ہے اور اس مومن کی مثال جو کہ قرآن کریم نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ میٹھا ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے کہ خوشبو اچھی مگر مزہ کروڑا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

۱۷۶۱ - وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ *

۱۷۶۱۔ ہداب بن خالد، ہمام، (تحویل) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر ہمام کی روایت میں منافق کے بجائے فاجر کا لفظ ہے۔

(۲۶۰) بَاب فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ *

باب (۲۶۰) حافظ قرآن کی فضیلت۔

۱۷۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ *

۱۷۶۲۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبید عنبری، ابو عوانہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا ماہر (حافظ) اُن بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے قریب لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اس میں اٹکتا ہے اور اس کو محنت ہوتی ہے اس کو دوگنا ثواب ہے(۱)۔

۱۷۶۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۶۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید (تحویل) ابو بکر بن ابی

(۱) اٹکنے والے کو فی نفسہ دوگنا اجر ملتا ہے ایک پڑھنے کا دوسرا مشقت برداشت کرنے کا۔ یہ بات ایسے شخص کی حوصلہ افزائی کے لئے ارشاد فرمائی تاکہ وہ مایوس ہو کر تلاوت چھوڑ نہ دے۔ یہی معنی نہیں کہ ماہر قرآن سے بھی زیادہ اجر ملتا ہے اس لئے کہ اس کو اجر زیادہ ملتا ہے کیونکہ اسے مقرب ملائکہ کی معیت حاصل ہے۔

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ *

شیبہ، وکیع، ہشام دستوائی، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر سختی ہوتی ہے تو اس کے دو ثواب ہیں۔

(٢٦١) بَاب اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحُذَّاقِ فِيهِ وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ *

باب (۲۶۱) افضل کا اپنے سے کم مرتبہ والے کے سامنے قرآن پڑھنے کا استحباب۔

١٧٦٤ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي *

۱۷۶۴۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہؓ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں، انہوں نے عرض کیا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپؐ سے لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مجھ سے لیا ہے تو ابی بن کعبؓ رونے لگے۔

١٧٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى *

۱۷۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہؓ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پڑھوں۔ ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے میرا نام لیا ہے، آپؐ نے فرمایا ہاں، تو ابی بن کعبؓ رونے لگے

١٧٦٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ *

۱۷۶۶۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٢٦٢) بَاب فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ *

باب (۲۶۲) حافظ سے قرآن کریم سننے کی درخواست کرنا اور بوقت قرأت رونا اور اس کے معانی پر غور کرنا۔

١٧٦٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ*

١٧٦٧۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کریم پڑھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کے سامنے پڑھوں اور آپؐ ہی پر نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری طبیعت چاہتی ہے کہ میں اَور سے سنوں، چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ الخ تو میں نے اپنا سر اُٹھایا، یا میرے بازو میں کسی نے چٹکی لی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ آپؐ کے آنسو جاری ہیں۔

١٧٦٨ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ *

١٧٦٨۔ ہناد بن سری، منجاب بن حارث تمیمی، علی بن مسہر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی ہناد نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کریم پڑھو اور آپؐ منبر پر تھے۔

١٧٦٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا

١٧٦٩۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابواسامہ، مسعر، عمرو بن مرہ، ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کریم پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپؐ کے سامنے پڑھوں اور آپؐ پر تو قرآن نازل ہوا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کسی اَور سے سنوں، غرض کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے سورۂ نساء کے شروع سے اس آیت تک پڑھا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ تو آپؐ روئے۔ مسعر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے معن، جعفر بن عمرو بن حریث نے بواسطۂ والد، عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ الخ الآیۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا، جب تک کہ

دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ شَكَّ مِسْعَرٌ *

اُن میں تھا (زندہ تھا) مسعر کو شک ہے کہ کُنتُ کہا یا دُمتُ معنی ایک ہی ہیں۔

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نساء کی یہ آیت جب سنی تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا، اپنی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا پھر اُن کا حال تو ہی جانتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو علم غیب نہیں ہوتا جب کہ آج کل کے جہال اور فساق اولیاء کو بھی اس صفت کے ساتھ موصوف کرتے ہیں۔

١٧٧٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ *

۱۷۷۰۔ عثمان، ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حمص میں تھا، مجھ سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں قرآن سناؤ، میں نے اُن کے سامنے سورۂ یوسف پڑھی۔ سو ایک شخص بولا خدا کی قسم ایسا نازل نہیں ہوا۔ میں نے کہا تیرے لئے ہلاکت، میں نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی ہے انہوں نے مجھ سے کہا اچھا ہے، غرض میں اس سے بات ہی کر رہا تھا کہ شراب کی بدبو اس کے منہ سے آئی۔ میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو یہاں سے جانے نہ پائے گا یہاں تک کہ میں تیرے حد نہ مارلوں۔ چنانچہ میں نے اس پر حد قائم کی۔

١٧٧١- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ *

۱۷۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابو معاویہ کی روایت میں اَحْسَنْتَ کا لفظ نہیں ہے۔

(٢٦٣) بَاب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ *

باب (۲۶۳) نماز میں قرآن کریم پڑھنے اور اس کے سیکھنے کی فضیلت۔

١٧٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ

۱۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید، اشج، وکیع، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب گھر لوٹ آئے تو تین حاملہ اُونٹنیاں پائے جو نہایت ہی

إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ *

١٧٧٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ *

فربہ ہوں بڑی بڑی۔ ہم نے عرض کیا بے شک، آپؐ نے فرمایا سو وہ تین آتیں کہ جنہیں آدمی نماز میں پڑھتا ہے تین موٹی موٹی اور بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۱۷۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، موسیٰ بن علی، بواسطۂ والد، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم صفہ (چبوترہ) پر تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کون چاہتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (بازار) جائے اور وہاں سے دو اُونٹنیاں بڑے بڑے کوہان والی بغیر کسی گناہ اور حق تلفی کے لے کر آئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سب اسے چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا پھر تم میں سے کوئی مسجد کیوں نہیں جاتا کہ سکھائے یا پڑھے اللہ کی کتاب میں سے دو آیتیں جو بہتر ہوں اس کے لئے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار بہتر ہیں چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح آیتوں کے شمارے کے مطابق اونٹوں کی تعداد ہے۔

(٢٦٤) بَاب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ *

باب (۲۶۴) قرأت قرآن اور سورۂ بقرہ کی فضیلت۔

١٧٧٤- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا

۱۷۷۴۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے قرآن پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے گا اور دو چمکتی ہوئی اور روشن سورتیں پڑھو، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس لئے کہ وہ میدان قیامت میں اس طرح آئیں گی گویا کہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا اڑتے ہوئے جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں صفیں بنائے ہوئے اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت کرتی ہوں گی۔ اور سورۂ بقرہ پڑھو اس لئے کہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگر لوگ اس کی طاقت

بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ *

نہیں کر سکتے۔ معاویہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بَطَلَة کے معنی جادوگر کے ہیں۔

١٧٧٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَأَنَّهُمَا فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَغَنِي *

١٧٧٥۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے مگر دونوں مقام پر اَوْ کے بجائے وَ کَاَنَّھُمَا کا لفظ بولا ہے اور معاویہؓ کا قول بھی ذکر نہیں کیا۔

١٧٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا *

١٧٧٦۔ اسحاق بن منصور، یزید بن عبدربہ، ولید بن مسلم، محمد بن مہاجر، ولید بن عبدالرحمٰن جرشی، جبیر بن نفیر، نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے روز قرآن کریم کو لایا جائے گا اور ان حضرات کو جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورۂ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہوں گی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تین مثالیں دیں جو میں آج تک نہیں بھولا۔ فرمایا گویا کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے، یا ایسی ہیں کہ جیسے دو کالے کالے سائبان کہ ان کے درمیان روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں کہ جیسے قطار باندھی ہوئی پرندوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف سے احتجاج کرتی ہوں گی۔

(٢٦٥) بَاب فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْحَثِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ *

باب (٢٦٥) سورۂ فاتحہ اور خاتمہ سورۂ بقرہ اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت۔

١٧٧٧ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا

١٧٧٧۔ حسن بن ربیع، احمد بن جواس حنفی، ابوالاحوص، عمار بن زریق، عبداللہ بن عیسیٰ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اوپر سے ایک زور کی آواز سنائی دی، چنانچہ آپؐ نے اپنا سر اٹھایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج

بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ *

کھلا ہے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، پھر اس سے ایک فرشتہ اُترا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ فرشتہ ہے جو آج زمین کی طرف اترا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا تھا، اس نے سلام کیا اور کہا آپ کو ایسے دو نوروں کی خوش خبری ہو جو آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپؐ سے پہلے اور کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرے سورۂ بقرہ کا آخری حصہ، کوئی حرف اس کا تم نہیں پڑھو گے مگر اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں دیدی جائے گی۔

١٧٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ *

۱۷۷۸۔ احمد بن یونس، زہیر، منصور، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو مسعودؓ سے بیت اللہ کے قریب ملا اور میں نے کہا کہ مجھے سورۂ بقرہ کی دو آیتوں کی فضیلت میں ایک حدیث تم سے پہنچی ہے، انہوں نے فرمایا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کہ جو انہیں رات کو پڑھے اس کے لئے وہ کافی ہیں۔

(فائدہ) یعنی ہر قسم کی آفتوں اور شیطانی اثرات یا تہجد سے کافی ہیں۔

١٧٧٩ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر (تحویل) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٧٨٠ - وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۸۰۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید، علقمہ بن قیس، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سورۂ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں کسی رات میں پڑھے تو وہ اس کے لئے کفایت کر جائیں گی۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ پھر میں ابو مسعودؓ سے ملا اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔

١٧٨١ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۷۸۱۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (تحویل) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبدالرحمٰن بن یزید، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٧٨٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۷۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ ابو مسعودؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٢٦٦) بَاب فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ *

باب (۲۶۶) سورۂ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت۔

١٧٨٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ *

۱۷۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ والد، قتادہ، سالم بن ابی جعد غطفانی، معدان بن ابی طلحہ یعمری، ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۂ کہف کی اوّل کی دس آیتیں یاد کرے وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(فائدہ) اس زمانہ میں ان آیتوں کا یاد کرنا اور پڑھنا ضروری ہے اس لئے کہ نیچری لوگ مزاج لعین دجال ہی کا پیش خیمہ ہیں اور ان کے خیالات فاسدہ بکثرت پھیل رہے ہیں اس لئے ان سے پناہ مانگنا ضروری ہے۔

١٧٨٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ و قَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ *

۱۷۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (تحویل) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ شعبہ نے بیان کیا سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں اور ہمام نے کہا سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں، جیسا کہ ہشام نے بیان کیا۔

١٧٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ

۱۷۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، جریری، ابوالسلیل، عبداللہ بن رباح انصاری، ابی بن کعب رضی اللہ

أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ وَاللَّهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ *

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذر تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت تمہارے پاس بڑی ہے، انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بخوبی جانتے ہیں، آپؐ نے پھر فرمایا اے ابو المنذر تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کونسی آیت تمہارے پاس سب سے بڑی ہے، میں نے عرض کیا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آیۃ الکرسی) تو آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابوالمنذر تمہیں علم مبارک ہو۔

(۲۶۷) بَاب فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ *

باب (۲۶۷) سورۂ قل ھو اللہ احد کی فضیلت۔

١٧٨٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ *

۱۷۸۶۔ زہیر بن حرب، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کس طرح پڑھ لے، آپؐ نے فرمایا سورۂ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے(۱)۔

١٧٨٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ *

۱۷۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، سعید بن ابی عروبہ (تحویل) ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان، عطار، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے تین حصے کئے ہیں اور قل ھو اللہ احد کو قرآن کے حصوں میں سے ایک حصہ قرار دیا ہے۔

١٧٨٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ

۱۷۸۸۔ محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، یزید

(۱) سورۂ اخلاص ثلث قرآن یعنی تہائی قرآن کے برابر ہے یا تو معانی و مفہوم کے اعتبار سے کیونکہ قرآن کے معانی تین قسم کے ہیں احکام، اخبار اور توحید اور چونکہ اس میں توحید کا ذکر ہے اس لئے یہ ثلث قرآن کے برابر ہوئی۔ یا پڑھنے کے اعتبار سے کہ سورۂ اخلاص کو پڑھا جائے تو ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور تین مرتبہ پڑھنا پورے قرآن پڑھنے کی طرح ہے۔ اور اس کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورت اللہ تعالیٰ کے ایسے دو ناموں پر مشتمل ہے کہ کوئی اور سورت ان کو مشتمل نہیں ہے اور وہ نام احد اور صمد ہیں۔

بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أُرَى هَذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ *

بن کیسان، ابو حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں، سو جنہیں جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے قل ھو اللہ احد پڑھی اور پھر اندر چلے گئے۔ سو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے کہ جس کی بنا پر آپؐ اندر تشریف لے گئے ہیں، پھر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا، سو یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

١٧٨٩ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ حَتَّى خَتَمَهَا *

۱۷۸۹۔ واصل بن عبد الاعلیٰ، ابن فضیل، بشیر، ابی اسماعیل، ابو حازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھتا ہوں سو آپؐ نے سورۂ قل ھو اللہ احد ختم تک پڑھی۔

١٧٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا أُحِبُّ

۱۷۹۰۔ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، ابو الرجال محمد بن عبدالرحمٰن، عمرۃ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے اصحاب کی نماز میں قرأت کرتے اور قرأت کو قل ھو اللہ احد پر ختم کرتے، جب وہ لشکر واپس آیا تو لوگوں نے اس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں، پوچھا تو انہوں نے کہا یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کے پڑھنے کو محبوب رکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں دوست رکھتا ہے۔

أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ *

(٢٦٨) بَاب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ *

باب (۲۶۸) معوذتین پڑھنے کی فضیلت۔

١٧٩١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ *

۱۷۹۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، بیان، قیس بن ابی حازم، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہیں دیکھتے کہ آج رات ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اس جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

١٧٩٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ *

۱۷۹۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، اسماعیل، قیس، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایسی آیتیں نازل کی گئی ہیں کہ اس جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں یعنی معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)۔

١٧٩٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابواسامہ کی روایت میں عقبہ بن عامر کے متعلق ہے کہ یہ صحابہ کرامؓ میں بلند مرتبہ والے تھے۔

(٢٦٩) بَاب فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ *

باب (۲۶۹) قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت۔

١٧٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ

۱۷۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم بواسطہ والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا رشک دو آدمیوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہو سکتا۔ ایک تو وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دولت سے نوازا ہو اور وہ رات دن کے گوشوں میں اسے پڑھتا اور عمل کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص کہ جسے

النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ *

اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ رات دن کے گوشوں اور حصوں میں اسے خرچ کرتا ہو۔

(فائدہ) حسد کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ دوسرے کی زوال نعمت کی تمنا کرے اور اس بات کی خواہش کرے کہ مجھے مل جائے، یہ باتفاق علمائے کرام حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ صاحب نعمت سے زوال کی تمنا نہ کرے بلکہ اس بات کی خواہش رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس سے نوازدے، اسے عربی میں غبطہ اور اردو میں رشک کہتے ہیں، اور یہ محمود ہے اور حدیث میں حسد سے یہی مراد ہے، واللہ اعلم۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ *

۱۷۹۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطۂ والد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشک دو آدمیوں کے علاوہ اور کسی پر نہیں ہو سکتا، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کی دولت عطا کی اور وہ رات دن کے گوشوں میں اس پر عمل پیرا ہے اور دوسرا وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن کے حصوں میں اسے صدقہ کرتا ہے۔

١٧٩٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا *

۱۷۹۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، قیس، عبداللہ بن مسعودؓ (تحویل) ابن نمیر، بواسطۂ والد، محمد بن بشر، اسماعیل، قیس، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشک دو شخصوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہو سکتا۔ ایک تو وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرے وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی کہ اس کے مطابق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے۔

١٧٩٧ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنَ أَبْزَى قَالَ وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ

۱۷۹۷۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطۂ والد، ابن شہاب، عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی اور حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا تھا کہ وادی مکہ پر کسی کو حاکم بنا دینا، سو انہوں نے ان سے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو حاکم بنایا، انہوں نے کہا ابن ابزی کو، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ ابن ابزی کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ

عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ *

غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے غلام کو ان پر حاکم بنادیا، انہوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے قاری ہیں اور علم فرائض کو بخوبی جانتے ہیں؟ حضرت عمرؓ بولے سو تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب اللہ کے ذریعہ کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو گرادیتا ہے۔

١٧٩٨ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۷۹۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوبکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، عامر بن واثلہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح منقول ہے۔

(٢٧٠) بَاب بَيَان أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَان مَعْنَاهُ *

باب (۲۷۰) قرآن کریم کا سات حرفوں پر نازل ہونا اور اس کا مطلب۔

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي

۱۷۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمارہے تھے کہ میں نے ایک دن ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے علاوہ پڑھتے سنا جیسا کہ میں پڑھتا ہوں، اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھا چکے تھے، سو قریب تھا کہ میں انہیں جلد پکڑوں مگر میں نے انہیں اس کے پڑھ لینے تک مہلت دی، پھر میں نے ان کی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان سے سنا کہ یہ سورۂ فرقان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہیں جیسا کہ آپ نے مجھے پڑھائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا انہیں چھوڑ دو اور پھر ان سے کہا پڑھو، سو انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسا کہ میں نے ان سے پڑھتے ہوئے سنا تھا، سو

اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل کی گئی، پھر مجھ سے کہا پڑھو، میں نے پڑھا تب بھی آپؐ نے فرمایا اسی طرح نازل کی گئی ہے اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان ہو، اسی طرح پڑھو۔

۱۸۰۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ *

۱۸۰۰- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری، عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے، بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔ باقی اتنا اضافہ ہے کہ قریب تھا کہ میں انہیں نماز ہی میں پکڑ لوں مگر میں نے ان کے سلام پھیرنے تک صبر کیا۔

۱۸۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ *

۱۸۰۱- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس کی روایت کی طرح منقول ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ سات حرفوں میں قرآن کریم کا نازل ہونا محض آسانی اور اُمت کی سہولت کے لئے تھا جیسا کہ اور روایتوں میں بتصریح موجود ہے کہ آپؐ نے بارگاہ الٰہی میں درخواست کی کہ میری اُمت پر آسانی، اس لئے سات حرفوں کی اجازت ملی۔ علماء کرام کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے کیا مراد ہے۔ سو اکثر کا قول تو یہ ہے کہ سات کا عدد حصر کے لئے ہے اب اس کے مطلب میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ سات کے عدد سے مضامین قرآن مراد ہیں، اور بعض بولے کہ کیفیات اور کلمات مراد ہیں۔ باقی بندہ مترجم کے نزدیک صحیح چیز یہ ہے کہ سات حروف سے ساتوں قرأت مراد ہیں جو آج کل پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشہرت مروی ہیں۔ اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے، واللہ اعلم۔

۱۸۰۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ

۱۸۰۲- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امینؑ نے مجھے ایک حرف پر قرآن کریم پڑھایا، اور میں ان سے زیادتی کی درخواست کرتا رہا اور وہ زائد کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچ گئی۔ ابن شہابؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ

أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ *

بات پہنچی ہے کہ ان سات حرفوں(۱) کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے، کسی حلال اور حرام میں مختلف نہیں ہوتے۔

١٨٠٣ - حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۰۳۔ عبداللہ بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قَرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَا فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى

۱۸۰۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، اسماعیل بن ابی خالد، عبیداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرأت ایسی پڑھی کہ میں اسے نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کے علاوہ ایک اور قرأت پڑھی، پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرأت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے اس کے علاوہ ایک اور قرأت پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا تو انہوں نے قرأت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی قرأتوں کی تحسین فرمائی اور میرے نفس میں ایسی تکذیب سی آگئی کہ اس جیسی جاہلیت میں بھی نہیں تھیں تو آپؐ نے میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور گویا کہ خوف کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نظر آنے لگا، تب آپؐ نے مجھ سے فرمایا اے اُبیؓ پہلے مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں قرآن ایک حرف پر پڑھوں، سو میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ میری امت پر آسانی فرما تو پھر دوبارہ مجھے دو حرفوں میں پڑھنے کا حکم ہوا، پھر میں نے دوبارہ عرض کیا کہ

(۱) سات حرفوں سے کیا مراد ہے اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں جیسا کہ سابقہ فائدہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اب ان اقوال میں سے راجح قول کونسا ہے؟ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم کی رائے یہ ہے کہ دلائل کی روشنی میں یہ قول راجح معلوم ہوتا ہے کہ قراء کے مابین جو قرأت متواترہ میں کل جو اختلاف پائے جاتے ہیں وہ سات قسم کے ہیں۔ اس موضوع پر عمدہ تفصیلی اور سیر حاصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو علوم القرآن مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم۔

أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ *

میری امت پر آسانی فرما تو تیسری مرتبہ مجھے حکم ہوا سات حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت کی آسانی کے لئے عرض کیا ہر مرتبہ کے عوض ایک مقبول دعا تم ہم سے مانگو، میں نے عرض کیا الٰہی میری امت کی مغفرت فرما، پھر عرض کیا الٰہی میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے محفوظ رکھ لی کہ جس دن تمام مخلوق میری طرف متوجہ ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام۔

١٨٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

١٨٠٥۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسماعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قرأت کی، باقی حدیث ابن نمیر کی روایت کی طرح بیان کی۔

١٨٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ

١٨٠٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (تحویل) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم ابن ابی لیلیٰ، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے کہ آپؐ کے پاس جبریل امینؑ تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن کریم پڑھاؤ، آپؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت اس کی طاقت نہ رکھے گی، پھر دوبارہ آپؐ کے پاس آئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ، آپؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا، پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور فرمایا کہ اپنی امت کو تین حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ، آپؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا، پھر وہ چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ بے شک اپنی

ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا *

امت کو سات حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ اور ان حروف میں سے جس حرف پر پڑھیں گے صحیح ہوگا۔

۱۸۰۷- وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۰۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطۂ والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(۲۷۱) بَاب تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَهُوَ الْإِفْرَاطُ فِي السُّرْعَةِ وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ *

باب (۲۷۱) قرآن کریم ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان۔

۱۸۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً (مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ) أَوْ (مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ) قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي إِثْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيكُ ابْنُ سِنَانٍ *

۱۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، اعمش، ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جسے نہیک بن سنان بولتے تھے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں یامِنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ہے یامِنْ مَّآءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ، عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تو نے اس حرف کے علاوہ سارے قرآن کریم کو یاد کیا ہے، اس نے کہا کہ مفصل کی ساری سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تو ایسا پڑھتا ہے جیسا کہ اشعار جلدی جلدی پڑھے جاتے ہیں، بہت سے حضرات قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسلی سے نیچے نہیں اترتا، مگر قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے، نماز میں افضل ارکان رکوع اور سجدہ ہیں اور میں ان نظائر میں سے دو سورتوں کو پہچانتا ہوں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو دو سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے، پھر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ ان کے پیچھے گئے، پھر تشریف لائے اور فرمایا مجھے اس چیز کی خبر دی ہے۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ قبیلہ بجیلہ کا ایک شخص عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

١٨٠٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ *

۱۸۰۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ نہیک بن سنان نامی ایک شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا، پھر وکیع کی روایت کی طرح کیا۔ باقی اس میں یہ ہے کہ پھر علقمہ آئے اور وہ حضرت حضرت عبداللہ کے پاس گئے، ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے تھے، سو وہ گئے اور ان سے جا کر پوچھا پھر ہمارے پاس آکر کہا کہ وہ مفصل میں سے بیس سورتیں ہیں جو دس رکعتوں میں پڑھی جاتی تھیں، عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں۔

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سورتیں ایک ایک رکعت میں ملا کر پڑھتے تھے وہ ابوداؤد کی روایت میں اس طرح مذکور ہیں کہ سورۂ رحمٰن اور والنجم ایک رکعت میں، اور ایسے ہی اقتربت اور الحاقہ، اور طور وذاریات اور واقعہ اور نون، اور سورۂ سال سائل اور والنازعات ایک رکعت میں، اور سورۂ مطففین اور عبس ایک رکعت میں، مدثر اور مزمل، اور ھل اتی اور لااقسم ایک رکعت میں، اور عم اور مرسلات ایک میں اور سورۂ دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں۔ اور یہ جدا جدا ہیں اس لئے انہیں مفصل کہتے ہیں۔

(١٨١٠) وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ *

۱۸۱۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ پہلی دونوں روایتوں کی طرح مذکور ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

١٨١١- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ

۱۸۱۱۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، واصل احدب، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور دروازہ پر سے میں نے سلام کیا، ہمیں اندر آنے کی اجازت دی مگر ہم دروازہ پر کچھ دیر ٹھہر گئے تب ایک باندی آئی اور اس نے کہا تم آتے نہیں چنانچہ ہم اندر گئے اور انہیں دیکھا، بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھ رہے ہیں وہ بولے جب تمہیں اجازت دی گئی تو پھر کیوں نہیں آرہے تھے، ہم نے کہا کچھ اور بات نہ تھی مگر یہ خیال ہوا کہ گھر

بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم *

والوں میں سے کوئی سوتا ہو، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے ابن ام عبد (یہ ان کی والدہ کا نام ہے) کے گھر والوں کے متعلق غفلت کا گمان کیا، پھر انہوں نے تسبیح پڑھنی شروع کر دی حتیٰ کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تو انہوں نے لونڈی سے کہا کہ دیکھو تو کیا سورج نکل آیا ہے، اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں نکلا، حضرت عبداللہؓ نے پھر تسبیح پڑھنی شروع کر دی یہاں تک کہ پھر خیال ہوا کہ سورج نکل آیا ہے تو پھر لونڈی سے کہا دیکھ تو سہی کہ کیا سورج نکل گیا؟ پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا، تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا الحمد للہ الذی اقالنا یومنا ھذا۔ مہدی راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ جملہ بھی فرمایا ولم یھلکنا بذنوبنا (کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا) حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے آج رات مفصل کی ساری سورتیں پڑھی ہیں، عبداللہؓ بولے تم نے ایسا پڑھا جیسے کوئی اشعار (تیزی کے ساتھ) پڑھتا ہے، ہم نے بیشک قرآن کریم سنا ہے اور ہمیں سورتیں یاد ہیں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور وہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں ہیں اور دو وہ ہیں کہ جن کے شروع میں حٰم کا لفظ ہے۔

١٨١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ *

۱۸۱۲۔ عبد بن حمید، حسین بن علی جعفی، زائدہ، منصور، شقیق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بن بجیلہ کا جسے نہیک بن سنان کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں مفصل کی ساری سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، عبداللہؓ بولے تو ایسا پڑھتا ہے جیسے کہ شعروں کو پڑھا جاتا ہے، میں ان نظائر کو جانتا ہوں کہ جن میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

١٨١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

۱۸۱۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ *

مرہ، ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اور بولا میں نے مفصل کی ساری سورتوں کو رات ایک رکعت میں پڑھا ہے۔ عبداللہؓ بولے یہ تو اشعار کی طرح پڑھنا ہوا۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں کہ جنہیں ملا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر عبداللہؓ نے مفصل کی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا جو ایک ایک رکعت میں دو دو پڑھا کرتے تھے۔

(٢٧٢) بَاب مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ *

باب (۲۷۲) قرأت کے متعلقات۔

١٨١٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مُدَّكِرٍ) دَالًا *

۱۸۱۴۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابواسحاقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کر رہا تھا اور وہ مسجد میں قرآن کریم پڑھا رہے تھے کہ تم فھل من مّدکر میں دال پڑھتے ہو یا ذال، انہوں نے کہا بلکہ دال، میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ھل من مّدکر میں دال سنی ہے۔

١٨١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) *

۱۸۱۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، اسود، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فھل من مدکر (دال کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

١٨١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (وَاللَّيْلِ

۱۸۱۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شام میں گئے تو ابوالدرداءؓ ہمارے پاس آئے اور بولے کہ تمہارے پاس کوئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن پڑھنے والا ہے میں بولا کہ میں ہی ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس آیت کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کس طرح پڑھتے ہوئے سنا والیل اذا یغشی، میں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ

إِذَا يَغْشَى) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا أُتَابِعُهُمْ *

پڑھتے تھے والیل اذا یغشی و الذکر و الانثی، وہ بولے کہ خدا کی قسم میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے اور یہاں والوں کی خواہش ہے کہ میں وما خلق الذکر و الانثی پڑھوں مگر میں ان کو نہیں مانتا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مازری لکھتے ہیں کہ یہ قرأتیں پہلے تھیں پھر منسوخ ہو گئیں اور جن حضرات کو ان کے نسخ کی اطلاع نہیں ملی وہ معذور ہیں۔ مگر مصحف عثمانی کے ظہور کے بعد پھر کسی کا اختلاف منقول نہیں اور اسی پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ مترجم عابد، واللہ اعلم (نووی ا ص ۲۷۴)

١٨١٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۱۷۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ شام میں آئے اور مسجد میں گئے اور وہاں نماز پڑھی اور لوگوں کے ایک حلقہ پر سے گزرے اور ان میں بیٹھ گئے، پھر ایک شخص آیا کہ جس سے لوگوں کی طرف سے خفگی اور وحشت معلوم ہوتی تھی پھر وہ میرے بازو میں بیٹھ گیا اور بولا کہ آپ کو یاد ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرح قرأت کرتے تھے۔ پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

١٨١٨ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ فَقَرَأْتُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا *

۱۸۱۸۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد بن ابی ہند، شعبی، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوالدرداءؓ سے ملا، انہوں نے پوچھا تم کہاں کے ہو، میں نے کہا عراق کا، انہوں نے پوچھا کس شہر کے، میں نے کہا کوفہ کا، انہوں نے پوچھا تم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، وہ بولے والیل تو پڑھو، میں نے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى پڑھا، تو وہ ہنس دیئے اور بولے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

١٨١٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

۱۸۱۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد، عامر، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام آیا اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، پھر ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

(۲۷۳) بَاب الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَوٰةِ فِيهَا *

باب (۲۷۳) ان اوقات کا بیان کہ جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے اور صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا۔

۱۸۲۱- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ دَاوُدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۱۔ داؤد بن رشید، اسماعیل بن سالم، ہشیم، منصور، قتادہ، ابوالعالیہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ان میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، اور وہ سب سے زیادہ مجھے پیارے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج نکلنے تک نماز پڑھنے سے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔

۱۸۲۲- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ *

۱۸۲۲۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، (تحویل) ابوغسان مسمعی، عبدالاعلیٰ، سعید، (تحویل) اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطۂ والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر سعید اور ہشام کی روایت میں حتی تشرق الشمس (تاوقتیکہ سورج نہ نکلے) کا لفظ موجود ہے۔

۱۸۲۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ

۱۸۲۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد

الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ *

سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا *

۱۸۲۴۔ یحیٰ بن یحیٰ، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے سورج نکلنے اور سورج غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے کی فکر نہ کرے۔

١٨٢٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ *

۱۸۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطۂ والد، محمد بن بشر، ہشام، بواسطۂ والد، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نماز کو سورج نکلنے اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھنے کی کوشش نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔

١٨٢٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ *

۱۸۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (تحویل) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطۂ والد، ابن بشر، ہشام، بواسطۂ والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو سورج کے خوب روشن ہونے تک نماز کو مؤخر کرو اور جب آفتاب کا کنارہ غائب ہو جائے تو پورے غائب ہو جانے تک نماز کو مؤخر کرو۔

(فائدہ) کنز الدقائق میں ہے کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے اور استواء کے وقت نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے۔ مگر اس دن کی عصر کی نماز اگر کسی نے نہ پڑھی ہو تو وہ پڑھ سکتا ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں عصر کے بعد نماز پڑھنے سے سورج کے غروب ہونے تک اور اسی طرح صبح کے بعد نماز پڑھنے سے سورج نکلنے تک ممانعت کے لئے حد تواتر تک احادیث موجود ہیں اور اسی پر عمل ہے۔ لہٰذا اس کی مخالفت درست نہیں۔ اور ابن بطال بھی یہی فرماتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے پر صحابہ کرامؓ کے مجمع میں لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ سراج منیر میں ہے کہ اس بیان کی احادیث بخاری و مسلم، نسائی و ابن ماجہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسند احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے امام ابو حنیفہ النعمانؒ اسی چیز کے قائل ہیں کہ ان اوقات ثلثہ میں کسی قسم کی نماز درست نہیں۔ مگر ہاں عصر کی نماز سورج کے زرد ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ کذا فی المرقاۃ، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ *

۱۸۲۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، خیر بن نعیم حضرمی، عبداللہ بن ہبیرہ، ابو تمیم جیشانی، ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مخمص میں ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اور فرمایا یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تھی اور انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہٰذا جو اس کی حفاظت کرے اسے دوگنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

١٨٢٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۲۸۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، بواسطۂ والد، ابن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، خیر بن نعیم حضرمی، عبداللہ بن ہبیرہ سبائی، ابو تمیم جیشانی، ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی الخ۔

١٨٢٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ *

۱۸۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، موسیٰ بن علی، بواسطۂ والد، عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وقتوں میں ہمیں نماز پڑھنے اور مُردوں کو دفن کرنے سے روتے تھے ایک تو سورج نکلنے کے وقت جب تک کہ وہ بلند نہ ہو جائے اور دوسرے ٹھیک دوپہر کو تاوقتیکہ زوال نہ ہو جائے، تیسرے سورج کے غروب ہونے کے وقت جب تک کہ پورا غروب نہ ہو جائے۔

(فائدہ) بحر الرائق میں ہے کہ مُردوں کو دفن کرنے سے مراد نماز جنازہ ہے اس لئے کہ مُردوں کو دفن کرنا ممکن نہیں اور زیلعی اور طیبی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے کہ مُردوں کے دفن سے مراد نماز جنازہ ہے اور حافظ ابن حجر نے درایہ میں اس حدیث کے نقل کے بعد ابن شاہین کے حوالہ سے یہی چیز بیان کی ہے اور شیخ علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان اوقات میں فرائض و نوافل صلوٰۃ جنازہ اور سجدۂ تلاوت سب حرام ہیں ہاں اگر اس وقت جنازہ آموجود ہو یا آیت سجدہ پڑھ لی جائے تو پھر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت مکروہ نہیں مگر ان اوقات کے نکلنے تک ان کا مؤخر کرنا بہتر ہے۔ اور بندہ مترجم کے نزدیک صاحب تحفہ کی رائے سے ہی یہ قول بہتر ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (فتح الملہم ج ۲ ص ۳۷۰)

۱۸۳۰- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ أَرْسَلَنِي اللَّهُ فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ

۱۸۳۰۔ احمد بن جعفر معقری، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، شداد بن عبداللہ، ابو عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ شداد نے ابوامامہ اور واثلہ سے ملاقات کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شام تک رہے اور اُن کی فضیلت و منقبت بیان کی ہے) کہ عمرو بن عنبسہ سلمی نے بیان کیا کہ میں جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور وہ کسی راہ پر نہیں اور وہ سب بتوں کی پرستش کرتے تھے میں نے ایک شخص کے متعلق سنا کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں بیان کرتا ہے چنانچہ میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ چھپے ہوئے ہیں، کیونکہ آپ کی قوم آپ پر مسلط تھی۔ پھر میں نے تدبیر اور حیلہ کیا حتیٰ کہ آپ کے پاس داخل ہوا اور آپؐ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں نبی ہوں، میں نے کہا نبی کسے کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام دے کر بھیجا ہے، میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے، آپؐ نے فرمایا مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کی جائے اور بتوں کو توڑا جائے اور ایک اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، میں نے پھر عرض کیا کہ اس چیز میں آپؐ کے کون حامی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور اس وقت آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایمان لا چکے تھے، میں نے عرض کیا میں بھی آپ کی اتباع کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا اس وقت تم سے یہ نہ ہو سکے گا کیونکہ تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے لیکن اس وقت تم اپنے گھر واپس ہو جاؤ پھر جب سنو کہ میں غالب اور ظاہر ہو گیا تب میرے پاس آنا، بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر چلا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور میں اپنے گھر والوں ہی میں تھا اور لوگوں سے خبر لگاتا

سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ . فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنِي قَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءَ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ

رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا، جب آپؐ مدینہ آئے حتیٰ کہ مدینہ والوں میں سے مدینہ سے کچھ آدمی میرے پاس آئے تو میں نے دریافت کیا کہ ان صاحب کا جو مدینہ سے آئے ہیں کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ لوگ اُن کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے انہیں قتل کرنا چاہا مگر وہ اس چیز پر قادر نہ ہو سکے، چنانچہ میں مدینہ منورہ آیا اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ مجھے پہچانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے، میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا مجھے نماز کے متعلق بھی بتلایئے، آپؐ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رُکے رہو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے، اس لئے کہ جب وہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد پھر نماز پڑھو اس لئے کہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے (یعنی مقبول ہو گی) یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے تو پھر نماز سے رک جاؤ اس لئے کہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آ جائے سورج ڈھل جائے تو پھر نماز پڑھو اس لئے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو پھر اس کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے رکے رہو اس لئے کہ یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں، پھر میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی وضو کے متعلق بھی مجھے کچھ فرمایئے، آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک صاف کرے مگر یہ کہ اس کے چہرے اور منہ اور نتھنوں کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کے داڑھی کے

بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ *

کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ اس کے بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب اپنے دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف اور خوبیاں اور ویسی بڑائی کی جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو خالص اسی کے لئے غیر اللہ سے فارغ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے چنانچہ یہ حدیث عمرو بن عنبسہ نے ابو امامہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا عمرو بن عنبسہ غور کرو کیا بیان کرتے ہو کیا ایک ہی مقام میں انسان کو اتنا ثواب مل سکتا ہے تو عمرو بن عنبسہ بولے اے ابو امامہؓ میں بوڑھا ہو گیا اور میری ہڈیاں گل گئیں اور میری موت قریب آگئی تو پھر مجھے کیا حاجت پیش آئی کہ میں (عیاذاً باللہ) اللہ تعالیٰ اور اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھوں اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو کبھی بھی نہ بیان کرتا لیکن میں نے تو اس سے بھی بہت زائد مرتبہ سنا ہے (تب یہ تحقیق بیان کرتا ہوں)۔

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا *

۱۸۳۱۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہم ہو گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ کوئی سورج نکلنے اور غروب ہونے کے وقت نماز پڑھے۔

۱۸۳۲- وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

۱۸۳۲۔ حسن حلوانی، عبدالرزاق، معمر، طاؤس، بواسطہ والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ *

اللہ علیہ وسلم نے کبھی عصر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں چھوڑیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نمازوں کو طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نہ پڑھو بلکہ ان کے اوقات پر پڑھو۔

(فائدہ) بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپ کی عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا یہ صرف آپ ہی کی خصوصیت تھی اور کسی کے لئے جائز نہیں، جیسا کہ اگلی روایت میں اس کی تصریح ہے۔

۱۸۳۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

۱۸۳۳۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ اور ان سب نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال دریافت کرو جو عصر کے بعد پڑھی جاتی ہیں، اور بتلاؤ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ پڑھتی ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منع فرماتے تھے، ابن عباسؓ نے فرمایا اور میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ ہو کر ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارتا تھا۔ کریب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور جس چیز کے لئے مجھے بھیجا تھا میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو، پھر میں ان حضرات کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جواب کی انہیں اطلاع کی، پھر انہوں نے وہی پیغام دے کر جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے دیا تھا مجھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا، تب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپؐ اس سے منع فرماتے تھے پھر میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا جب میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپؐ عصر پڑھ چکے تھے اور

أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ
تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَ
فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ
الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ
الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ *

میرے گھر تشریف لائے تو میرے پاس قبیلہ بنی حرام کی چند
عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تب میں نے ایک لڑکی کو روانہ کیا اور
اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو میں کھڑی رہنا اور آپؐ سے
عرض کرنا کہ ام سلمہؓ دریافت کرتی ہے یا رسول اللہ مجھے علم ہوا
تھا کہ آپ ان رکعتوں سے منع کرتے ہیں اور پھر آپؐ کو
پڑھتے دیکھتی ہوں اگر آپؐ تجھے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے
کھڑی رہنا، ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ویسا ہی
کیا، آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہو گئی جب آپؐ نماز
سے فارغ ہو گئے تو فرمایا اے بنی امیہ کی بیٹی تم نے ان رکعتوں کا
حکم پوچھا جو میں نے عصر کے بعد پڑھی ہیں اس کا سبب یہ ہے
کہ میرے پاس کچھ لوگ بنی عبدالقیس کے اپنی قوم کی طرف
سے مشرف بہ اسلام ہونے آئے تھے تو انہوں نے مجھے ظہر
کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا تھا سو وہ دو رکعتیں یہ ہیں۔

١٨٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ
بْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ
جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ
السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا
قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا
فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى
صَلَاةً أَثْبَتَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَعِيلُ
تَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا *

۱۸۳۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن
جعفر، محمد بن ابی حرملہ، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں
پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے
تھے، انہوں نے فرمایا کہ آپؐ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے، پھر
ایک مرتبہ آپ کو کچھ کام ہوا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی۔
اور آپؐ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا
کرتے، اس لئے انہیں بھی ہمیشہ پڑھنے لگے۔

(فائدہ) ظہر کے بعد کی دو سنتیں عصر سے پہلے ہی پڑھی جاتی ہیں اس لئے اس روایت میں اس طرح تعبیر کر دیا۔

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

۱۸۳۵۔ زہیر بن حرب، جریر (تحویل) ابن نمیر، بواسطہ والد،
ہشام بن عروہ، بواسطہ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس
عصر کے بعد کی دو رکعت تو کبھی نہیں چھوڑیں۔

بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ *

١٨٣٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۸۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، (تحویل) علی بن حجر، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، عبدالرحمٰن بن اسود، بواسطۂ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں، نہ علانیہ اور نہ پوشیدگی کے ساتھ دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

(فائدہ) جب سے آپ بھول گئے تھے اور یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

١٨٣٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۸۳۷۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے بیان کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر ہوتی، اس دن ضرور آپ دو رکعت پڑھتے، یعنی عصر کے بعد کی۔

(٢٧٤) بَاب اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ *

باب (۲۷۴) مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کا بیان (۱)۔

١٨٣٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ

۱۸۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن فضیل، مختار بن فلفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان نفلوں کے بارے میں پوچھا جو عصر کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نماز پر جو عصر کے بعد پڑھی جائے (افسوس کر کے) ہاتھوں کو مارتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں

(۱) نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے یا مباح، بعض حضرات علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ مسنون و مستحب ہے جبکہ اکثر فقہاء و علماء کے ہاں یہ مسنون یا مستحب نہیں ہے۔ بعض حضرات کے مستدلات کا جواب اور جمہور حضرات کی مستدل روایات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۲۷۶ ج ۲۔

الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا *

پڑھتے تھے، میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے، نہ اس کا حکم کرتے اور نہ اس سے منع فرماتے۔

١٨٣٩ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَيَرْكَعُونَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا *

۱۸۳۹۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ہم لوگ جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان دیتا تو ستونوں کی آڑ میں ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ اگر نیا آدمی کوئی مسجد میں آتا تو اتنی بکثرت نماز پڑھنے کی بنا پر سمجھتا کہ نماز ہو چکی ہے۔

١٨٤٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ *

۱۸۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، وکیع، کہمس، عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے (وہ سنتیں جو مؤکدہ نہیں)۔

١٨٤١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ لِمَنْ شَاءَ *

۱۸۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، جریری، عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں مگر آپؐ نے چوتھی بار فرمایا جس کا جی چاہے۔

(فائدہ) حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ اور اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اسی طرح امام مالکؒ اور اکثر فقہاء کرام اور امام ابو حنیفہ النعمان کے نزدیک یہ دو رکعتیں مسنون نہیں ہیں۔ (نووی ج ا ص ۲۷۸)۔

(٢٧٥) بَاب صَلَاةِ الْخَوْفِ *

باب (۲۷۵) نماز خوف کا بیان۔

١٨٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا

۱۸۴۲۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا، پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے سامنے گروہ اوّل کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اوّل آیا، اور

وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہر ایک جماعت نے ایک رکعت اپنی علیحدہ علیحدہ ادا کی۔

(فائدہ) صلوٰۃ خوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد بھی مشروع ہے کیونکہ سنن ابوداؤد میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کابل کی جنگ میں صلوٰۃ خوف پڑھی، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ صفین میں، اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے اصبہان میں، اور سعد بن ابی وقاصؓ نے طبرستان میں مجوسیوں سے جنگ کے وقت پڑھی اور اس وقت ان کے ساتھ حسن بن علیؓ، حذیفہ بن یمانؓ اور عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بھی موجود تھے۔ اور فتح القدیر میں ہے کہ اس طریقہ پر نماز خوف اس وقت پڑھی جائے گی جب کہ سب ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں ورنہ افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک جماعت کو ایک امام پوری نماز پڑھادے اور دوسری جماعت کو دوسرا امام پوری نماز پڑھا دے۔ اور ترکیب مختار کتب فقہ میں دیکھ لی جائے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ یا کسی عالم سے معلوم کرلی جائے۔ واللہ اعلم۔

١٨٤٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

۱۸۴۳۔ ابوربیع زہرانی، فلیح، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا تذکرہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ اسی طرح جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

١٨٤٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تُومِئُ إِيمَاءً *

۱۸۴۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دنوں میں نماز خوف پڑھی بایں طور کہ ایک جماعت آپؐ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے سامنے، پھر آپؐ نے اس جماعت کے ساتھ جو کہ آپؐ کے ساتھ تھی ایک رکعت پڑھی، پھر یہ لوگ دشمن کی طرف چلے گئے پھر دوسری جماعت آئی اور اسے آپ نے ایک رکعت پڑھائی پھر دونوں جماعتوں نے (اسی ترتیب کے ساتھ) اپنی ایک ایک رکعت ادا کرلی۔ اور ابن عمرؓ نے فرمایا جب خوف اس سے بھی زائد ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ سے پڑھیں۔

(فائدہ) یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے اور در مختار میں ہے کہ اگر خوف زائد ہو اور سواری سے اترنے سے عاجز ہوں تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں۔ واللہ اعلم۔

١٨٤٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ*

١٨٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ

۱۸۴۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف میں حاضر تھا، ہم نے دو صفیں کیں ایک صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس وقت دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپؐ نے اور ہم سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کے لئے جھکے اور آپ بھی اور وہ صف بھی جو آپؐ کے قریب تھی، اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی تو پیچھے کی صف بھی سجدہ میں گئی اور جب وہ کھڑی ہو گئی تو پیچھے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا، پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا، پھر آپؐ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپؐ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی سجدہ کر چکی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انہوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۴۶۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبیلہ جہینہ کی ایک جماعت سے جہاد کیا، انہوں نے ہم سب سے بہت سخت قتال کیا جب ہم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو مشرکین بولے کہ کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ آور

مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ *

ہوتے تو انہیں کاٹ ڈالتے چنانچہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز سے مطلع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا اور مشرکین نے کہا کہ ان کی ایک اور نماز آئے گی جو انہیں اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے، جب عصر کا وقت آیا تو ہم نے دو صفیں باندھ لیں اور مشرک ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی آپؐ کے ساتھ تکبیر کہی اور آپؐ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا اور آپؐ نے سجدہ کیا اور آپؐ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا، پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور صف اوّل پیچھے اور صف ثانی آگے ہو گئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے اور آپؐ نے اور ہم سب نے رکوع کیا اور پھر آپؐ کے ساتھ صف اوّل نے سجدہ کیا اور دوسری صف کھڑی رہی، پھر جب یہ سجدہ کر چکی تو دوسری صف نے سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا، ابو الزبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے امراء نماز پڑھاتے ہیں۔

١٨٤٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ *

۱۸۴۷۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ والد، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ والد، صالح بن خوات، صالح بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف پڑھی بایں طور کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ کے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، پھر آپ کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپؐ کے پیچھے تھے انہوں نے اپنی ایک باقی رکعت ادا کر لی، پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہو گئے، پھر آپؐ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپؐ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک باقی رکعت

ادا کرلی، پھر آپؐ نے سلام پھیرا۔

۱۸۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ *

۱۸۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یزید بن رومان، صالح بن خوات نے اُن صحابی سے روایت نقل کی ہے کہ جنہوں نے غزوۂ ذات الرقاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی بایں طور کہ ایک جماعت نے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی، پھر آپؐ نے اپنی قریب والی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی پوری نماز پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے سامنے کھڑے ہوگئے اور پھر دوسری جماعت آئی اور آپؐ نے اس کے ساتھ بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپؐ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کرلی اس کے بعد آپؐ نے سلام پھیرا۔

۱۸۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ *

۱۸۴۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ذات الرقاع پہنچے، سو جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوڑ دیتے، پھر مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اور اس نے تلوار لے کر میان سے نکال لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپؐ مجھ سے نہیں ڈرتے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں! یہ بولا آپ کو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تیرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے؟ غرضیکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈرایا تو اس نے تلوار میان میں کرلی، اتنے میں نماز کے لئے اذان ہوئی تو آپؐ نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ پیچھے چلی گئی پھر آپ نے دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعت پڑھیں اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوگئیں اور قوم کی دو رکعتیں۔

(فائدہ) غزوہ ذات الرقاع مشہور غزوہ ہے۔ ۵ ہجری میں مقام غطفان میں ہوا ہے۔ اس غزوہ میں صحابہ کرامؓ کے قدموں پر چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اس لئے اسے ذات الرقاع بولتے ہیں اور اس وقت آپ مقیم ہوں گے اس لئے آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ہر ایک جماعت نے آپ کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں پھر بعد میں اپنی بقیہ نماز پوری کی ہو گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

١٨٥٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ *

۱۸۵۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں اور ہر جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

١٨٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ *

۱۸۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن رمح بن مہاجر، لیث (تحویل) قتیبہ، لیث، نافع، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو غسل کرے۔

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۵۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (تحویل) ابن رمح، لیث بن شہاب، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے منبر پر کھڑے ہونے کی حالت میں فرمایا جو تم میں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنبَرِ مَنْ جَاءَ مِنكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ *

جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو غسل کرے۔

١٨٥٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۸۵۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا ہوا فرمان حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

١٨٥٤- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ *

۱۸۵۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی آئے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پکارا اور کہا یہ کون سا وقت آنے کا ہے، وہ بولے آج میں مصروف ہو گیا، گھر پہنچنے نہیں پایا تھا کہ اذان سنی تو مجھ سے اور کچھ نہ ہو سکا صرف وضو ہی کر لیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صرف وضو ہی، اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور ہمارے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا مسنون ہے کیونکہ ترمذی، ابوداؤد اور سنن نسائی اور مسند احمد، سنن بیہقی اور مصنف ابی شیبہ اور ابن عبدالبر نے استذکار میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو غنیمت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے اور امام ترمذی نے اس روایت کی تحسین اور ابو حاتم نے صحت بیان کی ہے۔ اور امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی مسلک ہے اور اس کے لئے بکثرت احادیث میں دلائل موجود ہیں۔ بندہ مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خاموش ہونا اور پھر غسل کا دوبارہ حکم نہ فرمانا خود اس کی مسنونیت پر دال ہے۔

١٨٥٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ

۱۸۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کا خطبہ لوگوں کو دے رہے تھے، کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمرؓ نے تعریضاً فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو

عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ *

اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں، تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے امیر المومنین جب سے میں نے اذان سنی ہے وضو کے علاوہ اَور کچھ نہیں کیا صرف وضو ہی کر کے آیا ہوں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اور وضو ہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو غسل کرے۔

١٨٥٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ *

۱۸۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ پر واجب ہے۔

(فائدہ) یعنی اس کے اخلاق کریمہ کا تقاضایہ ہے کہ وہ غسل کر کے آئے اور بندہ مترجم کہتا ہے کہ جمعہ کے حقوق اور آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے لئے انسان غسل کرے۔ اسی چیز کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے تاکید کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ غسل جمعہ ہر ایک بالغ پر واجب ہے۔

١٨٤٧- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا *

۱۸۵۷۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں سے اور مدینہ کے بلند محلوں سے نوبت بہ نوبت آتے تھے اور عبائیں پہنے ہوئے ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی، چنانچہ ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ میرے پاس تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگر آج کے دن غسل کر لیا کرو تو بہت ہی خوب ہو۔

١٨٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيلَ

۱۸۵۸۔ محمد بن رمح، لیث، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام محنتی تھے اور ان کے پاس نوکر وغیرہ نہیں تھے تو ان میں سے بدبو آنے لگی اس لئے انہیں حکم دے دیا گیا کہ جمعہ کے دن غسل کر لیا کریں تو

لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ *

اچھا ہو۔

١٨٥٩ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ *

۱۸۵۹۔ عمرو بن سواد عامری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، بکیر بن اشج، ابو بکر بن منکدر، عمرو بن سلیم، عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نوجوان کو جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور جتنی ہو سکے خوشبو لگانا ضروری ہے۔ مگر بکیر راوی نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

١٨٦٠ - حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ *

۱۸۶۰۔ حسن حلوانی، روح بن عبادہ، ابن جریج، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے غسل کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا، طاؤسؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تیل یا خوشبو لگائے اگرچہ گھر والی کی ہو تو ابن عباسؓ نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

١٨٦١ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۶۱۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، (تحویل) ہارون بن عبداللہ ضحاک بن مخلد، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٨٦٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ *

۱۸۶۲۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ والد، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک بار غسل کرے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

۱۸۶۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ *

۱۸۶۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سمی مولیٰ ابی بکر، ابو صالح سمان، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن غسل جنابت کرے اور پھر مسجد جائے تو گویا کہ اس نے (اللہ کی راہ میں) ایک اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک گائے قربان کی، اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو اس نے ایک انڈہ(۱) قربان کیا اور جب امام خطبہ دینے کے لئے نکل آتا ہے تو وہ فرشتے جو حاضری لکھتے تھے خطبہ سننے کے لئے اندر چلے آتے ہیں۔

(فائدہ) ان گھڑیوں کے حساب اور شمار کے متعلق جمہور علماء کرام کا یہ مسلک ہے کہ ان کا شمار دن کے شروع ہونے سے ہے اور سنن نسائی و صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے، غرض دلائل قویہ سے یہی امر ثابت ہے کہ زوال سے پہلے ہی مسجد میں جانا افضل ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی اور غسل جمعہ کے بارے میں قاضی ابو یوسف کا یہ مسلک ہے کہ غسل نماز جمعہ کے لئے مسنون ہے۔ اور شیخ ابن عابدین فرماتے ہیں یہی چیز صحیح ہے اور یہی ظاہر روایت ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۶۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ *

۱۸۶۴۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح بن مہاجر، ابن رمح، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش ہو جا اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تم نے یہ گناہ کا کام کیا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور تمام علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ خطبہ کے وقت خاموش رہنا واجب ہے اور کسی قسم کا کلام کرنا حرام اور ہر وہ چیز جو کہ نماز کی حالت میں حرام ہے وہ خطبہ کے وقت بھی حرام ہے خواہ کھانا پینا ہو یا کلام و تسبیح، یا سلام کا جواب دینا، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہمہ قسم کے امور صحیح اور درست نہیں۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱) اس حدیث پاک سے کئی فوائد معلوم ہوتے ہیں (۱) جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے (۲) نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا چاہئے (۳) فضیلت کاملہ اسی کو حاصل ہوتی ہے جو غسل بھی کرے اور جلدی بھی آئے اور آکر آداب کا خیال رکھے۔ (۴) اجر و ثواب میں اعمال کے اعتبار سے لوگوں کے مراتب مختلف ہوتے ہیں (۵) شرعاً کسی ادنیٰ چیز کا صدقہ بھی حقیر نہیں سمجھا جاتا۔

نام پر صحیح قول یہ ہے کہ دل میں درود شریف پڑھے، زبان کے ساتھ اور پھر بلند آواز سے قطعاً درست نہیں، واللہ اعلم۔

١٨٦٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۸۶۵۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عمر بن عبدالعزیز، عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ، ابن مسیّب، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٨٦٦- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ *

۱۸۶۶۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابن شہاب نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ۔

١٨٦٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ *

۱۸۶۷۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہے چپ رہو اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ لغیت ابوہریرہؓ کی لغت ہے ورنہ اصل میں لفظ لغوت ہے۔

١٨٦٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا *

۱۸۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان بندہ بھی اس میں نماز پڑھے یا اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ دیدے، قتیبہ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کمی کو بیان فرمایا۔

١٨٦٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ

۱۸۶۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا *

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ وہ اسے دیدے اور آپؐ اپنے ہاتھ سے اس کی کمی کا اشارہ فرماتے اور اس کی رغبت دلاتے تھے۔

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۷۰۔ ابن مثنیٰ، ابن عدی، ابن عون، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک حسب سابق نقل فرماتے ہیں۔

١٨٧١ - وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۷۱۔ حمید بن مسعدہ باہلی، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

١٨٧٢ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ *

۱۸۷۲۔ عبداللہ بن سلام جمحی، ابوالربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے دیتے ہیں اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

١٨٧٣ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ *

۱۸۷۳۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں ساعت خفیفہ کا ذکر نہیں ہے۔

١٨٧٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ

۱۸۷۴۔ ابوالطاہر علی بن خشرم، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اپنے والد سے جمعہ کی ساعت کے بارے میں کچھ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ *

کرتے ہوں، میں نے کہاہاں، میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ گھڑی امام کے (خطبہ کے لئے) بیٹھنے سے نماز کے اختتام تک ہے۔

(فائدہ) اس ساعت اجابت کی تعیین میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، تقریباً ۴۲ قول علماء کرام نے اختیار کئے ہیں اور ہر ایک کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار مروی ہیں۔ بعض علمائے کرام مذکورہ بالا حدیث کی طرف گئے ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ جمعہ کی آخری ساعت ہے کہ عصر کے بعد سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک ہے اور در مختار اور اس کے حاشیہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساعت اجابت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ امام کے بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے اور یہی چیز زیادہ صحیح ہے۔ اور کتاب معراج میں ہے کہ اس وقت اپنے دل میں دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے کہ زبان سے دعا مانگنا ممنوع ہے اور ہمارے بعض مشائخ نے یہ قول اختیار کیا ہے کہ وہ عصر ہی کے وقت ہے اور شیخ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ ان کا مقصود اس سے جمعہ کی آخری ساعت ہے، اور یہی امام غزالی سے منقول ہے اور علامہ زرقانی سے منقول ہے کہ ۴۲ اقوال میں سے یہ دونوں قول صحیح ہیں اور ان دونوں ہی اوقات میں دعا مانگنا چاہئے اور اسی کے قریب قریب شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے منقول ہے اور قائما سے یہ مراد ہے کہ دعا اور عبادت میں مصروف رہے۔ باقی بندہ مترجم کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز اور اسی طرح دوسرے قول کے پیش نظر عصر کی نماز اس نے تمام حقوق اور آداب کے ساتھ ادا کی ہو۔ اور اس کے نزدیک صاحب در مختار کا قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ صحیح مسلم شریف کی مذکورہ بالا حدیث میں اس کی تصریح آگئی ہے باقی احوط قول شیخ زرقانی کا ہے جس کا فائدہ کے ابتدا میں ذکر کر دیا گیا ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

١٨٧٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا *

۱۸۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین ان دنوں کا جن میں آفتاب نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے، کیونکہ اسی دن میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی روز جنت میں داخل کئے گئے اور اسی روز جنت سے نکالے بھی گئے۔

(فائدہ) علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام جنت سے باہر پیدا کئے گئے اور پھر جنت میں داخل کئے گئے اور شیخ ابو بکر عربی نے احوذی شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ خروج آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فضیلت کا باعث ہے کیونکہ یہ سبب ہے انبیائے کرام کی ولادت اور خیر کثیر کا اور سبب ہے جنت میں داخلے کا، واللہ اعلم۔

١٨٧٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا

۱۸۷۶۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں کا بہترین دن جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی روز وہاں سے نکلے، اور قیامت

تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ *

جمعہ کے علاوہ اور کسی دن قائم نہ ہو گی۔

۱۸۷۷ - و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا هَدَانَا اللَّهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ *

۱۸۷۷۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں مگر قیامت کے روز سب سے سبقت لے جائیں گے، فرق اتنا ہے کہ ہر ایک امت کو ہمارے سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمیں ان کے بعد، پھر یہ دن جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہمیں اس کی ہدایت دی اور سب لوگ ہمارے بعد میں ہیں کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن اور نصاریٰ کی تیسرے دن ہوتی۔

۱۸۷۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ *

۱۸۷۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَدَانَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَدَانَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى *

۱۸۷۹۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے فرق اتنا ہے کہ ان لوگوں کو ہمارے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد سو انہوں نے اختلاف کیا، سو اللہ نے ہمیں اس حق بات کی ہدایت دی جس میں انہوں نے اختلاف کیا سو یہ وہی دن ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ عزوجل نے ہمیں اس کی ہدایت دی، سو جمعہ کا دن ہمارا ہے اور دوسرا دن یہود کا اور تیسرا نصاری کا۔

(فائدہ) آج کل سکول اور کالجوں میں جو اتوار کی چھٹی ہوتی ہے یہ نصاریٰ کا شیوہ ہے اور گمراہی کی دلیل ہے۔

۱۸۸۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

۱۸۸۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی

عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ *

ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے سبقت لے جانے والے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتابیں دی گئی ہیں اور ہمیں ان کے بعد، اور یہ وہ دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا سو انہوں نے اس میں اختلاف کیا، اللہ نے ہمیں ان کی ہدایت دی اور یہ لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں، چنانچہ یہود اگلے دن اور نصاریٰ اس کے بعد والے دن ہیں۔

۱۸۸۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَدَانَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِي رِوَايَةِ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ *

۱۸۸۱۔ ابو کریب، واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل، ابو مالک اشجعی، ابو حازم، ابوہریرہ، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن کے بارے میں بے راہ کر دیا سو یہود کے لئے ہفتہ اور نصاریٰ کے لئے اتوار ہے سو اللہ تعالیٰ ہمیں لایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن کی ہدایت فرمائی غرض کہ جمعہ، ہفتہ، اتوار اور اسی طرح یہ لوگ ہمارے قیامت کے دن تابع ہیں اور ہم دنیا والوں میں سب سے بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے کہ جن کا تمام خلقت سے پہلے فیصلہ کر دیا جائے گا اور واصل کی روایت میں "المقضی بینھم" کا لفظ ہے اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ *

۱۸۸۲۔ ابوکریب، ابن ابی زائدہ، سعد بن طارق، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں جمعہ کے دن کی ہدایت کی گئی اور ہم سے پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا۔ بقیہ روایت ابن فضیل کی حدیث کی طرح بیان کی۔

۱۸۸۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۸۸۳۔ ابوالطاہر، حرملہ، عمرو بن سواد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوعبداللہ اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ *

کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ پر فرشتے پہلے آنے والے اور اس کے بعد میں آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے کے لئے آموجود ہوتے ہیں اور جلدی آنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ قربان کرے پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسا کہ گائے قربان کرے پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسا کہ بکرا ذبح کرنے والا اور اس کے بعد آنے والا جیسا کہ مرغی ذبح کرنے والا اور اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسا کہ انڈا قربان کرنے والا۔

(فائدہ) قاضی فرماتے ہیں جمعہ کے اندر مرغی اور انڈے کے قبول کرنے میں اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اور فضل و کرم کی طرف اشارہ ہے، اور پھر یہ کہ جمعہ ہر ایک پر فرض ہے خواہ فقیر ہو یا غنی، برخلاف قربانی کے کہ وہ صرف مالداروں ہی پر فرض ہے اس لئے اس میں مرغی اور انڈے کی قربانی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، واللہ اعلم۔

١٨٨٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

١٨٨٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتَّى صَغَّرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ *

۱۸۸۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد کے ہر ایک دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو سب سے پہلے آنے والے کو لکھتا ہے سو سب سے پہلے آنے والا ایسا ہے جیسا کہ اونٹ کی قربانی کرنے والا پھر درجہ بدرجہ حتیٰ کہ اس کے مثل کہ جس نے راہ خدا میں ایک انڈا قربان کیا پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے تو نامہ اعمال لپیٹ دیتے ہیں اور ہر ایک دروازہ کے فرشتے خطبہ سننے کے لئے آجاتے ہیں۔

١٨٨٦- وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۸۸۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے غسل

وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

کیااور پھر جمعہ کے لئے آیااور جتنااس کے مقدر میں تھا(خطبہ سے پہلے) نماز میں مصروف رہاپھر خاموش رہایہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو گیا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے گناہ اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور تین دن اور زائد کے بخش دیے گئے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت نماز و تسبیح اور کلام وغیرہ کسی قسم کی اجازت نہیں ہے، اور سنتیں بھی خطبہ سے پہلے ہی پڑھنی چاہئیں، واللہ اعلم۔

١٨٨٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا *

۱۸۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا اور خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کو ہاتھ لگائے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

(فائدہ) خطبہ سنناواجب ہے خواہ سمجھے یانہ سمجھے، اور جن حضرات تک آواز نہ پہنچے ان کو خاموش رہناواجب ہے۔

١٨٨٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ *

۱۸۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، حسن بن عیاش، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر لوٹ کر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ حسن راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا اس وقت کیا وقت ہوتا تھا، فرمایا آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

١٨٨٩ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ

۱۸۸۹۔ قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، حضرت جعفرؒ اپنے والدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کس وقت پڑھتے تھے، انہوں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ *

نے فرمایا جب آپؐ جمعہ پڑھ لیتے تب ہم جاتے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے، عبداللہ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ اپنے اونٹوں کو آرام دیتے جب آفتاب ڈھل چکتا۔

۱۸۹۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۹۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، یحییٰ بن یحییٰ، علی بن حجر، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قیلولہ (دوپہر کو لیٹنا) اور دوپہر کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کھاتے تھے۔ ابن حجر نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔

۱۸۹۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ *

۱۸۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، یعلیٰ بن حارث محاربی، ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج زائل ہو جاتا تھا تو جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے تھے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور جمہور علمائے کرام اور صحابہ اور تابعین کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ صحیح نہیں، باقی البتہ تمام علماء کرام کے نزدیک زوال کے بعد فوراً جمعہ کی نماز پڑھنا مسنون ہے اور اس میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۸۹۲ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ *

۱۸۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، ہشام بن عبدالملک، یعلی بن حارث، حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوعؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور جب نماز پڑھ کر لوٹتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہیں پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں واپس آئیں۔

۱۸۹۳ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۸۹۳۔ عبداللہ بن عمر القواریری، ابو کامل جحدری، خالد، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے، پھر بیٹھ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ *

جاتے تھے، پھر کھڑے ہو جاتے جیسا کہ آج کل تم کرتے ہو۔

١٨٩٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ *

۱۸۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حسن بن ربیع، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دو خطبے پڑھا کرتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

١٨٩٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ *

۱۸۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، سماک، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور جس نے تم سے بیان کیا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا، خدا کی قسم! میں نے تو آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں ہیں۔

١٨٩٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)*

۱۸۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، حصین بن عبدالرحمٰن، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے تھے تو ایک دفعہ ایک اونٹوں کا قافلہ شام کی طرف سے (غلہ لے کر) آیا اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے، صرف بارہ آدمی رہ گئے تو سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی، واذا رأو الخ کہ جب کوئی تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

(فائدہ) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا مسنون ہے اور اسی طرح دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا بھی مسنون ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ کا یہی مسلک ہے اور اہل عراق اور تمام فقہاء امصار کا یہی مسلک ہے، علامہ زبیدی شارح احیاء فرماتے ہیں کہ امام کو دونوں خطبوں کے درمیان آہستہ سے دعا مانگنا مسنون ہے کہ جس میں ہاتھ وغیرہ کچھ نہیں اٹھائے جائیں گے اور قاری حنفی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ بہتر قرأت کرنا ہے کیونکہ ابن حبان سے مروی ہے کہ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطبوں کے درمیان قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور کہا گیا ہے کہ امام آہستہ سے سورۂ اخلاص پڑھے، واللہ اعلم (فتح الملہم ج ۲ نووی ص ۱۸۴) کذا فی شرح الطیبی۔

۱۸۹۷- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا *

۱۸۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اور کھڑے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۹۸- وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۱۸۹۸۔ رفاعہ بن ہشیم واسطی، خالد طحان، حصین، سالم بن ابی سفیان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک قافلہ آیا اور لوگ اس کی طرف چلے گئے اور بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہ رہا میں بھی ان میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے آخر تک یہ آیت نازل فرمائی کہ جب کوئی تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۸۹۹- وَحَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا) *

۱۸۹۹۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، حصین، ابو سفیان، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ میں ایک قافلہ آیا، سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سبقت کی اور آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں رہا ان بارہ (آدمیوں) میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب کوئی تجارت یا کھیل وغیرہ کی چیز دیکھتے ہیں تو اس کی طرف سبق کرتے ہیں۔

۱۹۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا

۱۹۰۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، عمرو بن مرہ ابو عبیدہ حضرت کعب بن عجرہؓ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بن ام حکمؓ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھا رہا تھا انہوں نے کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کسی تجارت اور کھیل وغیرہ کو دیکھتے

فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) *

ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑے ہوئے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

١٩٠١ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ *

۱۹۰۱۔ حسن بن حلوانی، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، حکم بن میناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ اپنے منبر کی لکڑیوں پر فرمارہے تھے کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا *

۱۹۰۲۔ حسن بن ربیع، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ کی نماز اور خطبہ درمیان تھے (نہ زیادہ لمبا نہ مختصر)۔

١٩٠٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّاءُ عَنْ سِمَاكٍ *

۱۹۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھیں سو آپؐ کی نماز اور خطبہ درمیانہ ہوتا تھا اور ابو بکر کی روایت میں زکریا عن سماک ہے۔

١٩٠٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ

۱۹۰۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپؐ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا کہ آپؐ ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں کہ وہ صبح و شام میں حملہ آور ہونے والا ہے، اور فرماتے تھے کہ میں

وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ *

اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملا کر بتاتے اور فرماتے امابعد کہ بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور سب کاموں میں برے کام خود تراشیدہ ہیں اور ہر ایک بدعت گمراہی(۱) ہے، پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کو اس کی جان سے زیادہ محبوب ہوں پھر جو مومن مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے اس کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچہ بھی مجھ پر ہے۔

(فائدہ) حدیث سے صراحۃً ہمہ قسم کی بدعتوں کی مذمت اور اس کی سراسر گمراہی ہونا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

١٩٠٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ يَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَيْمُونٍ ثُمَّ قَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ *

۱۹۰۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن میمون زعفرانی، جعفرؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور عبدالعزیز کی حدیث میں ہے کہ آپؐ اپنی دونوں انگلیاں ملا دیتے، اور ابن میمون کی روایت میں ہے کہ آپ اپنی بیچ کی انگشت اور انگوٹھے کے ساتھ کی انگشت ملاتے۔

١٩٠٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۰۶۔ عبد بن حمید، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ جمعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرماتے، پھر بلند آواز سے فرماتے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(۱) بدعت لغت میں ہر نئی چیز کو کہتے ہیں۔ شرعاً وہ بدعت جس کی احادیث میں شدید مذمت بیان کی گئی اور جسے گمراہی قرار دیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دین میں کوئی بات ایجاد کرنا یعنی ایسی چیز جو دین کا حصہ نہیں ہے اسے دین بنا کر پیش کرنا۔ معلوم ہو گیا کہ وہ نئی ایجادات جو دین کا حصہ سمجھ کر پیش نہیں کی جاتیں وہ بدعت کے زمرے میں داخل نہیں ہیں جیسے سواریوں میں کپڑوں میں اور کھانے پینے کی چیزوں میں نئی نئی ایجادات۔

١٩٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ *

١٩٠٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى وَهُوَ أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ

۱۹۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کی ان الفاظ کے ساتھ حمد و ثنا کرتے جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرماتے من یهده اللّٰه فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له وخیر الحدیث کتاب اللّٰه، پھر بقیہ حدیث ثقفی کی روایت کی طرح بیان کی۔

۱۹۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ یعنی ابو ہمام، داؤد، عمرو بن سعید، سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ضماد مکہ میں آیا اور وہ قبیلہ ازد شنوءۃ میں سے تھا اور جنوں و آسیب وغیرہ کو جھاڑ تا تھا تو مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں، تو اس نے کہا ذرا میں انہیں دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے ہاتھ سے شفا دیدے، غرضیکہ وہ آپؐ سے ملا اور بولا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنوں وغیرہ کو جھاڑ تا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفا عطا کر دیتے ہیں، تو آپؐ کی کیا مرضی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للّٰه نحمده ونستعينه من يهده اللّٰه فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد! ضماد بولے کہ ان کلمات کا اعادہ فرمائیے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ضماد کے سامنے ان کلمات کا اعادہ کیا، ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا کلام سنا، جادوگروں کی باتیں سنیں، شاعروں کے اشعار سنے، مگر اس کلام جیسا میں نے کسی کا کلام نہیں سنا، یہ کلام تو دریائے بلاغت تک پہنچ گیا، آپ اپنا دست مبارک بڑھائیے کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں، غرضیکہ انہوں نے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اور تمہاری قوم

أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ *

۱۹۰۹ - حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا *

۱۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوِيَ *

کی طرف سے بیعت لیتا ہوں، انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا وہ ان کی قوم پر سے گزرا تو اس لشکر کے سردار نے کہا تم نے اس قوم کی طرف سے تو کچھ نہیں لوٹا، تب ایک شخص نے کہا ہاں میں نے ان سے ایک لوٹ لیا، انہوں نے کہا جاؤ اسے واپس کر دو یہ ضماد کی قوم کا ہے (وہ ضماد کی بیعت کی وجہ سے امن میں آچکے ہیں)۔

۱۹۰۹۔ شریح بن یونس، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر، عبدالملک بن ابجر، واصل بن حبان روایت کرتے ہیں کہ ابووائل نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا اور بہت مختصر اور نہایت بلیغ پڑھا، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان تم نے بہت مختصر اور نہایت بلیغ خطبہ پڑھا اگر میں ہوتا تو ذرا لمبا کرتا، عمارؓ بولے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے آدمی کا نماز لمبی اور خطبہ مختصر پڑھنا یہ اس کی سمجھ داری کی دلیل ہے، سو تم نماز لمبی اور خطبہ مختصر پڑھا کرو اور بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔

۱۹۱۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور کہا من یطع اللّٰہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہت برا خطیب(۱) ہے، اس طرح پڑھ ومن یعص اللّٰہ ورسولہ۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں فَقَدْ غَوِیَ کا لفظ کہا ہے۔

(۱) اس خطیب کو "براخطیب" کیوں فرمایا اس بارے میں کئی احتمال ذکر کئے جاتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ اس لئے فرمایا کہ خطبے کا موقع تو بات کو کھول کر تفصیل سے بیان کرنے کا ہوتا ہے اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اکٹھے ایک ہی ضمیر میں کر دیا۔

(فائدہ) ومن یعصہما میں اس نے خدا اور اس کے رسول کو ایک ضمیر میں ادا کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو پسند نہیں فرمایا کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری ثابت ہوتی ہے، اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ دونوں کو جدا جدا بیان کرنا چاہئے، غور کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ میں بھی خدا اور اس کے رسولؐ کی برابری پسند نہیں کرتے تو جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب وغیرہ ثابت کر کے خدا کے ساتھ آپؐ کی برابری قائم کرتے ہیں، وہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩١١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ) *

۱۹۱۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق حنظلی، ابن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت صفوان بن یعلے اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے ونادو یامالك لیقض علینا ربك۔

١٩١٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ *

۱۹۱۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سورہ ق والقران المجید میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جمعہ کے دن سن کر یاد کی ہے کہ آپؐ اسے ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

١٩١٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

۱۹۱۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید، عمرہؓ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں جو کہ عمرہؓ سے بڑی تھیں، اور سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کیا۔

١٩١٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ ق إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ

۱۹۱۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، خبیب، عبداللہ بن محمد بن معن، حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سورہ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک ہی سے سن کر یاد کی ہے کہ آپؐ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور بھی ایک ہی تھا۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا *

١٩١٥ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ *

۱۹۱۵۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، محمد بن اسحاق، حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ، ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہمارا دو سال یا ایک سال یا کچھ ماہ تک ایک ہی تنور تھا اور میں نے سورہ ق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک ہی سے سن کر یاد کی ہے، آپ اس کو ہر ایک جمعہ میں منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تو پڑھا کرتے تھے۔

١٩١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ *

۱۹۱۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، حصین عمارہ بن رؤیب نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ وہ منبر پر (خطبہ میں) ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے، تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اپنی انگلی سے اس طرح کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کرتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

(فائدہ) خطبہ کے وقت ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور یہ کسی امام کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے اور ایسے ہی عربی زبان کے علاوہ اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا صحیح اور درست نہیں ہے۔

١٩١٧ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۹۱۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، حصین بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ اس نے جمعہ کے دن (خطبہ میں) اپنے ہاتھوں کو اٹھا رکھا ہے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

١٩١٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ

۱۹۱۸۔ ابو الربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ *

اس سے فرمایا اے فلاں نماز پڑھ لی، اس نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہ مسلک ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور کوئی شخص مسجد میں آئے تو کسی قسم کی نماز صحیح اور درست نہیں اور قاضی عیاضؒ نے یہی مسلک امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور تمام صحابہؓ و تابعین کا نقل کیا ہے اور عراقی نے محمد بن سیرین، شریح قاضی اور نخعی اور قتادہ اور زہری سے بھی یہی چیز نقل کی ہے اور یہی قول ابن ابی شیبہ نے حضرت علیؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، ابن مسیب، مجاہد، عطاء بن ابی رباح اور عروہ بن زبیرؓ سے نقل کیا ہے۔ اور امام نوویؒ نے یہی مسلک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے کتاب درایہ میں حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے مگر جب امام خطبہ کے لئے بیٹھتا تو پھر نماز کو چھوڑ دیتے تھے غرض کہ یہ چیز صحابہ کرامؓ سے اجماع کے درجہ میں منقول ہے۔ اور علامہ عینی اور امام طحاوی نے بکثرت احادیث اور آثار صحابہؓ اس بارے میں نقل کئے ہیں جن کے لئے تفصیل درکار ہے، بندہ مترجم کہتا ہے کہ آپؐ نے اس شخص کو جو نماز پڑھنے کا حکم دیا یہ خاص مصلحت پر مبنی تھا یعنی اس کی خستہ حالی پر لوگوں کو مطلع کر کے لوگوں کو اس پر خرچ کرنے کے لئے ابھارنا جیسا کہ کتب احادیث میں وہ واقعہ مذکورہ ہے اور آپؐ کے علاوہ اور کسی کے لئے یہ چیز صحیح اور درست نہیں۔ واللہ اعلم

١٩١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ *

۱۹۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یعقوب دورقی، ابن علیہ، ایوب، عمر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حماد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں باقی اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں ہے۔

١٩٢٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ *

۱۹۲۰۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کیا نماز پڑھ لی ہے، اس نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ دو رکعت پڑھ لو۔

١٩٢١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ ارْكَعْ *

۱۹۲۱۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، تو آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو نے دو رکعت پڑھ لیں، اس نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو دو رکعت پڑھ لو۔

١٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ *

۱۹۲۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام بھی نکل چکا ہو تو وہ دو رکعت (تحیۃ المسجد کی خطبہ سے پہلے) پڑھ لے۔

١٩٢٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا *

۱۹۲۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیک غطفانیؓ جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے تو سلیکؓ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھ لو۔

١٩٢٤ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا *

۱۹۲۴۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابی سفیان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے، آپؐ نے فرمایا اے سلیکؓ اٹھو اور دو مختصر سی رکعتیں پڑھ لو، پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو مختصر سی رکعتیں پڑھ لے۔

١٩٢٥ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ

۱۹۲۵۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ خطبہ پڑھ رہے تھے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مسافر آدمی ہے، اپنے دین کے متعلق سوال کرنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ آپؐ میری جانب متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا حتیٰ کہ میرے پاس آئے، پھر ایک کرسی

بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا *

لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے، آپؐ اس پر بیٹھ گئے اور مجھے وہ علوم سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائے تھے، پھر آپؐ نے اپنا خطبہ تمام کیا۔

(فائدہ) کتاب بدائع الصنائع میں ہے کہ ہمارے علمائے کرام کے نزدیک خطیب کو خطبہ کی حالت میں کلام کرنا مکروہ ہے، اور اگر ایسا کرے تو خطبہ فاسد نہیں ہوگا، باقی یہ چیز صحیح نہیں ہے بندہ مترجم کہتا ہے کہ خطبہ عربی زبان کے علاوہ ہو نہیں سکتا اس لئے اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا قطعاً صحیح نہیں ہے اور اسی طرح دوران خطبہ کسی اور زبان میں پند و نصیحت شروع کر دینا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ *

١٩٢٦۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن ابی رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ پر خلیفہ کیا اور خود مکہ مکرمہ چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورۂ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھی، پھر میں آپ سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ میں پڑھتے تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ جمعہ میں ان ہی دو سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

١٩٢٧۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل (دوسری سند) قتیبہ، عبدالعزیز دراوردی، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبیداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا اور حسب سابق روایت نقل کی، فرق صرف اتنا ہے کہ حاتم کی روایت میں ہے کہ آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھی اور عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلالؒ کی روایت کی طرح ہے۔

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى

١٩٢٨۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق، جریر، ابراہیم، محمد بن منتشر، بواسطہ اپنے والد، حبیب بن سالم مولیٰ نعمان بن

أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ *

بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کی نماز میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتاك حديث الغاشية پڑھا کرتے تھے، اور جب عید اور جمعہ دونوں ایک ہی دن (جمع) ہو جاتے تب بھی آپ دونوں نمازوں میں (یعنی عید اور جمعہ) میں ان ہی سورتوں کو پڑھتے۔

١٩٢٩ - وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۲۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابراہیم بن منتشر سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

١٩٣٠ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ *

۱۹۳۰۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ضمرہ بن سعید، حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ سورۂ جمعہ کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں اور کون سی سورت پڑھا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ هل اتاك حديث الغاشية(۱)۔

١٩٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ *

۱۹۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، سفیان (تحویل) مسلم البطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الٓمٓ تنزیل السجدہ اور هل اتى على الانسان حين من الدهر پڑھا کرتے تھے اور یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

١٩٣٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ

۱۹۳۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو کریب، وکیع، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(۱) ان احادیث کی بنا پر مسنون یہ ہے کہ امام نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ دوسری رکعت میں سورۂ منافقین یا پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربك الاعلى دوسری رکعت میں سورہ هل اتاك حديث الغاشية یا پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ هل اتاك حديث الغاشية پڑھے۔

سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٩٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ *

۱۹۳۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مخول سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، دونوں نمازوں کے بارے میں جیسا کہ سفیان نے بیان کیا۔

١٩٣٤ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى *

۱۹۳۴۔ زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر میں الٓم سجدہ اور سورۂ ہل اتی پڑھتے تھے۔

١٩٣٥ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِ الم تَنْزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا *

۱۹۳۵۔ ابوالطاہر، ابن وہب، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ الٓم سجدہ اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

١٩٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا *

۱۹۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھ لے تو اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔

١٩٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ *

۱۹۳۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، عبداللہ بن ادریس، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو چار رکعت (سنت) پڑھ لو، عمرو نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ ابن ادریس نے سہیل کا قول روایت کیا ہے کہ اگر تمہیں جلدی ہو تو پھر دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت گھر جا کر پڑھ لو۔

١٩٣٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ

۱۹۳۸۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) عمرو ناقد، ابوکریب، وکیع، سفیان، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت

قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنْكُمْ *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور جریر کی حدیث میں "منکم" کا لفظ نہیں ہے۔

١٩٣٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ *

۱۹۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو پھر اپنے گھر آکر دو رکعت (اور) پڑھتے اور پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(فائدہ) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمدؒ اور ایک قول میں امام شافعیؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھنا مسنون ہے اور قاضی ابو یوسفؒ کے نزدیک چھ رکعت کا پڑھنا مسنون ہے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہو جائے اور کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جو جمعہ کے بعد سنتیں پڑھے تو وہ چھ رکعت پڑھے اور یہی امام طحاویؒ کا مختار ہے، اور بندہ مترجم کے نزدیک یہی چیز اولی بالعمل ہے۔ باقی امام ابویوسفؒ کے نزدیک چار سنت پہلے پڑھے پھر اس کے بعد دو پڑھے، اس طرح چھ پڑھے اور یہی افضل ہے، واللہ اعلم۔

١٩٤٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ *

۱۹۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلوں کے متعلق بیان کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے یہاں تک کہ گھر نہ لوٹ آتے، پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میں نے یہ الفاظ حدیث (امام مالکؒ کے سامنے) پڑھے ہیں کہ پھر ان کو ضرور پڑھتے۔

١٩٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ *

۱۹۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو، زہری، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مزید) دو رکعت (اور) پڑھتے۔

١٩٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ

۱۹۴۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، ابن جریج، عمرو بن عطا بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جبیرؒ نے انہیں سائب بن اخت نمر کے

بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ *

پاس بھیجا، کچھ ایسی باتیں دریافت کرنے کے لئے جو انہوں نے معاویہؓ سے نماز میں دیکھی تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ پڑھا ہے پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی، پھر جب وہ اندر آ گئے تو مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آج جیسا کام پھر نہ کرنا، جب جمعہ پڑھ چکو تاوقتیکہ کوئی کلام نہ کر و یا اپنے مقام سے نہ چلے جاؤ تو کوئی دوسری نماز نہ پڑھنا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دو نمازوں کو ایسا نہ ملا دیں کہ نہ درمیان میں کلام کریں اور نہ دوسری جگہ نکلیں۔

(فائدہ) تاکہ دو نمازوں کے مل جانے کا شبہ نہ ہو، اس لئے یہ حکم فرمایا تو یہ چیز استحبابی ہے ضروری نہیں۔

١٩٤٣ - وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ *

۱۹۴۳۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جبیرؒ نے انہیں حضرت سائب بن یزید بن اخت نمرؓ کے پاس بھیجا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہے کہ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا رہا اور امام کا تذکرہ نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

١٩٤٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي

۱۹۴۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدالفطر کی نماز میں حاضر ہوا، سب کے سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور پھر خطبہ دیتے تھے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ کر اترے گویا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے

أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا) فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يُدْرَى حِينَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ أَبِي وَأُمِّي فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ *

سے بٹھانا شروع کیا اور پھر آپ ان کی صفیں چیرتے ہوئے عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپؐ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی تھے، آپؐ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا النبی اذا جاءك المومنات یبایعنك الخ حتی کہ آپؐ اس سے فارغ ہوئے اور پھر فرمایا کہ تم سب نے اس کا اقرار کیا، ایک عورت نے ان میں سے جواب دیا کہ اس کے علاوہ اور کوئی نہ بولی، ہاں اے اللہ کے نبی! راوی بیان کرتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ وہ کون تھی، پھر ان سب نے صدقہ دینا شروع کیا اور حضرت بلالؓ نے اپنا کپڑا بچھالیا اور کہا کہ لاؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں وہ سب چھلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر حضرت بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

(فائدہ) صحیح قول کے مطابق جس پر جمعہ واجب ہے اس پر عید کی نماز بھی واجب ہے، خواہ فطر ہو یا اضحی اور ایسے ہی نماز کے بعد خطبہ پڑھنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور اسی پر تمام صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدین اور سلف و خلف کا تعامل ہے، ابن منذر فرماتے ہیں کہ تمام فقہاء کا اسی پر اجماع ہے کہ خطبہ نماز کے بعد ہے اور اس کے خلاف درست نہیں، اور قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اور اسی پر تمام ائمہ کرام کا فتویٰ ہے۔

١٩٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ *

۱۹۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر خطبہ پڑھا، اور خیال ہے کہ آپؐ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا، پھر آپؐ ان کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور حضرت بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی تھی اور کوئی چھلا اور کوئی کچھ اور شے۔

١٩٤٦ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۴۶۔ ابو الربیع زہرانی، حماد (دوسری سند) یعقوب دورقی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت کرتے ہیں۔

١٩٤٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۱۹۴۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیہ الفطر کے دن پہلے نماز

اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ *

پڑھی اور پھر خطبہ پڑھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور آپؐ حضرت بلالؓ کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا یہ صدقہ فطر تھا، انہوں نے کہا نہیں اور صدقہ تھا جو کہ وہ دے رہی تھیں غرضیکہ ہر ایک عورت چھلے تک ڈالتی تھیں اور یکے بعد دیگرے ڈالتی جاتی تھیں، میں نے عطاء سے پوچھا اب بھی امام پر واجب ہے کہ خطبہ کے بعد عورتوں کے پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے، انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی کہ اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور معلوم نہیں کہ ائمہ اب یہ کیوں نہیں کرتے۔

۱۹۴۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ *

۱۹۴۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کے دن موجود تھا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور تکبیر کے نماز پڑھی، پھر بلالؓ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اس کی فرمانبرداری کی ترغیب دی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی، پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں بھی نصیحت کی اور پھر فرمایا صدقہ کرو اس لئے کہ اکثر تم میں سے جہنم کا ایندھن ہیں، سوا ایک عورت ان کے اخیر میں کالے رخساروں والی کھڑی ہوئی اور بولی کیوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کیونکہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ اپنے زیورات کی خیرات کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کے چھلے ڈالنے شروع کر دیئے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ سلف اور خلف صحابہ کرام اور تابعین سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ عیدین کے لئے اذان اور تکبیر سنت نہیں ہے۔

١٩٤٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ *

۱۹۴۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اذان نہ عیدالفطر میں ہوتی تھی اور نہ عید الاضحیٰ میں، پھر میں نے ان سے کچھ دیر کے بعد اس بات کو دریافت کیا تو انہوں (یعنی عطاء استاد ابن جریج) نے کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے خبر دی ہے کہ عیدالفطر میں نہ امام کے نکلنے کے وقت اذان ہوتی تھی اور نہ بعد میں اور نہ تکبیر ہوتی اور نہ اذان، اور نہ اور کچھ، اور اس دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

١٩٥٠- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويِعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ *

۱۹۵۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اوّل اوّل لوگوں نے بیعت کی تو ان کے پاس عبداللہ بن عباسؓ نے پیغام بھیجا کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی، سو تم آج اذان نہ دلوانا تو اس روز حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہئے اور وہ یہی کرتے تھے، چنانچہ ابن زبیرؓ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔

١٩٥١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ *

۱۹۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، حسن بن ربیع، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اذان اور اقامت کے عیدین کی نمازیں پڑھی ہیں۔

١٩٥٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ *

۱۹۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

١٩٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الِابْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ *

۱۹۵۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، داؤد بن قیس، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید قربان میں جس وقت نکلتے تو اوّلاً نماز پڑھتے، پھر جب نماز کا سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور سب اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ اب اگر آپ کو کسی لشکر کے روانہ کرنے کی حاجت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اس کے علاوہ اور کسی چیز کی ضرورت پیش آتی تو انہیں اس کا حکم فرماتے اور آپؐ فرمایا کرتے صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو اور عورتیں اس روز بکثرت صدقہ دیتیں، پھر آپ واپس تشریف لاتے اور یہی دستور چلتا رہا حتیٰ کہ مروان بن حکم حاکم مقرر ہوا اور میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے نکلا یہاں تک کہ عید گاہ آئے اور وہاں کثیر بن صلت نے گارے اور اینٹوں سے ایک منبر بنا رکھا تھا، مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف، جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے اس سے کہا کہ نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا، تو وہ بولا اے ابو سعیدؓ وہ سنت جو تم جانتے تھے چھوٹ گئی، میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور تم وہ بہتر کام کرو جو میں جانتا ہوں، تین مرتبہ یہ کہا جس پر وہ لوٹا۔

(فائدہ) ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر عید کا خطبہ پہلے پڑھ لے تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہوگی، باقی نماز جمعہ میں یہ چیز درست نہیں اس لئے جمعہ کے دن خطبہ پہلے ہی پڑھنا واجب اور ضروری ہے۔

١٩٥٤ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ *

۱۹۵۴۔ ابو الربیع، الزہرانی، حماد، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جوان اور پردہ نشین عورتیں عیدین میں آئیں لیکن حیض والی عورتیں مسلمانوں کے مصلّی (عید گاہ) سے دور رہیں۔

١٩٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو

۱۹۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، عاصم احول، حفصہ بنت سیرین،

خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ *

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کو عیدین میں نکلنے کے متعلق حکم دیا گیا، باقی حیض والیاں لوگوں کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھ تکبیر کہتی رہیں۔

(فائدہ) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کی خصوصیت تھی، باقی اب جب کہ معاصی اور بے حیائی اور بے شرمی، فسق وفجور، بدمعاشیاں، بازاروں میں گشت لگانا، سینما اور تھیٹروں میں جانا عام ہو گیا ہے اور یومیہ اس میں ترقی ہوتی جارہی ہے (معاذ اللہ) تو اب قطعاً اجازت نہیں ہے اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ کی عورتوں کو دیکھ لیتے تو آپ ان کو مساجد میں آنے سے روک دیتے، باقی بازاروں میں گشت لگانا اور سینما و تھیٹروں اور نمائشوں میں جانے کی تو کسی بھی زمانہ میں اجازت نہیں ہے، اور اگر کسی صاحب کو مترجم کے کلام پر شبہ ہو تو علمائے ربانیین سے دریافت کرے یا محققین کی کتابوں کا مطالعہ کرے تو انشاء اللہ حقیقت خود بخود واضح ہو جائے گی۔

١٩٥٦ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا *

١٩٥٦۔ عمرو ناقد، عیسیٰ بن یونس، ہشام، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید فطر اور قربان میں جوان حیض والیاں اور پردہ والیوں کو لے جائیں، سو حیض والیاں نماز کی جگہ سے دور رہیں اور کار خیر اور مسلمانوں کی دعوت خیر میں حاضر رہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی (وہ کیسے آئے) آپ نے فرمایا اسے اس کی بہن اپنی چادر اڑھا دے۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ معلوم ہوا بے پردہ آنے کا کوئی سوال ہی نہ تھا اور حدیث شریف میں جو پردے والیوں کا لفظ آرہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پردے کے قابل ہوں اور آپ یہ حکم اس لئے فرماتے تاکہ امور خیر اور نیکیوں میں اضافہ کا جذبہ پیدا ہو، اور آپ کی موجودگی میں تو کسی قسم کے فتنے کا سوال ہی نہیں تھا، لہٰذا اس زمانے کو زمانہ خیر القرون پر قیاس کرنا سراسر حماقت اور جہالت پر مبنی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٥٧ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

١٩٥٧۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید قربان میں تشریف لائے اور صرف دو رکعتیں پڑھیں، نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ بعد میں، پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلالؓ تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا تو کوئی عورت

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا*

اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار، جو گلے میں تھے۔

(فائدہ) یعنی عید گاہ میں عید کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

١٩٥٨ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۵۸۔ عمرو ناقد، ابن ادریس (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، محمد بن بشار، غندر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٩٥٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ *

۱۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اضحیٰ اور فطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ آپ ان میں ق والقران المجید اور اقتربت الساعۃ پڑھے تھے۔

١٩٦٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ *

۱۹۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، فلیح، ضمرہ بن سعید، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید (الفطر) میں کیا پڑھتے تھے تو میں نے جواب دیا کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر اور سورۂ ق والقران المجید۔

١٩٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا

۱۹۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کی دو بچیاں جنگ بعاث کا وہ واقعہ جو انصار نے نظم کیا تھا پڑھ رہی تھیں اور وہ (عیاذاً باللہ) گانے والیاں نہیں تھیں، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ شیطان کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں، اور یہ عید کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکرؓ ہر

وَهَذَا عِيدُنَا *

ایک قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

(فائدہ) یعنی انہیں خوشی کرنے دو، خوشی میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، آلات موسیقی کے ساتھ گانا، گراموفون اور ریکارڈ بجانا اور ڈوموں کا گانا وغیرہ، یہ تمام امور حرام ہیں، آئندہ احادیث کے ابواب میں اس کی خود تفصیل آجائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان امور کی حرمت بیان کی ہے۔ اور درمختار میں ہے کہ اس قسم کے تمام لہو ولعب حرام ہیں "الملاهي كلها حرام" واللہ اعلم۔

١٩٦٢ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ *

۱۹۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ وہ دونوں لڑکیاں دف سے کھیلتی تھیں۔

١٩٦٣ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ *

۱۹۶۳۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس دو لڑکیاں تھیں، منیٰ کے دنوں میں جو اشعار پڑھ رہی تھیں اور دف پیٹ رہی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابوبکرؓ ان بچیوں کو چھوڑ دے اس لئے کہ یہ عید کے دن ہیں (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو دیکھا ہے کہ آپؐ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی جو کھیل رہے تھے، اور میں لڑکی تھی اب تم خیال کرو کہ جو لڑکی کمسن ہو اور کھیل کی راغب ہو، وہ کتنی دیر تک دیکھے گی۔

(فائدہ) آپؐ نے اس لئے چہرہ مبارک پر کپڑا ڈال رکھا تھا کہ بچیاں آپؐ سے نہ شرمائیں اور یہ حبشی لوگ فوجی کرتب دکھا رہے تھے کہ جن کے دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اگر مردوں پر نظر نہ پڑے جیسا کہ آئندہ حدیث میں تصریح ہے۔

١٩٦٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ

۱۹۶۴۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ *

ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھوں اور آپؐ میری وجہ سے کھڑے رہے حتیٰ کہ میں ہی لوٹ گئی تو خیال کرو، جو لڑکی کمسن اور کھیل کی شوقین ہو گی وہ کتنی دیر تک کھیل دیکھے گی۔

(فائدہ) آپ برابر کھڑے رہتے اور اکتاتے نہ تھے، سبحان اللہ یہ آپؐ کا کمال خلق تھا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

١٩٦٥ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي *

۱۹۶۵۔ ہارون بن سعید ایلی، یونس بن عبدالاعلیٰ، عمرو، محمد بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں تھیں جو بعاث کی لڑائی کے اشعار پڑھ رہی تھیں، آپؐ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کی طرف سے پھیر لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مجھے جھڑکا کہ شیطان کا کھیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور فرمایا چلو رہنے دو، جب وہ غافل ہوئے تو میں نے ان دونوں کی چٹکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سوڈان (حبشی) ڈھالوں اور نیزوں سے کھیل رہے تھے سو مجھے (یاد نہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپؐ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتی ہو، میں نے کہا ہاں! سو آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپؐ کے رخسار پر تھا، اور آپؐ فرماتے تھے اولاد ارفدہ تم اپنے کھیل میں مصروف رہو حتیٰ کہ جب میں تھک گئی تو آپؐ نے فرمایا بس میں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا تو جاؤ۔

١٩٦٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ *

۱۹۶۶۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن حبشی لوگ آکر مسجد میں کھیلنے لگے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا تو میں نے آپؐ کے شانہ مبارک پر سر رکھ دیا اور ان کے کھیل کود کو دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے سیر ہو گئی۔

١٩٦٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۹۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ (دوسری سند)

يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْمَسْجِدِ *

ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی دونوں سندوں میں مسجد کا ذکر نہیں ہے۔

١٩٦٨ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِينَ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ حَبَشٌ *

۱۹۶۸۔ ابراہیم بن دینار، عقبہ بن مکرم عمی، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (ان ہی) کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی دروازے پر کھڑی ہوئی، کہ آپ کی گردن اور کانوں کے درمیان سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کھیل رہے تھے، عطاء (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ وہ فارسی یا حبشی تھے اور ابن عتیق (عمیر) بیان کرتے ہیں کہ وہ حبشی ہی تھے۔

١٩٦٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ *

۱۹۶۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیبؒ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور کنکریوں کی طرف جھکے تاکہ انہیں ماریں تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے عمرؓ ان کو چھوڑ دو (یعنی کھیلنے دو)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ

١٩٧٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۹۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی کی دعا مانگی اور اپنی چادر کو جس وقت کہ قبلہ کی طرف رخ کیا پلٹا۔

وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ *

(فائدہ) استسقاء کے معنی بارش کے لئے دعا کرنے کے ہیں اور اس کا ثبوت قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ہے، اور ہدایہ میں ہے کہ اس میں کوئی جماعت مسنون نہیں ہے، باقی اگر سب تنہا تنہا نماز پڑھ لیں تو جائز ہے اور آپؐ نے بھی بسا اوقات نماز پڑھی اور بسا اوقات نہیں پڑھی، جیسا کہ روایات بالا اس پر شاہد ہیں اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف استغفار ہی کیا کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے فقلت استغفروا ربکم الخ اور ایسے ہی آپ نے نیک فال لینے کے لئے اپنی چادر الٹی لیکن بخاری شریف کی روایت میں اس کا ثبوت نہیں ہے اور امام بخاری نے اس کے عدم ثبوت کے متعلق باب بھی باندھا ہے، باقی امام محمد رحمتہ اللہ کے نزدیک چادر کا پلٹنا مسنون ہے اور امام قدروری رحمتہ اللہ نے امام محمدؒ کے قول کو پسند کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٧١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی کی دعا کی، پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا، اور دو رکعت نماز پڑھی۔

١٩٧٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ *

۱۹۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف بارش طلب کرنے کے لئے نکلے اور جب آپؐ نے دعا کرنا چاہی تو قبلہ کا استقبال کیا اور اپنی چادر کو پلٹا۔

١٩٧٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

۱۹۷۳۔ ابو طاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لئے نکلے اور لوگوں کی طرف اپنی پشت کر لی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور قبلہ کا استقبال کیا اور چادر الٹی، اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

١٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ *

۱۹۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، ابی بکیر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ دعا کرنے میں ہاتھ اتنے اٹھاتے تھے کہ آپؐ کے بغل کی سفیدی نظر آجاتی۔

(فائدہ) یہ صرف نماز استسقاء کی خصوصیت ہے، باقی اور ادعیہ میں اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند نہیں اٹھانا چاہئے کیونکہ تقریباً تین احادیث صحیحہ سے ادعیہ میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔

١٩٧٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ *

۱۹۷۵۔ عبد بن حمید، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

١٩٧٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ *

۱۹۷۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ اور دعاؤں میں سے کسی بھی دعا میں اپنے ہاتھوں کو (اتنا) نہیں اٹھاتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجائے، اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں راوی کو ایک بغل اور دونوں بغلوں میں شبہ ہے۔

١٩٧٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۹۷۷۔ ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

١٩٧٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ

۱۹۷۸۔ یحییٰ بن مالک، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک ابن ابی نمر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازہ سے جو کہ دار القضاء کی جانب ہے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کے مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے ہم پر بارش نازل فرمائے، چنانچہ رسول

وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُغِثْنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوْلَنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا مانگنی شروع کی، اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب کر الٰہی ہمیں بارش سے سیراب فرما الٰہی ہم کو بارش سے سیراب فرما، انسؓ کہتے ہیں کہ بخدا ہم نہ آسمان میں گھٹا دیکھتے تھے اور نہ ہی بدلی کا کوئی ٹکڑا، اور ہم میں اور سلع پہاڑی کے درمیان نہ کوئی گھر تھا اور نہ محلہ، غرض سلع کے پیچھے سے ڈھال کے بقدر ایک بدلی اٹھی، جب آسمان کے درمیان آئی تو پھیل گئی اور بارش ہونے لگی، بخدا پھر ہم نے ایک ہفتہ تک آفتاب نہیں دیکھا، پھر وہی شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے آیا اور حضور خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپؐ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ اب بارش روک دے، چنانچہ آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور عرض کیا الٰہی ہمارے گرد برسا نہ ہم پر، الٰہی ٹیلوں پر، بلندیوں پر اور نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا، بارش فوراً بند ہو گئی اور ہم نے دھوپ میں چلنا شروع کر دیا۔ شریک راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

(فائدہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف دعا ہی کافی ہے اور بارش کی موقوفی کے لئے نماز مشروع نہیں ہے۔

١٩٧٩ - وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى

۱۹۷۹۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک قحط پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گئے اور بال بچے بھوک سے مر گئے پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا الٰہی ہمارے چاروں طرف برسا نہ ہم پر غرضیکہ آپ جدھر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اسی طرف سے بدلی کھل جاتی تھی

نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ *

حتیٰ کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ صحن کی طرح درمیان سے کھل گیا اور قناہ کا نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے بارش کی خبر دی۔

۱۹۸۰ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ *

۱۹۸۰۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، محمد بن ابوبکر مقدمی، معمر، عبیداللہ ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھا رہے تھے تو لوگ آپؐ کے سامنے کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہا یا نبی اللہ! مینہ نہیں برستا، درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے، اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں ہے کہ مدینہ پر سے کھل گیا اور چاروں طرف برستا رہا اور مدینہ منورہ میں ایک بوند بھی نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ وہ گول دائرہ (پٹی جو کسی چیز کے چاروں طرف باندھو کی طرح کھلا ہوا تھا۔

۱۹۸۱ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تَهُمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ *

۱۹۸۱۔ ابوکریب، ابواسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدلیوں کو جمع کر دیا اور میں نے دیکھا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جاتا ہوا ڈرتا تھا۔

۱۹۸۲ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ حَفْصَ ابْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ تُطْوَى *

۱۹۸۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، حفص بن عبید اللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپؐ منبر پر تشریف فرما تھے اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنا اضافہ ہے کہ میں نے بادل کو اس طرح پھٹتے ہوئے دیکھا جیسا کہ ایک چادر کو لپیٹ دیا جائے۔

۱۹۸۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۹۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر مینہ برسا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو آپؐ نے اپنا

وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالَى *

کپڑا کھول دیا یہاں تک کہ آپ کے سر پر بارش پہنچی، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا یہ اس لئے کہ یہ ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بارش کسی مون سون وغیرہ کی بنا پر نہیں ہوتی بلکہ یہ صرف حکم الٰہی ہے اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ۔

١٩٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ *

۱۹۸۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر، بن محمد، عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی اور بادل کا دن ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اس کے خوف کے اثرات پہچانے جاتے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر، سو اگر بارش ہو جاتی تو آپ خوش ہو جاتے اور پریشانی جاتی رہتی، عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ سے پوچھا تو فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ شاید کوئی عذاب نہ ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور بارش دیکھتے تو فرماتے یہ رحمت ہے۔

١٩٨٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ قَالَتْ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا) *

۱۹۸۵۔ ابوطاہر، ابن وہب، ابن جریج، عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب زور سے ہوا چلتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الٰہی میں اس ہوا کی بہتری مانگتا ہوں جو اس میں ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور وہ بہتری جو اس میں بھیجی گئی ہے، اور اس کی برائی سے اور اس برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے پناہ مانگتا ہوں، اور فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بدلی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر اندر آگے پیچھے ہوتے رہتے اور جب بارش ہونے لگتی تو یہ چیز جاتی رہتی، میں نے یہ چیز پہچان لی اور آپؐ سے پوچھا فرمایا اے عائشہؓ (میں ڈرتا ہوں) کہیں ایسا نہ ہو جیسا کہ عاد کی قوم نے کہا تھا یہ بدلی ہے جو ہمارے نالوں کے سامنے سے آئی ہے، اور کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے (لیکن اس میں عذاب الیم تھا)۔

١٩٨٦- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا (هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا) *

۱۹۸۶۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث (دوسری سند) ابوطاہر عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابونصر، سلیمان بن یسار، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوا نظر آجائے، آپؐ مسکرایا کرتے تھے اور جب بادل یا آندھی کو دیکھتے تو آپؐ کے چہرے پر خوف کے اثرات نمایاں ہونے لگتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ بادل دیکھ کر اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی اور جب آپؐ بادل کو دیکھتے ہیں تو مجھے آپؐ کے چہرے پر خوف کا اثر معلوم ہوتا ہے، آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! مجھے اس بات کا خوف رہتا ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب اس نے عذاب کو دیکھا تو بولی یہ ہم پر برسنے والا بادل ہے۔

١٩٨٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ *

۱۹۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مجھے صبا (مشرق کی ہوا) سے مدد دی گئی اور قوم عاد، دبور (مغرب کی ہوا) سے ہلاک کی گئی۔

١٩٨٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۸۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ (دوسری سند) عبداللہ بن عمرو بن محمد بن ابان الجعفی، عبدہ بن سلیمان، اعمش، مسعود بن مالک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخُسُوْفِ

۱۹۸۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ

۱۹۸۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپؐ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، بہت دیر تک قیام کیا، پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا، اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا اور خوب لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا اور خوب لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اس کے بعد کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم تھا اس کے بعد رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا مگر یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا، اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو چکا تھا چنانچہ آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں کسی کی موت اور زندگی سے یہ گہن میں نہیں آتے، جب تم ان دونوں کو گہن ہوتے دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی غیرت والا نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت خدا کی قسم! اگر تم وہ جان لیتے جو کہ میں جانتا ہوں تو تم روتے بہت اور ہنستے کم، آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے احکام الٰہی کی تبلیغ کر دی ہے، اور مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

آيَاتِ اللَّهِ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر مرضی الٰہی کوئی چاند میں بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۱۹۹۰ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ *

۱۹۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، حضرت ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور یہ بھی اضافہ ہے کہ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا کہ خداوند میں نے تیرے احکام پہنچا دیئے۔

۱۹۹۱ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ

۱۹۹۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابوالطاہر، محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے، کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبی قرأت کی، پھر تکبیر کہی اور بہت لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد کہا اور پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قرأت کی مگر پہلی قرأت سے کم، پھر تکبیر کہی اور پہلے رکوع سے کم لمبا رکوع کیا، اس کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد کہا اور پھر سجدہ کیا اور ابوالطاہر نے اپنی روایت میں سجدہ کا تذکرہ نہیں کیا اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کیا یہاں تک کہ چار رکعتیں پوری کیں اور ان میں چار سجدے کئے اور آپؐ کے فارغ ہونے سے پہلے پہلے سورج روشن ہو گیا، پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد و ثنا کی جو اس کی شان کے مطابق ہے اور پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زندگی سے ان میں گہن نہیں ہوتا لہٰذا جب تم انہیں گہن ہوتا دیکھو تو نماز کی طرف سبقت کرو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک

وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ وَقَالَ أَيْضًا فَصَلُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أُقَدِّمُ و قَالَ الْمُرَادِيُّ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

کہ نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر انہیں روشن کر دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اس جگہ پر وہ تمام چیزیں دیکھ لیں کہ جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جنت کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لے رہا ہوں جبکہ تم نے مجھے آگے ہوتے ہوئے دیکھا اور مرادی راوی نے اتقدم کا لفظ کہا ہے معنی ایک ہی ہیں، اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو پاش پاش کر رہا ہے جبکہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا اور میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا اسی نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑے، اور ابوالطاہر راوی کی حدیث وہیں پوری ہو گئی جہاں آپؐ نے فرمایا نماز کی طرف سبقت کرو اس کے بعد کچھ بیان نہیں کیا۔

١٩٩٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ *

۱۹۹۲۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابوعمرو، ابن شہاب زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپؐ نے ایک منادی اعلان کے لئے بھیج دیا کہ نماز تیار ہے، آپؐ آگے بڑھے تکبیر کہی اور نماز پڑھائی کہ دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

١٩٩٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ *

۱۹۹۳۔ محمد بن مہران رازی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن نمر، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی اور دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کئے، زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے کثیر بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

١٩٩٤- وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ *

۱۹۹۴۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، محمد بن ولید، زبیدی، زہری، کثیر بن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج گرہن ہونے کی نماز اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسا کہ عروہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

١٩٩٥- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَاذْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجَلِيَا *

۱۹۹۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے انہوں نے حدیث بیان کی جنہیں میں سچا جانتا ہوں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا اور آپؐ نے نماز میں بہت ہی لمبا قیام کیا، بایں طور کہ آپؐ قیام کرتے اور پھر رکوع کرتے، پھر قیام کرتے اور پھر رکوع کرتے اور پھر قیام کرتے اور پھر رکوع کرتے غرضیکہ دو رکعت پڑھتے کہ ہر ایک رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعت میں چار سجدے غرضیکہ جب آپؐ فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا اور جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں کہ اللہ ان سے ڈراتا ہے تو جب گہن دیکھو تو ان دونوں کے روشن ہونے تک اللہ کا ذکر کرو۔

١٩٩٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ *

۱۹۹۶۔ ابوغسان، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کئے اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

١٩٩٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللَّهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ *

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آکر سوال کرنے لگی اور بولی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا، عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر سوار ہوئے اور سورج گرہن ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ نمازوں میں امامت کرتے تھے اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوگئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا اس کے بعد سر اٹھایا اور پھر لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور اس کے بعد بہت لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا اور پھر سر اٹھایا اور سورج روشن ہو چکا تھا اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ تم دجال کے فتنہ کی طرح قبروں کے بارے میں فتنوں میں مبتلا ہو گئے (نعوذ بك من عذاب القبر وفتنه القبر) عمرہؒ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرما رہی تھیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ عذاب نار اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہیں۔

١٩٩٨ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

۱۹۹۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب (تحویل) ابن ابی عمر، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١٩٩٩- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَاكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُولَجُونَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ *

١٩٩٩۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، ہشام دستوائی، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سخت گرمی کے دن میں سورج گرہن ہوا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی اور بہت ہی لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے اور پھر بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا کیا اور پھر سر اٹھایا، پھر دو سجدے کئے اور پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے، پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں تم جاؤ گے وہ میرے سامنے آئیں اور جنت تو ایسی آئی کہ اگر ایک خوشہ میں اس میں سے لینا چاہتا تو لے لیتا یا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہیں پہنچا، اور میرے سامنے دوزخ لائی گئی اور میں نے ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اسے عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے ایک بلی کو پکڑ رکھا تھا کہ اسے نہ تو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی ہی تھی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی، اور میں نے دوزخ میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ وہ آنتیں دوزخ میں رہا ہے (استغفر اللہ) اور عرب کے لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن نہیں ہوتے مگر کسی بڑے آدمی کے مر جانے پر تو آپؐ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں لہٰذا جب گرہن ہوں تو روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

٢٠٠٠- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً وَلَمْ يَقُلْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ *

٢٠٠٠۔ ابو غسان مسمعی، عبدالملک بن صباح، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں نے ایک بڑی آواز والی لمبی کالی حمیری عورت کو دیکھا اور یہ نہیں کہا وہ بنی اسرائیل سے تھی۔

٢٠٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

٢٠٠١۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (تحویل) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر

اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس دن حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا سورج گرہن ہوا تو لوگ کہنے لگے کہ حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ کے ساتھ چھ رکوع اور چھ سجدے کئے بایں طور کہ اولاً تکبیر کہی اور پھر قرأت کی اور بہت لمبی قرأت کی اور پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور پھر پہلی قرأت سے کم قرأت کی اور پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا اور اس کے بعد دوسری قرأت سے کم قرأت کی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا اور پھر سجدہ میں گئے اور دو سجدے کئے اور پھر کھڑے ہوئے اور اس رکعت میں بھی تین رکوع کئے اور اس میں کوئی رکعت ایسی نہ تھی مگر اس میں ہر ایک پہلا رکوع پچھلے رکوع سے لمبا تھا اور اس کا رکوع سجدہ کے برابر تھا اس کے بعد پیچھے ہٹے اور تمام صفیں پیچھے ہوئیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب پہنچ گئے اور پھر آپ آگے بڑھے اور تمام آدمی آپؐ کے ساتھ آگے ہوئے، پھر آپؐ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے غرضیکہ نماز سے جس وقت فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ انسانوں میں سے کسی کے مرنے سے گرہن نہیں ہوتیں لہٰذا جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو اس کے روشن ہونے تک نماز پڑھو اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے مگر میں نے اسے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے دوزخ کو بھی میرے سامنے لایا گیا اور یہ اس وقت جب کہ تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ مجھ تک نہ آ جائے وہ اتنی قریب ہوئی کہ میں نے اس میں ٹیڑھے منہ کی لکڑی والے کو دیکھا کہ وہ اپنی گھڑی کو آگ میں　　　رہا تھا اور وہ دنیا میں

النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ *

اس ٹیڑھی لکڑی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا اگر اس کا مالک سمجھ گیا تو کہہ دیا یہ میری لکڑی میں اٹک گئی اور اگر خبر نہ ہوتی تو لے جاتا، اور اس میں میں نے بلی والی کو بھی دیکھا کہ جس نے بلی باندھ رکھی تھی جسے نہ کھلاتی اور نہ چھوڑتی کہ حشرات الارض میں سے کچھ کھائے حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی اور میرے سامنے جنت بھی لائی گئی اور یہ اس وقت ہوا جبکہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ پر جاکھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میرا خیال تھا کہ اس کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تاکہ تم اسے دیکھ لو پھر میرا خیال ہوا کہ ایسا نہ کروں اور جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ان میں سے ہر ایک کو میں نے اپنی نماز میں دیکھ لیا۔

٢٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَى جَنْبِي فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِي مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

٢٠٠٢۔ محمد بن علاء ہمدانی، ابن نمیر، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اس وقت نماز پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے، انہوں نے (اشارہ سے) ہاں کہا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ مجھے غشی آنے لگی اور میں نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر تھی اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، اما بعد! کوئی چیز ایسی نہیں رہی کہ جسے میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اسے اپنے اس مقام پر دیکھ لیا حتیٰ کہ جنت بھی اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی نازل کی گئی کہ تم اپنے قبروں میں مسیح دجال کے فتنہ کی طرح یا اس کے برابر آزمائے جاؤ گے، معلوم نہیں کہ کون سا جملہ کہا، اسماءؓ بیان کرتی ہیں تم میں سے ہر ایک

لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَيُقَالُ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ *

کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے، سو اگر وہ مومن یا موقن ہو گا، معلوم نہیں کہ کون سا لفظ کہا تو وہ کہہ دے گا کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس کھلے معجزے اور سیدھی راہ لے کر آئے تو ہم نے آپؐ کی نبوت پر لبیک کی اور آپؐ کی اطاعت کی تین مرتبہ کہے گا، تو اس سے کہا جائے گا کہ سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو مومن ہے لہٰذا صالح ہونے کی حالت میں سو جا اور منافق یا مرتب کہے گا مجھے کچھ معلوم نہیں میں تو لوگوں سے سنتا تھا کہ وہ کچھ کہتے تھے، سو میں نے بھی کہہ دیا۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا کیونکہ آپؐ نے فرمایا کہ جو چیزیں مجھے پہلے سے معلوم نہیں تھیں وہ بتلا دی گئیں، سو یہ اطلاع غیب ہے اور نبی کو یہی چیز حاصل ہوتی ہے، علم غیب اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں ہے، واللہ اعلم۔

٢٠٠٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا *

۲۰۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی تو لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے، اور باقی حدیث ابن نمیر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

٢٠٠٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ *

۲۰۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ بیان کرتے ہیں کہ یہ نہ کہو کہ سورج کو کسوف (گرہن) ہوا ہے بلکہ یوں کہو کہ سورج کو خسوف ہوا۔

(فائدہ) کسوف اور خسوف دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور چاند اور سورج کے لئے ان الفاظ کا استعمال صحیح اور درست ہے۔

٢٠٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى

۲۰۰۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، ابن جریج، منصور بن عبدالرحمٰن، صفیہ بنت شیبہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھبرائے یعنی جس روز سورج گرہن ہوا اور آپؐ نے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپ کو لا کر دی گئی اور نماز میں اتنی دیر قیام کیا کہ اگر کوئی شخص آتا تو وہ بھی نہ سمجھ سکتا کہ آپؐ نے رکوع کیا ہے

لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ *

جیسا کہ بہت دیر قیام کرنے کی وجہ سے آپؐ سے رکوع کرنے مروی ہوئے ہیں۔

(فائدہ) سنن ابی داؤد شریف، نسائی شریف اور شمائل ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت صراحۃً مذکور ہے اور اس میں سورج گرہن پر جو آپؐ نے نماز پڑھی ہے اس میں تعدد رکوع اور سجود کا تذکرہ نہیں ہے اس لئے اسی روایت پر عمل کیا جائے گا اور جیسا کہ اور نمازیں ایک رکوع فی رکعت اور دو سجدوں کے ساتھ پڑھی جاتی تھی اسی طرح یہ بھی پڑھی جائے گی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس روز سورج گرہن ہوا گرمی کی شدت اور پریشانی تھی اور پھر آپؐ نے قیام بہت طویل فرمایا تھا اور آپؐ کو نماز میں احوال عجیبہ اور جنت اور دوزخ تک دکھلائی گئی تو کبھی آپؐ تکبیر کہتے اور کبھی تسبیح، توان امور کی بناء پر روایات میں یہ اختلاف ہو گیا ہے چنانچہ اس کے برخلاف مسند احمد اور حاکم میں صراحۃً روایات موجود ہیں، اور حدیث بالا خود اس چیز کو بیان کر رہی ہے۔ اور در مختار میں ہے کہ اس نماز میں رکوع، سجدہ، قیام ادعیہ اور اذکار ان تمام امور کو طویل کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور کم از کم دو رکعت پڑھی جائے گی اور چار سے زائد بھی پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور جب تک سورج روشن نہ ہو جائے نماز میں مصروف رہے۔ اور در مختار میں قہستانی کا قول منقول ہے کہ اس نماز میں خطبہ وغیرہ نہیں پڑھا جائے گا، تحفہ محیط کافی اور ہدایہ وغیرہ میں اسی کی تصریح کی گئی ہے، اور شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ روایت میں جو خطبہ مذکور ہوا ہے وہ شبہ کے ازالہ کے لئے آپؐ نے دیا تھا بقصد شریعت اور عبادت نہیں تھا، باقی چاند کے گرہن ہونے پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مسنون نہیں ہے، سب علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں اور یہی امام مالکؒ کا مسلک ہے۔

٢٠٠٦ - وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي *

۲۰۰۶۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک عورت کو دیکھتی تھی جو مجھ سے زیادہ بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

٢٠٠٧ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي فَأَقُومُ

۲۰۰۷۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، منصور، صفیہ بنت شیبہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپؐ گھبرائے اور غلطی سے کسی عورت کی چادر لے لی، اس کے بعد آپؐ کو آپؐ کی چادر لادی گئی اور میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں کھڑے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور آپؐ نے بہت لمبا قیام کیا حتیٰ کہ میں اپنے کو دیکھتی تھی کہ طبیعت چاہتی تھی کہ بیٹھ جاؤں سو میں نے ایک ضعیف عورت کو دیکھا اور اپنے دل میں کہا یہ تو مجھ سے بہت زیادہ کمزور ہے پھر

فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ *

میں کھڑی رہی اور آپؐ نے رکوع کیا اور بہت لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا حتیٰ کہ اگر کوئی اور شخص آتا تو جانتا کہ آپؐ نے ابھی رکوع نہیں کیا۔

۲۰۰۸- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ

۲۰۰۸- سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گرہن ہوا اور صحابہ کرام آپؐ کے ساتھ تھے، آپؐ نے بہت لمبا قیام بقدر سورہ بقرہ کے کیا پھر بہت لمبا رکوع کیا اور پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام اور وہ پہلے قیام سے کم تھا اور اس کے بعد بہت لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع (۱) سے کم تھا اور پھر سجدہ کیا اور پھر بہت لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اس کے بعد اتنا لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور اس کے بعد بہت لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا، تو فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے منکسف نہیں ہوتی ہے، لہٰذا جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنے اس مقام میں کسی چیز کو لیا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ رک گئے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی اور اس میں سے ایک خوشہ لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو دنیا کی بقا تک تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا مگر آج کی طرح اسے اور کبھی نہیں دیکھا، اور دوزخ میں زیادہ رہنے والیاں میں نے عورتیں ہی دیکھیں، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیوں، آپؐ نے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے، عرض کیا گیا کیا اللہ کی ناشکری کرتی ہیں، فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان

(۱) علماء حنفیہ کے ہاں صلوٰۃ کسوف میں بھی باقی نمازوں کی طرح ایک رکعت میں ایک ہی رکوع مشروع ہے اور ان حضرات کا استدلال احادیث کثیرہ و آثار صحابہ سے ہے۔ ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۶۴۹ ج ۲۔

قَالَ بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ *

نہیں مانتیں اگر زندگی بھر کوئی ان سے احسان کرے پھر اس کی طرف سے کوئی خلاف مرضی بات دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

٢٠٠٩ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ *

۲۰۰۹۔ محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے لیکن اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا ہے۔

٢٠١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ *

۲۰۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔

٢٠١١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا *

۲۰۱۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابو بکر بن خلاد، یحییٰ قطان، سفیان، حبیب، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے کسوف کی نماز پڑھی، قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا، اور پھر دوسری بھی اسی طریقہ سے ادا فرمائی۔

٢٠١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۱۲۔ محمد بن رافع، ابو النضر، ابو معاویہ، شیبان نحوی، یحییٰ، ابو سلمہ، عبداللہ عمرو بن العاص (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو اعلان کر دیا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھیں اور ہر ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور پھر سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

نُودِيَ بِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ *

کرتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع اور سجدے نہیں دیکھے۔

٢٠١٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ *

۲۰۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، اسماعیل، قیس بن ابی حازم، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ جن سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے منکسف نہیں ہوتے، لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تم سے دور کر دے۔

٢٠١٤ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا *

۲۰۱۴۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، یحییٰ بن حبیب، معتمر، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند انسانوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے منکسف نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں لہٰذا جب تم انہیں گرہن ہوتا دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

٢٠١٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ *

۲۰۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو اسامہ، ابن نمیر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، وکیع (تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان اور مروان، اسماعیلؒ سے اسی اسناد کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ جس روز آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال ہی کی بناپر ہوا ہے۔

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

۲۰۱۶۔ ابو عامر اشعری، عبداللہ بن براد، محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن

قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ *

ہوا تو آپؐ گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے اس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے حتیٰ کہ مسجد میں آئے اور اتنے لمبے قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھتے رہے کہ میں نے کبھی بھی آپ کو نہیں دیکھا کہ آپؐ کسی نماز میں ایسا کرتے ہوں، پھر فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں وہ بھیجتا ہے کسی کی موت وحیات کی وجہ سے یہ منکشف نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور استغفار کی طرف سبقت کرو اور ابن علاء کی روایت میں "خسفت" کے بجائے "کسفت" کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

٢٠١٧ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ *

٢٠١٧۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، بشر بن مفضل، جریری، ابوالعلاء حیان بن عمیر، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ اتنے میں سورج گرہن ہو گیا تو میں نے تیروں کو پھینک دیا اور خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ آج آپؐ سورج گرہن ہونے پر کیا کرتے ہیں، تو میں آپؐ تک پہنچا تو آپؐ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا، تکبیر و تحمید اور تہلیل میں مصروف ہیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا اور آپؐ نے دو سورتیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

(فائدہ) اور یہی چیز مسنون بھی ہے کہ اور نمازوں کی طرح کم از کم دو رکعت پڑھی جائیں گی لیکن یہ نماز دوسری نمازوں سے لمبی پڑھی جائے گی۔

٢٠١٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ

٢٠١٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، جریری، حیان بن عمیر، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا تو میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہا کہ خدا کی قسم!

كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ آپؐ سورج گرہن ہونے پر کیا کرتے ہیں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل اور دعا میں مصروف ہیں، یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا اس کے بعد آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت تمام کیں۔

٢٠١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۱۹۔ محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح، جریری، حیان بن عمیر، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی۔

٢٠٢٠ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا *

۲۰۲۰۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیقؓ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے منکسف نہیں ہوتے بلکہ یہ تو اللہ رب العزت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں لہٰذا جب تم ان میں گہن ہوتا دیکھو تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

٢٠٢١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا

۲۰۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، مصعب بن مقدام، زائدہ، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس روز حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے یہ منکسف نہیں ہوتیں لہٰذا جب تم ان کو منکسف ہوتا ہوا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ *

اور نماز پڑھو حتی کہ یہ روشن ہو جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَآئِزِ

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلَ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرٍ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عَمَارَةُ ابْنُ غَزِيَّةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عَمَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ *

۲۰۲۲۔ ابو کامل جحدری، فضیل بن حسین، عثمان بن ابی شیبہ، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مرنے والوں کو کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کرو۔

(فائدہ) تاکہ اس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو جائے اس لئے کہ جس کا آخری کلام یہ ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور یہ تلقین باجماع امت مستحب ہے، ایسے ہی مریض کو حکم کرنا اور بار بار اس کو پڑھنے پر مجبور کرنا مکروہ ہے۔

۲۰۲۳ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مُخْلِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ جَمِيْعًا بِهٰذَا الْاَسْنَادِ *

۲۰۲۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ *

۲۰۲۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ (دوسری سند) عمرو ناقد، ابو خالد احمر، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو(۱)۔

۲۰۲۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ

۲۰۲۵۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، سعد بن سعید، عمر بن کثیر بن افلح، ابن سفینہ، حضرت ام سلمہ رضی

(۱) مردوں سے مراد وہ جن پر موت کی علامات ظاہر ہو جائیں یعنی موت کے قریب ہوں تو انہیں لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ تلقین کرنا مستحب ہے یعنی ان کے پاس اس کلمہ کو قدرے بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ وہ بھی پڑھ لیں انہیں پڑھنے کا کہا نہ جائے جب ایک مرتبہ پڑھ لیں تو دوبارہ تلقین نہ کی جائے ہاں اس دوران اگر کلمہ پڑھ کر کوئی اور بات کرلی تو پھر دوبارہ تلقین کی جائے تاکہ آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہو جائے۔

أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِي بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ *

الله تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ جسے کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ یہ کہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کا امر ہوا (سو ہوا) انا للہ وانا الیہ راجعون، الٰہی مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس سے بہتر چیز مجھے عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اسے عنایت کر دیتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (ان کے شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا، اس لئے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی تو پھر میں نے یہی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلے میں عنایت کر دیا، فرماتی ہیں کہ میری جانب آپؐ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے آپؐ کی جانب سے پیغام دیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ایک بیٹی ہے اور میں غیرت والی ہوں، آپؐ نے فرمایا ان کی بیٹی کیلئے تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ انہیں اس سے بے فکری عطا کرے اور اللہ سے دعا کروں گا کہ غیرت بھی دور ہو جائے۔

٢٠٢٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، سعد بن سعید، عمر بن کثیر بن افلح، ابن سفینہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ کوئی بندہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی مصیبت میں کہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اس چیز کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس سے بہتر چیز اسے عطا کرتا ہے، چنانچہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دعا پڑھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر دولت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا۔

۲۰۲۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۷۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، عمرو بن کثیر، ابن ابو سلمہ، مولیٰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ جب حضرت ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ ابو سلمہؓ سے بہتر کون ہو گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا، تو میں نے اسی دعا کو پڑھا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی۔

۲۰۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میّت کے پاس آؤ تو خیر کا کلمہ کہو، اس لئے کہ فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں، چنانچہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا(۱) تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہؓ انتقال کر گئے، آپؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھو اللّٰهم اغفرلی وله واعقبنی منه عقبیٰ حسنة، چنانچہ میں نے اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ان سے بہتر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دیا۔

۲۰۲۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ

۲۰۲۹۔ زہیر بن حرب، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق، خالد حذاء، ابو قلابہ، قبیصہ بن ذویب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ کی عیادت کے لئے آئے تو ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، انہیں بند کر دیا پھر فرمایا کہ جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہ بھی اس

(۱) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابقین اولین میں سے ہیں یعنی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شروع شروع میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت ابو سلمہؓ نے دس افراد کے بعد اسلام قبول کیا۔ غزوۂ احد میں ایک زخم لگ گیا تھا اسی زخم کے باعث ان کا انتقال ہوا۔

شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ *

کے پیچھے جاتی ہے، ان کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا، آپؐ نے فرمایا اپنے لئے بھلائی اور خیر کی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں، پھر فرمایا الٰہی ابو سلمہؓ کی مغفرت فرما اور ہدایت والوں میں ان کے درجہ کو بلند کر اور ان کے باقی رہنے والوں میں تو خلیفہ ہو جا اور ہم کو اور انہیں بخش دے اے رب العالمین ان کی قبر کشادہ کر اور اس کو روشن کر۔

۲۰۳۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَقُلِ افْسَحْ لَهُ وَزَادَ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ أُخْرَى سَابِعَةٌ نَسِيتُهَا *

۲۰۳۰۔ محمد بن موسیٰ القطان الواسطی، مثنیٰ بن معاذ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن الحسن، خالد حذاء سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے فرق اتنا ہے کہ آپؐ نے دعا کی کہ الٰہی تو ان کے بال بچوں میں خلیفہ ہو جا اور فرمایا الٰہی ان کی قبر کو کشادہ فرما، باقی افسح کا لفظ نہیں کہا، خالد نے یہ بھی بیان کیا کہ ساتویں چیز کے لئے بھی آپؐ نے دعا کی جو میں بھول گیا۔

۲۰۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوُا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ *

۲۰۳۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، علاء بن یعقوب، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو دیکھو جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا یہ اس بناء پر کہ اس کی نگاہ جان کے ساتھ چلی جاتی ہے۔

۲۰۳۲- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۳۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، علاء سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ

۲۰۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، ابن ابو نجیح، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا یہ مسافر (مہاجر) مسافرت کی زمین میں مر گیا، میں اس کے لئے ایسا روؤں گی کہ اس کا لوگوں میں خوب چرچا ہو جائے غرضیکہ میں نے رونے

قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ *

کی تیاری کی کہ ایک عورت مدینہ کے بالائی حصہ سے اور آگئی جو میرا ساتھ دینا چاہتی تھی، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے سے آگئے اور فرمایا کیا تو شیطان کو اس گھر میں کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ نکالا(۱) ہے بلانا چاہتی ہے، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ سن کر میں رونے سے باز رہی اور پھر نہیں روئی۔

(فائدہ) نوحہ کرنا اور اسی طرح عورتوں کا مل کر رونا شیطان کو دعوت دینا ہے اور یہ چیز صحیح اور درست نہیں۔

٢٠٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ *

۲۰۳۴۔ ابو کامل جحدری، حماد بن زید، عاصم احول، ابو عثمان نہدی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپؐ کی ایک صاحبزادی نے آپؐ کو بلا بھیجا اور خبر دی کہ ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے، آپؐ نے قاصد سے فرمایا تو چلا جا اور جا کر کہہ دے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے دیا، اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مدت مقرر ہے، ان کو حکم دو کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں، وہ قاصد پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپؐ ضرور آئیں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ اور معاذ بن جبلؓ بھی چلے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا چنانچہ بچہ کو آپؐ کے سامنے لایا گیا تو اس کا سانس اکھڑ چکا تھا جیسا کہ پرانے مٹکے میں پانی ڈالتے ہیں (اور وہ آواز کرتا ہے) یہ منظر دیکھ کر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، سعدؓ بولے یا رسول اللہ یہ کیا، فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں کے دل میں پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے انہیں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ صرف آنکھوں سے رونا اور بے اختیار آنسوؤں کا جاری ہو جانا صبر کے خلاف نہیں لیکن چیخنا چلانا، بین کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، چھاتی کوٹنا، رانیں پیٹنا وغیرہ یہ ایمان کا طریقہ نہیں ہے۔

(۱) شیطان کو دو مرتبہ نکالا اول ایمان کے وقت دوسرے ہجرت کے وقت۔ یا اول جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی دوسرے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

٢٠٣٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ *

۲۰۳۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن فضیل (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی حماد کی روایت کامل اور مفصل ہے۔

٢٠٣٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ أَقَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ *

۲۰۳۶۔ یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی، عمرو بن سواد العامری، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن حارث انصاریؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو انہیں بے ہوش پایا، آپؐ نے فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا، حاضرین نے کہا نہیں، آپ رونے لگے، صحابہ نے جب آپ کو روتے دیکھا تو انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا، آپؐ نے فرمایا سنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں کرتا اور آپؐ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی کی بناء پر عذاب کرتا ہے اور یا اس پر ہی رحم کرتا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو علم غیب نہیں ہوتا اس لئے آپ نے ان کے انتقال کے متعلق ان کے گھر والوں سے پوچھا۔

٢٠٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ

۲۰۳۷۔ محمد بن مثنیٰ العنزی، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمارہ بن غزیہ، سعید بن الحارث بن معلیٰ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انصار کے بھائی! میرا بھائی سعد بن عبادہؓ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، اچھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہم آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتَّى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ *

کچھ زیادہ تھے، نہ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے نہ ٹوپیاں اور نہ کرتے اور ہم اس کنکریلی زمین میں چلے جاتے تھے اور وہ جو حضرت سعدؓ کے پاس تھے ہٹ گئے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے وہ صحابہؓ جو آپ کے ساتھ تھے ان کے قریب آگئے۔

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى *

۲۰۳۸۔ محمد بن بشار عبدی، محمد بن جعفر، شعبہ، ثابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو کہ صدمہ کے ابتدائی وقت (۱) میں اختیار کیا جائے۔

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ *

۲۰۳۹۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، شعبہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے ایک بچے پر رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر، وہ بولی آپ کو میری مصیبت کا علم نہیں ہے، جب آپؐ چل دیئے تو اس سے کہا گیا آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے تو یہ بات اسے موت کی طرح کھا گئی، وہ آپؐ کے دروازے پر حاضر ہوئی اور وہاں چوکیداروں کو نہیں پایا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا، آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کی ابتداء میں ہو۔

۲۰۴۰ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ

۲۰۴۰۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (دوسری سند) عقبہ بن مکرم عمی، عبدالملک بن عمرو (تیسری سند) احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ، عثمان بن عمرؓ کی روایت کی طرح منقول ہے باقی عبدالصمد کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

(۱) جب مصیبت پہنچتی ہے تو اوّل اوّل صبر کرنا نفس پر شاق گزرتا ہے اس لئے اس لمحے صبر کرنے پر ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ بعد میں تو آہستہ آہستہ خود بخود غم کا اثر کم ہو تا جاتا ہے اور انسان صبر کر ہی لیتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ صبر تو ابتدائی صدمہ کے وقت ہو تا ہے۔

ابْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ *

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بِشْرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ *

۲۰۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن بشر، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت دیکھ کر حضرت حفصہؓ رونے لگیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے بیٹی خاموش ہو جاؤ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرنے والے پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

٢٠٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ *

۲۰۴۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میت کو قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

٢٠٤٣ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ *

۲۰۴۳۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، اعمش، ابو صالح، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کر دیا گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے تو ان پر لوگ چیخ کر رونے لگے، جب انہیں ہوش آیا تو فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرنے والے کو زندہ کے رونے کی بنا پر عذاب ہوتا ہے۔

٢٠٤٤ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ *

۲۰۴۴۔ علی بن حجر، علی بن مسہر، شیبانی، حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیبؓ رو کر کہنے لگے ہائے میرے بھائی تو حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ اے صہیبؓ تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

٢٠٤٥ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

۲۰۴۵۔ علی بن حجر، شعیب بن صفوان، ابو یحییٰ، عبدالملک بن عمیر، ابو بردہ بن موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَبْكِي أَعَلَيَّ تَبْكِي قَالَ إِي وَاللَّهِ لَعَلَيْكَ أَبْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُبْكَى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ إِنَّمَا كَانَ أُولَئِكَ الْيَهُودَ *

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے پھر حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کس پر روتے ہو کیا مجھ ہی پر روتے ہو! وہ بولے ہاں خدا کی قسم اے امیر المومنین آپ ہی پر روتا ہوں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر رویا جاتا ہے اسے عذاب (۱) دیا جاتا ہے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ موسیٰ بن طلحہؓ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود ہیں جن کے متعلق آپؐ نے ایسا فرمایا تھا۔

٢٠٤٦- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ *

۲۰۴۶۔ عمرو ناقد، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی کر دیے گئے تو حضرت حفصہؓ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے حفصہؓ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ جس پر آواز کے ساتھ رویا جائے اسے عذاب ہوتا ہے اور حضرت صہیبؓ بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو انہیں بھی حضرت عمرؓ نے فرمایا اے صہیبؓ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس پر چیخ کر رویا جائے اسے عذاب ہوتا ہے۔

٢٠٤٧- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ

۲۰۴۷۔ داؤد بن رشید، اسماعیل بن علیہ، ایوب، عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم سب ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے جنازہ کے منتظر تھے اور ابن عمرؓ کے پاس عمرو بن

(۱) میت کے گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں رونے سے مراد نوحہ کرنا ہے رہی یہ بات کہ روتے تو گھر والے ہیں تو عذاب میت کو کیوں دیا جاتا ہے۔ محدثین کرام نے اس جملے کی مراد بیان کرتے ہوئے کئی احتمال ذکر فرمائے ہیں (۱) ایسا مرنے والا مراد ہے جس نے اپنے گھر میں یہ نوحہ کرنے کا طریقہ جاری کیا تھا (۲) وہ میت مراد ہے جس نے اس کام کی وصیت کی ہو (۳) ایسا شخص مراد ہے جسے معلوم تھا کہ میرے مرنے پر میرے گھر والے نوحہ کریں گے تو باوجود روکنے پر قادر ہونے کے اس نے اپنے گھر والوں کو نہ روکا۔ اور بھی کئی اقوال موجود ہیں۔

عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلَى عَمْرٍو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهْ وَا صَاحِبَاهْ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوَ لَمْ تَعْلَمْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضٍ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ (أَضْحَكَ وَأَبْكَى) (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

عثمانؓ بھی تھے اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، (انہیں ایک شخص لے کر آیا کیونکہ وہ نابینا تھے) میرا خیال ہے کہ انہیں ابن عمرؓ کی جگہ بتلائی گئی چنانچہ وہ آئے اور میرے پہلو ہی میں بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان تھا کہ اتنے میں گھر سے رونے کی آواز آئی تو ابن عمرؓ نے کہا گویا کہ عمرو کی طرف اشارہ کیا کہ انہیں کھڑا ہو کر منع کر دیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ میت کو انہیں کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے عام فرمایا، اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے جب مقام بیداء میں پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ میں اترا ہے تو مجھ سے امیر المومنین نے فرمایا جاؤ معلوم کرو کہ کون شخص ہے، میں گیا تو دیکھا کہ وہ صہیبؓ ہیں، پھر انہوں نے فرمایا جاؤ انہیں حکم دو اور کہو کہ ہم سے ملیں میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے، پھر جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو کچھ دیر نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی کر دیئے گئے اور صہیبؓ آئے تو وہ کہنے لگے ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم جانتے نہیں یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان سے یہ سب کچھ بیان کیا جو کہ ابن عمرؓ نے کہا تھا، حضرت عائشہؓ بولیں بخدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ مردہ کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے بلکہ یہ فرمایا تھا کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زائد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب راوی کہتے ہیں

أُخْرَى) قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِّي عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ *

کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوا کہ یہ قول عمرؓ اور ابن عمرؓ کا ہے تو فرمایا تم ایسی شخصیتوں کا قول بیان کرتے ہو جو کہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ ان کی بات کو کوئی جھوٹا سمجھتا ہے لیکن سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مردہ اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ غم کھاتا ہے باقی اگر مرنے والا وصیت کر جائے کہ مجھ پر نوحہ کرنا تو اس مرنے والے پر رونے سے ضرور عذاب ہوگا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے فرمان کا یہی مطلب ہے۔ واللہ اعلم

٢٠٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهْ وَا صَاحِبَاهْ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۰۴۸۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عبداللہ ابن ملیکہؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہو گیا اور ہم ان کے جنازہ میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ بھی آئے اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا یہ فرمایا کہ ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو دوسرے (ابن عباسؓ آئے) تو وہ میرے پاس بیٹھ گئے تو عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا اور وہ ان کے سامنے تھے کہ تم رونے سے نہیں روکتے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا میّت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ بولے کہ حضرت عمرؓ تو فرماتے تھے کہ بعض کے رونے سے عذاب ہوتا ہے پھر اس کے بعد بیان کیا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے لوٹ کر آرہا تھا جب مقام بیداء میں پہنچے تو چند سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے نظر آئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا (دیکھو) یہ سوار کون ہیں، میں نے دیکھا تو وہ صہیبؓ تھے، پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا، انہیں بلاؤ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا چلو امیر المومنین سے ملو، پھر جب حضرت عمرؓ زخمی ہو گئے تو صہیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ (أَضْحَكَ وَأَبْكَى) قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ *

صاحب، تو حضرت عمرؓ نے صہیبؓ سے فرمایا، اے صہیبؓ کیا تم مجھ پر روتے ہو، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب عمرؓ انتقال فرما گئے تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس چیز کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے، بخدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تمہیں قرآن کریم کافی ہے اللہ فرماتا ہے کسی کا بوجھ کوئی دوسرا نہیں اٹھائے گا اور ابن عباسؓ نے اس وقت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہنساتا اور رلاتا ہے، ابن ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ بخدا ابن عمرؓ نے پھر اس پر کچھ نہیں فرمایا۔

٢٠٤٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو *

۲۰۴۹۔ عبدالرحمٰن بن بشر، سفیان، عمرو بن ابی ملیکہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ام ابان بنت حضرت عثمانؓ کے جنازہ پر حاضر تھے اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی یہ روایت ایوب اور ابن جریج کی روایت کی طرح بواسطہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع نہیں کی اور ان دونوں کی روایتیں عمروؓ کی روایت سے پوری اور کامل ہیں۔

٢٠٥٠- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ *

۲۰۵۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے مردے کو عذاب ہوتا ہے۔

٢٠٥١- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا

۲۰۵۱۔ خلف بن ہشام، ابوالربیع زہرانی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ *

اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمرؓ کے قول کا تذکرہ کیا گیا کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو فرمایا اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے، انہوں نے جو سنا اسے محفوظ نہ رکھ سکے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور وہ اس پر رو رہے تھے آپؐ نے فرمایا تم اس پر روتے ہو اور اسے عذاب دیا جاتا ہے۔

٢٠٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ وَقَدْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ) يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ *

٢٠٥٢ - ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مرنے والے کو اس کے لوگوں کے رونے سے اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا وہ بھول گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اس کے گناہ اور خطا کی بنا پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے آدمی اس پر رو رہے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنویں پر جس میں بدر کے مقتول مشرک تھے کھڑے ہو کر فرمایا تھا تو ابن عمرؓ نے یہ روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں تو عبداللہ بھول گئے بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اب وہ جانتے ہیں جو میں ان سے کہا کرتا تھا کہ وہ حق ہے پھر حضرت عائشہؓ نے آیت پڑھی کہ تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور وہ جو ان کو جو قبروں میں ہیں ان کی اس حال کی خبر دیتا ہے جب کہ وہ دوزخ میں ٹھکانا حاصل کر چکے (۱)۔

(۱) نصوص کو دیکھنے سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ سماع موتی یعنی مُردوں کا سننا فی الجملہ ثابت ہے۔ احادیث کثیرہ صحیحہ اس پر دلالت کر رہی ہیں۔ نص قرآنی میں نفی سنانے کی ہے نہ کہ ان کے سننے کی۔ کہ تم سنا نہیں سکتے، اس نفی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جو کام اسباب عادیہ کے تحت ہو اور ان کے مطابق ہو تو اس کی نسبت تو کرنے والے کی طرف ہی کر دی جاتی ہے اور جو کام اسباب عادیہ سے مافوق ہو، اوپر ہو اس کی نسبت بندوں سے کاٹ دی جاتی ہے جیسا کہ "وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى" میں ہے اور مردوں کا منوں مٹی تلے سننا یہ اسباب عادیہ سے اوپر کی بات ہے اس لئے بندوں سے اس کی نسبت منقطع کر دی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں جتنا چاہیں جو چاہیں مردوں کو سنوا سکتے ہیں۔

٢٠٥٣- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ أَتَمُّ *

۲۰۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابواسامہؓ کی روایت کی طرح منقول ہے لیکن ابواسامہ کی حدیث پوری ہے۔

٢٠٥٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا *

۲۰۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبداللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عمرہ بن عبدالرحمٰنؒ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنا اور ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مردہ کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے انہوں نے جھوٹ (ہرگز) نہیں بولا مگر بھول چوک ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر سے گزرے، آپؐ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

٢٠٥٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۰۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سعید بن عبید طائی محمد بن قیس، علی بن ابی ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے جس پر نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب تھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جائے گا تو قیامت کے روز اسی نوحہ کی وجہ سے اس پر عذاب کیا جائے گا۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ نوحہ کی رسم یہیں سے شروع ہوئی ہے اور اسی وقت سے اس کی حرمت بیان کرنے والے موجود ہیں لہٰذا حرمت بیان کرنا اور نوحہ وغیرہ نہ کرنا یہ سنت اور دین اسلام کا طریقہ ہے اور ایسے افعال کریہہ یہود وغیرہ کا شیوہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

٢٠٥٦- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۰۵۶۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، محمد بن قیس اسدی، علی بن ربیعہ اسدی، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٠٥٧- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ

۲۰۵۷۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری، سعید بن عبید طائی، علی بن ربیعہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ *

۲۰۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن یزید (دوسری سند) اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان، یحییٰ، زید، ابو سلام، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے حسب و نسب پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، تاروں کے ذریعہ سے بارش وغیرہ کی امید رکھنا اور نوحہ کرنا اور نوحہ کرنے والے (یعنی بین کر کے رونے والے) اگر اپنے مرنے سے قبل توبہ نہ کریں تو قیامت قائم ہونے کے دن ان پر گندھک کا پیرہن اور کھجلی والی چادر ہو گی۔

(فائدہ) اس سے بین کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور مسند احمد سنن ابن ماجہ اور مسند ابن ابی شیبہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۵۹ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۲۰۵۹۔ ابن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہؓ، جعفرؓ بن ابی طالب اور عبداللہ بن ابی رواحہؓ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ غمگین بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اور میں انہیں دروازے کی درز سے دیکھتی تھی کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! جعفرؓ کی عورتیں رو رہی ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور انہیں اس طرح رونے سے منع کرو، پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انہوں نے نہیں مانا، آپؐ نے پھر اسے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں روک دو، پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم وہ تو ہم پر غالب آگئیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں گمان کرتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جا ان کے منہ میں خاک ڈال

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ *

دے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے (اندر سے) کہا کہ تیری ناک خاک آلود ہو، نہ تو وہ کام کرتا ہے کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف سے نجات دیتا ہے۔

٢٠٦٠ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِيِّ *

۲۰۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح (تیسری سند) احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد، عبدالعزیز بن مسلم، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور عبدالعزیز کی روایت میں ہے کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکانے سے نہیں چھوڑتا۔

٢٠٦١ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ *

۲۰۶۱۔ ابوالربیع زہرانی، حماد، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم کسی پر نوحہ نہ کریں گی تو سوائے پانچ عورتوں کے اور کسی نے اس عہد کو پورا نہیں کیا، ام سلیم، ام علاء اور ابو سبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بیوی تھی یا یہ کہ کہا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیٹی۔

٢٠٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنُحْنَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ *

۲۰۶۲۔ اسحاق بن ابراہیم، اسباط، ہشام، حفصہؓ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم کسی پر نوحہ نہ کریں تو پانچ عورتوں کے علاوہ جن میں ام سلیمؓ بھی ہیں کسی نے اس عہد کو پورا نہ کیا۔

٢٠٦٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ

۲۰۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، محمد بن حازم، عاصم، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت "یبایعنك" الخ کہ آپ ان سے چیز پر بیعت لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو

هَذِهِ الْآيَةُ (يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا) (وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ) قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا آلَ فُلَانٍ *

شریک نہ ٹھہرائیں اور وہ کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں تو ان باتوں میں نوحہ بھی تھا۔ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ کسی جگہ نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں قبیلہ میں، کیونکہ وہ میرے نوحہ میں زمانہ جاہلیت میں شریک ہوتی تھیں تو مجھے بھی ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو آپؐ نے فرمایا خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

(فائدہ) اس سے نوحہ کی حرمت ثابت ہوئی، اور یہ صرف انہیں کی خصوصیت تھی، اور شارع علیہ السلام کو حق ہے کہ بعض احکام میں کسی کو خاص اجازت دیدیں۔

٢٠٦٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا *

۲۰۶۴۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ چلنے سے منع کیا جاتا تھا، لیکن بہت سختی کے ساتھ نہیں۔

٢٠٦٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا *

۲۰۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ہشام، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا مگر سختی کے ساتھ نہیں۔

٢٠٦٦ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ *

۲۰۶۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، محمد بن سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا انہیں تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار غسل دو۔ اگر مناسب سمجھو، پانی سے اور بیری کے پتوں سے، اور آخر میں کافور ڈال دو یا کچھ کافور اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو، جب ہم فارغ ہوئے تو آپؐ کو اطلاع دی، آپؐ نے اپنا تہہ بند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا اس کو سب سے اندر کا کپڑا دو۔

٢٠٦٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۰۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، محمد بن سیرین، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ *

کرتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کی تین لڑیاں کر دی تھیں۔

٢٠٦٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ *

۲۰۶۸۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انسؒ (دوسری سند) ابوالربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد (تیسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم آپؐ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے، اور مالک کی روایت میں ہے کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے جبکہ آپؐ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی اور پھر یزید بن زریع، ایوب، محمد، والی روایت کی طرح مضمون واحد ہے۔

٢٠٦٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ *

۲۰۶۹۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں مگر اس میں ہے کہ انہیں تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو غسل دو اور حفصہؓ ام عطیہؓ سے نقل کرتی ہیں کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لڑیاں کر دیں۔

٢٠٧٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَأَخْبَرَنَا أَيُّوبُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتِ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ *

۲۰۷۰۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، حفصہؓ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا انہیں تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اور ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین لڑیاں کر دیں۔

٢٠٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۰۷۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابومعاویہ، محمد بن حازم، عاصم احول، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ انہیں طاق مرتبہ غسل دو، تین یا پانچ بار اور پانچویں بار میں کافور یا کچھ حصہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ *

کافور کا ملادو اور جب غسل دے چکو تو مجھے اطلاع کر دو۔ چنانچہ ہم نے غسل دے دیا تو آپ کو اطلاع کر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا اسے کفن کے اندر کر دو۔

٢٠٧٢ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا *

۲۰۷۲۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے، آپؐ نے فرمایا انہیں طاق بار پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زائد، بقیہ حدیث حسب سابق ہے باقی اس میں یہ ہے کہ ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین مینڈھیاں کر دیں دو کنپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کے سامنے۔

٢٠٧٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا *

۲۰۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، حفصہ بنت سیرینؒ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا داہنی جانب سے، اور اعضاء وضو سے غسل شروع کریں۔

٢٠٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا *

۲۰۷۴۔ یحییٰ بن ایوب، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابن علیہ، خالد، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ داہنی طرف سے اور وضو کے اعضاء(۱) سے غسل دینا شروع کریں۔

٢٠٧٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

۲۰۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت

(۱) فقہاء حنفیہؒ کی رائے یہ ہے کہ میت کو وضو کرایا جائے لیکن وضو میں مضمضہ اور استنشاق نہ ہو۔

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا *

کی، ہمارا مقصود رضاء الٰہی تھا تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو چکا، سو ہم میں سے کچھ ایسے گزر گئے کہ جنھوں نے اپنی مزدوری کا دنیا میں کچھ نہیں کھایا، ان میں حضرت مصعبؓ بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید کر دیئے گئے کہ جن کے پاس کفن کے لئے بھی کوئی شے نہ تھی، سوائے ایک چادر کے وہ بھی ایسی کہ جب ہم اسے ان کے سر پر ڈالتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں پر ڈالتے تو ان کا سر کھل جاتا، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کپڑے کو ان کے سر کے قریب کر دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن چن کے کھا رہے ہیں۔

٢٠٧٦ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۷۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) منجاب بن حارث تمیمی، علی بن مسہر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اعمشؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٢٠٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكَفَّنَ فِيهَا فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأَحْبِسَنَّهَا حَتَّى أُكَفَّنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا

۲۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو ملک سحول کے بنے ہوئے تھے اور عمامہ نہیں تھا اور حلہ کے متعلق لوگوں کو شبہ ہو گیا، حلہ آپؐ کے لئے خریدا گیا تھا تاکہ آپؐ کو کفن دیں پھر نہیں دیا اور تین چادروں میں دیا گیا جو سفید اور ملک سحول کی بنی ہوئی تھیں اور حلہ کو عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لے لیا کہ میں اسے رکھ چھوڑوں گا تاکہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ پھر فرمانے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبیؐ کے کفن کے کام آتا، چنانچہ اسے بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کو خیرات

فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا *

کر دیا۔

فائدہ۔ کفن سنت آدمی کے لئے تین ہی کپڑے ہیں کہ جس کی کیفیت اس روایت سے ظاہر ہوتی ہے جو کہ ابن عدی نے کامل میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، قمیص، ازالہ اور لفافہ، اور یہی علمائے حنفیہ کا مختار ہے۔

۲۰۷۸ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أُكَفَّنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُكَفَّنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا*

۲۰۷۸۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اولاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی حلہ میں لپیٹا گیا تھا جو عبداللہ بن ابی بکرؓ کا تھا، پھر اسے نکال لیا گیا اور آپ کو تین سحولی یمانی کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں عمامہ اور کوئی (نیا) قمیص نہیں تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ نے پھر اس حلہ کو لے لیا اور کہا میں اسے اپنے کفن کے لئے رکھوں گا پھر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس میں کفن نہیں دیا گیا اور میں اسے اپنے کفن کے لئے رکھوں؟ چنانچہ اسے خیرات کر دیا۔

۲۰۷۹ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ *

۲۰۷۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن عیینہ، ابن ادریس، عبدہ، وکیع (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واقعہ مذکور نہیں ہے۔

۲۰۸۰ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ *

۲۰۸۰۔ ابن ابی عمر، عبدالعزیز، یزید، محمد بن ابراہیم، حضرت ابوسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کتنے کپڑوں میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ تین سحولی کپڑوں میں (آپؐ کو کفن دیا گیا)۔

۲۰۸۱ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

۸۱ ۔ زہیر بن حرب، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ

أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سُجِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ *

وسلم نے جب انتقال فرمایا تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

۲۰۸۲ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۲۰۸۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ *

۲۰۸۳۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن شاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کا تذکرہ کیا کہ جن کا انتقال ہو گیا کہ انہیں ایسا کفن دیا گیا کہ جس سے ستر نہیں چھپتا تھا اور رات کو دفن کیا گیا۔ آپؐ نے اس بات پر خفگی کا اظہار کیا کہ رات کو انہیں دفن کر دیا جس کی وجہ سے آپؐ ان کی نماز نہ پڑھ سکے کہ بغیر مجبوری کے کسی کو ایسا نہ کرنا چاہئے، پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

۲۰۸٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ لَعَلَّهُ قَالَ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ *

۲۰۸۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جنازہ کو سرعت کے ساتھ لے جاؤ کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو شر اور برائی کو اپنی گردنوں سے جلد رکھ دو۔

۲۰۸٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ

۲۰۸۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ، محمد بن ابی حفصہ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ *

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں لیکن معمرؒ کی روایت میں ہے کہ میں اس حدیث کو مرفوع جانتا ہوں۔

٢٠٨٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ *

۲۰۸۶۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے جاؤ اگر وہ نیک ہے تو خیر اور بھلائی کے تم اسے قریب کر رہے ہو اور اگر بد ہے تو شر اور برائی کو تم اپنی گردنوں سے رکھ رہے ہو۔

٢٠٨٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَحَرْمَلَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ انْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْآخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً *

۲۰۸۷۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن ہرمز، الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ پر نماز پڑھے جانے تک حاضر رہا تو اس کے لئے ثواب کا ایک قیراط ہے اور جو دفن تک حاضر رہے تو اس کے لئے ثواب کے دو قیراط ہیں، دریافت کیا گیا کہ قیراطان سے کیا مراد ہے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔ ابوطاہر کی حدیث پوری ہو گئی اور بقیہ دو راویوں نے زیادتی نقل کی ہے کہ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی ہے کہ ابن عمرؓ نماز جنازہ پڑھ کر چلے جاتے تھے مگر جب حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سنی تو فرمایا ہم نے تو بہت قیراطوں کو ضائع کر دیا۔

٢٠٨٨ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ ابْنُ

۲۰۸۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) ابن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیّب،

حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ *

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں ہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائے (یعنی دفن کرنے سے) اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے یہاں تک کہ میت کو قبر میں رکھ دیا جائے (مطلب ایک ہی ہے)۔

٢٠٨٩ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي رِجَالٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ *

۲۰۸۹۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ کہا کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اس کو دفن کیا گیا۔

٢٠٩٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتْبَعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ *

۲۰۹۰۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے جنازہ پڑھا اور ساتھ نہ گیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر ساتھ بھی گیا تو دو قیراط ہیں، پوچھا گیا قیراط کیا ہے؟ فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ کے برابر ہے۔

٢٠٩١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ مِثْلُ أُحُدٍ *

۲۰۹۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو قبر میں رکھے جانے تک ساتھ رہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، راوی کہتے ہیں میں نے کہا، ابوہریرہؓ قیراط کتنا ہوتا ہے، فرمایا احد پہاڑ کے برابر۔

٢٠٩٢ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

۲۰۹۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا ابوہریرہؓ بکثرت احادیث بیان

فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ *

کرتے ہیں، پھر حضرت عائشہؓ کے پاس پوچھنے کے لئے آدمی بھیجا، انہوں نے ابوہریرہؓ کی تصدیق کی تو ابن عمرؓ بولے ہم نے بہت قیراط چھوڑ دیئے۔

٢٠٩٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ *

۲۰۹۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن یزید، حیوہ، ابوصخر، یزید بن عبداللہ بن قسیط، داؤد بن عامر، سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت خبابؓ مقصورہ والے آئے اور کہنے لگے کہ عبداللہ سنتے نہیں کہ ابوہریرہؓ کیا بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے چلے اور اس پر نماز پڑھ کر دفن ہونے تک حاضر رہے تو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے، ہر ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص صرف نماز پڑھ کر واپس آجائے تو اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر ثواب ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے حضرت خبابؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ آئیں اور حضرت عائشہؓ کے فرمان سے مطلع کریں اور حضرت ابن عمرؓ نے مسجد کی کنکریوں میں سے ایک مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انہیں لوٹ پوٹ کرنے لگے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے اور کہا حضرت عائشہؓ نے ابوہریرہؓ کے فرمان کی تصدیق کی ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے وہ کنکریاں جو ان کے ہاتھ میں تھیں زمین پر پھینک ماریں اور فرمایا ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔

٢٠٩٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ

۲۰۹۴۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، یعمری، حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) ہے۔ اور اگر اس کے بعد اس کے دفن میں بھی شریک رہا تو دو قیراط ہیں اور ہر ایک قیراط ان میں سے احد

دَفْنِهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ *

پہاڑ کے برابر ہے۔

٢٠٩٥ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أُحُدٍ *

۲۰۹۵۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن عدی، سعید (تیسری سند)، زہیر بن حرب، عفان، ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا احد کے برابر۔

٢٠٩٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۹۶۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، سلام بن ابی مطیع، ایوب، ابو قلابہ، عبداللہ بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھے کہ جس کی تعداد سو ہو اور پھر وہ اس کی شفاعت کریں مگر ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی۔

٢٠٩٧ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا

۲۰۹۷۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایلی، ولید بن شجاع سکونی، ابن وہب، ابن صخر، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، کریب مولیٰ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ایک فرزند مقام قدید یا عسفان میں انتقال کر گیا تو انہوں نے کریب سے فرمایا کہ دیکھو! کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں، کریبؓ بیان کرتے ہیں میں نکلا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہیں چنانچہ انہیں اس بات کی خبر دی، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تمہارے اندازے میں وہ چالیس(۱) ہیں، میں نے کہا جی ہاں!

(۱) جو لوگ نماز جنازہ کے لئے جائیں ان میں دو صفتوں کا پایا جانا احادیث سے معلوم ہوتا ہے ایک یہ کہ وہ سفارش کرنے والے ہوں یعنی میت کے لئے دعائے مغفرت کرنے والے ہوں دوسرے یہ کہ وہ مومن ہوں ان میں کوئی مشرک نہ ہو۔
پھر کتنے لوگوں کے جنازہ پڑھنے کی برکت سے میت کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس بارے میں تعداد مختلف مروی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

انہوں نے فرمایا جنازہ نکالو اس لئے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کے جنازہ میں چالیس آدمی ایسے شریک ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ ابن معروف کی روایت میں صرف شریک بن ابی نمر عن کریب عن ابن عباسؓ کے الفاظ ہیں۔

۲۰۹۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قَالَ عُمَرُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ *

۲۰۹۸۔ یحییٰ بن ایوب، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، علی بن حجر سعدی، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی اور دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، حضرت عمرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، ایک جنازہ گزرا اس کی بھلائی اور نیکی بیان کی گئی تو آپؐ نے فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی اور دوسرا جنازہ گزرا اس کی برائی بیان کی گئی آپؐ نے پھر فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا جس جنازہ کی تم نے بھلائی بیان کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) ہے صحیح مسلم کی احادیث میں تعداد سو اور چالیس مروی ہے جبکہ ایک دوسری حدیث میں تین صفوں کا ذکر ہے تو ان روایات میں تطبیق یوں دی گئی ہے کہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے یہ خبر دی گئی کہ سو آدمیوں کی سفارش سے مغفرت ہو گی پھر اللہ تعالیٰ نے مزید کرم کا معاملہ فرمایا اور یہ خبر دی کہ چالیس کی سفارش سے بھی مغفرت کر دی جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اور مزید رحمت کا معاملہ فرمایا اور آپ کو یہ خبر دی گئی کہ جنازہ پڑھنے والوں کی اگر تین صفیں ہوں چاہے تعداد چالیس سے کم ہی ہو تو بھی مغفرت ہو جائے گی تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کی بھی خبر کر دی۔

۲۰۹۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ *

۲۰۹۹۔ ابوالربیع زہرانی، حماد بن زید (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، پھر عبدالعزیز کی روایت نقل کرتے ہیں، مگر عبدالعزیزؒ کی حدیث کامل ہے۔

(فائدہ) جس کی صحابہ کرام نے مذمت کی تھی وہ منافق تھا لہٰذا جس کا نفاق اور بدعتی ہونا ظاہر اور نمایاں ہو اسے مرنے کے بعد بھی برا کہنا رواہے۔ واللہ اعلم۔

۲۱۰۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ *

۲۱۰۰۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، محمد بن عمرو بن حلحلہ، معبد بن کعب بن مالک، ابو قتادہ بن ربعی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپؐ نے فرمایا یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل ہوگا، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل ہوگا، اس کا کیا مطلب؟ آپؐ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے اور برے آدمی کے مرنے سے بندے، شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ گناہ گار اور فاسق سے تمام مخلوقات الٰہی کو تکلیف پہنچتی ہے اور اس کے مر جانے سے ہر ایک کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَسْتَرِيحُ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ *

۲۱۰۱۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، محمد بن عمرو، فرزند کعب بن مالک، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے کہ مومن دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف آرام پاتا ہے۔

۲۱۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۲۱۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک ابن شہاب، سعید بن میسب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ *

اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی خبر دی جس روز انہوں نے انتقال کیا اور پھر آپ عید گاہ گئے اور چار تکبیریں کہیں۔

(فائدہ) عید گاہ کے قریب بقیع غرقد کا حصہ تھا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، اور وہاں نجاشی پر کوئی نماز پڑھنے والا نہیں تھا اس لئے آپ نے نماز پڑھی اور تمام علمائے کرام کے نزدیک نماز جنازہ میں چار تکبیر مشروع ہیں اور قاضی عیاض نے شفا میں نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے نجاشی کا جنازہ منکشف ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے دیکھا اور مقتدیوں نے نہیں دیکھا۔

٢١٠٣ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ *

۲۱۰۳۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شاہ حبشہ نجاشی کی موت کی اسی دن خبر دی کہ جس روز انہوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعید بن میسبؒ نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں نمازیوں کے ساتھ صف باندھی اور نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

٢١٠٤ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا *

۲۱۰۴۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب نے عقیل کی روایت کی طرح دونوں سندوں سے نقل کی ہے۔

٢١٠٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا *

۲۱۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشیؓ کی نماز پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

٢١٠٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

۲۱۰۶۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ *

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ اصحمہ نے انتقال کیا آپؐ نے کھڑے ہو کر ہماری امامت فرمائی اور ان کی نماز پڑھی۔

۲۱۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ *

۲۱۰۷۔ محمد بن عبید غبری، حماد، ایوب، ابو الزبیر، جابر بن عبداللہ (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ ایوب، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھو، پھر ہم کھڑے ہوئے اور دو صفیں باندھ لیں۔

۲۱۰۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّجَاشِيَ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ إِنَّ أَخَاكُمْ *

۲۱۰۸۔ زہیر بن حرب، علی بن حجر، اسماعیل (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ایوب، ابو قلابہ، ابو المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس لئے کھڑے ہو اور ان پر نماز پڑھو یعنی نجاشیؓ کا۔ اور زہیر کی روایت میں "اخاکم" کا ہے۔

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ *

۲۱۰۹۔ حسن بن الربیع، محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن ادریس، شیبانی، شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں میت کے دفن کے بعد نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں، شیبانی نے شعبی سے دریافت کیا کہ آپ سے یہ کس نے بیان کیا، بولے ایک معتبر شخص یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے، یہ حسن کی حدیث کے لفظ ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازہ قبر پر پہنچے اور اس پر نماز پڑھی اور صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے یہ بیان کیا، فرمایا ایک ثقہ آدمی نے کہ جن کے پاس عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔

٢١١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا *

۲۱۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (دوسری سند) حسن بن ربیع، ابوکامل، عبدالواحد بن زیاد (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر (چوتھی سند) محمد بن حاتم، وکیع، سفیان (پانچویں سند) عبداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (چھٹی سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور ان میں سے کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپؐ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

٢١١١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا *

۲۱۱۱۔ ابوغسان مسمعی، محمد بن عمر درازی، یحییٰ بن ضریس، ابراہیم بن طہمان، ابی حصین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبانی کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں چار تکبیروں کا ذکر نہیں ہے۔

٢١١٢ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ *

۲۱۱۲۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، غندر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑھی۔

٢١١٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ

۲۱۱۳۔ ابوالربیع زہرانی، ابوکامل، فضیل بن حسین جحدری، حماد بن زید، ثابت بنانی، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کالی عورت تھی جو مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی یا ایک جوان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ پایا تو دریافت کیا۔ صحابہؓ نے کہا وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع نہ کی، گویا کہ انہوں نے اس معاملہ کو اتنا اہم نہ سمجھا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتلاؤ، چنانچہ صحابہؓ نے آپؐ

فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ *

کو اس کی قبر بتلادی۔ آپؐ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی، پھر فرمایا یہ قبریں قبر والوں پر اندھیرا کئے رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان قبروں کو میری نماز کی وجہ سے ان پر روشن کر دیتا ہے۔

٢١١٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا *

۲۱۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں، میں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبدالبر وغیرہ نے اس کے نسخ پر اجماع نقل کیا ہے کہ اب کوئی چار تکبیروں سے زائد نہ کہے۔

٢١١٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ *

۲۱۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان، زہری، سالم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے چلا جائے یا اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔

فائدہ۔ مترجم کہتا ہے کہ اگر جنازہ کے ساتھ نہ جایا جائے تو کم از کم اتنا ادب تو ضروری ہے کیونکہ ایک دن سب کو اس مرحلہ پر جانا ہے۔

٢١١٦- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۲۱۱۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث (تیسری سند) حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے۔

٢١١٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۲۱۱۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، نافع، ابن عمر، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ *

اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ آگے نکل جائے یا آگے جانے سے قبل رکھ دیا جائے۔

٢١١٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا *

۲۱۱۸۔ ابو کامل، حماد (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، ایوب، (تیسری سند) ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ (چوتھی سند) ابن ابی عدی، ابن عون (پانچویں سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ لیث بن سعد کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے لیکن ابن جریج کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے، اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو۔

٢١١٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ *

۲۱۱۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھا نہ جائے بیٹھے نہیں۔

٢١٢٠ - وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ *

۲۱۲۰۔ سریج بن یونس، علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ہشام، دستوائی (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے تو وہ اس کے رکھا جانے تک نہ بیٹھے۔

(فائدہ) کھڑا ہونا مستحب ہے اور نہ ہونا بھی جائز ہے، یہی قول پسندیدہ ہے، واللہ اعلم۔

۲۱۲۱ - وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا *

۲۱۲۱۔ سریج بن یونس، علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبیداللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو ایک یہودیہ کا جنازہ ہے، فرمایا موت ایک گھبراہٹ ہے لہٰذا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۲۱۲۲ - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ *

۲۱۲۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر جو گزر رہا تھا کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

۲۱۲۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ *

۲۱۲۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ ایک یہودی کے جنازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

۲۱۲٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا *

۲۱۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ میں تھے، دونوں کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو دونوں کھڑے ہوگئے، ان سے کہا گیا کہ یہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کافر ہے) انہوں نے کہا آخر نفس تو ہے۔

۲۱۲٥ - وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

۲۱۲۵۔ قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ *

منقول ہے اور اس میں ہے کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور ایک جنازہ گزرا۔

۲۱۲۶ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ *

۲۱۲۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے دیکھا اور ہم ایک جنازہ میں کھڑے تھے اور وہ بیٹھے ہوئے جنازہ کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو، میں نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے، جنازہ کے رکھے جانے کا منتظر ہوں، نافع بولے کہ مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

۲۱۲۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ *

۲۱۲۷۔ محمد بن مثنیٰ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر ثقفی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری، نافع بن جبیر، حضرت مسعود بن حکم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے، پھر بیٹھنے لگے اور یہ حدیث اس واسطے بیان کی کہ نافع بن جبیرؒ نے واقد بن عمرو کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے۔

۲۱۲۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۲۸۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۱۲۹ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودَ ابْنَ

۲۱۲۹۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، محمد بن منکدر، مسعود بن حکم، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ کے

الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ *

لئے کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہونے لگے، پھر آپؐ نے بیٹھنا شروع کر دیا تو ہم بھی بیٹھنے لگے، یعنی جنازہ میں۔

٢١٣٠ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۳۰۔ محمد بن ابی بکر مقدمیؒ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان، شعبہؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٢١٣١ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ قَالَ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا *

۲۱۳۱۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، معاویہ بن صالح، حبیب بن عبید، جبیر بن نفیر، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو میں نے آپؐ کی دعا میں سے یہ الفاظ یاد رکھے کہ الٰہی اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر اور اپنی عنایت سے اس کی مہمانی کر اور اس کے داخل ہونے کے مقام کو کشادہ کر، اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کے گھر سے بہتر گھر اسے بدلہ میں دے اور اس کے گھر والوں سے بہتر اسے گھر والے عطا کر اور اس کی بیوی (یا شوہر) سے بہتر بیوی (یا شوہر) دے اور اسے جنت میں داخل کر، اور عذاب قبر اور عذاب نار سے اسے بچا، حتیٰ کہ میری تمنا ہوئی کہ کاش میں ہی یہ جنازہ ہوتا۔ معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہی حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر نے بواسطہ والد، عوف بن مالکؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کی ہے۔

٢١٣٢ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

۲۱۳۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح نے دونوں سندوں سے ابن وہب کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٢١٣٣ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو

۲۱۳۳۔ نصر بن علی جہضمی، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابی حمزہ حمصی (دوسری سند) ابوالطاہر، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو حمزہ بن سلیم، عبدالرحمٰن بن

الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ *

جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی اور اس میں یہ دعا مانگی، اللّٰھم اغفرله، وارحمه، واعف عنه وعافه اکرم نزله ووسع مدخله واغسله بماء وثلج و برد و نقه من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وابدله دارًا خيرًا مّن داره واهلاً خيرًا مّن اهله، وزوجا خيرًا من زوجه وقه فتنة القبر وعذاب النار (ترجمہ پہلے مذکور ہو چکا) حضرت عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میت کے لئے دعا کرنے کی وجہ سے میری یہ تمنا اور آرزو ہوئی کہ کاش میں ہی یہ میت ہوتا۔

٢١٣٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا *

۲۱۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبدالوارث بن سعید، حسین بن ذکوان، عبداللہ بن بریدہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور آپؐ نے کعبؓ کی والدہ کی نماز پڑھائی، جو کہ نفاس کی حالت میں انتقال کر گئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز کے لئے ان کے درمیان کھڑے ہوئے۔

٢١٣٥ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ *

۲۱۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مبارک، یزید بن ہارون (دوسری سند) علی بن حجر، ابن مبارک، فضل بن موسیٰ حسین سے سب نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے لیکن ام کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

٢١٣٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

۲۱۳۶۔ محمد بن مثنیٰ، عقبہ بن مکرم عمی، ابن ابی عدی، حسین، عبداللہ بن بریدہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هَا هُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا *

بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکا تھا اور آپؐ کی احادیث یاد کیا کرتا تھا مگر اس لئے نہیں بولتا تھا کہ مجھ سے بوڑھے لوگ وہاں موجود تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز پڑھی جو کہ نفاس کی حالت میں انتقال کر گئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے، اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے وسط میں کھڑے ہوئے۔

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ *

۲۱۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مالک بن مغول، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا چنانچہ جب آپؐ ابن دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے سے واپس ہوئے تو آپؐ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپؐ کے چاروں طرف پیدل چلے۔

۲۱۳۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ أَوْ قَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ *

۲۱۳۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن الدحداحؓ کی نماز پڑھی پھر آپؐ کے پاس ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا، اسے ایک شخص نے پکڑا پھر آپؐ اس پر سوار ہوئے اور وہ آپؐ کی وجہ سے کودنے لگا اور ہم سب آپؐ کے پیچھے تھے اور آپؐ کے پیچھے چل رہے تھے، جماعت میں سے ایک شخص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے خوب خوشے لٹک رہے ہیں اور شعبہ نے ابوالدحداحؓ کہا ہے۔

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن جعفر مسوری، اسماعیل بن محمد

بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس مرض میں جس میں ان کا انتقال ہوا، فرمایا، میرے لئے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنائی گئی تھی۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ لحد یعنی بغلی قبر بنانا مستحب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتفاق صحابہ کرام ایسی ہی قبر بنائی گئی تھی کہ جس میں تمام اور کچی اینٹیں تھیں، معلوم ہوا کہ پختہ قبر بنانا خلاف شریعت اور امر غیر مشروع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٢١٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْلِم أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو التَّيَّاحِ وَاسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرَخْسَ *

۲۱۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع (دوسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، وکیع، شعبہ (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر ڈالی گئی تھی، امام مسلمؒ فرماتے ہیں ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے اور دونوں نے مقام سرخس میں انتقال کیا ہے۔

(فائدہ) تمام علمائے کرام کے نزدیک قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا مکروہ ہے اور یہ کپڑا شقرانؓ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھایا تھا کہ جس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے بھی پسند نہیں کیا، واللہ اعلم۔

٢١٤١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسَ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا *

۲۱۴۱۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو، ابن وہب، عمرو بن حارث (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، علی ہمدانی، ثمامہ بن شفی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید کے ساتھ سرزمین روم مقام برودس میں تھے کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قبر (زمین کے) برابر کر دی جائے، پھر فرمایا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ قبر کو (زمین کے ساتھ) برابر کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اوپر نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوہان کی طرح بنائی جائے بلکہ ایک بالشت کے بقدر، اور بعض علماء نے فرمایا کہ چار انگل کے برابر اونچی کی جائے، اس سے زیادتی کرنا درست نہیں ہے، بحر الرائق، نہر الفائق اور در مختار اور ظہیریہ، فتاویٰ عا یہ، زیلعی اور عینی میں یہی مرقوم ہے، اور یہی امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے اور ان امور پر اصرار کرنے والا مرتکب گناہ کبیرہ ہے اور اسی طرح اونچی قبریں بنانا، پختہ کرنا اور گنبدوں وغیرہ کا تعمیر کرنا، یہ تمام چیزیں باجماع امت اور باتفاق علمائے کرام حرام ہیں اور ان امور کو ضروری سمجھتے ہوئے کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ اور مجادلہ کرنا ہے۔ اس لئے ان مہلکات سے احتراز اشد ضروری ہے۔

٢١٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَّا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ *

۲۱۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ابو وائل، ابوالہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آگاہ رہو میں تم کو اس کام کے لئے بھیجتا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، وہ یہ کہ میں کسی تصویر کو باقی نہ چھوڑوں مگر یہ کہ اسے مٹا دوں اور نہ کسی اونچی اور ابھری ہوئی قبر کو، مگر یہ کہ اسے (زمین) کے برابر کر دوں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تصویر رکھنا، اور اس کا بنانا یہ تمام امور خلاف شریعت اور حرام ہیں جیسا کہ آئندہ اس کی تفصیل آجائے گی۔

٢١٤٣ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا *

۲۱۴۳۔ ابوبکر بن خلاد باہلی، یحییٰ قطان، سفیان، حبیب اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں "ولا صورة الا طمستها" کے الفاظ موجود ہیں۔

٢١٤٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ *

۲۱۴۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن جریج، ابوالزبیرؒ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے پختہ بنانے اور اس پر بیٹھنے اور ان پر تعمیرات کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قبروں کا پختہ بنانا اور ان پر عمارتیں تعمیر کرنا اور وہاں بیٹھنا حرام اور ممنوع معلوم ہوا اور یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے اور یہی چیز امام مالک نے موطا میں بیان کی ہے اور امام شافعیؒ کتاب الام میں فرماتے ہیں کہ ائمہ کرام گنبدوں اور قبوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے چلے آئے ہیں یہاں تک کہ فقہاء نے اس مٹی سے جو قبر سے زائد نکلے زائد مٹی ڈالنا بھی مکروہ بیان کیا ہے چہ جائیکہ قبروں کو پختہ بنایا جائے۔ اور ایسے ہی قبروں پر مسجدیں وغیرہ بنانا حرام ہے اور بنانے والا سزاوار لعنت ہے کیونکہ کتب حدیث مشکوٰۃ، نسائی، ترمذی اور ابوداؤد میں احادیث ہیں کہ جن میں ان امور کے کرنے والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لعنت فرمائی ہے۔ غرضیکہ روایات اور کتب فقیہ کی رو سے قبرستان میں مسجد بنانا اور قبہ وغیرہ بنانا سب حرام ہیں، شرح مشکوۃ اور عینی شرح بخاری میں اس کی تصریح ہے اور جامع الاصول میں تو نسائی کی سند کے ساتھ صاف مذکور ہے کہ آپ نے قبر پر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے منع فرمایا ہے اور مواہب الرحمٰن مذہب النعمان میں ہے کہ قبر کی زینت کے لئے کسی قسم کی عمارت بنانا حرام ہے اور فتاویٰ عا یہ، عینی شرح کنز مستخلص، شرح کنز اور بحر الرائق وغیرہ میں ان تمام امور کی حرمت صراحۃً مذکور ہے۔

٢١٤٥ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۱۴۵۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٢١٤٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ *

۲۱۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن علیہ، ایوب، حضرت جائز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٧ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ *

۲۱۴۷۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی انگارے پر بیٹھ جائے اور اس سے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال تک پہنچ جائے تو یہ چیز اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(فائدہ) اسی طرح قبر پر شامیانہ اور خیمہ وغیرہ نصب کرنا ممنوع ہیں، صحیح بخاری میں موجود ہے کہ عبدالرحمٰن کی قبر پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک خیمہ تنا ہوا دیکھا تو آپ نے فرمایا اے لڑکے اس خیمہ کو یہاں سے ہٹا دے اس پر تو اس کے اعمال سایہ کئے ہوئے ہیں اور شرعۃ الاسلام میں بھی اس چیز کی تصریح موجود ہے اور امور ممنوعہ کی اصلیت حرمت ہے اور اس پر اصرار کرنے والا مرتکب گناہ کبیرہ ہے اور ایسے ہی قبر پوش وغیرہ ممنوع ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک قبر پر تشریف لے گئے کہ اس پر غلاف ڈال رکھا تھا۔ آپ نے اس فعل سے انہیں روکا۔ نصاب الاحتساب، مطالب المومنین، اور اسی طرح پھولوں وغیرہ کی چادر چڑھانا، اگر تقرب میت کے لئے وہ چادر ڈالتے ہیں تب تو ناجائز اور حرام ہے، در مختار وغیرہ میں اس کی تصریح موجود ہے اور اگر پھولوں کی چادر قبر کی زیب وزینت کے لئے ہو تو تب بھی کراہت سے خالی نہیں ہے اس لئے کہ قبر زینت اور خوشی کا مقام نہیں ہے بلکہ قبرستان میں تو ایسے افعال کئے جانے چاہئیں جن سے آخرت کی یاد تازہ ہو، چنانچہ زیارت قبور کا مقصد حدیث شریف میں یہی بیان کیا گیا ہے، لہٰذا جو کام زہد اور یاد آخرت کے خلاف ہوگا وہ زیارت قبول کا مقصود نہیں بن سکتا اس لئے قبر کی زینت اور آسائش شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصود کے خلاف ہو جائے گی، باقی رہا میت کی تعظیم تو اس کی تعظیم ویسی ہی کی جائے گی جیسا کہ زندگی میں کی جاتی تھی، مگر اس کو دفن کرنے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہو گیا۔ اب قبر کی تعظیم کا سوال باقی رہ گیا تو شریعت میں تعظیم قبر صرف اتنی ہے کہ نہ اس پر بیٹھیں اور نہ پیر رکھیں اور نہ جوتیاں لے کر اس پر چڑھیں اور نہ پیشاب پاخانہ کریں، باقی قبر کو بوسہ دینا، ہاتھ پھیرنا، چومنا اور سجدہ کرنا، طواف کرنا، جھکنا اور چہرے پر مٹی ملنا اور باقی تمام

خرافات جو آج کل بکثرت رائج ہیں سب ناجائز اور حرام ہیں، یہاں تک کہ بعض امور میں تو کفر کا خدشہ ہے، اس لئے ان سب سے احتراز ضروری ہے۔

٢١٤٨ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۴۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی (دوسری سند) عمرو ناقد، ابواحمد زبیری، سفیان، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٢١٤٩ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَاثِلَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا *

۲۱۴۹۔ علی بن حجر سعدی، ولید بن مسلم، ابن جابر، بسر بن عبیداللہ، واثلہ، حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔

٢١٥٠ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا *

۲۱۵۰۔ حسن بن ربیع بجلی، ابن مبارک، عبدالرحمٰن بن یزید، بسر بن عبیداللہ، ابو ادریس خولانی، واثلہ بن اسقع، حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرمارہے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

(فائدہ) قبرستان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ بکثرت احادیث میں اس چیز کی ممانعت آئی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثیں، اور اسی طرح جامع ترمذی، ابوداؤد، سنن دارمی اور ابن ماجہ کی روایتوں میں اس کی ممانعت مذکور ہے اور کتب فقیہ مثلاً عا ی اور زیلعی میں بھی یہی چیز مرقوم ہے اب اگر قبر کی طرف رخ کر کے بشرط تعظیم قبر نماز پڑھے تو یہ چیز حرام ہے بلکہ اس کے کفر کا فتویٰ دیا جائے گا۔ شرح مناسک میں صراحتاً اس چیز کو بیان کر دیا ہے، اور اگر عبادت و تعظیم کا قصد نہیں ہے تو نماز مکروہ ہے۔ لہٰذا دریں صورت اگر کوئی شخص احادیث اور روایات فقیہہ کا خلاف کرے گا تو یقیناً گناہ گار ہوگا اور ان پر اصرار کرانے والا مرتکب گناہ کبیرہ سمجھا جائے گا کیونکہ گناہ صغیرہ کو بار بار کرنا ہی کبیرہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٢١٥١ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمُرَّ

۲۱۵۱۔ علی بن حجر سعدی، اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبدالعزیز بن محمد، عبدالواحد بن حمزہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو صحابہ کرامؓ نے اس چیز کو اچھا نہ سمجھا،

بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ *

تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا لوگ اس چیز کو بہت ہی جلد بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مسجد میں ہی نماز پڑھی تھی۔

(فائدہ) سنن ابی داؤد شریف میں حدیث مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کچھ (ثواب) نہیں ہے اسی لئے امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ عدم جواز نماز جنازہ فی المسجد کے قائل ہو گئے۔ مترجم کہتا ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد نبویؐ کے قریب ایک حصہ بنا ہوا تھا تو آپ نے یہ نماز اسی میں پڑھی تھی اسی لئے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس بات کو منکر سمجھا چنانچہ آئندہ روایت میں خود اس طرف اشارہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔ البتہ اگر بارش وغیرہ کوئی عذر ہو تو مسجد میں پڑھنا بھی جائز ہے۔

٢١٥٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُقِفَ بِهِ عَلَى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُهَيْلُ بْنُ وَعْدٍ وَهُمْ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّهُ بَيْضَاءُ *

٢١٥٢۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، عبد الواحد، عباد بن عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہو گیا تو ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لے جاؤ تاکہ ہم بھی ان کی نماز پڑھیں، چنانچہ ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے سامنے جنازہ رکھ دیا گیا تاکہ وہ بھی نماز پڑھ لیں اور پھر جنازہ کو باب الجنائز سے جو کہ مقاعد کی طرف تھا باہر لے گئے اور انہیں لوگوں کے متعلق علم ہوا کہ وہ اس پر نکیر کر رہے ہیں کہ کہیں جنازے بھی مسجد میں لے جائے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا تو فرمایا کیا لوگ اس چیز پر بہت جلدی نکیر کرنے لگے ہیں کہ جسے وہ جانتے نہیں، انہوں نے ہم پر نکیر کی کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سہیل بن بیضا پر مسجد ہی میں نماز پڑھی تھی، امام مسلمؒ فرماتے ہیں سہیل بن وعد ہی سہیل بن بیضا ہیں۔ ان کی ماں کا نام ہی بیضاء ہے۔

٢١٥٣ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا

٢١٥٣۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ

ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ *

جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں نماز پڑھوں، تو صحابہ کرامؓ نے ان پر نکیر کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں یعنی حضرت سہیلؓ اور اس کے بھائی پر مسجد میں نماز پڑھی۔

٢١٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ يُقِمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَتَاكُمْ *

۲۱۵۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، شریک بن ابی نمر، عطاء بن یسار، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب میرے یہاں کی باری ہوتی تو اخیر شب قبرستان بقیع میں تشریف لے جاتے اور کہتے تم پر سلام ہو اے مومنوں کے گھر والو، جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ تمہارے پاس آگیا کہ جس کو کل ایک مدت کے بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، الٰہی بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ اور قتیبہ کی روایت میں "واتاکم" کا لفظ مذکور نہیں۔

(فائدہ) قبروں کی زیارت کرنا، اس طریقہ پر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مستحسن اور اچھا ہے اور اس زمانہ میں جس طریقہ سے قبروں پر جایا جاتا ہے اور جو امور کئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں حرام اور مکروہ ہیں اور بعض کے ارتکاب پر کفر کا خدشہ ہے۔ سنت طریقہ یہی ہے کہ جو حدیث مذکورہ بالا میں بیان ہوا ہے۔ اس میں سوائے سلام اور دعا کرنے کے کچھ ثابت نہیں اس لئے کہ اس کے علاوہ تمام امور ناجائز ہیں۔ بحر، نہر، فتح القدیر، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ) اور ایسے ہی قبروں کی زیارت کے لئے کوئی خاص دن معین کرنا اور اسے ضروری سمجھنا صحیح اور درست نہیں ہے۔ احادیث اور کتب فقہیہ سے ان امور کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور عرس وغیرہ کرنا اور اس کے لئے دن کا تعین کرنا اور پھر اسے ضروری سمجھنا اور وہاں ہمہ قسم کے لہو ولعب کرنا یہ تمام امور منہی عنہ اور حرام ہیں کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، اور خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کوئی ان امور کے جواز کا قائل ہے اور جو چیز پایہ ثبوت کو نہ پہنچے اس کی اصلیت حرمت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے لہٰذا یہ تمام امور حرام ہیں۔

٢١٥٥ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

۲۱۵۵۔ ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، ابن جریج،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّي قُلْنَا بَلَى ح و حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ

عبداللہ بن کثیر بن مطلب، محمد بن قیس، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) حجاج اعور، حجاج بن محمد، ابن جریج، عبداللہ، محمد بن قیس بن مخرمہ سے منقول ہے کہ ایک دن انہوں نے کہا کیا میں تم کو اپنی جانب سے اور اپنی والدہ کی طرف سے نہ بیان کروں، ہم سمجھے کہ والدہ سے ان کی وہ مراد ہے کہ جس نے انہیں جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بیان نہ کروں، ہم نے کہا ضرور فرمایئے، فرمایا کہ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تھے آپؐ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتے نکال کر اپنے قدموں کے سامنے رکھے اور چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے اور تھوڑی دیر اس خیال سے رکے رہے کہ شاید میں جاگ نہ جاؤں، پھر آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا اور میں نے اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور اپنی چادر لپیٹی، پھر آپؐ کے پیچھے چلی حتی کہ آپؐ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھایا پھر آپؐ لوٹے اور میں بھی لوٹی۔ آپؐ جلدی چلے تو میں بھی جلدی چلی، اور آپؐ جھپٹے تو میں بھی جھپٹی، اور آپؐ گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپؐ سے پہلے آئی اور آتے ہی لیٹ گئی۔ آپؐ داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہؓ کیا ہوا کیوں سانس چڑھ رہا ہے اور پیٹ پھول رہا ہے، میں نے عرض کیا کچھ نہیں، آپؐ نے فرمایا تم خود ہی بتلا دو ورنہ لطیف خبیر (اللہ تعالیٰ) مجھے بتلا دے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، چنانچہ میں نے آپؐ سے صورتحال بیان کی، آپؐ نے فرمایا وہ کالی کالی چیز جو مجھے اپنے آگے نظر آتی تھی وہ تم ہی تھیں، میں نے عرض کیا جی ہاں! تو آپؐ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ

قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ *

مارا کہ مجھے تکلیف ہونے لگی اور فرمایا تو نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا، تب میں نے کہا جب کوئی چیز چھپاتے ہیں تو ہاں اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، فرمایا جب کہ تو نے دیکھا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور مجھے پکارا اور تم سے انہوں نے چھپانا چاہا تو میں نے تم سے چھپا دیا اور وہ تمہارے پاس آنا نہیں چاہتے تھے اور تم اپنے کپڑے اتار چکی تھیں اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں، میں نے تمہیں بیدار کرنا اچھا نہ سمجھا اور یہ بھی خوف ہوا کہ تم گھبراؤ گی، پھر فرمایا کہ تمہارا پروردگار تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم بقیع والوں کے پاس جاؤ اور ان کے لئے استغفار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح کروں، آپ نے فرمایا کہو السلام علی اهل الدیار من المومنین و المسلمین الخ۔ اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہم اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ پردہ شروع سے ہی واجب تھا اس لئے کہ حضرت عائشہؓ نے اس تاریک شب میں بھی چادر اوڑھی اور یہ چیز بھی صراحۃً معلوم ہو گئی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا ورنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سوال کی اور پھر اس پر یہ کہنے کی کہ لطیف و خبیر مجھے بتلادے گا، کیا ضرورت ہے۔ بس یہ وہی چیز ہے جو بار بار لکھی جا چکی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٢١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ *

۲۱۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ اسدی، سفیان، علقمہ بن مرثد، حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو ان میں کا ایک کہنے والا کہتا، ابو بکرؓ کی روایت میں ہے، "السلام علی اهل الدیار" اور زہیر کی روایت میں ہے "السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللّٰہ بکم للاحقون، نسأل اللّٰہ لنا ولکم العافیة"۔

٢١٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

۲۱۵۷۔ یحییٰ بن ایوب، محمد بن عباد، مروان بن معاویہ، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی والدہ کے استغفار کی اپنے پروردگار سے اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں ملی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کے لئے اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی گئی۔

۲۱۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ *

۲۱۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن عبید، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپؐ روئے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے ساتھی بھی روئے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی کہ اپنی والدہ کے لئے استغفار کروں مگر مجھے اجازت نہیں ملی اور ان کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی تو تم بھی قبروں کی زیارت کرو، اس لئے کہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

۲۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ *

۲۱۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن مثنیٰ، محمد بن فضیل، ابو سنان، ضرار بن مرہ، محارب بن دثار ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کرتا تھا سو اب کیا کرو، اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کرتا تھا سو اب جب تک چاہو رکھو اور مشکیزوں کے علاوہ اور چیزوں میں نبیذ بنانے سے منع کرتا تھا سو اب اپنے پینے کے برتنوں میں جس میں چاہو بناؤ، مگر نشہ والی چیز نہ ہو، ابن نمیر نے اپنی روایت میں عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ کے لفظ کہے ہیں۔

۲۱۶۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

۲۱۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، زبید یامی، محارب بن دثار، ابن بریدہ، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ *

علیہ وسلم (تیسری سند) ابن ابی محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ان تمام سندوں کے ساتھ ابوسنان کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

٢١٦١ - حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ *

۲۱۶۱۔ عون بن سلام کوفی، زہیر، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا کہ جس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے تیر سے مار ڈالا تھا تو آپؐ نے اس پر نماز نہیں پڑھی۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص پر نماز پڑھی جائے گی کیونکہ اس شخص پر تمام صحابہؓ نے نماز پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زجراً اس کی نماز نہیں پڑھی۔ (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ(۱)

٢١٦٢ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا

۲۱۶۲۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ ہے۔

(۱) زکوٰۃ کا لفظ لغت عرب میں کئی معانی میں استعمال ہوا ہے۔ طہارت پاکیزگی، نماء یعنی زیادتی، برکت، تعریف، ثناء جمیل اور زکوٰۃ جو فرض ہے اس کی ادائیگی میں یہ تمام معانی موجود ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے دوسرے مال میں پاکیزگی آجاتی ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہو جاتی ہے، اجر و ثواب زیادہ ہو جاتا ہے اور قرآنی آیت کی روشنی میں زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے مال بڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے کی قرآن کریم میں تعریف کی گئی ہے۔

فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ *

(فائدہ) وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہیں۔

٢١٦٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۱۶۳۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث (دوسری سند) عمرو ناقد، عبداللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٢١٦٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۲۱۶۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، یحییٰ بن عمارہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سناوہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ اپنے ہاتھ کی پانچ انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمارہے تھے پھر ابن عیینہ کی روایت کی طرح بیان کیا۔

٢١٦٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ *

۲۱۶۵۔ ابوکامل، فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ (۱) واجب نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں۔

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۱۶۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، اسماعیل بن امیہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

(۱) حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، مجاہدؒ، ابراہیم نخعیؒ وغیرہ حضرات کی احادیث کی روشنی میں یہ رائے ہے کہ جتنی بھی پیداوار ہو جائے اس پر زکوٰۃ (عشر) واجب ہے البتہ حکومت عشر لینے کے لئے پانچ وسق کی مقدار مقرر کرے گی۔ ان حضرات کے مستدلال کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۳ ج ۳۔

يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ *

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجوروں میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ غلہ میں اس سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے۔

٢١٦٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ *

۲۱۶۷۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان اسماعیل بن امیہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غلہ اور کھجور جب تک پانچ وسق نہ ہوں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے۔

٢١٦٨- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ *

۲۱۶۸۔ عبد بن حمید، یحییٰ بن آدم، سفیان ثوری، اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ ابن مہدی کی روایت کی طرح منقول ہے۔

٢١٦٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ *

۲۱۶۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ثوری، معمر، اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ ابن مہدی اور یحییٰ بن آدم کی روایت کی طرح منقول ہے، مگر کھجوروں کے بجائے پھلوں کا لفظ ہے۔

٢١٧٠- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ *

۲۱۷۰۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عیاض بن عبداللہ، ابوالزبیرؓ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں، اور نہ کھجوروں کے پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

٢١٧١ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ *

۲۱۷۱۔ ابوالطاہر، احمد بن عمرو بن السرح، ہارون بن سعید ایلی، عمرو بن سواد، ولید بن شجاع، ابن وہب، عمرو بن الحارث، ابوالزبیرؒ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جن زمینوں کو نہریں اور بارش سیراب کرے اس میں دسواں حصہ واجب ہے اور جو اونٹ وغیرہ کے ذریعہ سینچی جائیں اس میں بیسواں حصہ ہے۔

(فائدہ) یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

٢١٧٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ *

۲۱۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام میں اور اس کے گھوڑے پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

(فائدہ) زید بن ثابت نے جس وقت ابوہریرہؓ کی یہ روایت سنی تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، غازی کے گھوڑے پر زکوۃ واجب نہیں ہاں اگر نسل بڑھانے کے لئے گھوڑے پال رکھے ہوں اور نر و مادہ سب مخلوط ہوں تو پھر ہر ایک گھوڑے پر ایک دینار واجب ہے کیونکہ حضرت عمرؓ گھوڑوں کی زکوۃ لیا کرتے تھے اور جابر بن عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف فرمان نقل کیا ہے کہ ہر ایک گھوڑے میں ایک دینار واجب ہے اور اسی طرح جب کہ غلام خدمت کے لئے ہوں ان پر زکوۃ واجب نہیں، ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں، تو ان پر زکوۃ دی جائے گی۔

٢١٧٣ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَمْرٌو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهِ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ*

۲۱۷۳۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، مکحول، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

٢١٧٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

۲۱۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن ہلال۔
(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد بن زید۔

بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، خثیم بن عراک بن مالک، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٢١٧٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ *

۲۱۷۵۔ ابوالطاہر، ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، اپنے والد سے، عراک بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپؐ نے فرمایا غلام پر زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر واجب ہے۔

٢١٧٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ *

۲۱۷۶۔ زہیر بن حرب، علی بن حفص، ورقا، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولیدؓ اور حضرت عباسؓ عم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ نہیں دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل تو اس چیز کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالدار کر دیا اور خالد بن ولید پر تو تم زیادتی کرتے ہو (۱) اس لئے کہ انہوں نے اپنی زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کے راستہ میں دیدیے ہیں اور عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ اور اتنی ہی اور مجھ پر واجب ہے، پھر ارشاد فرمایا عمرؓ تمہیں معلوم نہیں کہ انسان کا چچا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔

(٢٧٦) بَاب زَكَاةِ الْفِطْرِ *

باب (۲۷۶) صدقہ فطر اور اس کا وجوب۔

٢١٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ و حَدَّثَنَا يَحْيَى

۲۱۷۷۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی

(۱) خبر دینے والے نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو خبر دی تھی وہ ان کے اپنے گمان پر مبنی تھی کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کو رد کر دیا اور فرمایا کہ تم ان کے بارے میں یہ بات کر کے ان پر زیادتی کر رہے ہو اس لئے کہ انہوں نے اپنا مال جہاد کے لئے وقف کر دیا ہے۔

بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ *

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کے بعد لوگوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر ایک آزاد یا غلام، مرد یا عورت پر جو کہ مسلمان ہو۔

٢١٧٨- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ *

۲۱۷۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور سے یا جو سے، ہر ایک غلام یا آزاد، چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا ہے۔

٢١٧٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ *

۲۱۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر ایک آزاد اور غلام، مذکر اور مونث پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے۔ لوگوں نے اس ایک صاع کے برابر آدھا صاع گیہوں کا کر لیا (کیونکہ قیمت میں برابر ہیں)۔

٢١٨٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ *

۲۱۸۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کے دینے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ لوگوں نے گیہوں کے دو مدوں کو اس کے برابر کر لیا ہے۔

٢١٨١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ

۲۱۸۱۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے رمضان المبارک کے بعد صدقہ فطر کا تعین کیا ہے۔ ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا

مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٌّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ *

عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا۔

٢١٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ *

۲۱۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع طعام سے، یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے، یا ایک صاع انگور سے۔

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ *

(فائدہ) یہ ان کا جوش ایمانی ہے اس سے کوئی تعارض نہیں۔

۲۱۸۳۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، داؤد بن قیس، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر ایک چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور کا نکالا کرتے تھے، ہم اسی طرح نکالتے رہے مگر جب ہمارے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے تشریف لائے اور منبر پر لوگوں سے کلام کیا تو فرمایا میری رائے میں شام کے سرخ گیہوں کے دو مد (نصف صاع قیمت میں) ایک صاع کھجور کے برابر ہوتے ہیں تو لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں تو جب تک زندہ رہوں گا وہی ادا کرتا رہوں گا جو ہمیشہ سے نکالتا تھا(۱)۔

٢١٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا

۲۱۸۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، اسماعیل بن امیہ، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر نکالا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما تھے، ہر

(۱) حضرات امام ابوحنیفہ اور متعدد صحابہ کرام اور تابعین کی رائے یہ ہے کہ گندم سے صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع ہے اور ان حضرات نے یہ موقف احادیث کی بنا پر ہی اختیار کیا ہے ان کے مستدلات کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۱۵ ج ۳۔

نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَرَأَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذَلِكَ *

ایک چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے تین قسموں میں ایک صاع کھجور کا ایک صاع پنیر کا اور ایک صاع جو کا۔ ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہؓ نے سمجھا کہ گیہوں کے دو مد (نصف صاع قیمت میں) کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔ ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں میں تو اسی طرح صدقہ فطر نکالتا رہوں گا۔

٢١٨٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِيرِ *

۲۱۸۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب، عیاض بن عبداللہ، ابن ابی سرح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تین قسموں سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے پنیر، کھجور اور جو۔

٢١٨٦ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عَدْلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَنْكَرَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ لَا أُخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ *

۲۱۸۶۔ عمرو ناقد، حاتم بن اسماعیل، ابن عجلان، عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیہوں کے آدھے صاع کو کھجور کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعیدؓ نے اس پر نکیر کی اور فرمایا کہ میں تو وہی دوں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتا تھا ایک صاع کھجور کا، یا ایک صاع انگور کا، ایک صاع جو یا پنیر کا۔

٢١٨٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ *

۲۱۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے متعلق حکم دیا کہ لوگوں کو عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

٢١٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ

۲۱۸۸۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ *

(۲۷۷) بَاب إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ *

۲۱۸۹- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر لوگوں کے عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

باب (۲۷۷) زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔

۲۱۸۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، ابوصالح، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو سونے یا چاندی والا اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن آگ کی چٹانیں اس کے لئے بچھائی جائیں گی اور دوزخ کی آگ سے انہیں خوب گرم کر کے اس کے پہلو، پیشانی اور سینہ پر داغ لگائے جائیں گے جب یہ چٹانیں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوبارہ گرم کر لی جائیں گی، اس روز برابر یہ کام ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی، بالآخر جب بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اسے یا تو جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا پھر دوزخ کا، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ اونٹوں کا کیا حق ہے، آپ نے فرمایا اونٹ والا بھی ہے جو اونٹ والا ان حقوق کو ادا نہیں کرے گا جو ان میں واجب ہیں اور اس کے حقوق یہ ہیں کہ پانی پلانے کے دن ان کا دودھ دوہ کر غریبوں کو پلایا جائے، تو قیامت کے دن اسے ایک چٹیل زمین پر اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہو کر آئیں گے کہ ان میں کوئی بھی بچہ باقی نہ رہے گا اور وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے، جب ان کی پہلی جماعت گزر جائے گی تو فوراً پچھلی جماعت آجائے گی، یہ عذاب اس روز تک ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی حتی کہ جب بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اسے یا جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا جہنم کا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کا کیا حکم ہے، فرمایا کوئی گائے اور بکری والا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، جو گائے بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو

أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾*

قیامت کے دن چٹیل میدان میں گائے میں اور بکریوں کی جھپٹ سے اسے روندا جائے گا اور تمام گائے اور بکریاں اسے اپنے کھروں سے پامال کریں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی، اس روز نہ کوئی الٹی سینگوں والی ہو گی، نہ بے سینگوں والی اور نہ شکستہ سینگوں والی جب ان کی پہلی جماعت گزر جائے گی تو فوراً دوسری جماعت آجائے گی اور یہ فعل اس روز ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی حتی کہ جب بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو اسے جنت یا دوزخ کا راستہ بتادیا جائے گا، عرض کیا گیا یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے، فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں، ایک مالک پر بار، ایک مالک کا بچاؤ، ایک مالک کے لئے باعث ثواب ہے۔ بار وہ گھوڑے ہیں کہ جسے مالک نے نمائش اور غرور اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھا ہو، ایسے گھوڑے مالک پر بار ہیں۔ اور جو گھوڑے مالک کا بچاؤ ہیں تو وہ گھوڑے ہیں جن کو مالک نے راہ خدا میں باندھا ہو اور جو حقوق گھوڑوں کی پشتوں اور گردنوں سے وابستہ ہیں، انہیں بھی ادا کرتا ہو ایسے گھوڑے بچاؤ کا باعث ہیں اور باعث ثواب وہ ہیں جن کو انسان نے مسلمانوں کے صرف کے لئے فی سبیل اللہ سبزہ میں باغ میں باندھ رکھا، یہ گھوڑے سبزہ زار میں جو بھی کھائیں گے ان کی مقدار کے مطابق مالک کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی، لید اور پیشاب کی مقدار کے برابر بھی مالک کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور اگر گھوڑے رسی توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں کا چکر لگائیں گے تو ان کے قدموں کے نشانات اور لید کے بقدر اللہ تعالیٰ مالک کے لئے نیکیاں لکھ لے گا، اگر مالک گھوڑوں کو لے کر نہر پر سے گزرے اور پانی پلانے کے ارادہ کے بغیر بھی گھوڑے کچھ پانی وغیرہ پی لیں تو پئے ہوئے پانی کے قطرات کے مطابق اللہ مالک کے لئے نیکیاں لکھ لے گا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ گدھوں کے متعلق کیا حکم ہے، فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں کیا گیا یہ آیت جامعہ یگانہ

(موجود ہے) فمن یعمل الخ یعنی جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ بھی دیکھ لے گا۔

٢١٩٠- وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ*

۲۱۹۰۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے جس طرح حفص بن میسرہ کی روایت ہے لیکن الفاظ حدیث میں کچھ فرق ہے کہ اس روایت میں "ما من صاحب ابل لا یودی حقھا" ہے، اور دوسری روایت میں "منھا حقھا" ہے اور اس میں "لایفقد منھا فصیلا واحد" اور اسی طرح "یکویٰ بھا جنباہ وجبھتہ وظھرہ" کے الفاظ ہیں۔

٢١٩١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِينُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا

۲۱۹۱۔ محمد بن عبدالملک اموی، عبدالعزیز بن مختار، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خزانہ والا خزانہ کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا (تو قیامت کے دن) اس کے خزانہ کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے چٹانوں کی طرح بنا کر ان سے صاحب مال کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی پر داغ لگائے جائیں گے حتیٰ کہ جب اللہ اپنے بندوں کا اس دن میں فیصلہ فرما چکے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھلا دیا جائے اور جو اونٹ والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو انہیں اونٹوں کی جھپٹ سے اس کو چٹیل میدان میں منہ کے بل گرایا جائے گا، اونٹوں کی تعداد پوری ہو گی اور یہ سب اسے روندیں گے، جب پچھلی جماعت روندتی ہوئی گزر جائے گی تو اگلی جماعت دوبارہ آ جائے گی، حتیٰ کہ جب اس روز جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی اللہ اپنے بندوں کا فیصلہ کر چکے گا تو اس وقت اسے یا جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا دوزخ کا اور ایسے ہی جو بکریوں والا اپنی بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دے گا تو انہیں بکریوں

لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) *

کی جھپٹ سے اسے چٹیل میدان میں اوندھے منہ گرادیا جائے گا، بکریوں کی تعداد پوری ہو گی یہ بکریاں اسے اپنے کھروں سے پامال کریں گی اور سینگوں سے ماریں گی، ان میں کوئی بکری بے سینگ یا الٹے سینگ والی نہ ہو گی، جب پچھلی جماعت گزر جائے گی، اگلی آجائے گی حتیٰ کہ اس روز جس کی تعداد پچاس ہزار سال کی ہو گی، اللہ اپنے بندوں سے فیصلہ فرماچکے گا تو اس کو جنت کا راستہ بتا دیا جائیگا یا دوزخ کا، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑوں کا کیا حکم ہے تو فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک خیر وابستہ رہے گی اور گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں بعض کے لئے ثواب، بعض کے لئے باعث تحفظ عزت اور بعض کے لئے باعث وبال جان۔ باعث ثواب تو گھوڑے وہ ہوتے ہیں کہ جن کو آدمی راہ خدا میں صرف کرنے کے لئے تیار رکھتا ہے۔ ایسے گھوڑے اپنے پیٹ میں جو کچھ بھی اتارتے ہیں اللہ اس کے عوض اس کے مالک کے لئے ثواب لکھ دیتا ہے، اگر مالک ان کو سبزہ میں چراتا ہے تو جو کچھ گھوڑے کھاتے ہیں اس کی مقدار کے برابر اللہ ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر دریا سے ان کو پانی پلاتا ہے تو پیٹ میں اترنے والے ہر قطرہ کے عوض اسے ایک ثواب ملے گا، حتیٰ کہ لید اور پیشاب کرنے پر بھی مالک کو ثواب ملے گا، اگر یہ گھوڑے ایک یا دو ٹیلوں کا چکر لگائیں گے تو جو قدم اٹھائیں گے ہر ایک قدم پر مالک کے لئے ثواب لکھ دیا جائے گا اور بچاؤ والے گھوڑے وہ ہیں کہ جنھیں آدمی بر قراری عزت اور اظہار نعمت الٰہی کے لئے باندھ رکھتا ہے مگر جو حقوق گھوڑے کی پشت اور شکم سے وابستہ ہیں ان کو فراموش نہیں کرتا خواہ تنگی ہو یا فراخی، اور وبال وہ گھوڑے ہیں جن کو مالک نے ریا، غرور، تکبر اور اترانے کے لئے باندھ رکھا ہو، ایسے گھوڑے وبال ہیں۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ گدھوں کے متعلق کیا حکم ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جامعہ یگانہ فمن یعمل مثقال

ذرة خيرًا يره، ومن يعمل مثقال ذرة شرًا يره۔

٢١٩٢ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۱۹۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، حضرت سہیلؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٢١٩٣ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ عَقْصَاءُ عَضْبَاءُ وَقَالَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِينَهُ *

۲۱۹۳۔ محمد بن عبداللہ بن بزیع، یزید بن زریع، روح بن قاسم، سہیل بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں خمیدہ سینگوں کی بجائے شکستہ سینگوں والی بکری ہے اور پیشانی کا ذکر نہیں۔

٢١٩٤ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوِ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ *

۲۱۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث بکیر، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے اس حق کو ادا نہ کرے جو اونٹوں میں واجب ہے یا اونٹوں کا صدقہ نہ دے، باقی روایت بدستور سابق ہے۔

٢١٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ

۲۱۹۵۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، (تحویل) محمد بن رافع، عبدالرزاق ابن جریج، ابوالزبیرؓ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو اونٹوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو وہ قیامت کے دن اصلی تعداد سے بھی بڑھ کر آئیں گے، چٹیل میدان میں ان کے سامنے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ دوڑتے ہوئے اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندتے ہوئے نکل جائیں گے، اور جو گائے والا حق ادا نہیں کرے گا تو وہ گائیں قیامت کے دن اصلی مقدار سے بڑھ کر آئیں گی، چٹیل میدان میں ان کے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ سینگوں سے مارتی اور پیروں سے کچلتی ہوئی نکل جائیں گی اور جو بکریوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ بکریاں اصلی مقدار سے بڑھ چڑھ کر سامنے آئیں گی اور چٹیل میدان میں

وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ و قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

٢١٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَيُقَالُ هَذَا

بکریوں کے سامنے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ سینگوں سے مارتی اور کھروں سے روندتی ہوئی چلی جائیں گی، اس روز ان میں نہ کوئی بے سینگ ہوگی اور نہ شکستہ سینگ والی، اور جو خزانہ والا خزانہ میں سے حق الٰہی ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے اس کے پیچھے دوڑے گا، مالک خزانہ سے بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا کہ اپنا خزانہ لے لے، ہمیں اس کی حاجت نہیں، جب مالک خزانہ کوئی مفر نہ دیکھے گا تو اس سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور سانپ نر اونٹ کی طرح اس کے ہاتھ کو چبا لے گا۔ ابوزبیرؒ کہتے ہیں کہ ہم نے عبید بن عمیر سے سنا وہ اسی طرح بیان کرتے تھے پھر ہم نے جابر سے پوچھا تو انہوں نے عبید بن عمیر کی طرح بیان کیا۔ ابوزبیر کہتے ہیں میں نے عبید بن عمیر سے سنا ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ اونٹ کا کیا حق ہے فرمایا اس کو پانی پر دودھ لینا اور اس کا ڈول عاریتاً دے دینا اور اس کے نر کو جفتی کے لئے دے دینا اور اس پر راہ خدا میں کسی کو سوار کرانا۔

۲۱۹۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ والد، عبدالملک، ابوالزبیرؒ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا ان میں حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اسے ہموار چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا کھروں والے جانور اسے اپنے کھروں سے پامال کریں گے اور سینگوں والے جانور سینگوں سے ماریں گے، اس دن ان جانوروں میں نہ کوئی بے سینگ ہوگا اور نہ شکستہ سینگ والا، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ان میں حق کیا ہے، فرمایا نروں کو بطور عاریتاً دینا اور ان کے ڈولوں کو دینا اور اس جانور کو کسی کو بخش دینا اور پانی پر انہیں دودھ لینا (تاکہ دودھ غربا کو مل جائے) اور راہ خدا میں ان پر کسی کو سوار کرانا، اور جو مالدار مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل ہو کر اپنے

مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ *

مالک کا تعاقب کرے گا، مالک بھاگے گا مگر جہاں وہ جائے گا سانپ بھی اس کے پیچھے جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تیرا وہی مال ہے کہ جس پر تو بخل کیا کرتا تھا، بالآخر جب صاحب مال کوئی چارہ کار نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالدے گا تو وہ سانپ اس کے ہاتھ کو نر اونٹ کی طرح چبا ڈالے گا۔

(٢٧٨) بَاب إِرْضَاء السُّعَاةِ *

باب (۲۷۸) عمال زکوٰۃ کو راضی کرنا۔

٢١٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ *

۲۱۹۷۔ ابو کامل، فضیل بن حسین جحدری، عبدالواحد بن زیاد، محمد بن ابی اسماعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ کچھ اعرابیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ زکوٰۃ وصول کرنے والے آکر ہم پر زیادتی کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کر دیا کرو۔ جریر بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا اس وقت سے کوئی زکوٰۃ وصول(۱) کرنے والا مجھ سے ناراض ہو کر نہیں گیا۔

٢١٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) اسحاق، ابواسامہ، محمد بن اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(٢٧٩) بَاب تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ *

باب (۲۷۹) زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سخت عذاب۔

٢١٩٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ

۲۱۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معرور بن سوید، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول

(۱) ان کے آنے پر خوش ہو کر ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کر کے اور جتنی مقدار واجب ہے وہ تمام ادا کر کے ان کو خوش کرو۔

سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ *

۲۲۰۰- حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا *

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي أُحُدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ *

۲۲۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرماتھے جب مجھے دیکھا تو فرمایا کعبہ کے پروردگار کی قسم! وہی لوگ خسارے والے ہیں چنانچہ میں آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے دیا اور ایسے لوگ بہت کم ہیں، اور جو اونٹ، گائے اور بکری والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ان کے وہ جانور ان سب دنوں سے موٹے اور چربیلے ہو کر آئیں گے، جیسا کہ دنیا میں تھے اور اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے، جب پچھلا ان میں سے گزر جائے گا اگلا آجائے گا، بندوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

۲۲۰۰۔ ابوکریب، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، معرور بن سوید، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، باقی روایت وکیع کی طرح مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی ایسا نہیں جو زمین پر مر جائے اور اونٹ، گائے اور بکری چھوڑ جائے کہ ان کی اس نے زکوٰۃ نہ دی ہو اس عذاب کے معلوم ہونے کے بعد۔

۲۲۰۱۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے یہ چیز خوشی کا باعث نہیں کہ یہ احد پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے اور تین دن سے زائد میرے پاس ایک دینار بھی رہ جائے مگر وہ دینار کہ میں اپنے قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

۲۲۰۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٢٢٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ أَمْسَى ثَالِثَةً عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَّبِعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ *

۲۲۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یحییٰ، ابن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، زید بن وہب، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی زمین حرہ میں پیدل چل رہا تھا اور ہم کوہ احد کو دیکھ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابوذرؓ! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا اگر یہ احد پہاڑ میرے لئے سونے کا بن جائے تو میں نہیں چاہتا کہ تیسری رات تک اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہے بلکہ میں تو خدا کے بندوں کو لپ بھر بھر کر سامنے کی طرف دائیں طرف اور بائیں طرف دیدوں، ہاں ادائے قرض کے لئے کوئی دینار باقی رکھ لوں وہ جدا ہے، اس کے بعد ہم کچھ اور چلے آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ فرمائیے، فرمایا کہ مالدار لوگ قیامت کے روز نادار ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح اور اس طرح دیتے ہیں، اس کے بعد ہم کچھ اور چلے تو آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ! اسی جگہ رہو تاوقتیکہ میں تمہارے پاس نہ آجاؤں، یہ فرما کر چل دیئے اور میری نظر سے غائب ہوگئے، کچھ بے معنی الفاظ اور آواز مجھے سنائی دی، مجھے فوراً خیال پیدا ہوا کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حادثہ پیش آیا، یہ خیال کر کے میں نے آپؐ کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا مگر فرمان یاد آگیا کہ جب تک میں نہ آؤں اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، مجبوراً انتظار کرنے لگا، بالآخر آپؐ تشریف لائے تو میں نے واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا وہ جبریلؑ تھے مجھ سے انہوں نے آکر کہا کہ آپؐ کی امت میں سے جو شخص بحالت عدم شرک مر جائے گا جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، فرمایا اگرچہ

اس نے زنا اور چوری کی ہو۔

(فائدہ) کلمہ لاالہ الا اللہ کا خاصا یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جنت میں ضرور پہنچوائے گا، اگرچہ یہ امور تو اس چیز کی اجازت نہیں دیتے۔

٢٢٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ *

٢٢٠٤۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وہب، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات نکلا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا جارہے ہیں، آپؐ کے ساتھ کوئی نہیں ہے میں نے سوچا کہ شاید کسی کا ساتھ چلنا آپؐ کو ناگوار گزرے تو میں چاند کے سایہ میں چلنے لگا (تاکہ مجھ پر نظر نہ پڑے) تو آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا، کون ہے؟ میں نے کہا ابوذرؓ، اللہ تعالیٰ مجھ کو آپؐ پر فدا کرے، آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ چلو، تو میں تھوڑی دیر آپؐ کے ساتھ چلا تو آپؐ نے فرمایا زیادہ مال والے قیامت میں کم درجہ والے ہیں مگر جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اسے اڑادے اپنے دائیں بھی اور بائیں بھی اور سامنے بھی اور پیچھے بھی، اور اس مال سے بہت خیر کے کام کرے، پھر میں کچھ دیر اور آپؐ کے ساتھ چلتا رہا، پھر آپؐ نے فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ مجھے ایک صاف زمین پر بٹھادیا کہ اس کے گرد سیاہ پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں تم یہیں بیٹھے رہو، اور آپؐ ان پتھروں میں چلے گئے یہاں تک کہ میں آپؐ کو نہیں دیکھتا تھا اور وہاں آپؐ بہت دیر تک ٹھہرے رہے، پھر میں نے سنا آپؐ کہتے ہوئے آرہے تھے کہ اگر چوری اور زنا کرے، چنانچہ جب آپؐ آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ، اللہ مجھ کو آپؐ فدا کرے، ان کالے پتھروں میں کون تھا میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا جو آپؐ کو جواب دے رہا تھا، فرمایا وہ جبریلؑ تھے جو ان پتھروں میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت دو کہ جو کوئی اس حال میں انتقال کر جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے کہا اے جبریلؑ اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے، انہوں نے کہا اگرچہ شراب بھی پئے۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا۔

۲۲۰۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ أَخْشَنُ الْجَسَدِ أَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَتَرَى أُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ أَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ *

۲۲۰۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالعلاء، احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اس میں قریش کے سردار بھی تھے کہ اتنے میں ایک شخص موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم اور سخت چہرے والا آیا اور ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا، خوشخبری دے مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور ان کی چھاتی کی نوک پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلے گا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے پھوٹ نکلے گا اور وہ پتھر اسی طرح آرپار ہوتا رہے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے اپنے سر جھکائے اور میں نے ان میں کسی کو انہیں کچھ جواب دیتے ہوئے نہیں دیکھا، پھر وہ لوٹے اور میں ان کے ساتھ ہو لیا، یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے تو میں نے عرض کیا کہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ فرمایا انہیں برا لگا، انہوں نے کہا یہ کچھ عقل نہیں رکھتے، میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں گیا، تو فرمایا تم کوہ احد دیکھتے ہو، میں نے اوپر کی دھوپ کا خیال کیا اور یہ سمجھا کہ آپ مجھے کسی حاجت کے لئے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں تو میں نے عرض کیا جی ہاں دیکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے پاس اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو سب خیرات کردوں مگر تین دینار (جو قرض کی ادا کے لئے رکھ لوں) اور یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے، میں نے ان سے کہا کہ تمہارا اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا حال ہے کہ تم ان کے پاس کسی ضرورت کے لئے نہیں جاتے ہو اور نہ ان سے کچھ لیتے ہو، انہوں نے کہا کہ مجھے تمہارے پروردگار کی قسم کہ میں ان سے دنیا مانگوں گا اور نہ دین میں کچھ پوچھوں گا، یہاں تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔

(فائدہ) حدیث سے دین پر عمل نہ کرنے والوں اور اس کی خبر گیری نہ رکھنے والوں کی جہالت ثابت ہوئی، اور زہد و دنیا کی بے رغبتی کی فضیلت معلوم ہوئی، جمہور علمائے کرام کے نزدیک اگر کسی بھی سال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تب اس کے لئے یہ عذاب ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے اور اگر زکوٰۃ دیدے تب وہ اس وعید سے نجات حاصل کرلے گا، باقی امیر الزاہدین حضرت ابوذرؓ کا مسلک یہ ہے کہ ضرورت سے زائد جو مال بھی آدمی رکھے اس پر مواخذہ ہوگا اور وہ ان وعیدات کا مستحق ہے جو کہ احادیث میں موجود ہیں۔

٢٢٠٦ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِينِكَ فَدَعْهُ *

۲۲۰۶۔ شیبان بن فروخ، ابوالاشہب، خلید عصری، احنف بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کنز (خزانہ) جمع کرنے والوں کو ایسے داغ کی بشارت دو جو ان کی پیٹھوں پر لگائے جائیں گے تو ان کے پہلوؤں سے نکل جائیں گے اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل جائیں گے پھر وہ ایک جانب ہوگئے اور بیٹھ گئے، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں، حاضرین نے جواب دیا، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں چنانچہ میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا یہ کیا تھا، جو میں نے ابھی سنا کہ آپ کہہ رہے تھے، انہوں نے کہا میں وہی بیان کر رہا تھا جو میں نے ان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ اس عطا میں (جو مال غنیمت سے امراء دیتے ہیں) کیا فرماتے ہیں، فرمایا تم اسے لیتے رہو کیونکہ آج کل اس سے تم کو مدد حاصل ہوگی مگر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تو چھوڑ دو۔

(٢٨٠) بَاب الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ *

باب (۲۸۰) صدقہ کی فضیلت اور خرچ کرنے والے کے لئے بشارت۔

٢٢٠٧ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ

۲۲۰۷۔ زہیر بن حرب، محمد عبداللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم خرچ کر کہ میں بھی تجھ پر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کے خرچ کرنے سے اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ *

٢٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ *

۲۲۰۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، معمر بن راشد، ہمام بن منبہ، ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن خرچ کرنے سے اس میں کسی قسم کی کمی پیدا نہیں ہوتی، تم غور کرو کہ جب سے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے کس قدر خرچ کیا ہے کہ اب تک جو اس کے داہنے ہاتھ میں ہے اس میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش پانی پر ہے اس کے دوسرے ہاتھ میں صفت قبض ہے جسے چاہتا ہے بلند اور پست کرتا ہے۔

فائدہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے صفات ہیں ان پر بلا کیف معلوم کئے ہوئے ایمان لانا واجب اور ضروری ہے، تمام اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور ان میں تاویلات کرنا، یہ جہمیہ اور معتزلہ کا شیوہ ہے، جیسا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔

(٢٨١) بَاب فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ *

باب (۲۸۱) اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان پر تنگی کرنے کی ممانعت اور اس کا گناہ۔

٢٢٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ

۲۲۰۹۔ ابوالربیع الزہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دینار جسے آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے کہ جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، اور وہ دینار کہ جسے اپنے جانور پر اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے اور ایسے ہی وہ دینار کہ جسے اپنے ساتھیوں پر اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ عیال سے ابتداء کی، پھر ابوقلابہ نے کہا کہ اس شخص سے زیادہ کون مستحق ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے تاکہ ان

أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ *

کی آبرو بچتی رہے، یا اللہ تعالیٰ ان کو اس وجہ سے نفع دے اور غنی کر دے۔

۲۲۱۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ *

۲۲۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، سفیان، مزاحم بن زفر، مجاہد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دینار وہ ہے کہ جسے تو مسکین کو دے اور ایک دینار وہ ہے کہ جسے تو اپنے بال بچوں پر صرف کرے، ان میں سب سے زیادہ ثواب اس میں ہے جسے تو اپنے بال بچوں پر خرچ کرے۔

۲۲۱۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ *

۲۲۱۱۔ سعید بن محمد جرمی، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر کنانی، بواسطہ والد، طلحہ بن مصرف، حضرت خیثمہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ان کا داروغہ آیا، انہوں نے دریافت کیا کہ تم نے غلاموں کو خرچ دے دیا، اس نے کہا نہیں، فرمایا جاؤ دیدو، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے لئے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کو خرچ دینے کا مالک ہے اس کا خرچہ روک دے۔

(۲۸۲) بَاب الِابْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ *

باب (۲۸۲) پہلے اپنی ذات اور پھر گھروں اور اس کے بعد رشتہ داروں پر خرچ کرنا۔

۲۲۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا

۲۲۱۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوزبیرؒ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی عذرہ کے ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد ایک غلام آزاد کیا (یعنی یہ کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع پہنچ گئی۔ آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اس کے علاوہ مال ہے اس نے کہا نہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے تو نعیم

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ *

بن عبداللہؓ نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور وہ درہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، آپؐ نے وہ غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کر پھر اگر بچے تو گھر والوں پر، پھر اگر گھر والوں سے بھی بچ جائے تو قرابت والوں اور اگر رشتہ داروں پر خرچ کے بعد بھی بچ جائے تو پھر ادھر اور ادھر اور آپؐ سامنے اور دائیں و بائیں اشارہ فرماتے تھے (یعنی پھر صدقہ و خیرات خوب کرو)۔

٢٢١٣ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۲۲۱۳۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے انصار میں سے جس کا نام ابو مذکور تھا، ایک غلام کو مدبر بنالیا جس کا نام یعقوب تھا، بقیہ حدیث لیث کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(٢٨٣) بَاب فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ *

باب (۲۸۳) اقرباء، شوہر، اولاد اور ماں باپ پر اگرچہ وہ مشرک ہوں، خرچ اور صدقہ کرنے کی فضیلت۔

٢٢١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَى وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَى

۲۲۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ مدینہ منورہ میں بہت مالدار تھے اور ان کو بہت محبوب مال بیرحاء کا باغ تھا جو مسجد نبویؐ کے سامنے تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا میٹھا پانی پیتے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کہ نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک اپنی محبوب چیز خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یارسول اللہ) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک اپنی محبوب چیز خرچ نہ کرو، اور میرے مالوں میں بہترین مال بیرحاء ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ

وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ *

میں صدقہ ہے، میں اللہ تعالیٰ سے اس کے ثواب کا اور آخرت میں اس کے جمع ہو جانے کا طالب ہوں، سو اس کو آپ جہاں چاہیں لگا دیں، آپؐ نے فرمایا کیا خوب یہ تو بہت نفع کا مال ہے، یہ تو بڑے نفع کا مال ہے، تم نے جو کہا میں نے سنا، اور مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو، چنانچہ ابو طلحہؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۲۱۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَرِيحَا لِلَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ *

۲۲۱۵۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون، تو ابو طلحہؓ نے عرض کیا ہمارا پروردگار ہم سے ہمارا مال طلب کرتا ہے تو یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین جس کا نام بیرحاء ہے اللہ تعالیٰ کی نذر کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو، تو انہوں نے حسان بن ثابتؓ اور ابن ابی کعبؓ کو دے دی۔

۲۲۱۶- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ *

۲۲۱۶۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، بکیر، کریب، حضرت میمونہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک باندی آزاد کی تو میں نے اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو بڑا ثواب ہوتا۔

۲۲۱۷- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا

۲۲۱۷۔ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، اعمش، ابو وائل، عمرو بن حارث، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہی ہو، چنانچہ میں اپنے شوہر عبداللہ کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا ہے تو تم آپؐ سے جا کر دریافت

بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ *

کروکہ اگر میں تم کو دے دوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ کسی اور کو دے دوں، تو عبداللہ نے مجھ سے کہا کہ تم ہی جا کر دریافت کرلو، چنانچہ میں آئی اور ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑی تھی اور اس کی اور میری حاجت ایک ہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت تھا، چنانچہ حضرت بلالؓ باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور جا کر دریافت کرو کہ دو عورتیں دروازہ پر یہ پوچھتی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو صدقہ ادا ہو جائے گا یا نہیں، یا ان یتیموں کو دیں جو کہ ان کی پرورش میں ہیں اور یہ نہ بتاؤ کہ ہم کون ہیں، بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کون ہیں تو حضرت بلالؓ نے کہا کہ ایک انصاری عورت ہے اور ایک زینبؓ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کون سی زینبؓ، انہوں نے کہا حضرت عبداللہ کی بی بی، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے دو ثواب ہیں، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صدقہ کا۔

٢٢١٨ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ *

۲۲۱۸۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت عبداللہؓ سے یہی مضمون مروی ہے۔ ابراہیم، عمرو بن الحارث، حضرت زینب زوجہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت ہے، البتہ اتنی عبارت کا اضافہ ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ صدقہ کرو، اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہو، بقیہ حدیث ابوالاحوص کی روایت کی طرح ہے۔

٢٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۲۱۹۔ ابوکریب، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ابو سلمہؓ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيهِمْ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ *

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ابو سلمہؓ کی اولاد پر خرچ کرنے میں ثواب ہے؟ اور میں ان کو چھوڑنے والی نہیں ہوں کہ وہ ادھر ادھر پریشان ہو جائیں اس لئے کہ وہ میرے بیٹے ہیں فرمایا جو تم ان پر خرچ کرو اس میں تم کو ثواب ہے۔

۲۲۲۰- وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ*

۲۲۲۰۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۲۲۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً *

۲۲۲۱۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید، حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان جب اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اس میں ثواب کی امید (۱) رکھتا ہے، تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

۲۲۲۲- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۲۲۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابو کریب، وکیع، شعبہؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۲۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ *

۲۲۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے تو کیا میں اس سے سلوک کروں، آپؐ نے فرمایا، ہاں!

۲۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

۲۲۲۴۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے

(۱) صدقہ سے تعبیر فرمادیا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اہل وعیال پر خرچ کرنا چونکہ میرے ذمہ ہے تو اس پر مجھے ثواب نہیں ملے گا۔ صدقہ کہہ کر فرمادیا کہ اس پر بھی اجر ملتا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ *

والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ مشرکہ ہے، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب آپؐ نے کفار قریش سے صلح کی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مشرکین کی طرف مائل ہے تو کیا میں اس کے ساتھ احسان کروں، آپؐ نے فرمایا، ہاں! اپنی ماں کے ساتھ احسان کر۔

(٢٨٤) بَاب وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ *

باب (۲۸۴) میت کی طرف سے صدقہ دینے کا ثواب اس کو پہنچ جاتا ہے۔

٢٢٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۲۲۲۵۔ محمد بن عبید اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے اور وصیت نہیں کر سکی اور میرا خیال ہے کہ اگر بولتی تو صدقہ کرتی کیا میں اس کی جانب سے صدقہ کروں، آپؐ نے فرمایا، ہاں!

٢٢٢٦- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ تُوصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ الْبَاقُونَ *

۲۲۲۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابوکریب، ابو اسامہ (تیسری سند) علی بن حجر، علی بن مسہر (چوتھی سند) حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابو اسامہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے وصیت نہیں کی، جیسا کہ ابن بشر نے بیان کیا ہے اور بقیہ راویوں نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

(فائدہ) علمائے احناف کے نزدیک مفتی بہ قول یہ ہے کہ اعمال انسان خواہ بدنی ہوں یا مالی، ان کا ثواب مرنے والے کو ضرور ملتا ہے۔ چنانچہ کتب فقہ، ہدایہ، فتاویٰ عالمگیری، بحر الرائق، نہر الفائق، زیلعی، عینی اور اس کے علاوہ اور معتبر کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے، اختصارۃً زیلعی کی نقل کرتا ہوں، فرماتے ہیں: کہ اس بارے میں قانون کلی یہ ہے کہ آدمی اپنے نیک اعمال کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک خواہ نماز ہو یا روزہ ہو، یا حج یا صدقہ یا خیرات، یا قرآن کریم کی تلاوت یا وظائف وغیرہ اور ان سب کا ثواب مردہ کو پہنچتا ہے اور اس کو نفع بھی دیتا ہے لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ اسے ثواب پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں اور نہ مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اور نہ اسے نفع

دیتا ہے اور علماء حنفیہ کی دلیلیں بکثرت ہیں۔ چنانچہ دار قطنی اور سنن ابوداؤد میں اس مضمون کی بکثرت احادیث موجود ہیں اور عالمگیری میں مرقوم ہے کہ قانون اس باب میں یہ ہے کہ انسان کو اپنے اعمال کا ثواب کسی اور کے لئے پہنچانا درست ہے، عام ہے کہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ صدقہ ہو یا اور دیگر اعمال صالحہ اور انبیاء کرام اور شہداء اور اولیاء اور صلحاء کی قبروں کی زیارت کرنا صحیح اور درست ہے اور ایسے ہی مردوں کو کفن دینا وغیرہ، باقی اس کے علاوہ اور جملہ امور و خرافات جو آج کل کے زمانہ میں رائج ہیں کہ جن کی شرح کی یہاں گنجائش نہیں، درست نہیں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو تفصیل کا شوق ہو تو علماء حق سے ان امور کی تحقیق کرے اور ایسے ہی اکثر علماء حنفیہ کے نزدیک سماع موتی ثابت نہیں چنانچہ کافی شرح وافی، فتح القدیر، عینی شرح کنز، اور کفایہ شرح ہدایہ میں یہ امور صراحۃً مذکور ہیں اس کے علاوہ اور کتب فقہ میں اس کی تصریح موجود ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

(٢٨٥) بَاب بَيَان أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ *

باب (۲۸۵) اس چیز کا بیان کہ ہر ایک قسم کی نیکی صدقہ ہے۔

٢٢٢٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ *

۲۲۲۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، ابو مالک اشجعی، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، قتیبہ راوی کہتے ہیں کہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور ابن ابی شیبہ عن النبی صلی للہ علیہ وسلم کے الفاظ روایت کرتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی نیکی صدقہ ہے۔

٢٢٢٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ

۲۲۲۸۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، مہدی بن میمون واصل مولیٰ ابی عیینہ، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مال والے ثواب لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں، اور روزہ رکھتے ہیں جیسا کہ ہم رکھتے ہیں، باقی اپنے زائد مالوں سے صدقہ دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھی صدقہ کا سامان کر دیا ہے ہر ایک تسبیح صدقہ ہے اور ہر ایک تکبیر صدقہ ہے اور ہر ایک تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور خواہش پوری کرنا

بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا *

بھی صدقہ ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی ثواب ہے، فرمایا کیوں نہیں اگر اسے حرام میں صرف کرتا تو کیا اس پر گناہ نہ ہوتا، سو اسی طرح جب اسے حلال میں پورا کرے تو اس کے لئے ثواب ہے۔

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامَى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْسِي *

۲۲۲۹۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید، ابو سلام، عبداللہ بن فروخ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک انسان تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے سو جس نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور لا الٰہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کے راستہ سے ہٹا دیا، یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے دور کر دی، یا اچھی بات کا حکم دیا، یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کے برابر تعداد میں تو وہ اس روز اس حالت میں چل رہا ہوگا کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے دور کر رکھا ہوگا اور ابو توبہ نے کبھی اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی کہے ہیں کہ وہ شام اس حالت میں کرتا ہے۔

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ *

۲۲۳۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، ان کے بھائی زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں او امر بمعروف (اَوْ عطف کے ساتھ) ہے۔

۲۲۳۱ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ

۲۲۳۱۔ ابو بکر بن نافع عبدی، یحییٰ بن کثیر، علی بن مبارک، یحییٰ، زید بن سلام، ابو سلام، عبداللہ بن فروخ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک انسان پیدا کیا گیا ہے اور پھر معاویہ عن زید والی روایت کی طرح نقل کی ہے۔

مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ *

٢٢٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ *

٢٢٣٣ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

٢٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ *

٢٢٣٥ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۳۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک مسلمان پر صدقہ واجب ہے، عرض کیا گیا اگر وہ صدقہ دینے کے لئے پیسہ نہ پائے، فرمایا اپنے ہاتھوں سے کمائے اور اپنی جان کو نفع پہنچائے اور صدقہ دے، عرض کیا گیا اگر اس سے یہ بھی نہ ہوسکے، فرمایا حاجت والے مضطر و پریشان کی مدد کرے، عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو فرمایا نیکی یا خیر کا حکم کرے، عرض کیا گیا اگر اس سے یہ بھی نہ ہوسکے فرمایا برائی سے باز رہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

۲۲۳۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۲۳۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا بھی ایک صدقہ ہے اور کسی کی اتنی مدد کر دینا کہ اسے سواری پر سوار کرا دیا یا اس پر اس کا مال لاد دینا صدقہ ہے اور کلمہ طیبہ بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کو جانے کے لئے وہ رکھتا ہے، صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

۲۲۳۵۔ قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مزرد، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر روز صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا *

ہے الٰہی خرچ کرنے والے کو اور عطا کر اور دوسرا کہتا ہے الٰہی بخیل کا مال تباہ کر۔

۲۲۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا *

۲۲۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، شعبہ۔ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمار ہے تھے صدقہ کیا کرو کیونکہ عنقریب ایسا وقت آرہا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کا مال لئے پھرے گا اور کوئی لینے والا نہ ملے گا اور جس شخص کو وہ دے گا وہ کہے گا کل لے آتے تو میں لے لیتا، آج تو مجھے حاجت نہیں، غرضیکہ کوئی نہ ملے گا جو صدقہ قبول کرے۔

۲۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ *

۲۲۳۷۔ عبداللہ بن براد اشعری، ابوکریب محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لئے سونا لئے گھومتا پھرے گا اور کوئی لینے والا نہ ملے گا اور مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی یہ حالت ہوگی کہ ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں پناہ پذیر ہونے کے لئے پھرتی دکھائی دیں گی۔

(فائدہ) یعنی قتال اور لڑائیاں بکثرت ہوں گی کہ مرد اس میں مارے جائیں گے اور عورتیں بڑھ جائیں گی اور مال کی اتنی کثرت اور فراوانی ہوگی کہ چاندی وغیرہ تو کیا، سونے کی بھی کوئی قدر و منزلت نہ رہے گی، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، یہ سب دجال ملعون کی آمد کے بعد ہوگا۔ اللّٰھم انی اعوذ بك من الفتن ما ظھر منھا وما بطن۔

۲۲۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ

۲۲۳۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ مال بکثرت نہ ہو جائے اور بہہ پڑے یہاں تک کہ آدمی اپنی زکوٰۃ کا مال نکالے گا تو اسے

فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا *

کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا اور سر زمین عرب چراگاہ اور نہروں والی ہو جائے گی۔

(فائدہ) آدمیوں کی قلت کی بنا پر کوئی کاشت نہیں کریگا تو وہ زمین جانوروں کے چرنے کے علاوہ اور کسی مصرف کی نہیں رہے گی۔

۲۲۳۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ *

۲۲۳۹۔ ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ مال بہت ہو کر بہہ نکلے اور اتنی کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اب اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور صدقہ دینے کے لئے آدمی کو بلایا جائے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے۔

۲۲۴۰ - وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا *

۲۲۴۰۔ واصل بن عبدالاعلیٰ، ابو کریب، محمد بن یزید رفاعی، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے چاندی کے ستونوں کی طرح زمین اپنے جگر پارے باہر نکال کر پھینک دے گی، قاتل آئے گا تو وہ کہے گا اسی (مال) کے لئے میں نے قتل کیا تھا، قاطع رحم کہے گا اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری قطع کی تھی اور چور آئے گا تو وہ کہے گا کہ اسی کی بدولت میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کے سب اس کو چھوڑ دیں گے اور کوئی نہ لے گا۔

۲۲۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ *

۲۲۴۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی پاکیزہ (حلال) مال سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کے علاوہ کوئی مال قبول نہیں کرتا تو اللہ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اگرچہ وہ کھجور ہو، تو وہ بھی رحمٰن کے ہاتھ میں بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔

۲۲۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللَّهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ *

۲۲۴۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن قاری، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص بھی حلال کی کمائی سے کسی کھجور کا صدقہ نہیں کرتا مگر اللہ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اور اسے بڑھاتا رہتا ہے جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچے یا اونٹنی کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ یا اس سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔

۲۲۴۳ - وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا *

۲۲۴۳۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع روح (دوسری سند) احمد بن عثمان اودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور روح کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اس صدقہ کو اس کے حق میں خرچ کرے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے مصرف میں خرچ کرے۔

۲۲۴۴ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ عَنْ سُهَيْلٍ *

۲۲۴۴۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یعقوب بواسطہ سہیل کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۲۴۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) وَقَالَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ

۲۲۴۵۔ ابوکریب محمد بن علاء، ابواسامہ، فضیل بن مرزوق، عدی بن ثابت، ابوحازم، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک (حلال) کے علاوہ کسی کو چیز قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومن کو وہی حکم دیا ہے جو کہ رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ فرمایا کہ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں، اور فرمایا اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں پھر آپ نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو کہ لمبے لمبے سفر

يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ *

کرتا ہے اور گرد و غبار میں بھرا ہے، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے اے پروردگار، اے پروردگار حالانکہ اس کا کھانا، پینا، پہننا سب حرام ہے تو اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔

فائدہ) یہ حدیث اصول دین میں سے ہے، معلوم ہوا کہ انسان کو امور حلال پر کاربند ہونا ضروری ہے ورنہ پھر دنیا و آخرت میں نیکیوں سے ہاتھ دھو لینا چاہئے۔

(٢٨٦) بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ *

باب (۲۸۶) صدقہ اور خیرات کی ترغیب اگرچہ ایک کھجور یا اچھی بات ہی کیوں نہ ہو، اور یہ کہ صدقہ جہنم کو روکتا ہے۔

٢٢٤٦ - حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ *

۲۲۴۶۔ عون بن سلام کوفی، زہیر بن معاویہ جعفی، ابواسحق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو تم میں سے آگ سے بچ سکے، اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر تو وہ ایسا کرے۔

٢٢٤٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ و قَالَ إِسْحَقُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ *

۲۲۴۷۔ علی بن حجر سعدی، اسحق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، خیثمہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام کرے گا کہ الٰہ العالمین اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور عام آدمی اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو اس کے تمام سابقہ اعمال نظر آئیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو بھی سابقہ اعمال نظر آئیں گے اور آگے دیکھے گا تو سوائے دوزخ کی آگ کے کچھ نظر نہ آئے گا تو آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، ابن حجر نے بواسطہ اعمش اور عمرو بن مرہ کے خیثمہ سے اس طرح روایت کی ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے اگرچہ نیک بات ہی کے ذریعے سے اور اسحٰق نے یہ روایت خیثمہ سے بلفظ عن نقل کی ہے۔

٢٢٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ *

۲۲۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، خیثمہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا تذکرہ کیا اور آپؐ کے چہرے پر اس کے اثرات ظاہر ہوئے اور بہت زیادہ ظاہر ہوئے، پھر فرمایا آگ سے بچو، اور پھر جب آپؐ کے چہرے پر اثرات ظاہر ہوئے اور آپؐ نے منہ پھیرا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپؐ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو کسی اچھی بات کے ذریعہ، اور ابو کریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے۔

٢٢٤٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

۲۲۴۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، خیثمہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے دوزخ کا تذکر فرمایا اور اس سے پناہ مانگی اور تین مرتبہ منہ پھیرا۔ پھر ارشاد فرمایا، دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ساتھ ہو اور اگر یہ نہ پاؤ تو نیک بات کہہ کر۔

٢٢٥٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) إِلَى

۲۲۵۰۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، محمد بن جعفر، عون بن ابی جحیفہ، منذر بن جریر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم دن کے اول حصہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک جماعت ننگے پیر، ننگے بدن آئی، گلے میں چمڑے کی کفنیاں ڈالے ہوئے یا عبائیں پہنے ہوئے اور تلواریں لٹکائے ہوئے کہ جن میں سے اکثر بلکہ سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور ان کا فقر و فاقہ دیکھ کر متغیر ہوگیا، آپؐ اندر گئے، پھر باہر آئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں (کیونکہ نماز کا وقت قریب تھا) اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی، اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو، اور غور کرو کہ تم نے

آخِرِ الْآيَةِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ (اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ) تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

۲۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ *

۲۲۵۲ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي

کل کے لئے اپنی جانوں کے لئے کیا پہنچا رکھا ہے، آپؐ نے فرمایا صدقہ دے انسان اپنی اشرفی، درہم، کپڑے، گیہوں کے صاع اور کھجور کے صاع سے، حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ انصار میں سے ایک صاحب ایک تھیلی لے کر آئے، گویا کہ ان کا ہاتھ اس سے تھکا جاتا ہے بلکہ تھک گیا تھا، پھر تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر کھانے اور کپڑے کے دیکھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا کہ وہ چمک رہا ہے گویا کہ وہ سونے کا ہو گیا ہے، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لئے اس کے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل پیرا ہوں ان کا بھی ثواب ہے، بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں بری بات نکالی تو اس پر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل کریں ان کا بھی گناہ ہے بغیر اس کے کہ ان کے بار میں کچھ کمی ہو۔

۲۲۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، منذر بن جریر، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ابتدائی حصہ میں تھے، بقیہ حدیث ابن جعفر کی حدیث کی طرح روایت کی اور معاذ کی حدیث میں اس قدر زیادتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ دیا۔

۲۲۵۲۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، ابو کامل، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر منذر بن جریر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ کے پاس ایک قوم جو چمڑے کی کفنیاں ڈالے ہوئے تھی، آئی۔ بقیہ

النَّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ) الْآيَةَ *

روایت وہی، بس اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ یاایھاالناس اتقوا ربکم، الخ۔

٢٢٥٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۲۲۵۳۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، ابی الضحٰی، عبدالرحمٰن بن ہلال، عبسی، جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر اون کے کپڑے تھے آپؐ نے ان کا برا حال دیکھا کہ محتاج بیان نہیں، پھر بقیہ حدیث اسی طرح بیان کی۔

(٢٨٧) بَاب الْحَمْلِ بِأُجْرَةٍ يُتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيِ الشَّدِيدِ عَنْ تَنْقِيصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ *

باب (۲۸۷) محنت و مزدوری کر کے صدقہ دینا اور صدقہ کم دینے والے کی برائی کرنے کی ممانعت۔

٢٢٥٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِينَ*

۲۲۵۴۔ یحییٰ بن معین، غندر، شعبہ (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو وائل، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے، چنانچہ ابو عقیل نے آدھا صاع (دو سیر) صدقہ دیا اور دوسرا شخص اس سے زائد لے کر آیا، منافق کہنے لگے اللہ تعالیٰ کو اس کے صدقہ کی حاجت نہیں ہے اور دوسرے نے تو محض ریا کی وجہ سے صدقہ کیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ خوشی سے صدقہ والے مومنوں کو طعن کرتے ہیں اور ان حضرات کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت اور مزدوری سے (ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے) بشر کی روایت میں مطوعین کا لفظ نہیں ہے۔

٢٢٥٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ ح و حَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

۲۲۵۵۔ محمد بن بشار، سعید بن ربیع (دوسری سند) اسحاق بن منصور، ابو داؤد، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ

أَبُو دَاوُدَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا *

روایت منقول ہے اور سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم اپنی کمروں پر بوجھ لادا کرتے تھے۔

(٢٨٨) بَاب فَضْلِ الْمَنِيحَةِ *

باب (۲۸۸) دودھ کے جانور مانگنے پر دینے کی فضیلت۔

٢٢٥٦ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُو بِعُسٍّ وَتَرُوحُ بِعُسٍّ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ *

۲۲۵۶۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بلاشبہ جو کسی گھر والوں کو ایک ایسی اونٹنی (عاریتاً یا ملکیتہً) دیتا ہے جو صبح و شام ایک گھڑا بھر کر دودھ دیتی ہے تو اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

٢٢٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا *

۲۲۵۷۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبیداللہ زید، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے کئی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے کوئی دودھ کا جانور دیا تو اس کے لئے ایک صدقہ کا ثواب صبح ہوا اور ایک کا شام کو، صبح کا صبح کے دودھ پینے سے اور شام کا شام کے دودھ پینے سے۔

(٢٨٩) بَاب مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ *

باب (۲۸۹) سخی اور بخیل کی مثال۔

٢٢٥٨ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْآخَرُ فَإِذَا أَرَادَ

۲۲۵۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج (دوسری سند) عمرو سفیان بن عیینہ، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس طرح ہے کہ جس پر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں ہوں، اس کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے، اور دوسرے راوی نے کہا کہ صدقہ دینے والا چاہے تو زرہ کشادہ ہو جائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے اور جب بخیل خرچ کرنا چاہتا ہے تو

الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ *

وہ زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے (اور سخی کی یہ شان ہوتی ہے) کہ وہ زرہ کشادگی کی بنا پر اس کے پورے بدن تک کو گھیر لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو مٹا دیتی ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (کہ بخیل اس زرہ کو) کشادہ کرنا چاہتا ہے، مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی ہے۔

٢٢٥٩ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تُغَشِّيَ أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ *

۲۲۵۹۔ سلیمان بن عبید اللہ، ابو ایوب غیلانی، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح بیان کی کہ جن دونوں پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے سینوں اور گردنوں سے جکڑے ہوئے ہوں، پھر جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس قدر کشادہ ہو جائے کہ وہ اس کے پورے بدن کو بھی گھیر لے اور اس کے نشان قدم کو بھی مٹا دے اور بخیل جب بھی صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو اس کی زرہ تنگ ہو جائے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ پر پھنس جائے، راوی بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس چیز کی طرف اشارہ فرما رہے تھے کہ اگر تم انہیں دیکھتے، تو وہ کہتے کہ کشادہ کرنا چاہتے تھے، مگر کشادہ نہیں ہوتی۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ کرتہ پہننا مستحب ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا گریبان سینہ پر ہونا چاہئے، چنانچہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں یہی باب باندھ کر حدیث کو ذکر کیا ہے، واللہ اعلم۔

٢٢٦٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ

۲۲۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن اسحٰق حضرمی، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے کہ جن پر لوہے کی دو زرہیں ہیں، کہ جب صدقہ دینے والا کوئی صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ زرہ کشادہ ہو

بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْهَدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ *

(٢٩٠) بَاب ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ غَيْرِ أَهْلِهَا *

٢٢٦١- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ *

جائے حتیٰ کہ اس کے نشان قدم تک کو گھیر لے، اور جب بخیل کسی صدقہ کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر ایک حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ پھر وہ کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتی۔

باب (۲۹۰) صدقہ دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اگرچہ صدقہ کسی فاسق وغیرہ کو دیا جائے۔

۲۲۶۱۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک شخص نے کہا، کہ آج رات میں کچھ صدقہ کروں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (اپنی لاعلمی) میں ایک زناکار عورت کے ہاتھ میں دے دیا، صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص نے ایک زناکار عورت کو صدقہ دے دیا، وہ بولا الٰہ العالمین تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں میرا صدقہ زناکار کو ملا، آج کی رات پھر صدقہ کروں گا، پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ دیا، صبح کو لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ آج رات ایک مالدار کو صدقہ دیا گیا، اس نے کہا اللّٰھم لک الحمد، میرا صدقہ غنی کو مل گیا، میں اور صدقہ دوں گا چنانچہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا، صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے، کہ آج چور کو صدقہ دیا گیا ہے، وہ کہنے لگا الٰہی تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، میرا صدقہ زانیہ، مالدار اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا پھر اس کے پاس (منجانب اللہ) ایک شخص آیا اور اس نے کہا تیرے تمام صدقات قبول ہوگئے، زانیہ کا تو اس بنا پر کہ شاید وہ زنا سے باز آ جائے، اور غنی کا اس لئے کہ شاید وہ اس سے عبرت حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے وہ بھی صدقہ دینا شروع کر

دے اور چور کا اس لئے کہ شاید چوری سے باز رہے (کیونکہ کھانے کو مل گیا)۔

(فائدہ) یہ حکم صدقات نافلہ کا ہے، زکوۃ کا نہیں۔

(۲۹۱) بَاب أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوِ الْعُرْفِيِّ *

باب (۲۹۱) خازن امین اور اس عورت کا ثواب جو کہ اپنے شوہر کے مکان سے شوہر کی کسی بھی اجازت کے بعد صدقہ دے۔

٢٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ *

۲۲۶۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو عامر اشعری، ابن نمیر، ابوکریب، ابو اسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ خزانچی جو کہ مسلمان اور امین ہو اور جس کا حکم دیا جائے اس کو خرچ کرتا ہو یا دیتا ہو، اور پوری رقم اور پوری چیز اپنے دل کی خوشی کے ساتھ جس کے متعلق حکم ہوا ہو اسے دے دے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

٢٢٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا *

۲۲۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کہ عورت اپنے گھر سے بغیر کسی مفسدہ کے خرچ کرے تو اس عورت کو خرچ کرنے کا ثواب ہوگا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی اسی طرح (ثواب میں شامل) ہے ایک کے ثواب سے دوسرے کے ثواب میں سے کسی قسم کی کوئی کمی یا نقص نہیں ہوگا۔

٢٢٦٤ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا *

۲۲۶۴۔ ابن ابی عمر، فضیل بن عیاض، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں شوہر کے کھانے کا تذکرہ کیا ہے۔

٢٢٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

۲۲۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا *

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے مکان سے بغیر کسی مفسدہ کے خرچ کرے تو اس کے لئے ثواب ہے اور شوہر کے لئے اتنا ہی ثواب اس کے کمانے کا ہے اور عورت کے لئے اس کے خرچ کرنے کا اور خزانچی کے لئے بھی اس کے بقدر ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی ہو۔

٢٢٦٦ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۲۶۶۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، اعمشؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٢٢٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ *

۲۲۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، حفص بن غیاث، محمد بن زید، عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں غلام تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے مالکوں کے مال میں سے کچھ صدقہ وخیرات دوں آپؐ نے فرمایا ہاں (اگر اجازت ہو) اور ثواب تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہے۔

(فائدہ) آبی اللحم کے معنی گوشت سے انکار کرنے والا، یہ ان کا لقب ہے کیونکہ انہوں نے ایام جاہلیت میں ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے، ان کا نام عبداللہ تھا، جنگ حنین میں شہید ہوئے، سبحان اللہ! یہ صحابہ کرامؓ کا فطری تقویٰ تھا، اور ایک زمانہ یہ ہے کہ سینکڑوں بکرے شیخ سدو کے نام کے ہضم کر جاتے ہیں مگر ڈکار تک نہیں لیتے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

٢٢٦٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا *

۲۲۶۸۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، عمیر، مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے آقا نے حکم دیا کہ گوشت سکھاؤں، اتنے میں میرے پاس ایک فقیر آگیا تو میں نے کھانے کے مطابق اسے دے دیا، میرے مالک کو جب اس چیز کا علم ہوا تو اس نے مجھے مارا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے میرے مالک کو بلایا اور فرمایا اسے کیوں مارتے ہو، انہوں نے جواب دیا یہ میرا کھانا بغیر میرے حکم کے دے دیتا ہے، فرمایا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

(فائدہ) غلام اور بیوی وغیرہ کے لئے اذن ضروری ہے خواہ قولی طور پر حاصل ہو جائے یا اس کے عادات واطوار سے معلوم ہو جائے کہ وہ اتنی چیز کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا اور اگر ان صورتوں میں سے کسی قسم کا اذن حاصل نہیں تو پھر غلام، باندی اور عورت کے لئے تصرف جائز نہیں اور عمیر نے جو یہ کیا، تو ان کا خیال تھا کہ ان کا مالک ان سے خفا نہیں ہوگا۔

۲۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ *

۲۲۶۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہؒ ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں جو انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت جبکہ اس کا شوہر موجود ہو (نفل) روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور اس کے مکان میں اس کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے (اپنے کسی نامحرم کو) آنے کی اجازت نہ دے، اور جو بھی بغیر اس کی اجازت کے اس کی کمائی سے خرچ کرے گی تو آدھا ثواب اس کو بھی ملے گا۔

(فائدہ) نامحرم کے آنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں، ہاں محرم کو بھی اس کے شوہر کی اجازت پر آنا چاہئے۔

(۲۹۲) بَاب مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ وَأَعْمَالَ الْبِرِّ *

باب (۲۹۲) جو صدقہ کے ساتھ اور دیگر امور خیر کرے اس کی فضیلت۔

۲۲۷۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ *

۲۲۷۰۔ ابوطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابی شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مال سے اللہ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کیا تو وہ جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ خیر اور بھلائی ہے سو جو نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو جہاد کا عاشق تھا وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ وخیرات والا تھا وہ صدقہ وخیرات کے دروازہ سے اور جو روزہ دار ہو گا وہ باب الریان (سیرابی کے دروازہ) سے بلایا جائے گا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کسی کو ان سب دروازوں سے بلانے کی تو ضرورت نہیں ہے پھر بھی کیا کوئی ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان ہی میں سے ہو گے۔

(فائدہ) اس حدیث نے روافض کی کمر توڑ دی اور ان کے منہ میں خاک جھونک دی، الحمد للہ علی ذلک۔

۲۲۷۱- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

۲۲۷۱۔ عمرو الناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۷۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ *

۲۲۷۲۔ محمد بن رافع، محمد بن عبداللہ بن زبیر، شیبان (دوسری سند) محمد بن حاتم، شبابہ، شیبان بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک جوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے سب خزانچی بلائیں گے، ہر ایک دروازہ کا خزانچی کہے گا کہ اے فلاں ادھر آ، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! تو پھر ایسے شخص پر تو کوئی خرابی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم ان ہی میں سے ہو۔

۲۲۷۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۲۲۷۳۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم اشجعی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کون روزہ دار ہے، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں، آپؐ نے فرمایا تم میں سے آج کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے، ابو بکرؓ نے عرض کیا میں گیا ہوں، پھر آپؐ نے پوچھا کہ آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے، ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ آج تم میں سے مریض کی بیمار پرسی کس نے کی، ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، تو آپؐ نے فرمایا یہ سب کام جس میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔

(٢٩٣) بَاب الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ*

باب (۲۹۳) خرچ کرنے فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی ممانعت۔

٢٢٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفِقِي أَوِ انْضَحِي أَوِ انْفَحِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ *

۲۲۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر نہ رکھ، ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی گن کر دے گا۔

٢٢٧٥ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْفَحِي أَوِ انْضَحِي أَوْ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ *

۲۲۷۵۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، محمد بن حازم، ہشام بن عروہ، عباد بن حمزہ اور فاطمہ بنت منذر، اسماء (بنت ابو بکرؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا اور محفوظ نہ رکھ ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ سے محفوظ کر لے گا۔

٢٢٧٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيثِهِمْ*

۲۲۷۶۔ ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، عباد بن حمزہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

٢٢٧٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ

۲۲۷۷۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عباد بن عبداللہ، حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے مگر جو مجھے زبیرؓ دے دیتے ہیں، سو اگر میں اس مال میں سے کچھ خرچ کروں تو مجھے گناہ ہوگا، آپؐ نے فرمایا جتنا دے سکو دو اور محفوظ کر کے نہ رکھو اللہ تعالیٰ بھی تم سے

أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ *

محفوظ کر لے گا۔

(٢٩٤) بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ *

باب (۲۹۴) تھوڑے صدقہ کی ترغیب اور اس کی کمی کی وجہ سے دینے سے رکنا نہ چاہئے۔

٢٢٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ *

۲۲۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، لیث بن سعد (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اے مسلمان عورتو! کوئی تم میں سے اپنی ہمسایہ کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ وہ بکری کا ایک کھر ہی دے۔

(فائدہ) یعنی نہ لینے والا اس کی حقارت کی بنا پر انکار کرے اور نہ دینے والا اس کی کمی کی بنیاد پر دینے میں شرم کرے۔

(٢٩٥) بَاب فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ *

باب (۲۹۵) پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت۔

٢٢٧٩ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ *

۲۲۷۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا سات حضرات ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے سایہ (رحمت) میں جگہ دے گا جس روز اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (۱) امام عادل، (۲) وہ جو اللہ کی عبادت میں مصروف ہو، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (۴) وہ دو شخص جو آپس میں محض اللہ کیلئے محبت کریں، اسی کے لئے ملیں اور اسی کے لئے جدا ہوں، (۵) وہ آدمی جسے کوئی حسب و نسب اور مال و جمال والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) وہ شخص جو اس پوشیدگی سے صدقہ کرے کہ داہنے ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ بائیں نے کیا خرچ کیا، (۷) وہ شخص کہ تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

۲۲۸۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ *

۲۲۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوسعید خدریؓ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق حدیث روایت کی، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور مسجد میں جانے تک اس کا دل مسجد میں ہی لگا رہے۔

(۲۹۶) بَاب بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ *

باب (۲۹۶) سب سے افضل صدقہ حریص تندرست انسان کا ہے۔

۲۲۸۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ فَقَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ *

۲۲۸۱۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سا صدقہ ثواب میں بڑا ہے، فرمایا اس حال میں صدقہ دیا کہ تو تندرست اور حریص ہو، محتاجی کا خوف رکھتا ہو اور امیری کی امید رکھتا ہو، اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور پھر تو کہے کہ اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا، ایسا نہیں بلکہ وہ خود فلاں کا ہو چکا۔

۲۲۸۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا فَقَالَ أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ *

۲۲۸۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ثواب میں کون سا صدقہ بڑھا ہوا ہے، آپؐ نے فرمایا آگاہ ہو جا قسم ہے تیرے باپ کی یہ کہ تو اس حال میں صدقہ دے کہ تو تندرست اور حریص ہو، محتاجی کا خوف کرتا اور تونگری کی امید رکھتا ہو اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور تو پھر کہے کہ اتنا فلاں کا اور اتنا فلاں کا اور وہ فلاں کا ہو بھی چکا۔

(فائدہ) آپؐ سے یہ قسم حسب اتفاق زبان سے نکل گئی ارادہ اور قصد کے ساتھ ایسا نہیں کیا۔

۲۲۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۸۳۔ ابوکامل جحدری، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع سے اسی

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ *

سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ کون ساصدقہ افضل ہے۔

(۲۹۷) بَاب بَيَان أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ *

باب (۲۹۷) اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نچلا ہاتھ لینے والا ہے!

۲۲۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ *

۲۲۸۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ آپؐ منبر پر تشریف فرما تھے، صدقہ دینے اور سوال نہ کرنے کا تذکرہ فرما رہے تھے، فرمایا اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نچلا مانگنے والا ہے۔

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ *

۲۲۸۵۔ محمد بن بشار، محمد بن حاتم، احمد بن عبدہ، یحییٰ قطان، عمرو بن عثمان موسیٰ بن طلحہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افضل ترین یا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے بعد ہو اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے، اور صدقہ سب سے پہلے انہیں دو جو تمہاری پرورش میں داخل ہیں۔

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ

۲۲۸۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان زہری، عروہ، سعید، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپؐ نے مجھے دے دیا، پھر فرمایا یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے، سو جس نے اسے بغیر مانگے یا دینے والے کی خوشی کے ساتھ لیا تو اس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا حال اس شخص کی طرح ہوتا

لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى *

ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

٢٢٨٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى *

۲۲۸۷۔ نصر بن علی جہضمی، زہیر بن حرب، عبد بن حمید، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، شداد، حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم تیرے لئے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور اس کا روکے رکھنا یہ تیرے لئے برا ہے اور ضروری خرچ کے مطابق رکھنے پر تجھے کوئی ملامت نہیں اور پہلے ان پر خرچ کر جو تیری پرورش میں داخل ہیں اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(٢٩٨) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ *

باب (۲۹۸) سوال کرنے کی ممانعت۔

٢٢٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُا إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

۲۲۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید دمشقی، عبداللہ بن عامر جہضمی کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم احادیث کی روایات سے بچو، مگر وہ احادیث جو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں منقول تھیں اس لئے کہ حضرت عمرؓ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا کرتے تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں لہٰذا جسے میں دل کی خوشی سے دوں اس میں برکت ہوتی ہے، اور جسے میں مانگنے اور اس کی حرص سے دوں تو اس کا حال ایسا ہے کہ گویا وہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

٢٢٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي

۲۲۸۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، ہمام، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سوال لپٹ کر نہ کیا کرو، اس لئے کہ خدا کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز

الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ *

مانگتا ہے اور اس کے سوال کی بنا پر وہ چیز میرے پاس سے نکلتی ہے اور میں اسے برا سمجھتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہو سکتی ہے۔

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ فَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۹۰۔ ابن ابی عمر مکی، سفیان، عمرو بن دینار، وہب بن منبہ سے نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ان کے گھر ملک صنعاء میں گیا اور انہوں نے مجھے اپنے احاطہ کے اخروٹ کھلائے، اور ان کے بھائی کی روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنا وہ رسول اللہ کا فرمان نقل کر رہے تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا دینا اور نہ دینا کسی کے قبضہ میں نہیں، لہٰذا جو انبیاء کرام سے اور اولیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں یہ سراسر بے دینی، اور جہالت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اس چیز کی نفی کر دی ہے۔

۲۲۹۱- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ *

۲۲۹۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنا وہ عطیہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا *

۲۲۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے درمیان چکر لگاتا ہے، اور پھر ایک لقمہ دو لقمہ اور ایک کھجور اور دو کھجوریں لے کر واپس ہوتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر مسکین کون ہے، آپؐ نے فرمایا جس کو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اسے کافی ہو جائے اور نہ اسے لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کسی سے کوئی چیز مانگتا ہو۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے ایسے غرباء اور مساکین کو دینا ہزاروں فقیروں کے دینے سے اولیٰ اور بہتر ہے۔

۲۲۹۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) *

۲۲۹۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، شریک، عطاء بن یسار مولیٰ میمونہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسکین وہ نہیں ہے کہ جسے ایک کھجور اور دو کھجوریں اور ایک لقمہ اور دو لقمے لوٹا دیتے ہیں مسکین تو وہ ہے جو سوال سے عفیف اور بچا ہوا رہتا ہے، تمہارا جی چاہے تو (تائیداً) یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔

۲۲۹۴ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ *

۲۲۹۴۔ ابوبکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک، عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بقیہ حدیث اسماعیل کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ *

۲۲۹۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک ہمیشہ سوال کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں جا کر ملے گا کہ اس کے منہ پر ایک ٹکڑا(۱) بھی گوشت کا نہ ہوگا۔

۲۲۹۶ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةُ *

۲۲۹۶۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، معمر، زہری کے بھائی سے اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں گوشت کے حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۹۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ

۲۲۹۷۔ ابو طاہر، عبداللہ بن وہب، لیث، عبیداللہ بن ابی جعفر، حمزہ بن عبداللہ، اپنے والد سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ آدمی ہمیشہ

(۱) اور یہ سزا بطور نشانی کے ہوگی کہ یہ شخص لوگوں سے سوال کرتا رہا۔ جس طرح اس نے دنیا میں اپنے آپ کو سوال کر کے ذلیل کیا اسی طرح اس کی سزا آخرت میں بھی ایسی ہی ہوگی۔

أَبَاهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ *

لوگوں سے سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

۲۲۹۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ *

۲۲۹۸۔ ابو کریب، واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگوں سے ان کا مال اپنا مال بڑھانے کے لئے مانگتا رہتا ہے تو وہ چنگاریاں مانگتا ہے اب چاہے کم کرلے یا ان چنگاریوں کو زیادہ کرلے۔

۲۲۹۹ - حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ *

۲۲۹۹۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، بیان ابی بشر، قیس بن حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ چاہے کوئی صبح کو جائے اور ایک لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد لائے کہ اس سے صدقہ بھی دے اور لوگوں سے سوال کرنے سے غنی بھی رہے، یہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے کہ اسے دیں یا نہ دیں اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا ان سے کر جو تیری پرورش میں داخل ہیں۔

۲۳۰۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانٍ *

۲۳۰۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، اسماعیل، قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر کوئی تم میں صبح کو (جنگل) جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لاد کر لائے اور اس کو بیچے، پھر بقیہ حدیث کی طرح بیان کی روایت کی۔

۲۳۰۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۳۰۱۔ ابو طاہر، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابی عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی لکڑی کا گٹھا باندھے، پھر اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے بیچ دے تو

وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعُهُ *

یہ اس کے حق میں کسی سے مانگنے سے بہتر ہے کہ وہ اسے چاہے تو دے ورنہ نہ دے۔

٢٣٠٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ *

۲۳۰۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، سلمہ بن شبیب، مروان بن محمد دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ابی ادریس خولانی، ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے ایک حبیب امانت دار نے روایت بیان کی ہے اور بے شک وہ میرے حبیب اور میرے نزدیک امین ہیں، عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی تھے آپؐ نے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم ابھی دنوں بیعت کر چکے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تو بیعت کرلی ہے پھر آپؐ نے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ سے بیعت نہیں کرتے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تو بیعت کرلی ہے، پھر آپؐ نے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے، بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت تو کر چکے ہیں اب کس چیز پر بیعت کریں، آپؐ نے فرمایا اس پر کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچوں نمازوں پر اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو، تو میں نے اس جماعت میں سے بعض حضرات کو دیکھا ان کا سواری پر سے کوڑا گر جاتا تھا تو کسی سے اس کے اٹھانے کا سوال نہیں کرتے تھے۔

(فائدہ) ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ راوی حدیث بڑے زاہد اور صاحب کرامات حضرات میں سے گزرے ہیں اسود علی مردود نے انہیں آگ میں ڈال دیا پر یہ نہ جلے، مجبوراً انہیں چھوڑ دیا، یہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے ابھی راستہ ہی میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے انہوں نے ملاقات کی ہے۔

(٢٩٩) بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ *

باب (۲۹۹) سوال کرنا کس کیلئے جائز ہے؟

٢٣٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ

۲۳۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہارون بن

سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا *

رباب، کنانہ بن نعیم عدوی، قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک بڑی رقم کا قرضدار ہوگیا چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپؐ سے اس کے بارے میں کچھ سوال کروں، آپؐ نے فرمایا تم ٹھہرو تا آنکہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے تو ہم اس میں تمہارے دینے کے لئے کچھ حکم کر دیں گے، پھر فرمایا اے قبیصہؓ سوال تین شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے حلال نہیں ایک وہ جس پر قرضہ ہو جائے تو اس کو اتنا سوال کرنا حلال ہے کہ جس سے اس کا قرضہ ادا ہو جائے، پھر وہ رک جائے، دوسرا وہ جس کے مال میں کوئی آفت پہنچی کہ جس سے اس کا مال ضائع ہوگیا تو اس کو سوال کرنا حلال ہے حتی کہ اسے اتنی رقم مل جائے کہ اس سے گزران صحیح ہو جائے، اور تیسرا وہ شخص کہ جسے فاقہ لاحق ہوگیا ہو کہ اس کی قوم کے تین عقل والوں نے اس بات کی گواہی دی کہ فلاں آدمی کو فاقہ پہنچا ہے تو اس کے لئے بھی اتنا سوال درست ہے کہ جس سے اس کا گزران ہو سکے اور ان تین شخصوں کے علاوہ اے قبیصہؓ سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

(۳۰۰) جَوَازِ الْأَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطَلُّعٍ *

باب (۳۰۰) بغیر سوال اور طمع کے اگر کوئی چیز آجائے تو اس کا حکم۔

٢٣٠٤- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۳۰۴۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عنایت کرتے تو میں کہہ دیا کرتا تھا کہ مجھ سے زیادہ جو ضرورت مند ہو اسے دے دیں حتی کہ ایک بار آپ نے مجھے کچھ مال دیا میں نے عرض کیا مجھ سے جو زیادہ ضرورت مند ہو اسے دے دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے لو، اور اس مال میں سے جو

وَسَلَّمَ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ *

تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور سوال کے آئے، اسے لے لو، اور جو اس طرح نہ آئے تو اپنے نفس میں اس کا خیال بھی نہ لایا کرو۔

۲۳۰۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَعْطِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ *

۲۳۰۵- ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطابؓ کو کچھ مال دیا کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کیا کرتے تھے یا رسول اللہ! کسی ایسے شخص کو عنایت فرمایئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے لو، اپنے پاس رکھو، یا صدقہ دے دو اور جو اس قسم کا مال تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی اور نہ مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس قسم کا نہ ہو تو اپنے نفس کو اس کے پیچھے نہ لگایا کرو۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ اسی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی چیز انہیں دی جاتی تو اسے واپس نہ کرتے۔

۲۳۰۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۰۶- ابو طاہر، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، اسی طرح بواسطہ سائب بن زید، عبداللہ بن سعدی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ

۲۳۰۷- قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، ابن ساعدی مالکی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقات وصول کرنے کے لئے عامل بنا دیا جب میں اس سے فارغ ہوا اور مال لا کر انہیں دیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم فرمایا، میں نے کہا میں نے تو یہ کام اللہ کے لئے کیا ہے اور اللہ ہی پر میری مزدوری ہے، آپؓ نے فرمایا جو تمہیں دیا جائے وہ لے لو، اس لئے کہ میں بھی ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقات وصول کرنے کا عامل تھا،

قَوْلَكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ *

آپؐ نے مجھے اجرت دی تو میں نے بھی تمہاری طرح کہا تو آپؐ نے فرمایا جب بغیر مانگے تمہیں کچھ دیا جائے تو کھاؤ اور صدقہ دو۔

٢٣٠٨- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۲۳۰۸۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، ابن سعدی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کسی جگہ کا عامل مقرر فرمایا، بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٣٠١) بَاب كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا *

باب (۳۰۱) حرص دنیا کی مذمت۔

٢٣٠٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ *

۲۳۰۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہے، زندگی کی محبت اور مال کی محبت۔

(فائدہ) سچ ہے: مرد چوں پیر شود حرص جواں مے گردد۔

٢٣١٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولُ الْحَيَاةِ وَحُبُّ الْمَالِ *

۲۳۱۰۔ ابو طاہر و حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہوتا ہے، زندگی کی درازی اور مال کی محبت۔

٢٣١١- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ *

۲۳۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم (انسان) بوڑھا ہو جاتا ہے مگر دو باتیں اس میں جوان رہتی ہیں، مال کی حرص و طمع اور عمر کی حرص۔

٢٣١٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ

۲۳۱۲۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

٢٣١٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۲۳۱۳۔ ابن مثنیٰ وابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٢٣١٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ *

۲۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ابن آدم (انسان) کے لئے مال کی دو وادیاں اور جنگل ہوں تو بھی تیسری وادی تلاش کرے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز پر نہیں کر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرماتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

٢٣١٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

۲۳۱۵۔ ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ پر کچھ نازل ہوا تھا یا خود ہی فرما رہے تھے، پھر ابو عوانہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

٢٣١٦ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ *

۲۳۱۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر انسان کے لئے ایک سونے کی وادی ہو تو اس بات کی خواہش کرے گا کہ ایک اور ہو، اور انسان کا منہ مٹی ہی پر کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر توجہ کرتا ہے جو توبہ کرے۔

٢٣١٧ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ

۲۳۱۷۔ زہیر بن حرب، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ *

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اگر انسان کے لئے ایک وادی مال سے لبریز ہو تو اس بات کی خواہش کرے گا کہ اس جیسی ایک اور ہو اور انسان کے نفس کو مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز پر نہیں کر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہوتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن سے ہے یا نہیں، اور زہیر کی روایت میں بھی اسی طرح ہے، مگر ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

٢٣١٨ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلَى قُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوهُ وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةَ فَأُنْسِيتُهَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأُنْسِيتُهَا غَيْرَ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۳۱۸۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، داؤد، ابو حرب بن ابوالاسود، ابوالاسود بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلا بھیجا تو وہ سب کے سب تین سو قاری ان کے پاس آئے تو ابو موسیٰؓ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے پسندیدہ حضرات میں سے ہو اور وہاں کے قاری ہو، سو قرآن پڑھتے رہو اور مدت طویل ہونے کی وجہ سے تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے سخت ہو گئے تھے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طوالت اور سختی میں سورۃ براۃ کے برابر تھی سو میں اسے بھول گیا باقی اتنی بات یاد رہ گئی کہ اگر انسان کے لئے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش کرے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز پر نہیں کر سکتی اور ہم ایک اور سورت پڑھا کرتے تھے اور اسے مسبّحات کی ایک سورت کے برابر سمجھتے تھے مگر میں اسے بھی بھول گیا اس سے صرف ایک آیت یاد رہ گئی کہ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، اور جو بات ایسی کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے، قیامت کے دن تم سے اس کا سوال ہوگا۔

(٣٠٢) بَاب فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا*

باب (۳۰۲) قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

٢٣١٩ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ

۲۳۱۹۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد،

قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ *

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غنا اور مالداری کی کثرت مال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ غنا تو نفس کا غنی ہونا ہے۔

فائدہ۔ سامان دنیا بکثرت ہے مگر حرص کا غلبہ ہے تو بھی امیر نہیں اور غنی ہے تو بغیر مال ہی کے غنا ہے۔

(٣٠٣) بَاب التَّحْذِيرِ مِنَ الِاغْتِرَارِ بِزِينَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسَطُ مِنْهَا *

باب (۳۰۳) دنیا کی زینت اور وسعت پر مغرور ہونے کی ممانعت۔

٢٣٢٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوَ خَيْرٌ هُوَ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

۲۳۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، لیث بن سعید (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید مقبری، عیاض بن عبداللہ بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! خدا کی قسم! میں تمہارے لئے کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر جو دنیا کی زینت اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالتا ہے، تو ایک شخص نے کہا یارسول اللہ کیا خیر اور بھلائی کے بعد شر بھی ہو جاتا ہے؟ تو کچھ دیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا، اس نے عرض کیا میں نے کہا تھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خیر کے بعد شر اور برائی بھی ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ خیر اور بھلائی کے بعد تو خیر ہی ہوتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنوں جو سبزہ اگتا ہے نہیں مارتا ہے یا قریب الموت کرتا ہے مگر ہر چرانے والے کو، کہ وہ اتنا کھالیتا ہے کہ اس کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر ہگنے لگتا ہے یا موتنا شروع کر دیتا ہے، پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے لگتا ہے، لہٰذا جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو ناحق لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا۔

٢٣٢١ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۲۳۲۱۔ ابو طاہر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن

بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ *

اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امور خوف میں سے جس چیز کا مجھے تم پر زائد خوف ہے وہ اس دنیا کی تروتازگی کا ہے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکال دے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا کی تازگی کیا ہے، فرمایا زمین کی برکتیں (فتوحات وغیرہ) عرض کیا یا رسول اللہ کیا خیر کے ذریعہ شر بھی ہوتی ہے، فرمایا خیر نہیں لاتی مگر خیر کو، خیر کے ساتھ خیر ہی ہوتی ہے، خیر نہیں لاتی مگر خیر کو، موسم بہار میں جو بھی چیزیں اگاتا ہے وہ نہیں مار ڈالتیں، مارنے کے قریب کر دیتی ہیں مگر ہر چرنے والے کو کہ وہ کھاتا ہے کہ اس کی کوکھیں پر ہو جاتی ہیں پھر وہ دھوپ میں لوٹ لگاتا اور جگالی کرتا ہے، پھر گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اس کے بعد کھانا شروع کر دیتا ہے، یہ مال شاداب اور میٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے اور اسی کے حق میں اس کو صرف کرتا ہے تو یہ مشقت اچھی چیز ہے اور جو بغیر حق کے لیتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۲۳۲۲- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا

۲۳۲۲- علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام صاحب دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپؐ کے چاروں طرف بیٹھے، آپؐ نے فرمایا میں اپنے بعد تم پر جن چیزوں کا خوف کرتا ہوں وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر دنیاوی تازگی اور زینت کے دروازے کھول دے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خیر کے ساتھ شر بھی آتا ہے، آپؐ خاموش رہے، لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ تو نے ایسی بات کیوں کہی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بات نہیں کی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے، آپؐ کو افاقہ ہوا اور آپؐ نے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے،

السَّائِلَ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

گویا آپؐ نے اس کی بات کو اچھا سمجھا، پھر فرمایا خیر کے ساتھ شر نہیں آتا، اور جو کچھ بھی فصل بہار اگاتی ہے وہ مار ڈالتی ہے یا مارنے کے قریب کر دیتی ہے مگر ہرا چرنے والے کو، کیونکہ وہ کھاتا رہتا ہے جب اس کی کوکھیں پر ہو جاتی ہیں تو دھوپ میں لیٹ جاتا ہے اور گوبر اور پیشاب کرنے لگتا ہے، پھر چرنا شروع کر دیتا ہے اور یہ مال سبز اور میٹھا ہے اور اس مسلمان کا بہت اچھا رفیق ہے جو اس سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دے، او کمال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو بغیر حق کے اس مال کو لیتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا، اور وہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔

(٣٠٤) بَاب فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَى كُلِّ ذَلِكَ *

باب (۳۰۴) تعفّف صبر و قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔

٢٣٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ *

۲۳۲۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپؐ نے انہیں دے دیا، پھر انہوں نے سوال کیا آپؐ نے پھر دے دیا حتی کہ جو آپؐ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا، آپؐ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اس کو تم سے محفوظ نہیں رکھتا ہوں، باقی جو سوال سے بچنا چاہے اللہ میاں اسے بچائے رکھتا ہے اور جو استغنا برتنا چاہے تو اللہ اسے مستغنی کر دیتا ہے اور جو صابر بننا چاہتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے اور کوئی شخص بھی صبر سے بہتر اور کشادہ کوئی چیز نہیں دیا گیا۔

٢٣٢٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۳۲۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٢٣٢٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ

۲۳۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابو ایوب، شرحبیل بن شریک، ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے کامیابی حاصل کی جو اسلام لایا اور بقدر کفاف اس کو روزی دی گئی، اور جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا اس پر اسے قناعت کی توفیق عطا فرمائی۔

٢٣٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا *

۲۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن فضیل بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روزی بقدر کفاف (یعنی بقدر ضرورت) رکھ۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بقدر ضرورت روزی لینا، فقر اور غنی دونوں چیزوں سے افضل ہے کیونکہ خیر الامور اوسطہا (مترجم)

(٣٠٥) بَاب إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ إِنْ لَمْ يُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ لِجَهْلِهِ وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَأَحْكَامِهِمْ *

باب (۳۰۵) مؤلفہ قلوب (یعنی وہ لوگ جن کو اسلام کی طرف رغبت دلانے کے لئے دیا جائے) اور جن لوگوں کو نہ دینے میں ان کے ایمان کا خدشہ ہو اور خوارج اور ان کے احکام۔

٢٣٢٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَغَيْرُ هَؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُبَخِّلُونِي فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ *

۲۳۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، اعمش، ابو وائل، سلیمان بن ربیعہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ! اس کے مستحق اور لوگ تھے، آپ نے فرمایا انہوں نے مجھے مجبور کیا کہ یا تو یہ مجھ سے بے حیائی سے مانگیں یا میں ان کے سامنے بخیل بنوں، تو میں بخیل نہیں ہوں۔

(فائدہ) اس لئے دے دیا کہ اتنا اصرار ضعف ایمان کی دلیل ہے اور ان کی مدارات ضروری ہے۔

٢٣٢٨- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا ح و حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ *

۲۳۲۸۔ عمرو ناقد، اسحاق بن سلیمان، رازی، مالک (دوسری سند) یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپؐ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جس کا کنارا موٹا تھا، آپ کو ایک بدوی ملا اور آپ کو آپ کی چادر سمیت بہت سختی کے ساتھ ، میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر چادر کے موہرے کا نشان بن گیا اور اس کے سختی کے ساتھ کھینچنے کی بنا پر چادر کا نشان پڑ گیا، پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس مال میں سے جو اللہ کا دیا ہوا آپؐ کے پاس موجود ہے، مجھے دینے کے لئے حکم کرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف التفات کیا اور مسکرائے اور پھر اسے دینے کا حکم دیا۔

(فائدہ) سبحان اللہ! یہ آپ کا کمال خلق اور حلم تھا کہ ناگواری کے اثرات چہرہ انور پر بھی نمایاں نہیں ہوئے، نفسی الفداء بقرانت ساکنہ، فیہ العفاف (فیہ الجود والکرم)۔

٢٣٢٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبْذَةً رَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۲۹۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، ہمام (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار (تیسری سند) سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، باقی عکرمہ بن عمار کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اتنا زور سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کے سینہ سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس اعرابی نے آپ کو اتنا سخت کہ وہ چادر پھٹ گئی اور اس کا کنارہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں رہ گیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢٣٣٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بنا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ *

۲۳۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کوئی نہیں دی، تو مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے بیٹے میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا، انہوں نے کہا کہ تم گھر میں جا کر آپ کو بلا لاؤ، میں نے آپ کو بلایا، آپؐ تشریف لائے اور ان قباؤں میں سے آپؐ پر ایک قبا تھی، آپؐ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی، پھر آپؐ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا، مخرمہ خوش ہو گئے۔

٢٣٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ *

۲۳۳۱۔ ابو خطاب زیاد بن یحییٰ حسانی، حاتم بن وردان، ابو صالح، ایوب سختیانی، عبداللہ بن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئیں تو میرے والد مخرمہؓ نے کہا کہ ہمیں بھی آپؐ کی خدمت میں لے جاؤ شاید ہمیں بھی ان میں سے کچھ مل جائے، غرضیکہ میرے والد دروازہ پر کھڑے رہے اور گفتگو کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی، آپؐ باہر تشریف لائے اور آپؐ کے ساتھ ایک قبا تھی کہ آپؐ اس کے پھول بوٹوں کو دکھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ یہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی ہے، یہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی ہے۔

٢٣٣٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ

۲۳۳۲۔ حسن بن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کچھ مال دیا اور میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک شخص کو چھوڑ دیا، اسے کچھ نہیں دیا اور وہ ان سب میں مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا، میں رسول اللہ صلی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَفِي حَدِيثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرِيرُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ *

اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور خاموشی کے ساتھ عرض کیا یارسول اللہ فلاں کو آپؐ نے کیوں نہیں دیا، میں تو بخدا اسے مومن سمجھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان، میں کچھ دیر خاموش رہا پھر اس کی خوبی جو مجھے معلوم تھی اس نے غلبہ کیا، اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ فلاں کے متعلق کیا خیال ہے، بخدا میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان، پھر میں خاموش ہو گیا، پھر مجھے اس کی جو خوبی معلوم تھی اس نے مغلوب کیا، میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ فلاں کو آپؐ نے کیوں نہیں دیا، میں تو بخدا اسے مومن جانتا ہوں، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان، پھر آپؐ نے فرمایا میں ایک کو دیتا ہوں مگر دوسرا شخص مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے، محض اس خوف سے کہ وہ اوندھے منہ دوزخ میں نہ چلا جائے، حلوانی کی روایت میں یہ قول دو مرتبہ ہے۔

٢٣٣٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۲۳۳۳۔ ابن ابی عمر، سفیان۔
(دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

٢٣٣٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ *

۲۳۳۴۔ حسن بن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، اسماعیل بن محمد بن سعد، محمد بن سعد، زہری ہی کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے درمیان ہاتھ مارا اور پھر فرمایا کیا لڑتے ہو، اے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک آدمی کو دیتا ہوں، الخ۔

٢٣٣٥- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَحُدِّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا سَنَصْبِرُ *

٢٣٣٥۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار کے چند لوگوں نے غزوہ حنین کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن بغیر لڑائی وغیرہ کے عطا فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں سے چند لوگوں کو سو اونٹ دیئے، تو انصار کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے کہ آپؐ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے جاتے ہیں اور ہماری تلواریں ابھی تک ان کا خون ٹپکا رہی ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی یہ بات بیان کی گئی آپؐ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان سب کو ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا، جب وہ سب جمع ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے۔ انصار میں سے سمجھدار حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو ہم میں فہیم حضرات ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا اور بعض کم سن لوگ ہم میں سے بولے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے قریش کو تو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ جاتے ہیں درآں حالانکہ ہماری تلواریں ابھی تک ان کا خون بہا رہی ہیں، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے کہ ان کا دل مال لے کر خوش رہے، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ، بخدا جو تم اپنے گھر لے کر جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ اپنے گھر لے کر جائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم راضی ہوگئے، پھر آپؐ نے فرمایا تم عنقریب اپنے اوپر بہت ترجیح کو دیکھو گے، تم صبر کرنا حتیٰ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے جا کر ملو اور میں حوض کوثر پر ہوں گا، انہوں نے عرض کیا ہم

صبر کریں گے۔

٢٣٣٦ - حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَأَمَّا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ *

۲۳۳۶۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن بغیر کسی لڑائی کے عطا فرمائے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، باقی اتنا زائد ہے کہ پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اناس کا لفظ نہیں ہے۔

٢٣٣٧ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالُوا نَصْبِرُ كَرِوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۲۳۳۷۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب، اپنے چچا سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے، مگر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ انہوں نے کہا ہم صبر کریں گے، جیسا کہ یونس عن الزہری کی روایت میں مذکور ہے۔

٢٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ *

۲۳۳۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے، انہوں نے کہا نہیں ہماری بہن کا لڑکا، آپؐ نے فرمایا بہن کا لڑکا قوم ہی میں داخل ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ قریش نے ابھی ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی فریاد رسی اور دلجوئی کروں، کیا تم اس بات پر راضی اور خوش نہیں ہوئے کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھروں کو واپس ہو (اور تم سے محبت اور رفاقت یہ ہے) اگر تمام انسان ایک وادی (جنگل) میں چلیں، اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں تو البتہ میں انصار ہی کی گھاٹی میں چلوں گا۔

(فائدہ) اس حدیث سے انصار کی فضیلت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کا علم ہوا کہ آپ کو انصار سے کس قدر تعلق تھا۔

٢٣٣٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

۲۳۳۹۔ محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَمَ الْغَنَائِمَ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ *

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مال غنیمت قریش میں تقسیم کیا گیا تو انصار نے کہا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہماری تلواریں تو ان کا خون بہائیں اور مال غنیمت یہ لے جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، آپؐ نے ان سب کو جمع کیا اور فرمایا یہ کیا بات ہے تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے، انہوں نے عرض کیا بے شک وہی بات ہے جو آپ کو پہنچی ہے اور وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے، آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر واپس ہو، اگر لوگ ایک میدان یا گھاٹی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں تو البتہ میں انصار کی وادی اور انصار ہی کی گھاٹی میں چلوں گا۔

٢٣٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا

۲۳۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، معاذ بن معاذ، ابن عون، ہشام بن زید بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس روز جنگ حنین ہوئی تو ہوازن اور غطفان اور دیگر قبیلے اپنی اولادوں اور چوپاؤں کو لے کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس روز دس ہزار کا مجمع تھا اور آپؐ کے ساتھ طلقاء (جو فتح مکہ کے دن اسلام لائے) تھے، تو آپؐ کے پاس سے سب بھاگ گئے اور آپؐ تنہا رہ گئے تو آپؐ نے اس روز دو آوازیں دیں کہ ان کے درمیان کچھ نہیں کہا، آپ داہنی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے گروہ انصار، انصار بولے یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں، آپؐ خاطر جمع رکھیں کہ ہم آپ ہی کے ساتھ ہیں، پھر آپ نے بائیں جانب التفات فرمایا اور آواز دی کہ اے گروہ انصار، انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ آپؐ خوش رہیں کہ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور آپؐ ایک سفید خچر پر سوار تھے، آپؐ اتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، چنانچہ

عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعَى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِينَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ *

مشرک شکست کھا گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے اموال غنیمت حاصل ہوئے، آپؐ نے مہاجرین اور طلقاء میں اسے تقسیم فرمایا اور انصار کو کچھ نہیں دیا تو انصار بولے کہ سختی کے وقت تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت ہمارے علاوہ دوسروں کو دیا جاتا ہے، آپ کو ان کی یہ بات پہنچی تو آپؐ نے انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا اے گروہ انصار تمہاری جانب سے مجھے کیا بات پہنچی ہے، سب خاموش ہو گئے، آپؐ نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے گھروں میں لے جا کر محفوظ کر لو، انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم راضی ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا، کہ اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھاٹی اختیار کروں گا، ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو حمزہ تم اس وقت موجود تھے تو انہوں نے کہ میں آپ کو چھوڑ کر اور کہاں جاتا۔

۲۳۴۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي السُّمَيْطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلَى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ

۲۳۴۱۔ عبید اللہ بن معاذ، حامد بن عمر، محمد بن عبد الاعلیٰ، ابن معاذ، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، سمیط، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا اور پھر غزوہ حنین کیا اور مشرکین خوب صفیں باندھ کر آئے جو میں نے دیکھیں، پہلے گھوڑوں کی صف، پھر لڑنے والوں کی اور پھر عورتوں کی اور بکریوں کی صف باندھی اور ہماری تعداد بھی اس روز بہت تھی کہ ہم لوگ چھ ہزار کی تعداد کو پہنچ گئے تھے (یہ راوی کی غلطی ہے) اور ہماری ایک جانب شہ سواروں پر حضرت خالد بن ولیدؓ سردار تھے اور یک بارگی ہمارے گھوڑے ہماری پشتوں کی طرف مائل ہونے لگے، اور ہم نہیں ٹھہرے یہاں تک کہ ہمارے گھوڑے ننگے ہوئے اور گاؤں والے اور وہ حضرات جن کو ہم جانتے تھے بھاگنے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی، اے مہاجرو! اے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالَ الْمُهَاجِرِينَ يَالَ الْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ قَالَ يَالَ الْأَنصَارِ يَالَ الْأَنصَارِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ هَذَا حَدِيثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَايْمُ اللَّهِ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذَلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ *

مہاجرو! پھر فرمایا اے انصار! اے انصار! انسؓ کہتے ہیں کہ یہ روایت ایک جماعت کی ہے غرضیکہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم حاضر ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، انسؓ بیان کرتے ہیں قسم بخدا ہم وہاں تک پہنچے بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ہم نے ان کا سارا مال لے لیا، پھر ہم طائف کی طرف چلے گئے اور ان کا چالیس روز تک محاصرہ کئے رکھا، پھر ہم مکہ لوٹ آئے اور وہاں نزول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایک ایک سو اونٹ دینے لگے، پھر بقیہ روایت قتادہ، ابوالتیاح اور ہشام بن زید کی روایت کی طرح بیان کی۔

٢٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذَلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ شِعر

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ
يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا
وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً *

۲۳۴۲۔ محمد بن ابی عمر مکی، سفیان، عمر بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس کو سو سو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداس کو اس سے کچھ کم دیئے تو عباس بن مرداس نے یہ اشعار پڑھے،

آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا، عیینہ اور اقرع کے درمیان مقرر کرتے ہیں، حالانکہ عیینہ اور اقرع، عباس بن مرداس سے کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچی ہو گئی وہ پھر اوپر نہ ہو گی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے ان کو بھی سو اونٹ دیئے۔

٢٣٤٣ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا

۲۳۴۳۔ احمد بن عبدہ ضبی، ابن عیینہ، عمر بن سعید بن مسروق

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے غنائم تقسیم کر رہے تھے تو ابو سفیان بن حرب کو سو اونٹ دیئے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ علقمہ بن علاثہ کو بھی سو اونٹ دیئے۔

٢٣٤٤ - حَدَّثَنَاهُ مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ*

۲۳۴۴۔ مخلد بن خالد شعیری، سفیان، عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی روایت حدیث میں علقمہ بن علاثہ، صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شعروں کا تذکرہ نہیں ہے۔

٢٣٤٥ - حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عِبَادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطَى الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّصِيْبُوْا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهِ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَمُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلِهِ اَمَنُّ فَقَالَ اَلَا تُجِيْبُوْنِيْ فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلِهِ اَمَنُّ فَقَالَ اَمَّا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَذَا وَ كَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا وَ كَذَا لِاَشْيَاءِ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌ وَاَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ الْاَنْصَارِ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةَ لَكُنْتُ امْرَءٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ

۲۳۴۵۔ شریح بن یونس، اسماعیل بن جعفر، عمر بن یحییٰ بن عمارہ، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین میں فتح حاصل کر لی اور غنیمت تقسیم فرمائی تو مؤلفۃ القلوب کو زیادہ دیا، آپ کو معلوم ہوا کہ انصار یہ چاہتے ہیں کہ جتنا مال اور لوگوں کو دیا گیا ہے ان کو بھی دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور انہیں خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا، پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہاری ہدایت فرمائی اور محتاج پایا، پھر اللہ نے میری وجہ سے تم کو مالدار کر دیا، اور متفرق پایا، اللہ نے میری وجہ سے تم سب کو جمع کر دیا، وہ کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ احسان کرنے والے ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا تم مجھے جواب نہیں دیتے، تو انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ احسان کرنے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو، کئی چیزوں کا آپؐ نے ذکر فرمایا، عمر راوی کہتے ہیں کہ میں بھول گیا پھر فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر واپس ہو جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر واپس ہو، پھر فرمایا کہ انصار استر ہیں (یعنی ہمارے بدن

وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ أَنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ *

سے وابستہ ہیں) اور دوسرے لوگ ابرہ (یعنی بہ نسبت ان کے ہم سے دور ہیں) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا اور تم میرے بعد اپنے اوپر ترجیحات دیکھو گے تو صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے حوض کوثر پر جا کر ملو۔

(فائدہ) من جملہ اور فوائد کے حدیث سے صاف طور پر بشریت رسول ثابت ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا اور اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ قرآن حکیم ناطق ہے کہ اگر ہم دنیا میں فرشتوں کو آباد کرتے، تو فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے، مگر چونکہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہاں آباد کیا اس لئے انسان ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو کفار کا کہنا غلط ہے اور پھر میں کہتا ہوں کہ الہ العالمین نے آپ کو مقام عبدیت کا عطا کرنا تھا اور عبدیت انسانوں ہی کے لئے خاص ہے۔ اس لئے رسول کا انسان ہونا ضروری ہے تاکہ خوارق عادت اور بے شمار معجزات کا ظہور کمال نبوت پر دال ہو سکے اور فرشتوں سے ان امور کا ظہور کوئی حیران کن امر نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔

٢٣٤٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا *

۲۳۴۶۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حنین کا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو غنیمت کا مال زائد دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ کو بھی اتنے ہی دیئے۔ اور سرداران عرب میں سے چند آدمیوں کو اتنا ہی دیا اور تقسیم میں لوگوں سے انہیں مقدم رکھا، سو ایک شخص بولا خدا کی قسم (عیاذاً باللہ) اس تقسیم میں عدل نہیں ہے، تو میں نے اپنے دل کہا، خدا کی قسم! میں اس چیز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دوں گا چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے قول کی آپ کو اطلاع دی تو (غصہ) سے آپ کا چہرہ انور متغیر ہو گیا، جیسا کہ خون ہوتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ موسیٰ پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زائد ستایا گیا مگر انہوں نے صبر کیا، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آئندہ میں آپ کو ایسی کوئی خبر نہ دوں گا۔

(فائدہ) کیونکہ میرے خبر دینے پر آپ کو ایسی تکلیف ہوئی ورنہ تو جب تک آپ کے سامنے اور کوئی ذکر نہ کرتا، آپ کو اس چیز کا علم نہ ہوتا، اس سے صاف طور پر اس چیز کا ثبوت ہے کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا ورنہ آپ کو بغیر بتائے ہی معلوم ہو جاتا اور پھر یہ

بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ خود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کسی کے لئے علم غیب ثابت نہیں، دونوں باتوں کا اسی حدیث میں ثبوت ہے۔

۲۳۴۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ *

۲۳۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص بولا یہ ایسی تقسیم ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہیں ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے آکر آہستہ سے کہہ دیا، یہ سن کر آپؐ بہت غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور میں آرزو کرنے لگا کہ کاش میں نے آپؐ سے اس چیز کا تذکرہ ہی نہ کیا ہوتا تو بہت اچھا ہوتا، پھر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زائد ستایا گیا پر انہوں نے صبر کیا۔

(فائدہ) یہ انبیاء علیہ السلام کی سنت چلی آرہی ہے کہ ان کو طرح طرح کی تکلیف دی جاتی ہیں اور یہی رویہ خدام اور وارثان علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے ان کو ایذا اور تکلیف پہنچائی جائے اور ان کے پریشان کرنے میں کسی قسم کا کوئی دقیقہ نہ رکھا جائے۔ اور یہ سلسلہ ہر ایک قرن اور زمانہ میں موجود ہے جو دین سے بے بہرہ اور جاہل ہیں وہ عالم ہونے کے مدعی ہیں اور جو عوام کے سامنے محفلیں منعقد کرا کر صلحاء اور اتقیاء امت کو گالیاں دیتے ہیں، وہ متقی اور پرہیز گار ہیں بس جس نے سفید ٹوپی لگائی یا داڑھی بڑھالی اور اس میں تیل لگالیا یا زلفیں لٹکالیں اور قبروں پر ناچنا شروع کر دیا، وہ معصوم امت بن گیا۔ استغفر اللہ! منجملہ ان خرافات و لغویات اور بہتان تراشیوں کے ایک یہ بھی ہے کہ حدیث بالا اور اگلی روایتوں میں جس منافق کی بے ہودہ کلامی پر حضرت عمرؓ اور حضرت خالد بن ولید نے اس کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی اور جس فرقہ باطلہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تہ تیغ کیا، اور حضرت ابو سعید خدریؓ اس کی شہادت دیتے ہیں اس کا مصداق یہ ہوا پرست علمائے حق، صلحائے امت اور اہل سنت الجماعت کو ٹھہراتے ہیں اور ان علامات کو ان پر چسپاں کرتے ہیں، باقی اب قارئین خود ان احادیث سے اس چیز کا اندازہ لگالیں، جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا، واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۲۳۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ

۲۳۴۸۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، ابوالزبیرؓ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حنین سے واپسی پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے اور حضرت بلالؓ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لے لے کر لوگوں کو دے رہے تھے تو ایک شخص بولا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عدل کرو، آپؐ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو اور کون عدل کرے گا جبکہ

وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْتُلَ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ*

میں عدل نہیں کروں گا، اور اس صورت میں تو میں خائب و خاسر ہوں گا اگر میں عدل نہیں کروں گا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپؐ نے فرمایا معاذ اللہ لوگ کہیں گے کہ میں اپنے اصحاب کو مارتا ہوں، یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ قرآن سے ایسے صاف نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔

٢٣٤٩ - حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۳۴۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، ابوالزبیرؒ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، قرہ بن خالد، ابوالزبیرؒ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا مال تقسیم فرمارہے تھے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

٢٣٥٠ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَتُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ

۲۳۵۰۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، سعید بن مسروقؒ، عبدالرحمٰن بن ابی نعم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مٹی ملا سونا بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرمایا (۱) اقرع بن حابس حنظلی، (۲) عیینہ بن بدر فزاری، (۳) اور علقمہ بن علاثہ عامری، پھر بنی کلاب کے، ایک اور شخص زید خیر کو دیا اور پھر بنی نبہان میں سے ایک اور شخص کو دیا اس پر قریش ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ آپؐ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے، اتنے میں ایک شخص آیا کہ اس کی داڑھی گھنی تھی، گال ابھرے ہوئے اور آنکھیں اندر دھنسی ہوئی

اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ *

تھیں، ماتھا اونچا، اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمدؐ (عیاذاً باللہ) اللہ سے ڈرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا، اور اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر مجھے امین مقرر کیا ہے اور تم امین نہیں سمجھتے، پھر وہ آدمی پشت پھیر کر چل دیا، قوم میں سے ایک نے اس کے قتل کی اجازت مانگی، لوگوں کا خیال تھا کہ وہ حضرت خالد بن ولیدؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی اصل میں سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی مگر قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا، اہل اسلام سے قتال کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اسلام سے ایسا نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں ان کو پالیتا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دیتا۔

(فائدہ) یعنی ان کی جڑ ہی ختم کر دیتا، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سعادت کو حاصل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کو پورا کیا۔ جہاں تک مشاہدہ کا تعلق ہے تو تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ پنجہ پرست، تعزیہ پرست، جھنڈے پرست، گور پرستوں اور قبر پرستوں کے یار بے نمازیوں کے دوست، ہیجڑوں، بھڑووں، رنڈیوں، زانیوں، نقالوں، قوالوں کے وفادار، فاسقوں، فاجروں، شاربان خمر، بالعان مسکرات عفنیان اور لغویات کے جویاں رہتے ہیں اور متبع سنت ماحی بدعت حضرات کے دشمن شب و روز ان کا یہی معاملہ ہے معاذ اللہ۔ حدیث میں حضرت عمر کی درخواست مذکور ہے کہ انہوں نے اس منافق کے قتل کرنے کی اجازت طلب کی اور اس روایت میں حضرت خالد بن ولید کی دونوں صحیح ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے دونوں نے اجازت طلب کی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ کی شان میں گستاخی کرے وہ بحکم شرع کافر اور واجب القتل ہے اور آپؐ نے اس وقت وجہ خاص کی بنا پر اسے قتل نہیں ہونے دیا (یا کہ کیونکہ آپ رحمت للعالمین ہیں اور آپ کی رحمت ابتداء ہی سے اس بات کی متقاضی رہی کہ شاید کوئی ہدایت قبول کر لے۔ (واللہ اعلم وعلمہ اتم)۔

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ

۲۳۵۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، عبدالرحمن بن ابی نعم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یمن سے ایک چمڑے میں کچھ سونا بھیجا جو بیوں کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہیں کیا گیا تھا تو آپؐ نے چار آدمیوں میں اس کو تقسیم کر دیا (۱) عیینہ بن بدر (۲) اقرع بن حابس (۳) زید خیل (یا خیر) اور چوتھے علقمہ

حِصْنٍ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ *

بن علاثہ یا عامر بن طفیل ہیں۔ ایک شخص نے آپؐ کے اصحاب میں سے کہا ہم ان لوگوں سے اس سے زائد کے حقدار تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوگئی، آپؐ نے فرمایا تم مجھے امین نہیں سمجھتے میں تو اس امین کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس تو صبح و شام کی خبریں آتی ہیں چنانچہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا کہ جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور دونوں گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی، سر منڈا ہوا تھا، تہ بند اٹھا رکھا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! اللہ سے ڈر، آپؐ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت اور بربادی ہو کیا تمام زمین والوں سے بڑھ کر میں اللہ سے ڈرنے کا زیادہ مستحق نہیں، پھر وہ شخص چل دیا، حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی گردن نہ ماردوں، آپؐ نے فرمایا نہیں شاید کہ وہ نماز پڑھتا ہو، حضرت خالدؓ نے عرض کیا بہت سے نماز پڑھنے والے اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، پھر رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دل چیر کر دیکھوں اور نہ اس چیز کا کہ ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں، پھر آپؐ نے اس کی طرف دیکھا اور وہ پشت پھیرے ہوئے جارہا تھا تو آپؐ نے فرمایا اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ اللہ کی کتاب خوب پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی(۱)، دین سے ایسے نکلیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر میں ان کو پالوں تو قوم ثمود کی طرح قتل کردوں۔

٢٣٥٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ

۲۳۵۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ روایت منقول

(۱) یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ تلاوت تو کریں گے مگر اسے سمجھیں گے نہیں۔ یا اشارہ ہے عدم قبولیت کی طرف کہ انکا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں ہوگا۔

وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا فَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ *

ہے، باقی اس میں علقمہ بن علاثہ کہا ہے اور عامر بن طفیل کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ بھی زیادتی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض یارسول اللہ اس منافق کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر وہ چل دیا تو حضرت خالدؓ سیف اللہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ اس منافق کی گردن نہ ماردوں، آپؐ نے فرمایا نہیں اور فرمایا کہ اس کی اصل سے ایک قوم ہوگی جو اللہ کی کتاب تازگی و نرمی سے پڑھے گی، عمارہ راوی کا بیان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں، تو ثمود کی طرح انہیں قتل کردوں۔

٢٣٥٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْرِ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ *

۲۳۵۳۔ ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ آپؐ نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کردیا (۱) زید خیر، (۲) اقرع بن حابس، (۳) عیینہ بن حصن، (۴) علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل، باقی اس میں اخیر کا جملہ نہیں ہے کہ اگر میں ان کو پالیتا تو ان کو (عاد اور) ثمود کی قوم کی طرح ہلاک اور فصل کرڈالتا۔

٢٣٥٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا قَالَ لَا أَدْرِي مَنِ الْحَرُورِيَّةُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي

۲۳۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ تم نے حروریہ (خوارج) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں حروریہ کو نہیں جانتا، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرمارہے تھے کہ اس امت میں ایک جماعت نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی، غرضیکہ وہ ایسے ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں سے ہیچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں یا گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے، کہ شکاری اپنے تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور اس کے بھال کو اور اس کے پر کو اور

إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ *

٢٣٥٥ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَتَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

اس کے اخیر کنارہ کو جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہیں اسے کچھ خون لگا ہے۔

۲۳۵۵۔ ابو طاہر، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عبدالرحمٰن فہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ضحاک ہمدانی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپؐ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نامی بنی تمیم کا ایک شخص آیا، اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ عدل کرو، آپؐ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت اور بربادی ہو اور کون عدل کر سکتا ہے جبکہ میں عدل نہیں کروں گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن مار دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو کیونکہ اس کے ساتھی ایسے ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر سمجھو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، اسلام سے ایسے صاف نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ تیر انداز اس کے پھل کو دیکھتا ہے اور اس میں کچھ نظر نہیں آتا، پھر اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا، پھر اس کے پر کو دیکھتا ہے اور کچھ نہیں پاتا اور تیر جو ہے اس کے شکار کے بیٹ اور خون سے نکل گیا، اور اس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہو گا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہو گا یا جیسے گوشت کا لوتھڑا حرکت میں ہو اور یہ گروہ اس وقت نکلے گا جب کہ لوگوں میں تفریق ہو گی، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَ *

سنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قتال کیا اور میں ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ ملا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا گیا اور میں نے اسے اسی طرح پایا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا۔

٢٣٥٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ أَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ *

۲۳۵۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سلیمان ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپؐ کی امت میں ہوگی اور وہ اس وقت نکلے گی جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور اس کی علامت سر منڈانا ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا وہ مخلوق میں بدترین ہوں گے اور ان کو دونوں جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی اور آپؐ نے ان کی ایک مثال بیان فرمائی کہ آدمی جب شکار یا نشانہ کو تیر مارتا ہے تو پر کو دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے، تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں دیکھتا اور پھر اس حصہ کو نظر کرتا ہے جو تیر انداز کی چٹکی میں رہتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں پاتا، ابو سعیدؓ نے کہا عراق والو! تم نے تو ان کو قتل کیا ہے۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں جماعتیں یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔

٢٣٥٧- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ *

۲۳۵۷۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل حدانی، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کی دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زائد قریب ہوگی وہ اس فرقہ کو قتل کرے گی۔

٢٣٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي

۲۳۵۸۔ ابو الربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں دو جماعتیں ہو جائیں گی اور ان میں ایک فرقہ

أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ *

پیدا ہوگا اور اس فرقہ کو وہ قتل کرے گا جو ان میں حق کے زائد قریب ہوگا۔

۲۳۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ *

۲۳۵۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد، ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ پیدا ہو جائے گا تو اس کا قتال وہ شروع کرے گا جو دونوں جماعتوں میں حق کے زائد قریب ہوگا۔

۲۳۶۰ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ *

۲۳۶۰۔ عبداللہ قواریری، محمد بن عبداللہ بن زبیرؒ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ضحاک مشرقی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت اختلاف کے وقت نکلے گی چنانچہ دونوں جماعتوں میں جو حق کے زائد قریب ہوگا وہ اسے قتل کرے گا۔

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۳۶۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر اور عبداللہ بن سعید اشج، وکیع، اعمش، خیثمہ، سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو آسمان سے گر پڑنا میرے لئے زیادہ بہتر ہے، اس سے کہ میں آپؐ پر وہ بات باندھوں جو آپؐ نے نہیں فرمائی اور جب میں اپنے اور تمہارے درمیان کی باتیں کروں تو لڑائی میں تدبر روا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو کہ کم سن ہوں گے اور کم عقل، بات تمام مخلوقات میں سب سے اچھی کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے ایسے صاف نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے خطا کر جاتا ہے، لہٰذا جب ان سے ملو تو ان سے لڑو کیونکہ ان کی لڑائی میں لڑنے والے کو اللہ کے نزدیک قیامت کے دن ثواب ہوگا۔

۲۳۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۲۳۶۲۔ اسحٰق، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) محمد بن ابی بکر

عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

مقدمی، ابو بکر بن نافع، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمشؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی معنی میں حدیث روایت کرتے ہیں۔

٢٣٦٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ *

۲۳۶۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، زہیر بن حرب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ وہ دین سے ایسا نکلیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے خطا کر جاتا ہے۔

٢٣٦٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ *

۲۳۶۴۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، ابن علیہ، حماد بن زید (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد بن زید (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، محمد، عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ان میں سے ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا یا مثل پستان زن کے اور اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کردوں اس چیز کو کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ان کے قتل کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ایسا سنا ہے، انہوں نے کہا ہاں کعبہ کے پروردگار کی قسم ہاں کعبہ کے پروردگار کی قسم! ہاں کعبہ کے پروردگار کی قسم۔

٢٣٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا *

۲۳۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، عبیدہ نے ایوب کی روایت کی طرح مرفوعاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کی۔

٢٣٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

۲۳۶۶۔ محمد بن حمید، عبدالرزاق بن حمام، عبدالملک بن ابی سلیمان، سلمہ بن کہیل، زید بن وہب جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتَّى قَالَ مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ

بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج سے قتال کے لئے گیا تھا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمارہے تھے میری امت میں ایک قوم نکلے گی کہ وہ قرآن کریم ایسا پڑھیں گے کہ تمہارا پڑھنا ان کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھے گا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے سامنے کچھ ہو گی، اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزہ کا مقابلہ کر سکے گا، قرآن پڑھ کر وہ اسے اپنے فائدہ کا سبب گمان کریں گے مگر اس میں ان کا نقصان ہوگا، نماز کی حقیقت ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے اگر وہ لشکر جو ان کی سرکوبی کے لئے جارہا ہے اس کا ثواب جان لے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرمؐ کی زبان پر بیان فرمایا ہے تو اسی پر بھروسہ کر بیٹھے اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ہے کہ اس کے شانہ میں ہڈی نہیں ہے اور اس کے شانہ کا سر عورت کے پستان کے سر کی طرح ہے، اس پر سفید رنگ کے بال ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم معاویہ اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور انہیں چھوڑتے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دیں اور بخدا مجھے امید ہے کہ یہ وہی قوم ہے کیونکہ انہوں نے ناحق خون بہایا اور لوگوں کے مرائی کو لوٹ لیا سو اللہ کا نام لے کر ان کے قتال کے لئے چلو، سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ پھر مجھ سے زید بن وہب نے ایک ایک منزل کا تذکرہ کیا چنانچہ بیان کیا کہ ہمارا ایک پل پر سے گزر ہوا جب ہم ان سے جا کر ملے اور اس روز خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا، اس نے حکم دیا کہ اپنے نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ تم پر اس طرح حملہ کریں گے جیسا کہ یوم حروراء میں کیا تھا چنانچہ وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَخِّرُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ *

نکال لیں لوگوں نے انہیں اپنے نیزوں سے جا دبوچا اور ایک کے بعد دوسرا قتل ہونا شروع ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے اس روز دو ہی آدمی شہید ہوئے، حضرت علیؓ نے فرمایا اس میں مخدج کو تلاش کرو، اسے ڈھونڈا گیا پھر نہیں ملا، حضرت علیؓ خود کھڑے ہوئے اور ان مقتولین کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے تھے، آپؓ نے فرمایا ان لاشوں کو اٹھاؤ تو اسے زمین سے لگا ہوا پایا، حضرت علیؓ نے اللہ اکبر کہا اور کہا اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولؐ نے صداقت کے ساتھ احکام کو پہنچا دیا تو عبیدہ سلیمانی کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المومنین قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا آپ نے یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی حتیٰ کہ تین مرتبہ آپ سے قسم لی اور آپ نے تین مرتبہ قسم کھائی۔

٢٣٦٧ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ قَالَ عَلِيٌّ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ

۲۳۶۷۔ ابو طاہر، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، عبیداللہ بن ابی رافعؓ، مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حروریہ جس وقت نکلے تو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے تو انہوں نے کہا لا حکم الا اللہ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ کلمہ تو حق کا ہے مگر انہوں نے اس سے باطل کا ارادہ کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کی نشانیاں بتائی تھیں اور میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں اور ان لوگوں میں ان کی نشانیاں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے آگے نہیں بڑھتا اور عبیداللہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے بتایا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مبغوض ترین یہی ہیں ان میں ایک شخص اسود ہے کہ اس کا ایک ہاتھ ایسا ہے جیسا بکری کے تھن یا عورت کے پستان کی گھنڈی، جب حضرت علیؓ ان

ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَنَا حَاضِرُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ *

سے قتال کر چکے تو فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو چنانچہ اسے دیکھا مگر نہیں ملا، پھر فرمایا کہ جاؤ پھر تلاش کرو، بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا دو بار یا تین بار فرمایا پھر اسے ایک کھنڈر میں پایا اور اسے لائے حتیٰ کہ اس کی لاش کو حضرت علیؓ کے سامنے رکھ دیا، عبید اللہ کہتے ہیں کہ ان کے اس معاملہ میں اور حضرت علیؓ کے اس فرمانے میں اس وقت میں وہاں موجود تھا، یونس نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ بکیر نے کہا کہ مجھ سے ایک شخص نے ابن حنین سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے اس شخص کو دیکھا ہے۔

٢٣٦٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قُلْتُ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢٣٦٨۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد میری امت میں ایسی قوم ہوگی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن کریم ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے وہ ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہ آئیں گے اور ساری مخلوق اور خلق خداوندی میں وہ بدترین لوگ ہوں گے، ابن صامت بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں رافع بن عمرو غفاریؓ سے ملا جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور ان سے کہا وہ کیا حدیث ہے جو میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سنی ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنی ہے۔

٢٣٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُو

٢٣٦٩۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یسیر بن عمرو، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ خوارج کا تذکرہ فرما رہے تھے، انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ملک نجد کی طرف سے فرمایا کہ وہ ایسی قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے قرآن پڑھے گی مگر ان کے

تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ *

حلق سے انہیں اترے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

٢٣٧٠ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ *

۲۳۷۰۔ ابو کامل، عبدالواحد، سلیمان شیبانی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ان سے کئی قومیں نکلیں گی۔

٢٣٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ *

۲۳۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب، ابواسحاق شیبانی، اسیر بن عمرو، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم مشرق کی طرف سے نکلے گی اور ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

(٣٠٦) بَاب تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ *

باب (۳۰۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پاک یعنی بنی ہاشم و بنو المطلب پر زکوٰۃ کا حرام ہونا۔

٢٣٧٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ ارْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ *

۲۳۷۲۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تھو تھو! اسے پھینک دے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم اموال صدقہ نہیں کھاتے۔

٢٣٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ *

۲۳۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

٢٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ *

۲۳۷۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ ابن معاذؓ کی طرح حدیث منقول ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے ہیں۔

٢٣٧٥ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا *

۲۳۷۵۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابویونس، مولیٰ ابوہریرہؓ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں تو اسے کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں مگر اس خوف کی وجہ سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں یہ کھجور صدقہ کی نہ ہو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا ورنہ خود معلوم ہو جاتا، اس تردد کی گنجائش ہی نہ رہتی اور پھر آپ نے تو احکام الٰہی کا خود اپنی زبان اقدس سے بحکم خداوندی اس طرح اعلان فرمادیا قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ۔

٢٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً أَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأُلْقِيهَا *

۲۳۷۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، معمر، ہمام، بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث آپؐ نے بیان فرمائیں اور انہی میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اپنے گھر جاتا ہوں تو اپنے بستر یا اپنے مکان میں کھجور گری ہوئی پاکر اسے کھانے کیلئے اٹھاتا ہوں، مگر اس خوف سے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو اسے پھینک دیتا ہوں۔

٢٣٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا *

۲۳۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، سفیان، منصور طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا اگر (معلوم ہو جاتا کہ) یہ صدقہ کی نہیں ہے تو میں کھالیتا۔

٢٣٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا *

۲۳۷۸۔ ابوکریب، ابواسامہ، زائدہ، منصور، طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ میں ایک کھجور پر گزر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔

٢٣٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

۲۳۷۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا *

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی، آپؐ نے فرمایا اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔

(فائدہ) محض شبہ سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی مگر تقویٰ یہ ہے، اور ایسی چیزوں کی تشہیر بھی ضروری نہیں ہے۔

٢٣٨٠- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا وَاللَّهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَأَمَّرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللَّهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ أَرْسِلُوهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا

٢٣٨٠- عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، جویریہ، مالک، زہری، عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن حارث اور عباسؓ بن عبدالمطلب دونوں جمع ہوئے اور انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم ان لڑکوں یعنی مجھے اور فضل بن عباسؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں اور یہ دونوں آپؐ سے جا کر عرض کریں کہ آپؐ ان دونوں کو زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنادیں اور یہ دونوں حضرات آپ کو کچھ لا کر دیں جیسے اور لوگ لا کر دیتے ہیں اور اوروں کی طرح انہیں بھی کچھ مل جائے، غرضیکہ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب تشریف لائے اور ان کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے، ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا مت بھیجو کیونکہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے نہیں ہیں، تو ربیعہ بن حارث حضرت علیؓ کو برا کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم یہ جو کچھ کرتے ہو محض ہم سے تنافس اور حسد کی بنا پر کرتے ہوئے، خدا کی قسم! تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل کیا ہے اس کا تو ہم تم سے کچھ بھی حسد نہیں کرتے، حضرت علیؓ نے فرمایا اچھا ان دونوں کو روانہ کردو، ہم دونوں گئے اور حضرت علیؓ لیٹ گئے، جب رسول اکرم ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم حجرے تک آپؐ سے پہلے جا پہنچے اور آپؐ کے تشریف لانے تک حجرے کے پاس کھڑے رہے، چنانچہ آپؐ تشریف لائے اور (بطور شفقت) ہمارے دونوں کے کان پکڑے اور فرمایا جو تمہارے دل میں ہے اسے ظاہر کرو، پھر آپؐ حجرہ میں گئے اور ہم آپؐ کے ساتھ تھے اور اس روز آپؐ حضرت زینب بن جحشؓ کے پاس

عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِي فَأَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي *

تھے، ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا کہا، پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو کی اور عرض کیا یارسول اللہ آپؐ سب سے زیادہ احسان اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہم نکاح کے قابل ہوگئے ہیں اور حاضر ہوئے ہیں کہ آپؐ ہمیں صدقات وصول کرنے پر عامل بنادیں کہ ہم بھی اموال وصول کر کے آپ کو لا کر دیں جیسا کہ اور لوگ دیتے ہیں اور جیسے اوروں کو اس سے حصہ مل جاتا ہے ہمیں بھی مل جایا کرے، یہ سن کر آپؐ دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے دوبارہ گفتگو کرنے کا ارادہ کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کر رہی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو۔ آپؐ نے فرمایا اموال زکوٰۃ کا استعمال آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے درست نہیں، یہ تو لوگوں کا میل ہے لیکن تم محمیہ کو بلا لاؤ اور یہ خمس کی حفاظت پر مامور تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بلا لاؤ، یہ دونوں آگئے، آپؐ نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی کا اس لڑکے فضل بن عباسؓ سے نکاح کردو، انہوں نے اسی طرح شادی کردی اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم بھی اپنی لڑکی سے اس لڑکے کی شادی کردو، غرضیکہ انہوں نے میری (راوی حدیث) شادی کردی اور محمیہ سے آپؐ نے فرمایا کہ خمس سے ان کا اتنا مہر ادا کردو، زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے شیخ نے مہر کی تعداد بیان نہیں کی۔

٢٣٨١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ

۲۳۸۱۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی، عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلبؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے، عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباسؓ سے کہا کہ تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ پھر بقیہ حدیث مالک کی اسی طرح بیان کی اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی چادر بچھائی اور لیٹ گئے اور فرمایا کہ

حَدِيثِ مَالِكٍ وَقَالَ فِيهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللَّهِ لَا أَرِيمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ *

میں حسن کا باپ ہوں، خدا کی قسم اپنی جگہ سے نہ ہٹوں گا تاوقتیکہ تمہارے بیٹے تمہاری اس بات کا جواب لے کر نہ لوٹیں جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا کر بھیجی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جائز نہیں ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس محمیہ بن جزء کو بلا لاؤ اور یہ قبیلہ بن اسد میں سے ایک شخص تھے کہ انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اخماس کے وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کر رکھا تھا۔

(٣٠٧) بَاب إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِي مَلَكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَان أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ *

باب (۳۰۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لئے ہدایہ کا حلال ہونا، اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ کے طریقے سے مالک ہوا ہو اور صدقہ لینے والا جب اس پر قبضہ کرے تو وہ ہر ایک کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔

٢٣٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا *

۲۳۸۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عبید بن سباق، حضرت جویریہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ کھانا ہے، انہوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ! خدا کی قسم ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں ہے مگر بکری کی چند ہڈیاں جو میری آزاد کردہ لونڈی کو صدقہ میں ملی ہیں، آپؐ نے فرمایا لاؤ اس لئے کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔

٢٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

۲۳۸۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم،

النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٢٣٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۲۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، وکیع۔ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ۔ (تیسری سند) قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت ہدیہ میں پیش کیا جو ان کو صدقہ دیا گیا تھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

٢٣٨٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيلَ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۲۳۸۵۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ گوشت گائے کا لایا گیا تو آپؐ سے یہ کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہؓ کو صدقہ میں دیا گیا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

٢٣٨٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ *

۲۳۸۶۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہؓ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے، لوگ انہیں صدقہ دیتے اور وہ ہمیں ہدیہ دیتیں تو میں نے اس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ ہے سو تم کھاؤ۔

٢٣٨٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و

۲۳۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سماک، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ،

(فائدہ) اس مقام پر صرف ایک ہی حکم شرعی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور دوسرے دونوں حکم انشاءاللہ تعالیٰ کتاب النکاح میں آجائیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل فرماتی ہیں۔

۲۳۸۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ *

۲۳۸۸۔ ابو طاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ربیعہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتی ہیں مگر اس میں یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے ان کی طرف سے ہدیہ ہے۔

۲۳۸۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا *

۲۳۸۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، خالد، حفصہ، ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو میں نے اس میں کچھ حضرت عائشہؓ کے پاس روانہ کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے، انہوں نے کہا نہیں مگر نسیبہ (ام عطیہ) نے اس بکری میں سے جو آپؐ نے انہیں بھیجی تھی، ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے، آپؐ نے فرمایا تو وہ اپنی جگہ پہنچ چکی۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا *

۲۳۹۰۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جس وقت کھانا لایا جاتا، تو اس کے متعلق دریافت فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے، تو پھر اس میں سے نہ کھاتے۔

(۳۰۸) بَاب الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ *

باب (۳۰۸) صدقہ لانے والے کو دعا دینا۔

۲۳۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو

۲۳۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن ابی اوفی (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمر دین مرہ، حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى *

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی جماعت صدقات لے کر آتی تو آپؐ فرماتے الٰہی ان پر رحمت فرما، چنانچہ میرے والد ابو اوفی بھی صدقہ لے کر آئے تو آپؐ نے فرمایا اے اللہ! ابو اوفی کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

٢٣٩٢- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ *

٢٣٩٢۔ ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ان پر رحمت فرمائے۔

(٣٠٩) بَاب إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا *

باب (٣٠٩) زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنا تاوقتیکہ وہ مال حرام طلب نہ کرے۔

٢٣٩٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ *

٢٣٩٣۔ یحیٰی بن یحیٰی، ہشیم (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو خالد احمر (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب اور ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ، داؤد (چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، شعبی، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمہارے پاس سے راضی ہو کر جانا چاہئے۔

الحمد للہ کہ مسلم شریف جلد اوّل ختم ہوئی